UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222601

UNIVERSAL
LIBRARY

222 601

ای زہے تذکرۂ آل نبی ست

۱۳ ع ۱۹

المنۃ للہ کہ ان ایام فرخندہ فرجام زہست الیام من گنجینہ ماتم وعزا خزینہ نوحہ و بکا ذخیرہ ہم وغم
جامع مصائب امام انام سیدنا ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام رونق منابر و مجالس اعنی جلد اول

OSMANIA UNIVERSITY
COLLEGE LIB...
Checked 1975

مجموعۂ مراثی میر مونس

جلد اول

من تصنیفات نظیف نخور عدیم المثال فیقد التمثیل مداح اہلبیت نبوی سلطان الذاکرین
ملاذ الشاعرین جناب میر نواب مرحوم مونس تخلص برادر حقیقی میر انیس لکھنوی

مطبع منشی نول کشور کانپور میں بھگوندیال اہیب ٹنے چھاپا اور شائع کیا

۱۹۱۲ ع

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اہل حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ازان ہے اس کتاب کے تمثیل چھپ کے تین صفحے جو سادہ ہین انمین بعض کتب علم فقہ وغیرہ اردو و فارسی مذہب امامیہ کی درج کرتے ہین کہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ خانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب علم فقہ مذہب امامیہ اثنا عشریہ

نہج المصائب - ۴ جلد کچھائی - یہ کتاب مصائب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا مین نہایت عمدہ لکھی ہے مصنفہ خوند مرزا قاسم علی صاحب کاغذ سفید -

شرعۃ المصائب - خلاصہ در المصائب و نہج المصائب غیرہ مجالس مصائب لائق اسکے کہ ذاکرین منبرون پر بیٹھکر پڑھا کرین - مصنفہ خوند مرزا قاسم علی صاحب لکھنوی -

زین المتقین - مولفہ مولوی سید محمد تقی صاحب

غزوات حیدری - ترجمہ اردو نثر حملہ حیدری

انارۃ البصائر - وکشف السرائر - مصنف اسکے علام المعی فاضل مولوی جناب شفاء الدولہ حکیم سید فضل علی خان بہادر مدبر جنگ ہین یہ کتاب چار جلدین مین بہ تصحیح مصنف علام حسب تفصیل ذیل

ایضاً - جلد اول بیان توحید مین -

ایضاً - جلد دوم بیان نبوت مین -

ایضاً - جلد سوم بیان امامت مین -

ایضاً - جلد چہارم بیان فروع امامت مین -

چہار دہ مجلس - مسمی بہ تاریخ الائمہ -

منہج النجاۃ مع دعاے عاشورا از سید غلام حیدر خان -

اعمال الصالحین - بنا بر مذہب اثنا عشریہ -

زبدۃ المصائب جلد اول - از محمد عسکری

طغرا صریح - بطرز جدید کاغذ سفید - اور یکمشت ایک سو جلد کے لیے رعایت ہوگی

تحفۃ العوام - [illegible] مصنفہ حاجی حسن علی کاغذ سفید

ایضاً - حسب مرا[illegible] کاغذ حنائی -

دیوان نوحہ جات [illegible] مصنفہ آغا حیدر علی بیگ

براہین غم - جلد اول [illegible] مرزا صاحب تعشق

کلیات مراثی - و رباعیا[illegible] - از مرزا سلامت علی متخلص بہ دبیر کاس

جلد اول - جلی قلم دو مصرعہ کاغذ سفید -

جلد دوم - متوسط قلم سہ مصرعہ -

کلیات مراثی - و رباعیات و سلام از میر ببر علی متخلص بہ انیس کامل چار جلد مین -

جلد اول - کاغذ سفید و حنائی -

جلد دوم - کاغذ سفید و حنائی -

جلد سوم - کاغذ سفید و حنائی -

جلد چہارم - کاغذ سفید -

مجموعہ مرثیہ ضمیر - جلد اول از سید مظفر حسین تخلص ضمیر

فہرست مراثی میر مونس جلد اوّل

		صفحہ
مطلع	دانندۂ علوم خفی و جلی علیؑ ایمان کی جان کہتے ہے محبت علی کی ہے	۲
۲	انسان کے لیے موت ہے غم بیوطنی کا	۲۳
۳	یارب لطافت چمن طبع کم نہو	۳۵
۴	آراستہ ہوا جو لشکر فوج شاہ کا	۵۱
۵	ہاں اے زبان مہر آبدار نظم	۷۷
۶	بہ سنین پردۂ دل سے نکل اتو	۹۹
	اے شیر طبع آہوئے مضمون شکار کر	۱۱۷
۸	جب قتل کیا یوسف کنعان حسینؑ کو	۱۳۳
۹	جب شکر خدا میں حسینی علم کھلا	۱۵۳
۱۰	ہاں اے زبان مرقع بزم عزا دکھا	۱۶۹
مطلع	یارب ہے چمن کی خزاں کو بہار کر	۱۸۷
۱۲	قبضہ ہے فصاحت پہ مری تیغ زبان کا	۲۰۵
۱۳	اے چشم تر برس کے خجل کر سحاب کو	۲۱۹
۱۴	شبیرؑ کی رخصت کا تلاطم ہے حرم میں	۱۳۷
۱۵	جوہر کشائے تیغ دو پیکر حسینؑ ہے	۲۵۳
۱۶	یارب مجھے مانند سحر صدق و صفا دے	۲۶۷
۱۷	جب سنان پر سر شبیرؑ کو معراج ہوئی	۲۸۵
۱۸	جب سنا ہند نے شیر کے اسیر آتے ہیں	۲۹۳
۱۹	جب عرش ذوالجلال کا اختر ہوا اسیر	۳۰۵

بعون صناع مکین و مکان فضل و خلاق مین ذر مان

رونق مسبر غزا وسیلۂ نوحہ و بکا ذخیرۂ ثبیون و ثبین جامع مناقب ابی عبداللہ الحسین

اعمی

جلد اول

از کلام حضرات انظام سلطان الذاکرین ملاذ الشاعرین میر انیس جو مم تخلص انیس نام میر انیس لکھنوی

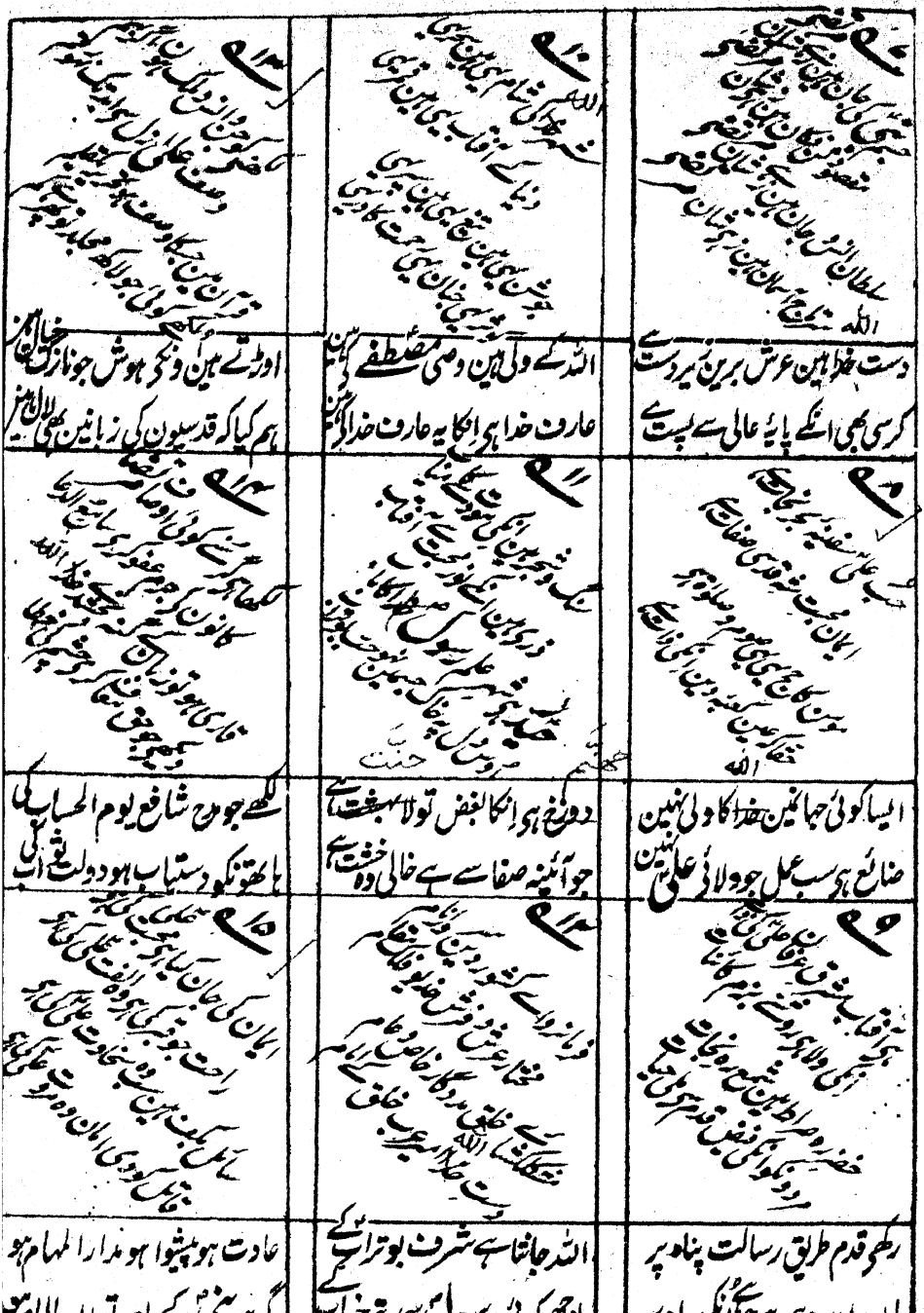
ع ۱۹۱۲

مطبع منشی نولکشور کانپور مین زیور طبع سے آراستہ ہوا

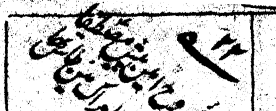


بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱	۲	۳
لنگر یہی ہے سفینہ نجات کا	یون اِنسے جبرئیل نے آیات حق پڑھے	صاحب کہو ولی کہو مشکلکشا کہو
مالک ہے کون اِنکے سوا کائنات کا	جسطرح مبتدی عربی کا سبق پڑھے	سب کچھ کہو مگر نہ علیؑ کو خدا کہو
۴	۵	۶
مردم کے تن مین کیون نہ اعادہ ہو جان کا	ہر بات مین اثر ہے خدا کی زبان کا	عاجز ہو عقل و فہم رسائی ہو کسطرح
اسم نبیؐ کے بعد ہی نام اِنکا عرش پر	مسند نشین وہی ہی جو سُویا ہی فرش پر	قطرہ مین آسمان کے سمائی ہو کسطرح

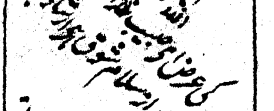


۱۷



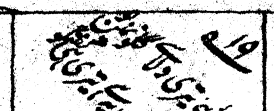
لیکن غرض کسی کی معطل نہوتی تھی
مشکل کوئی بغیر علیؑ حل نہوتی تھی

۱۸



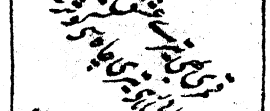
آنکھون مین نشہ مے عرفان کا رنگ ہو
وہ چھپے کرون مین کہ بلبل بھی دنگ ہو

۱۹



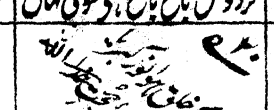
ہر شاخ کو ہو وجد ہر اک گل کو حال ہے
فردوس باغ باغ ہی طوبیٰ نہال ہے

۲۰



غرّی کا اوج مٹ گیا لات و منات گرد
طاقون سے کافرون کے خدا منھ کو بھل گرے

۲۱



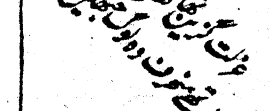
خالق نے اوج کفر و صنم پست کردیا
بازوی مصطفےٰ کو زبردست کردیا

۲۲



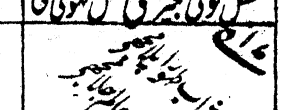
ہمکو عزیز ترمین تمھارے وصی کے ہاتھ
یا مصطفےٰ تم آج دُہلاؤ علیؑ کے ہاتھ

۲۳



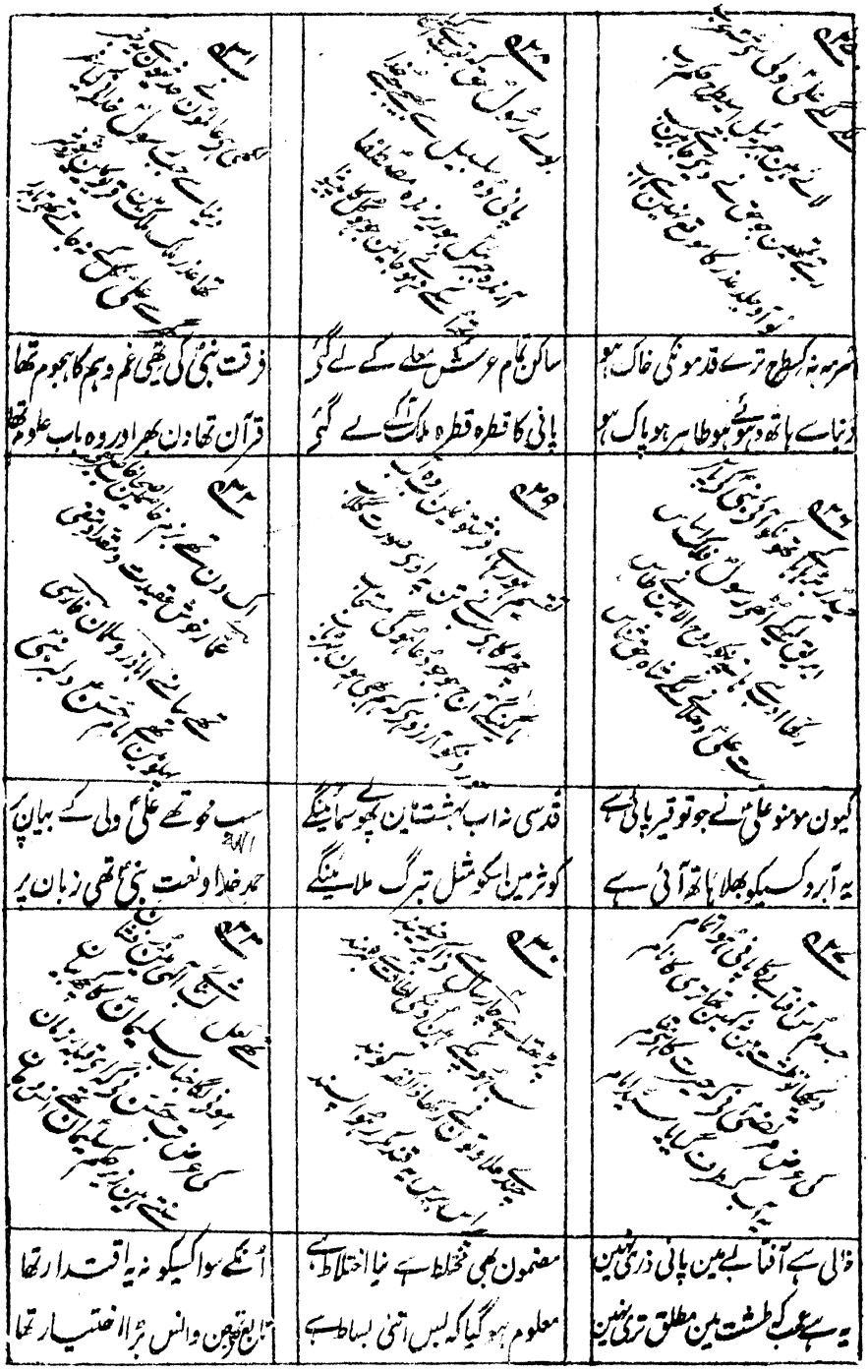
اسمین علیؑ کو عذر نہ مجکو حجاب ہے
ہے عین آبرو کہ یہ کار ثواب ہے

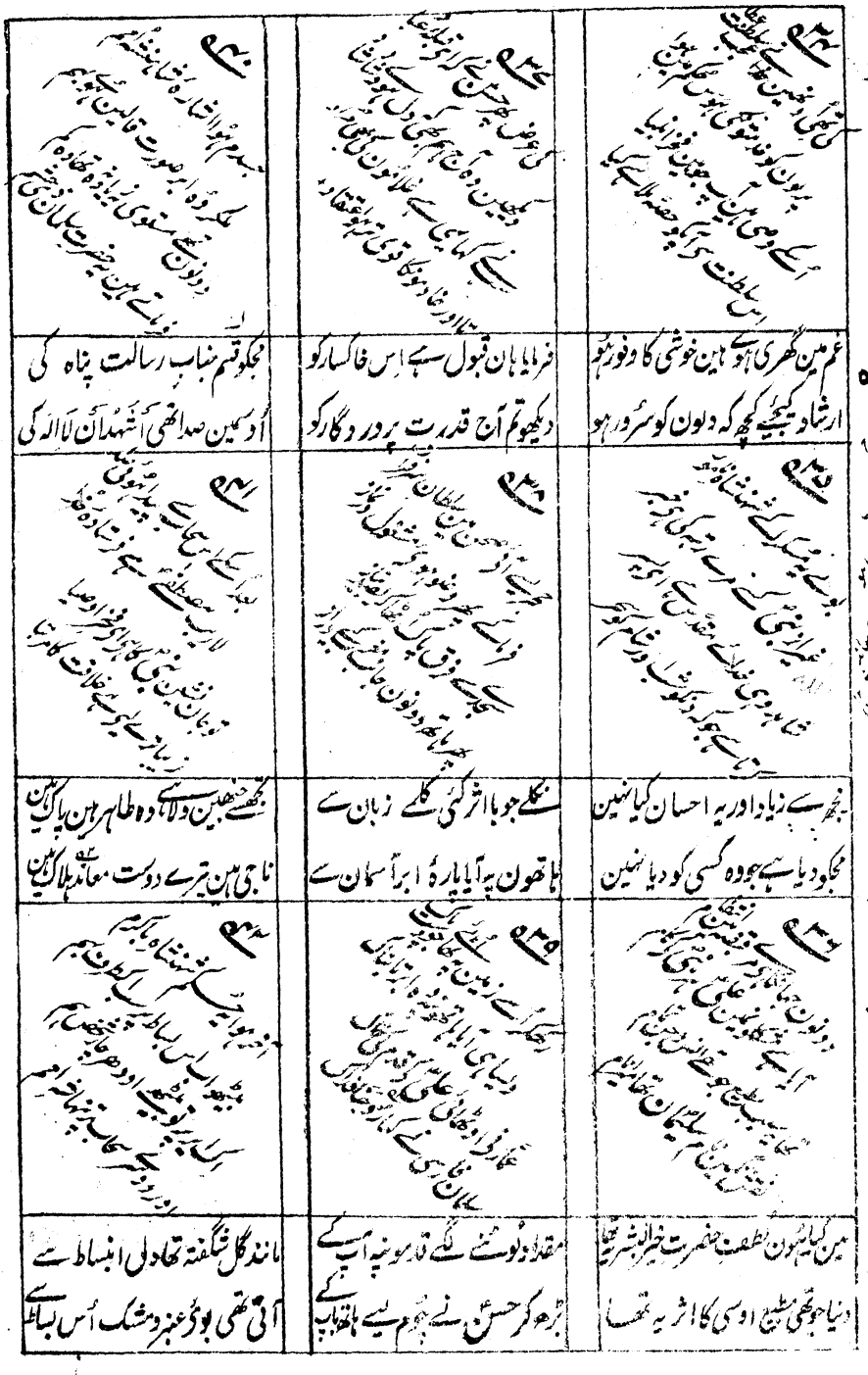
۲۴

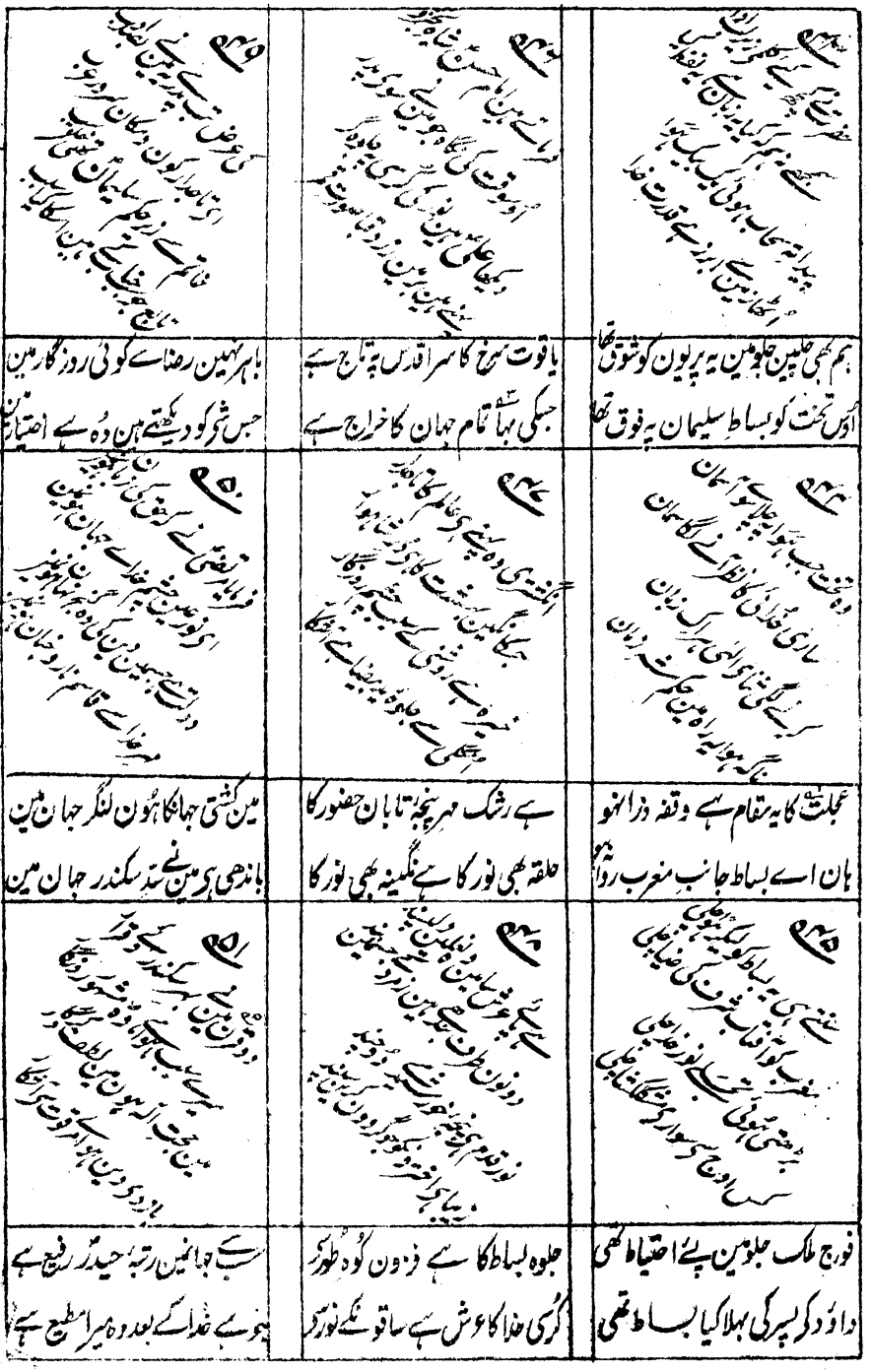


صدقہ یہ آپکا ہی کہ ذی احترام ہون
ہین آپ بادشاہ مین ادنی غلام ہون

صدر فی بیعت یا پیدا ہونا
اصل بیعت کی خلوات کی
سچا اور قدیم
بیعت دینے
اور قبول کرنا
اور خلوات
قبل کے بیعت
سے پہلے
حضرت رسول
نسبت علی
اصلاحات اوّلین
پہلی بار
طاس کہنے طشت ۱۲







ہم بھی چلیں جلو مین یہ پریون کو شوق تھا
باہر نہین رضا سے کوئی روزگار مین

اُس تخت کو بساط سلیمان پہ فوق تھا
جس شے کو دیکھتے ہین وُہ ہے اختیار مین

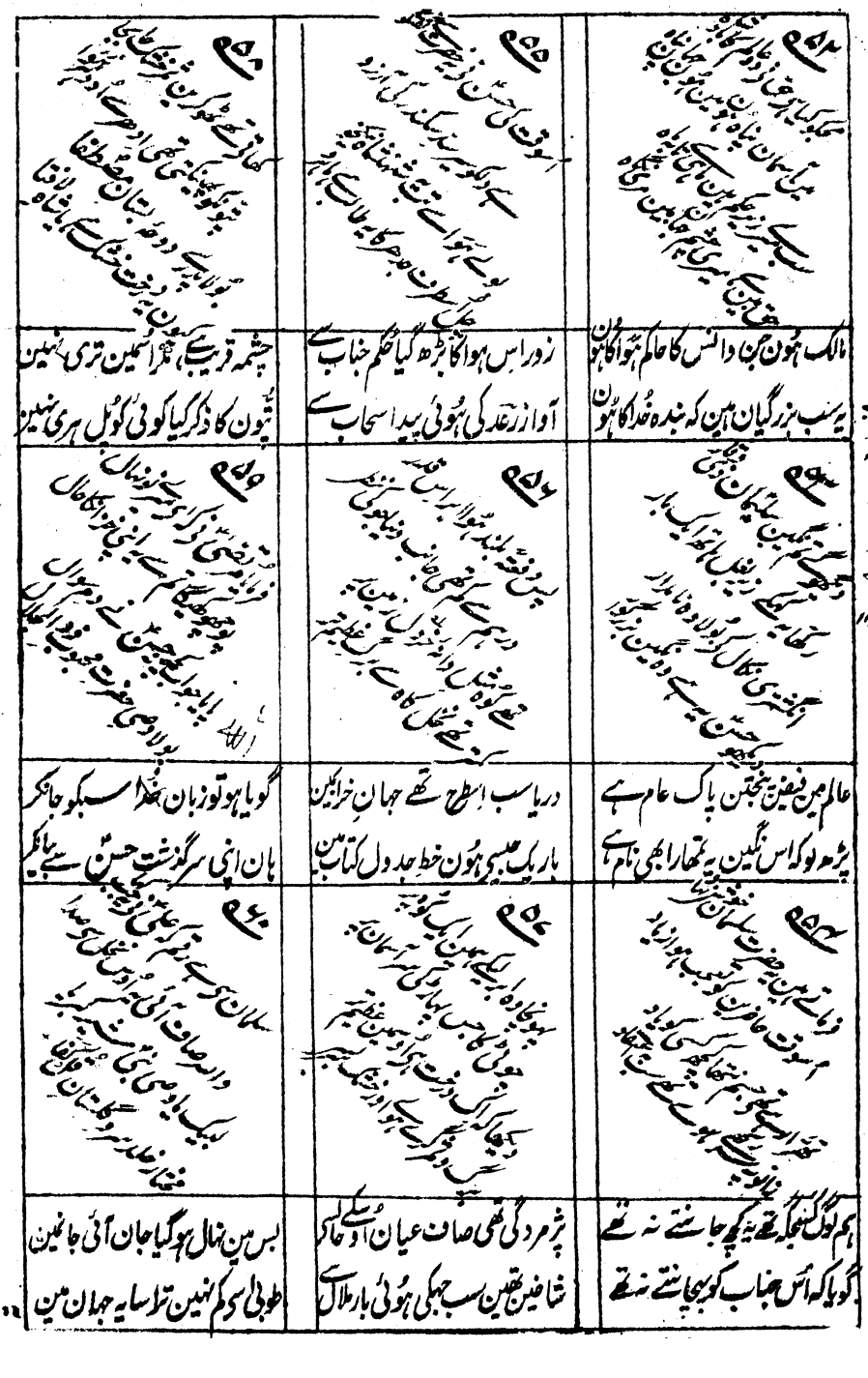
عجلت کا یہ مقام ہے وقفہ ذرا نہو
مین کشتی جہانکا ہُون لنگر جہان مین

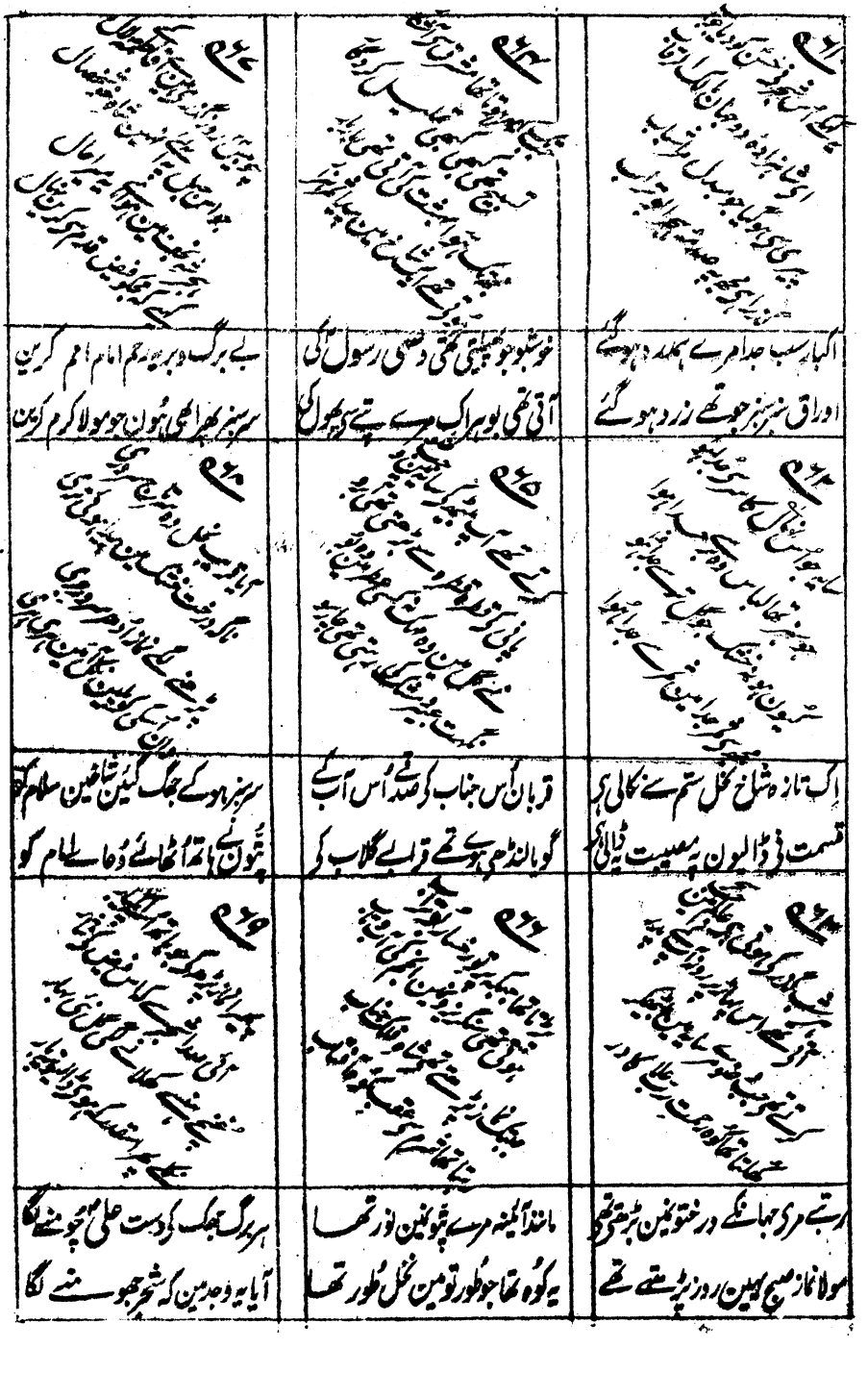
ہان اے بساط جانب مغرب روا نہو
باندھی ہے مین نے تُند سکندر جہان مین

فوج ملک جلو مین پئے احتیاط تھی
جلوہ بساط کا ہے زمین کُوہ طُور کا

داؤد کے پسر کی بھلا کیا بساط تھی
کُرسی خدا کا عرش ہے ساقو نکے نور کا

سب سے جوانمین رتبہ حیدرؑ رفیع ہے
ہوے خدا کے بعد وہ میرا مطیع ہے





اکبار سب جدا مرے ہمدرد ہو گئے
اوراق سبز سبز جو تھے زرد ہو گئے

خوشبو جو چھپتی تھی دعصی رسول کی
آتی تھی بو ہر اک مرے پتے کے پھول کی

بے برگ و بر یہ غم امام امم کریں
سرسبز پھر الٰہی ہوں جو مولا کرم کریں

اک تازہ شاخ نخل ستم سے نکالی ہے
قسمت نے ڈالیوں پہ مصیبت ڈالی ہے

قربان اس جناب کی صدقے اس آب کے
گویا لنڈھا ہوئے تھے قرابے گلاب کے

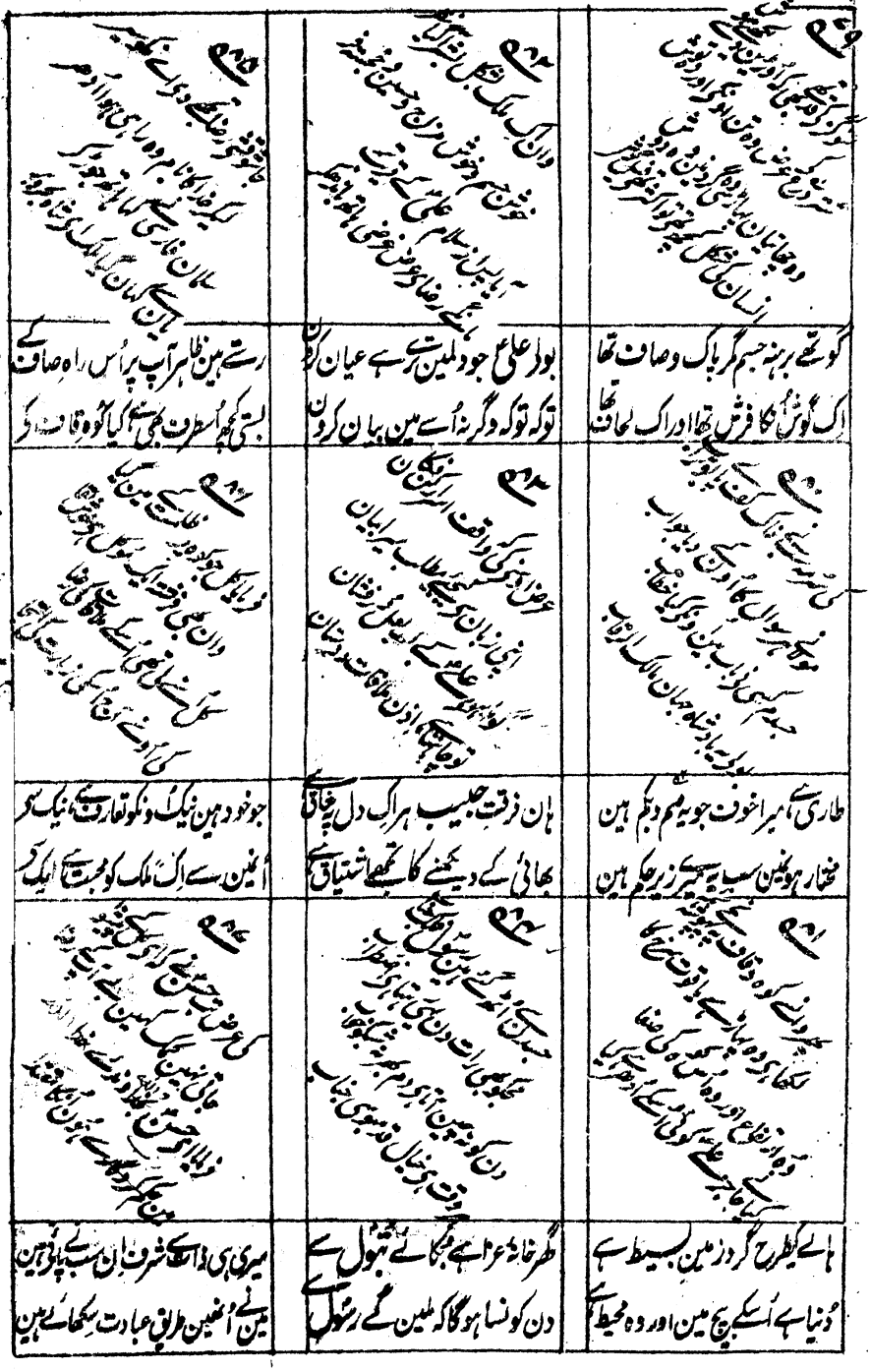
سرسبز ہو کے جھک گئیں شاخیں سلام کو
ثمرون نے ہاتھ اٹھائے دعا السلام کو

رستے مری جہانگیر در خونمیں بڑھتی تھی
مولا نماز صبح یہیں روز پڑھتے تھے

مانند آئینہ مرے پہلو میں نور تھا
یہ کوہ تھا جو طور تو میں نخل طور تھا

ہر برگ جھک کے دست علی چومنے لگا
آیا یہ وجد میں کہ شجر جھومنے لگا

۳۱	۳۲	۳۳
پھر تو بروجِ کاظمیہ اک مہ مثال تھا	بے حکم دخل کیا جو شبِ تیرہ دل بڑھی	ڈوری ہزار فہم غلط ہیں تو کیا ملا
سارا سوادِ حلقۂ زلفِ کمال تھا	کھنچ آئے آفتاب جو دن ایک تل بڑھی	یہ گم ہوئے کہ پھر نہ علیؑ نے خدا ملا
۳۴	۳۵	۳۶
تھوڑا تھا فرق مہر میں اور اُسکے ذرّہ میں	خوشنود خالق ظلمات و مستحق ہُوا	بندے صفات ممکن و واجب میں کیا کہیں
اک بات سب میں تھا تو اک ہاتھ شرق و غرب	مولا نے جو کہا وہی منشورِ حق ہُوا	ہم جانتے ہیں بس یہی تو نصریٔ خدا کہیں
۳۷	۳۸	۳۹
مشکل ہو کچھ تو ہم سے اعانت طلب کرے	اک اک قدم پہ حرف کرو احتیاط کو	لاکھوں سے کچھ سوا تو کچھ اُنسے قلیل تھے
حکم خدا سے شب کو دن اور دن کو شب کرے	تم کیا ہو پہلے دیکھ لو اپنی بساط کو	قد میں بیس گز سے زیادہ طویل تھے



گو تھے برہنہ جسم مگر پاک و صاف تھا
بولا علیؑ جو دل مین ترے ہے عیان کرون
رستے مین ظاہر آپ پر اُس راہ صاف کے

اک گوشۂ نکا فرش تھا اور اک لحاف تھا
تو کہ تو کہ ورنہ اُسے مین بیان کرون
بستی کچھ اُسطرف بھی ہے کیا کوہ قاف کے

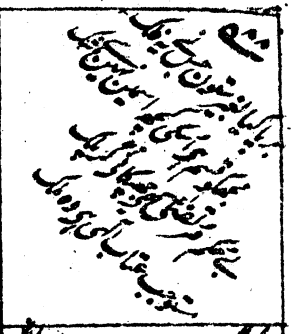
طاری ہے میرا خوف جو یہ ہم و بکم ہین
ہان فرقت حبیب ہر اک دل پہ خاتی ہے
جو خود ہین نیک اُنکو تعارف ہے نیک سے

مختار ہو نہین سب یہ بیچارے زیر حکم ہین
بھائی کے دیکھنے کا تجھے اشتیاق ہے
اُنمین سے اِک ملک کو محبت ہے ایک سے

ہالے کیطرح گرد زمین بسیط ہے
گھر خانۂ عزا ہے بکا کے بتول سے
میری ہی ذات اُن سب اشراف مین ہے پڑی

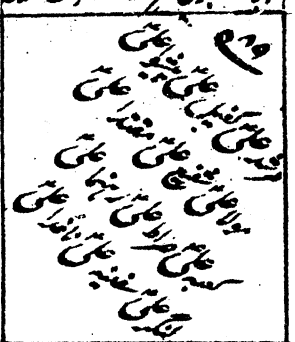
دُنیا ہے اُسکے بیچ مین اور وہ محیط ہے
دن کونسا ہوگا کہ ملین گے رسول سے
مین نے اُنھین طریق عبادت سکھائے ہین

۸۸



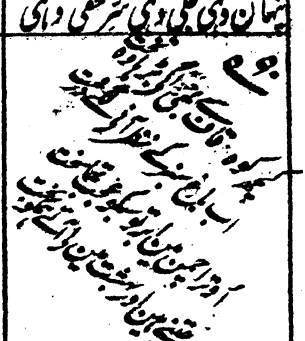
رکھے گر قدم اُس محل سو قدم اُوس کے نیچے
جلجاے برق قہر خدا سے اِک آئین

۸۹



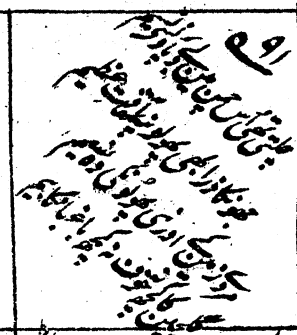
شاہد وہی خلیل وہی ہے صفی وہی
پنہان وہی جلی وہی سِر خفی وہی

۹۰



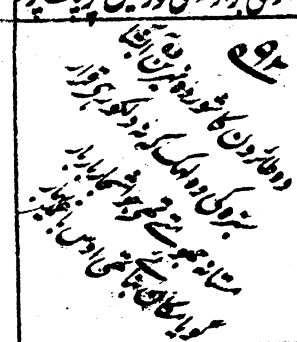
سارا وہ باغ تختۂ عنبر سرشت تھا
گلشن نہ تھا نمونۂ باغ بہشت تھا

۹۱



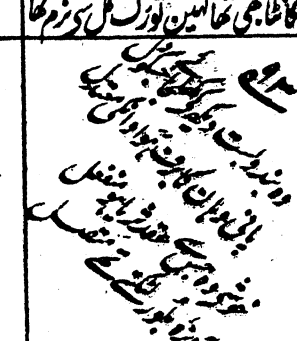
نازک وہ پھل کہ چھولیں اور آنمیں پڑے شگاف
اُونگلی جو اُوٹھ گئی تو زمیں پر ٹپک پڑی

۹۲



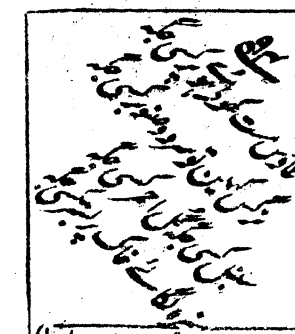
بازار الفت گل و بلبل کا گرم تھا
کانٹا بھی تھا کہیں تو رگ گل سے نرم تھا

۹۳



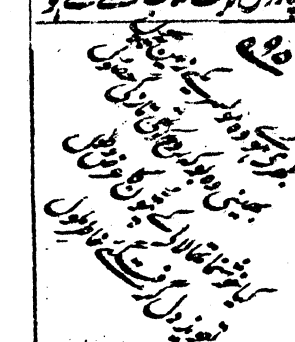
وہ سبزہ پست و بلند اور وہ چشمے رواں
وہ سایہ بھی آرہا تھا اُسی جا کو تاک کے

۹۴



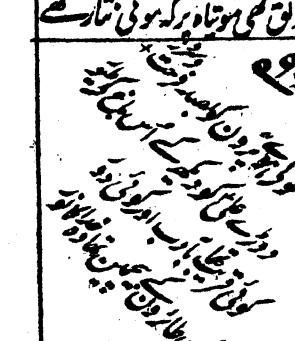
پودے تھے اِسطرح کے مگر سب ملے ہوئے
چاروں طرف گلاب کے تختے کھلے ہوئے

۹۵



پرگل تھیں ڈالیاں کہ چنبیلی کے ہار تھے
رونق تھی ہو تماہ پر کہ موتی نثار تھے

۹۶



پھرتے تھے گرد قبلۂ ایمان کے سطرح
حاجی طواف کرتے ہیں کعبہ کا جسطرح



جلوہ عیان ہے رحمتِ ربِّ غفور کا
کپڑے بھی نور کے ہین اور چہرہ بھی نور کا

فردوس کی دماغ مین خوشبو سما گئی
تونے ادھر کرم جو کیا جان آگئی

تیری ولا فقط سبب انبساط ہے
مورے ضعیف مین تھا مری کیا بساط ہے

تجھیے سخن وصی بشیر و نذیر سے
اُوٹھے جناب حکم خدائے قدیر سے

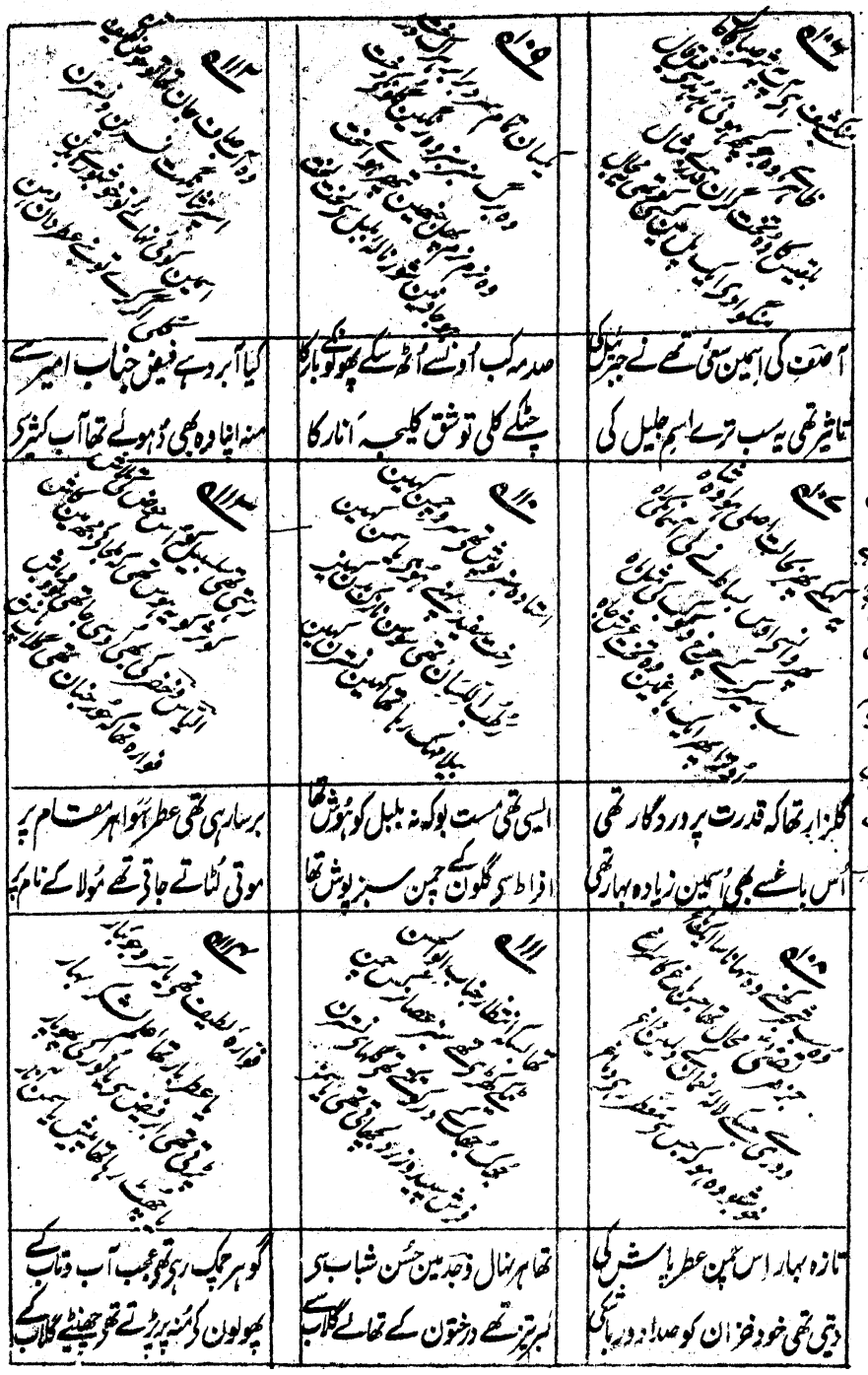
ترے شرف پہ خالق عادل گواہ ہے
شکر کہ تو وصی رسالت پناہ ہے

دیباؤ پر مینان تھا وہان کس حساب مین
دیکھا تھا ایسا فرش نہ مخمل نے خواب مین

ارشاد جسکو ہو وہ لحد سے ابھی اُٹھے
تو چاہے گر تو مردۂ صد سالہ جی اُٹھے

کرتا نہ یہ تو لطف الٰہی نہ دیکھتا
ساری جہان کی پھر کبھی شاہی نہ دیکھتا

مجھکو جو بادشاہ کیا کائنات کا
یا مرتضیٰ یہ فیض تھا سب تیری ذات کا



۱۰۸
آصف کی اِس چمن سے تھے نے جبرئیل کا
تاثیر تھی یہ سب ترے اسمِ جلیل کی

۱۰۹
صدمہ کب اُونسے اُٹھ سکے پھولوں کے بار کا
چٹکے کلی تو شق کلیجہ اَنار کا

۱۱۰
گلزار تھا کہ قدرت پروردگار تھی
اُس باغ سے بھی اِس چمن زیادہ بہار تھی

۱۱۱
ایسی تھی مست بوکہ نہ بلبل کو ہوش تھا
افراط سے گلوں کے چمن سبز پوش تھا

۱۱۲
تازہ بہار اِس چمن عطر بیز کی
دیتی تھی خود خزاں کو صدا دور باش کی

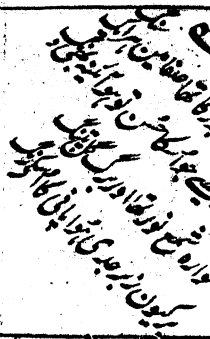
۱۱۳
تھا ہر نہال وجد میں حسنِ شباب سے
لبریز تھے درختوں کے تھالے گلاب سے

۱۱۴
کیا آبرو ہے فیض جناب امیر سے
منہ اپنا وہ بھی دُھوئے تھا آبِ کثیر سے

۱۱۵
برسا رہی تھی عطر ہَوا ہر مقام پر
موتی لُٹاتے جاتے تھے مولا کے نام پر

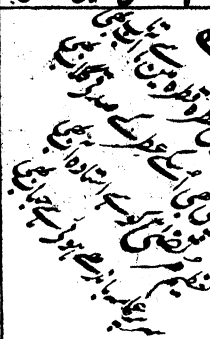
۱۱۶
گویا ہر چمک رہی تھی عجب آب و تاب سے
پھولوں کے مُنہ پر پڑتے تھے چھینٹے گلاب کے

۱۱۵



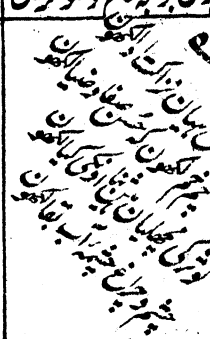
تابندہ اختر و نمکے حباب کین شان ہے
یہ وجہ ہے کہ اُسکی زمین آسمان ہے

۱۱۶



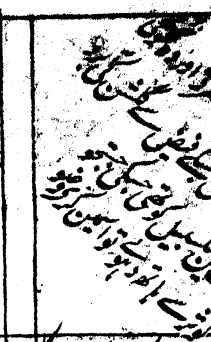
پانی کو چاہ سے کہ ملک آبرو کرین
زمزم بنون جو قبلۂ عالم وضو کرین

۱۱۷



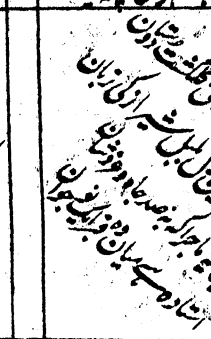
پہنچا رہا ہون خون جگر ایک بحر مین
صرع ہین سب لطیف مگر ایک بحر مین

۱۱۸



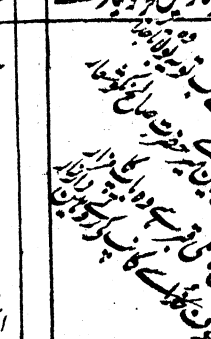
لہرا گیا دل اُدسپہ ہر اک خوش صفات کا
سمجھے یہ سب کہ ہے یہی چشمہ حیات کا

۱۱۹



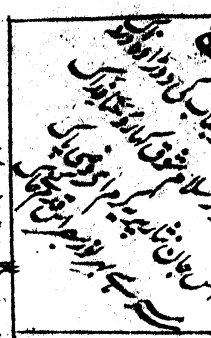
صورت حزین بھری ہوئی سوز و گداز کی
مصروف ہی نماز مین عجز و نیاز سے

۱۲۰



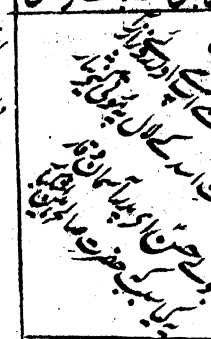
مان باپ خوش ہین صلح اگر تو مدعی سے
لب دعائے مغفرت والدین سے

۱۲۱



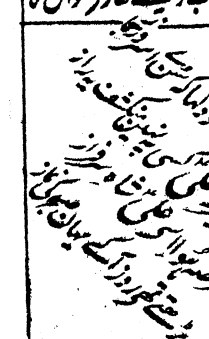
حق مین دہی ہے جسکو ترا اشتیاق ہے
تیرا فراق جان کے جانے کی شاق ہے

۱۲۲

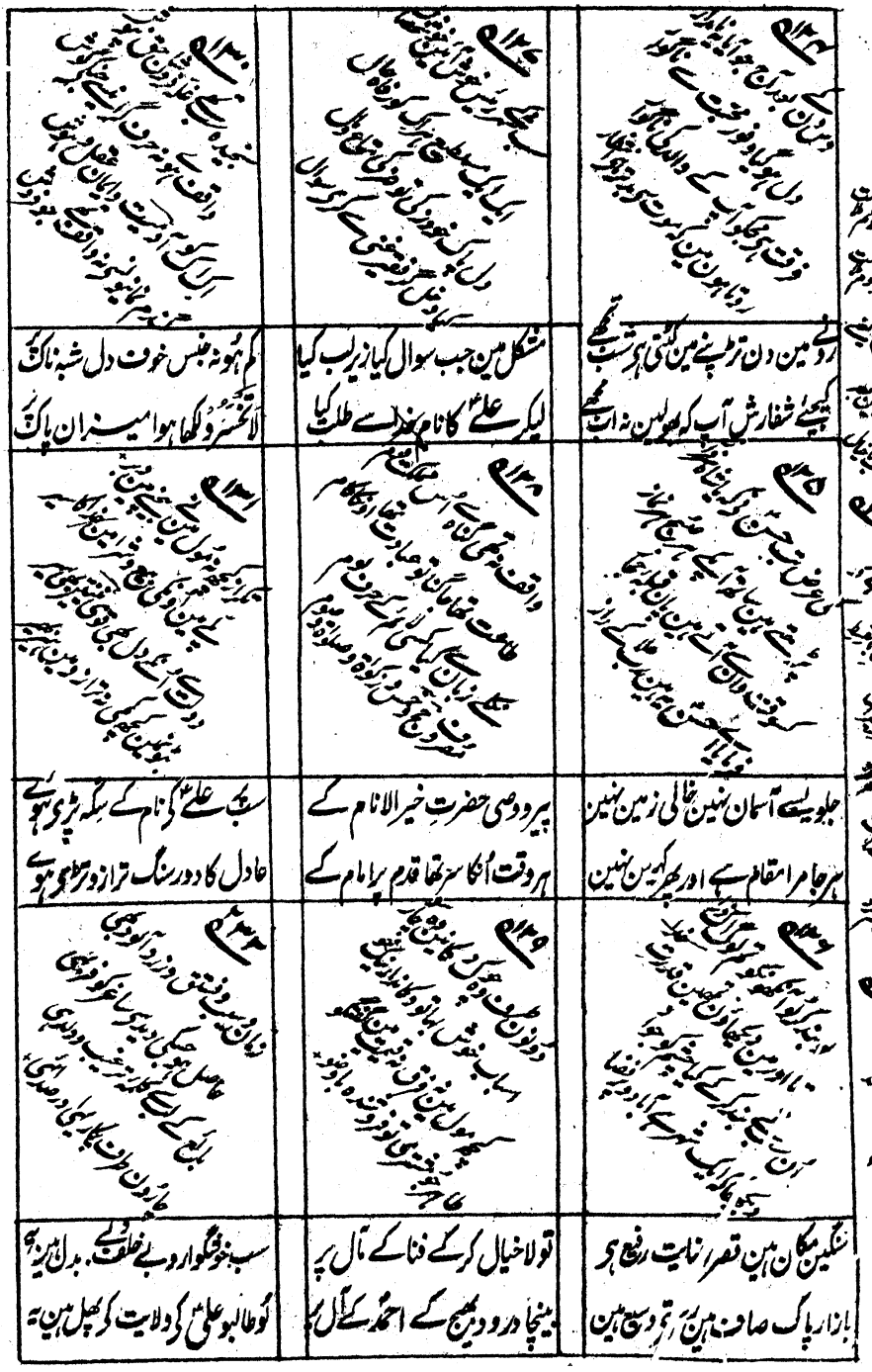


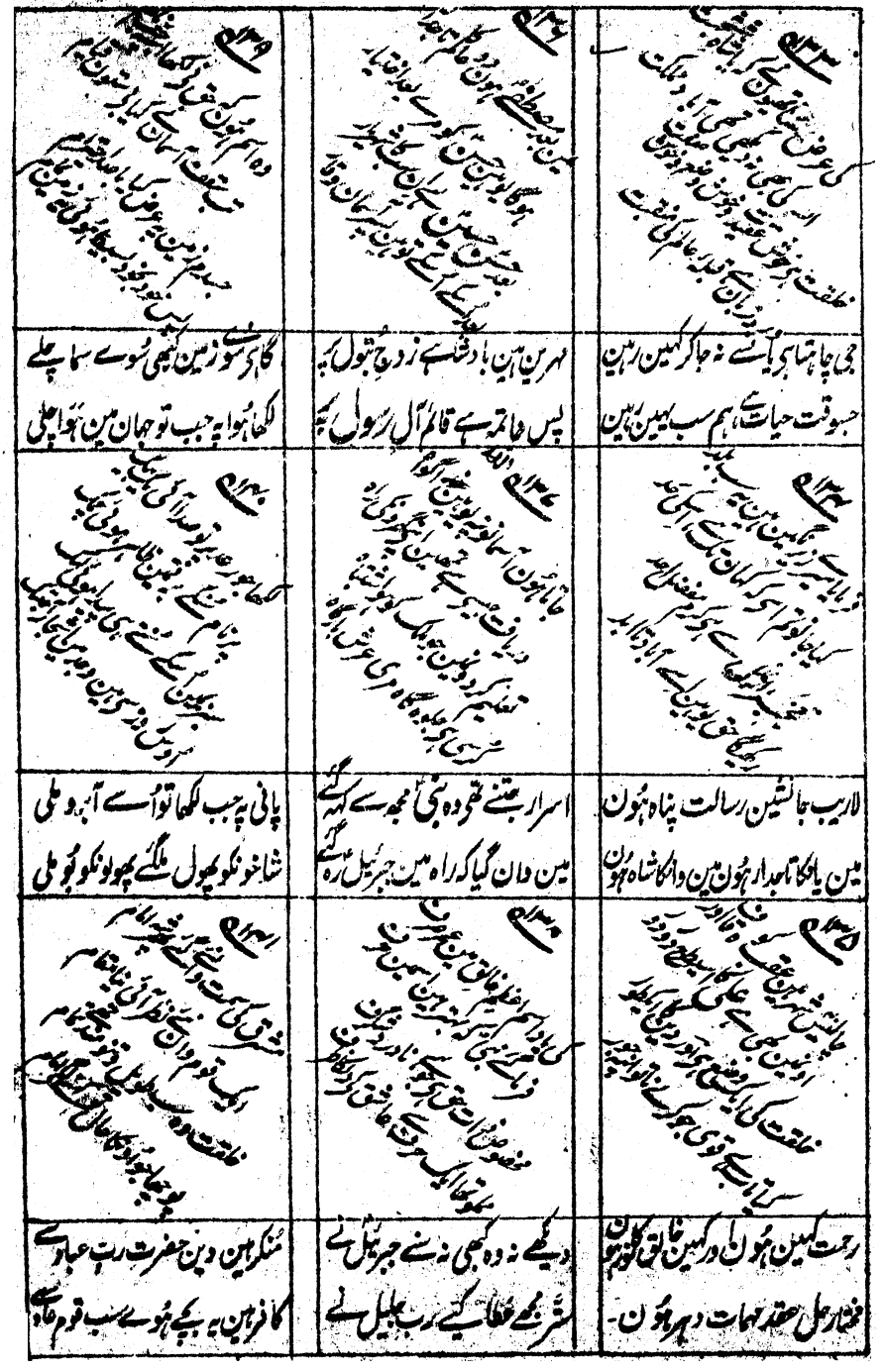
فرمایا پوچھو تم سب ان کے ملال کا
صلح جواب دینگے تمہاری سوال کا

۱۲۳



طاعت خدا کی قرب شہ کائنات کا
توشہ تھا مغفرت کا ذخیرہ نجات کا





جی چاہتا ہی آپسے نہ جاکر کہین رہین
جسوقت حیات ہے ہم سب یہین رہین

لاریب جانشین رسالت پناہ ہون
مین یا لکا تاجدار ہون مین وا لکا شاہ ہون

رحمت کہین ہون اور کہین خالق کا نور ہون
فخار جل عقد مہمات دہر ہون۔

مہرین ہین بادشاہ ہے زوج بتول پر
پس خاتمہ ہے قائم آل رسول پر

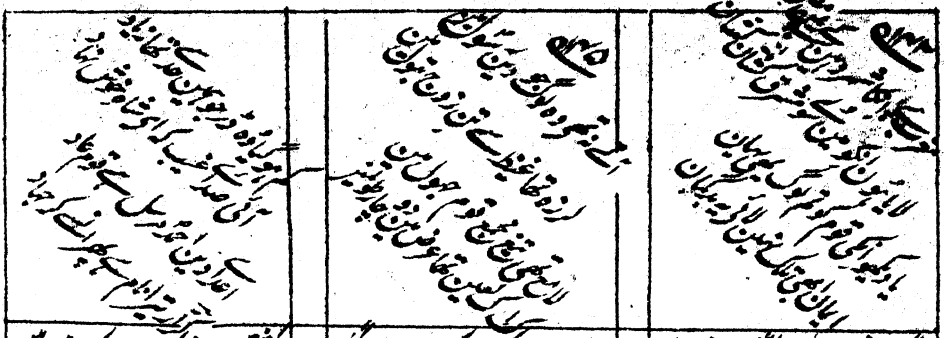
اسرار جتنے تھے وہ نبی مجھ سے کہہ گئے
مین دان گیا کہ راہ مین جبرئیل رہ گئے

دیکھے نہ وہ کبھی نہ سنے جبرئیل نے
شر مجھے عطا کیے رب جلیل نے

گاہے سوئے زمین کبھی سوئے سما چلے
لکھا ہوا یہ جب تو جہان مین ہوا چلی

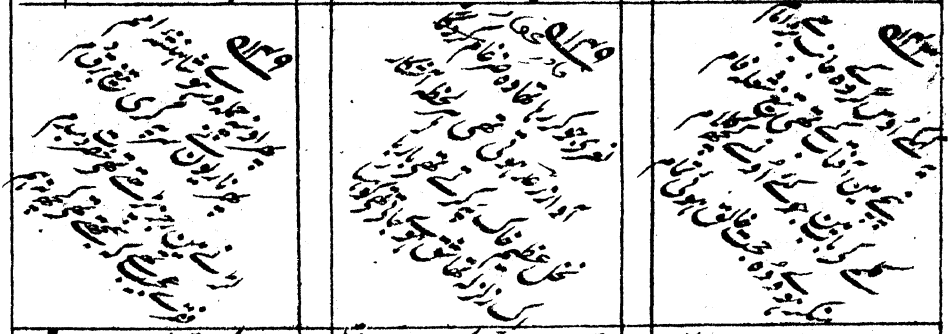
پانی پہ جب لکھا تو اُسے آبرو ملی
شاخون کو پھول ملگئے پھولونکو بو ملی

منکر ہین دین حضرت رب عباد کے
کافر ہین یہ بچے ہوئے سب قوم عاد کے



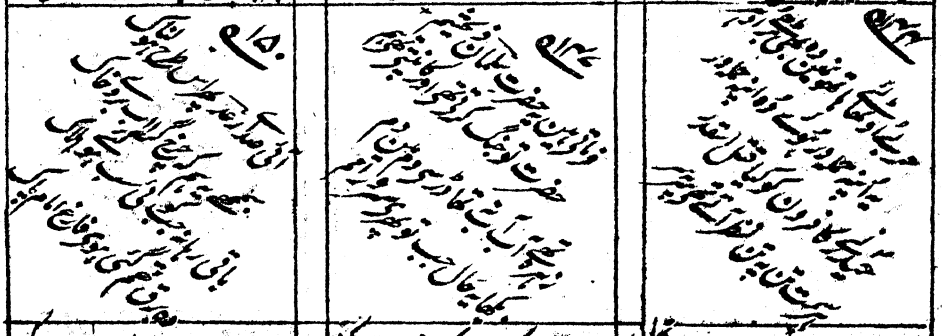
جنگ انسی چاہیے علیؑ حق پژوہ ہے
انبار دست و پا کے سر راہ ہو گئے
یہ کشتنی ہین شرک ہی انکی سرشت مین

اب برق ذوالفقار ہے اور یہ گروہ ہے
جتنے طویل قد تھی وہ کوتاہ ہو گئے
باقی نہ چھوڑا ایک کو اس قوم زشت مین



گذرا ملال طبع شہ نامدار کو
تھی ضرب تیغ قہر کی آفت کا زور تھا
اتنا تو دیکھتے تھے کہ تلوار چلتی تھی

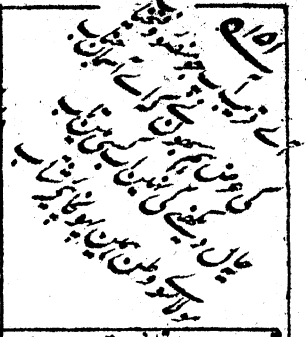
آکر غضب مین کھینچ لیا ذوالفقار کو
لاسیف ولافتا کا فرشتو نمین شور تھا
ہر بار برق شہ کے دہن سے نکلتی تھی



اوس آفتاب دین کو غضب کا جلال تھا
مولا نے سرکشو نکا نہ کچھ پیش و پس کیا
پلٹے اُدھر سے شیر کے مانند جھوم کے

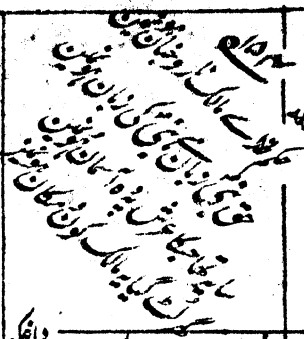
دامن زمین شرق کا سب خونسے لال تھا
آکر ہماری سینے پر ہاتھ اپنا مس کیا
کی ذوالفقار میان مین قبضہ کو چوم کے

۱۵۱



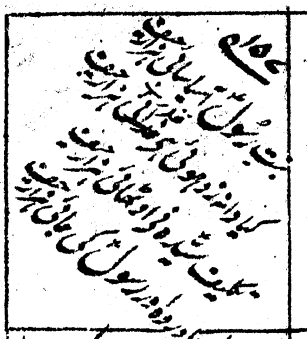
ٹھہرا رہے ہین قلب توجہ ضرور ہے
گھر تو ہزارون کوس غلامون کی دور ہے

۱۵۲



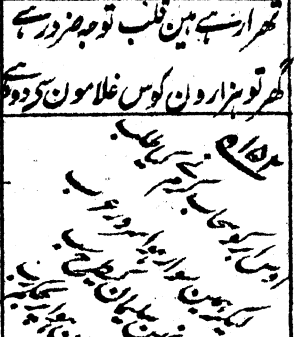
زخمی ہون اور چھپائی ہون سینہ مین داغکو
بلبل مین ہون کہ چھین لیا میرے باغکو

۱۵۳



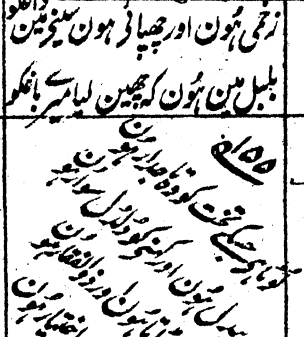
راتون کو بار ہا رخ انور کھلا رہا
ڈھانپے ردا سی پانون اگر سر کھلا رہا

۱۵۴



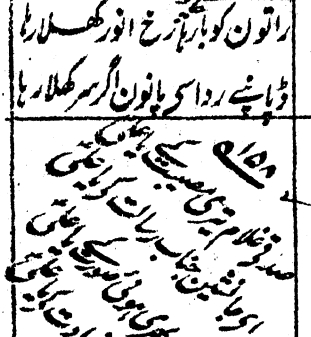
مائل ہوئے زمین پہ سوی آسمان سے ہم
اُتری وہین سوار ہوئے تھے جہان سے ہم

۱۵۵



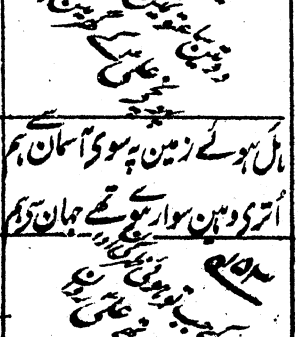
میری طرح سے کون اسیر بلا بندھا
وہ مالک الرقاب ہون جسکا گلا بندھا

۱۵۶



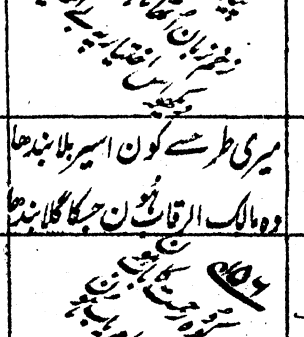
یہ ظلم بے بہت یہ ستم بیسبب ہوا
تلوار تیرے سر پہ لگی کیا غضب ہوا

۱۵۷



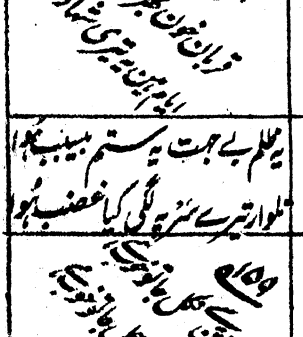
چاہون تو نہ فلک کو دکھاون اسیطرح
جاؤن ہزار بار پھر آؤن اسیطرح

۱۵۸

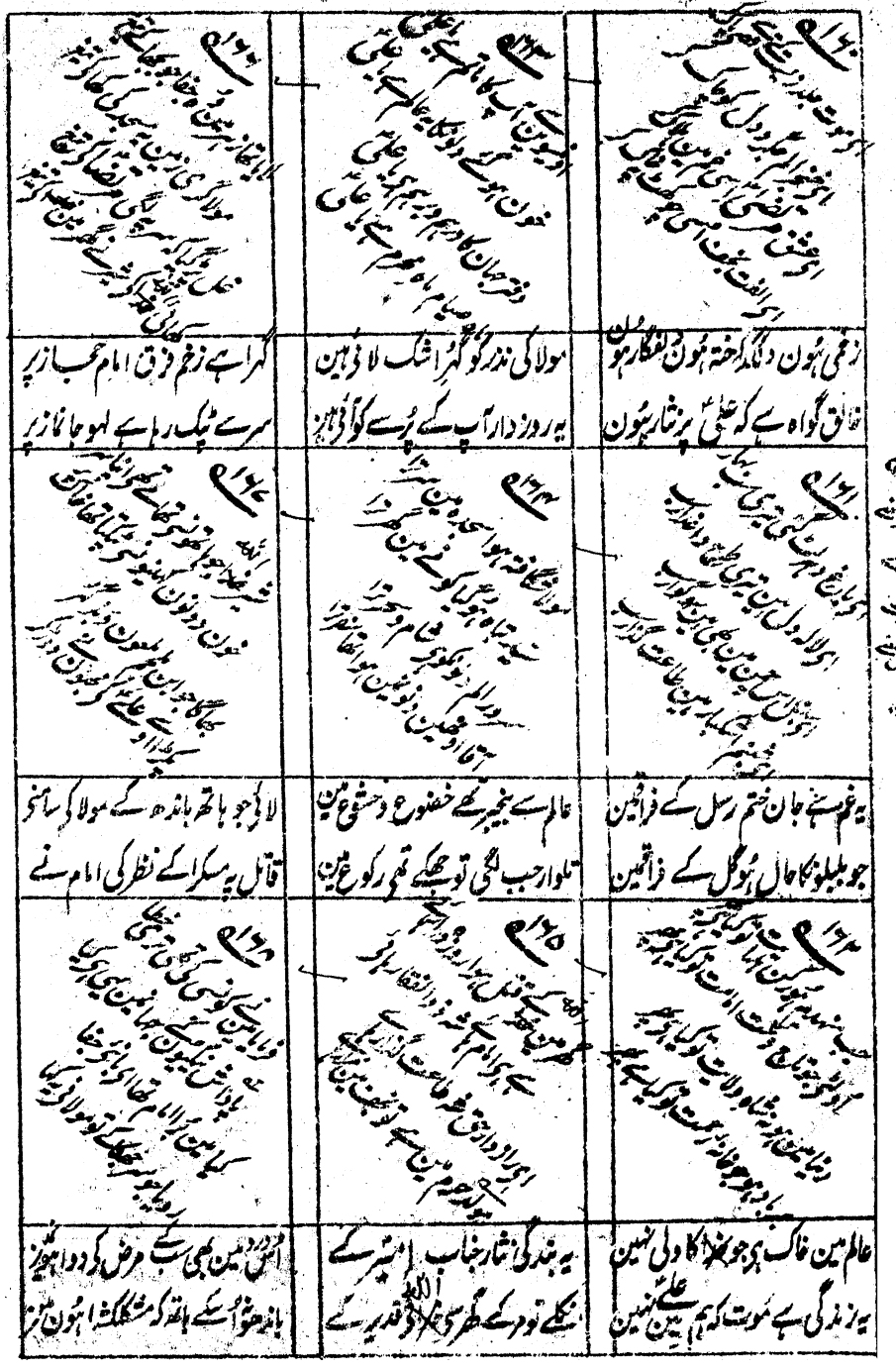


آفت مین مبتلا ہون شہ انس و جن کے بعد
ان جوین بھی ملتی ہے دو تین دن کے بعد

۱۵۹



ذمت علی کے غم سے نہین آج ہوی
خالی سنونگر رونے سے سینے بھری ہوی



۱۶۰
زخمی ہون و گلہ کا رکھتہ ہون دل فگار ہون
نفاق گواہ ہے کہ علیؑ پر نثار ہون

۱۶۱
یہ غم ہے جان ختم رسل کے فراق مین
جو بلبلون کا حال ہو گل کے فراق مین

۱۶۲
عالم مین خاک ہی جو ہمارا دلی نہین
یہ زندگی ہے موت کہ ہم مین علیؑ نہین

۱۶۳
مولا کی نذر کو گہر اشک لائی ہین
یہ روزدار آپ کے پرسے کو آئی ہین

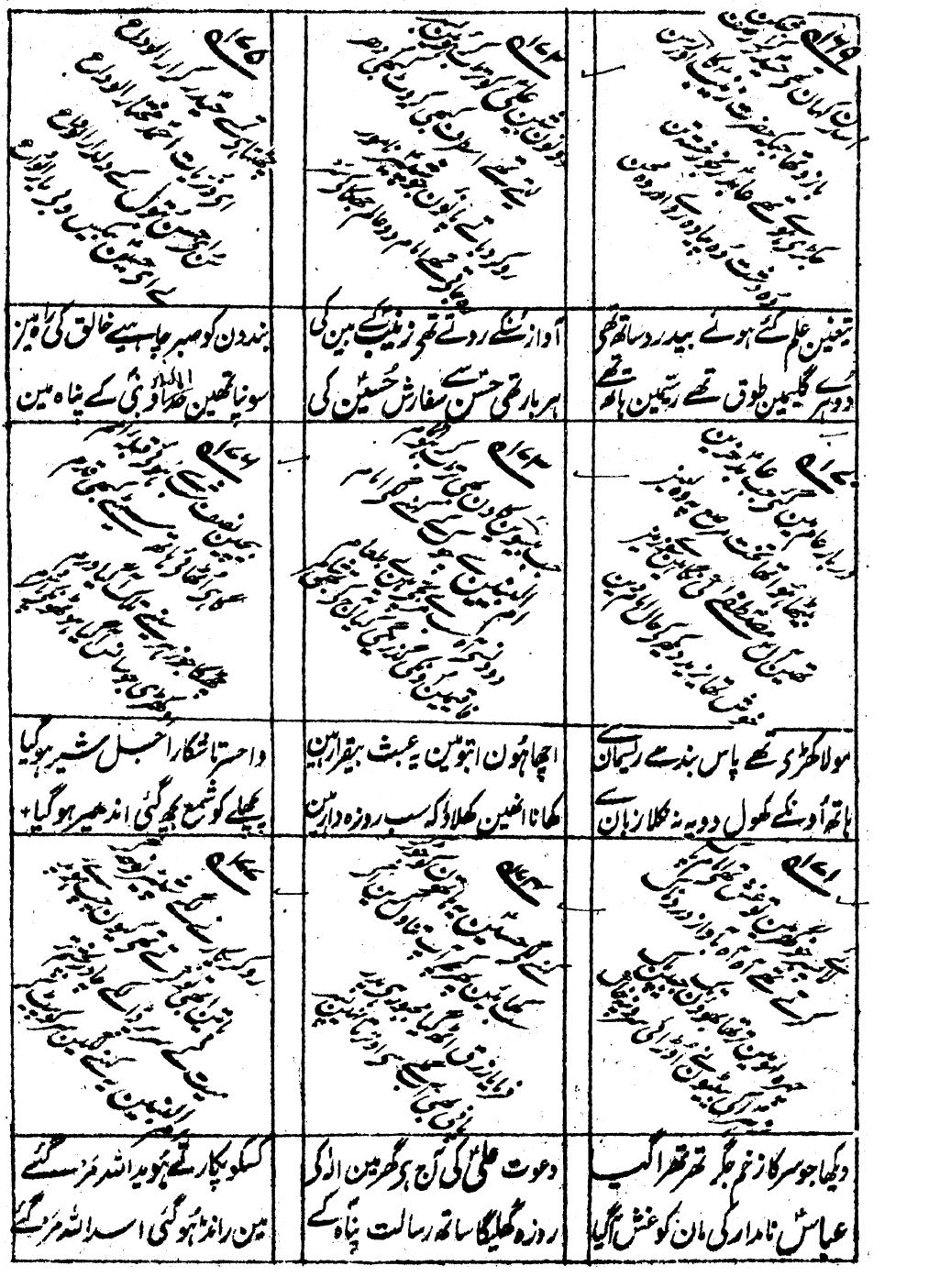
۱۶۴
عالم سے بیخبر تھے خضوع و خشوع مین
تلوار جب لگی تو جھکے تھے رکوع مین

۱۶۵
یہ بندگی نثار جناب امیر کے
نکلے تو مر کے گھر سے اللہ قدیر کے

۱۶۶
گہرا ہے زخم فرق امام عجاز پر
سر سے ٹپک رہا ہے لہو جانماز پر

۱۶۷
لائی جو ہاتھ باندھ کے مولا کے سامنے
قاتل پہ مسکرا کے نظر کی امام نے

۱۶۸
اس روز دین مین بھی سب کے مرض کو دوا ہوئے
باندھو تو اسکے ہاتھ کہ مشکلکشا ہوئے



تینون علم گئے ہوئے بیدرد ساتھ تھی
دوہرے گلیمین طوق تھے ریسمین ہاتھ تھے

آواز سنکے روتے تھے زینب کے بین کی
ہر بار تھی حسن سے سفارش حسین کی

بندون کو صبر چاہیے خالق کی راہ مین
سونپا تمھین خدا کو نبی کے پناہ مین

مولا کھڑے تھے پاس بندے ریسمان سے
ہاتھ اونکے کھول دو یہ نہ نکلا زبان سے

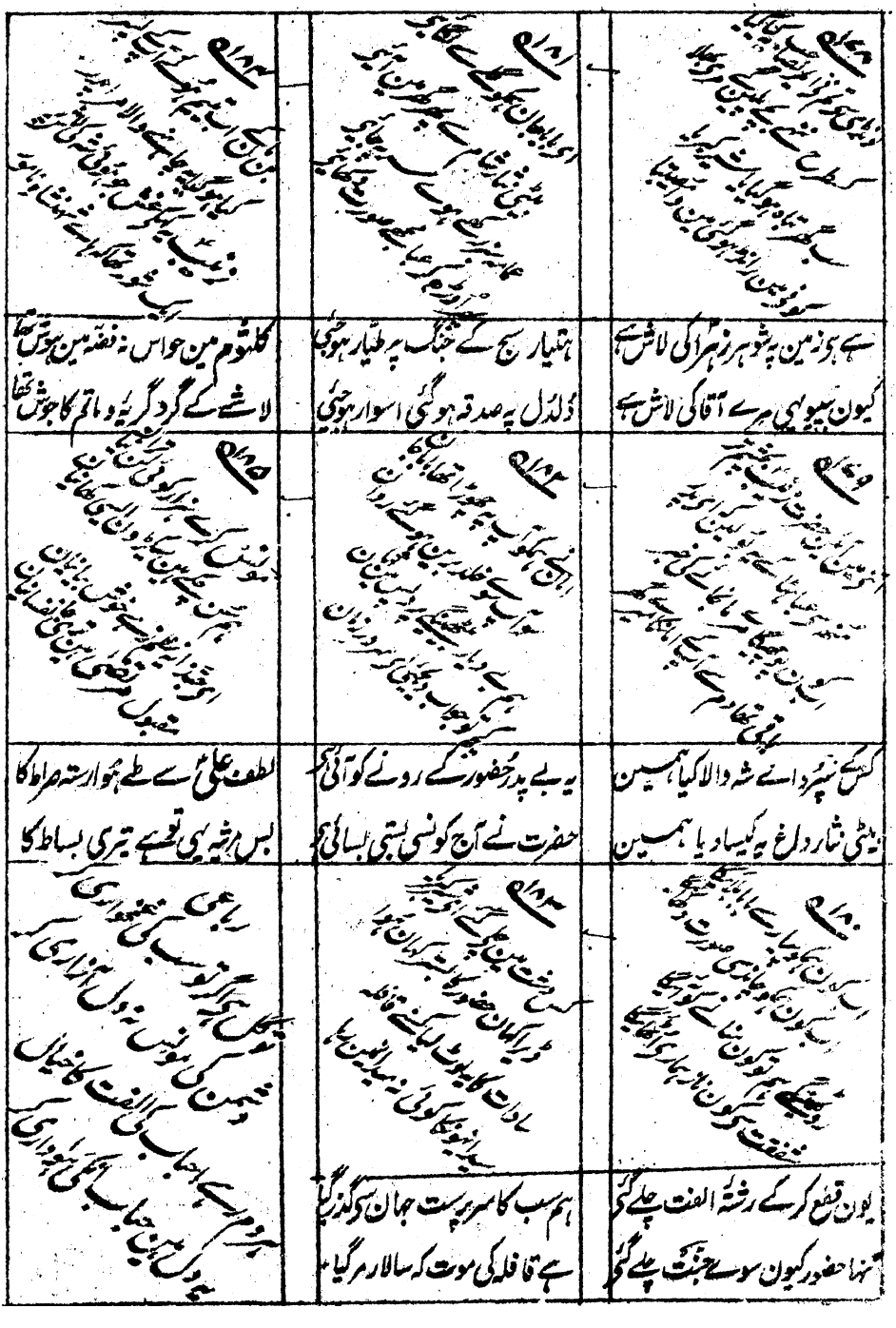
اچھا ہون اتو مین یہ عبث بیقرار ہین
کھانا انھین کھلاؤ کہ سب روزہ دار ہین

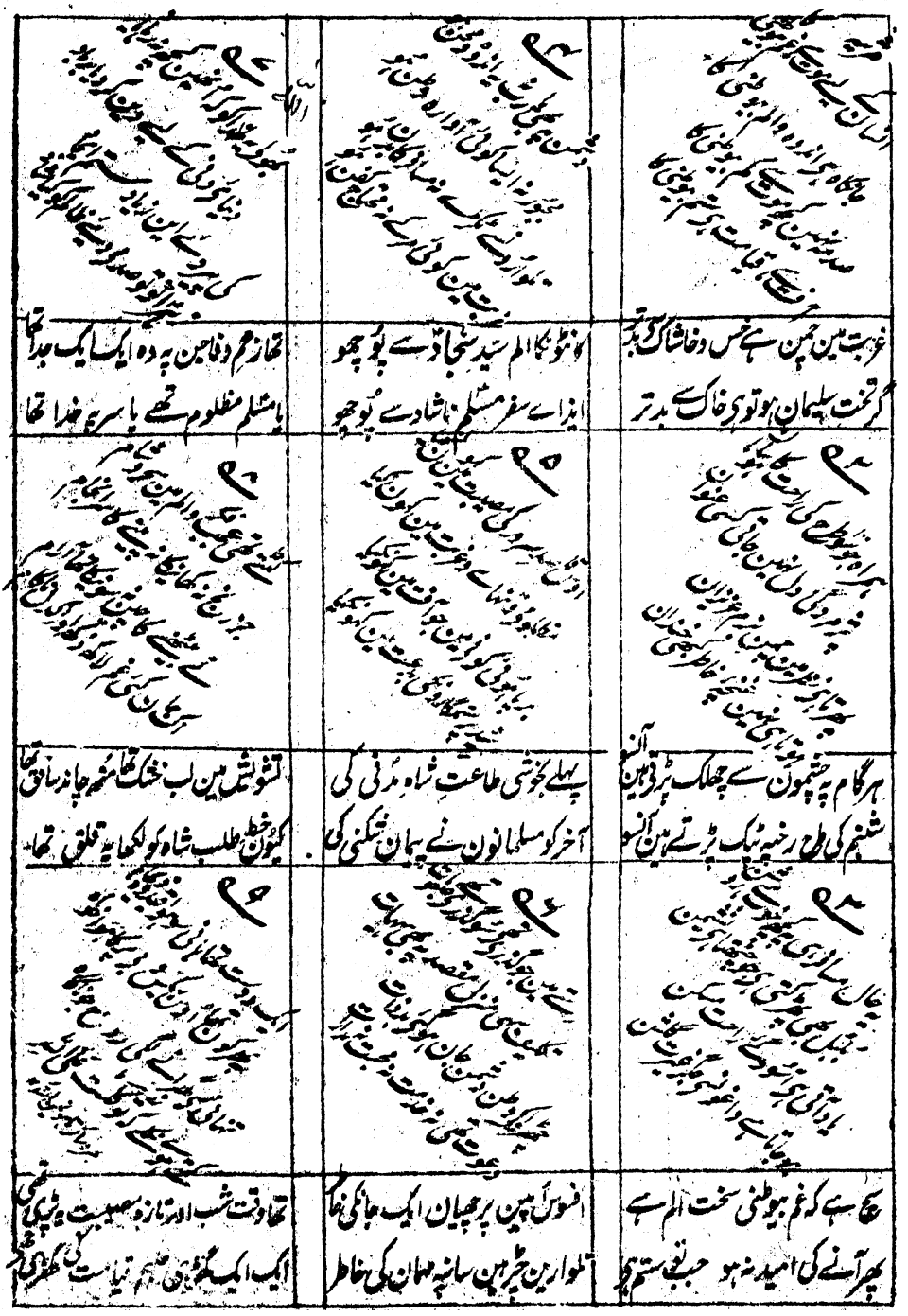
واحسرتا شکار اجل شیر ہو گیا
پچھلے کو شمع بجھ گئی اندھیر ہو گیا

دیکھا جو سر کا زخم جگر تھرا گیا
عباس نامدار کی ماں کو غش آگیا

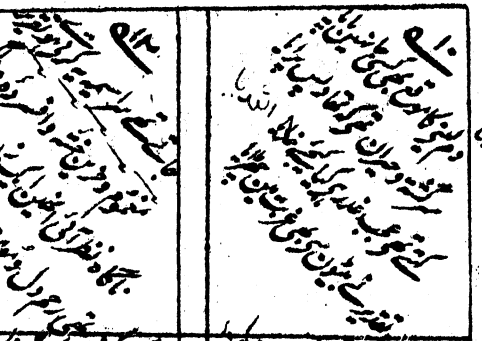
دعوت علی کی آج ہے گھر مین الہ کے
روزہ کھلیگا ساتھ رسالت پناہ کے

کسکو پکارتے ہو ید اللہ مر گئے
مین رانڈ ہو گئی اسد اللہ مر گئے



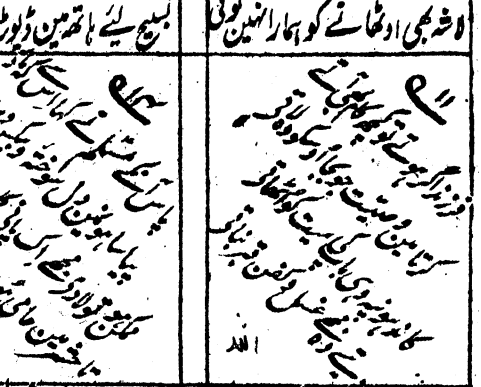


۱۰



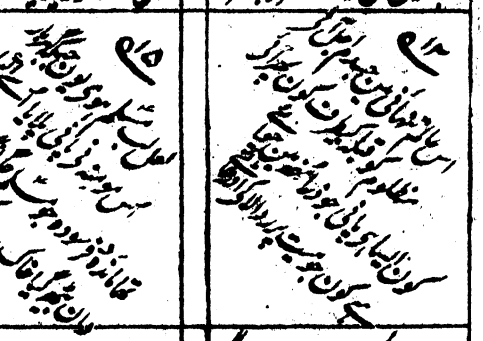
موت آتی ہی کسو وقت کہ پیارا نہین کوئی
لاشہ بھی اوٹھانے کو ہمارا نہین کوئی

۱۱



یان لوگ سمجھتے ہین ہمی کو نہ مگر اکو
اب کون کفن دے گا غریب الغربا کو

۱۲



ہمدرد و مجرم بیکس و بے یاس نہ ہوگا
یاسین بھی پڑھنے کو کوئی پاس نہ ہوگا

۱۳

الفت سے حیدر کے گھر انکی بڑی تھی
تسبیح لیے ہاتھ مین ڈیوڑھی پہ کھڑی تھی

۱۴

گھر خلد مین رہنے کو رسول دو جہان دے
خالق تجھے خورشید قیامت سے امان دے

۱۵

سو جائے سو کیا زیست مین جسکے خلل آئے
دیکھا سنوی افلاک اور آنسو نکل آئے

۱۶

طبقہ یہ الٹ جائے تو کچھ دور نہین ہے
سیدہ یہ بھی یان رسم کا دستور نہین ہے

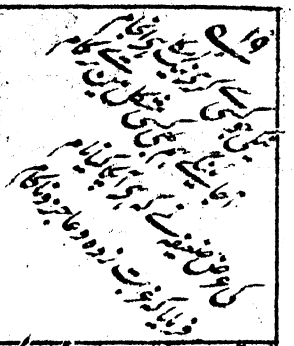
۱۷

آرام بھلا منزل ہستی مین کہان ہے
ہے بہتر اپنا وطن قبر مکان ہے

۱۸

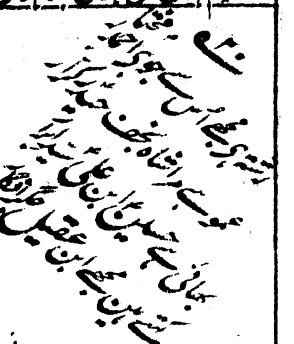
فرق اسمین نہ ہوگا جو کہا منہ سے کرینگے
مہمان ہین اسی رات کو کل ہم نہ رہینگے

۱۹



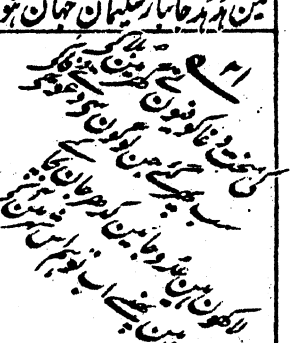
کیا پوچھتی ہے نام بھلا ہم غربا کا
مظلوم ہوں محتاج ہوں بندہ ہوں خدا کا

۲۰



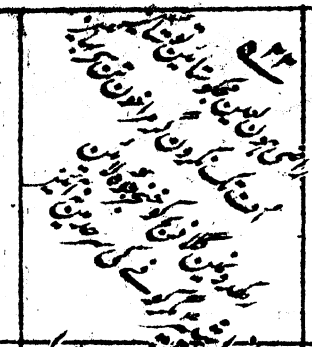
میں ایلچی بادشہ کون و مکاں ہوں
میں ہدہد جانبار سلیمانِ جہاں ہوں

۲۱



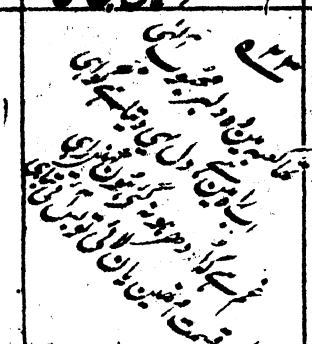
یاور نہیں ہمدم نہیں غمخوار نہیں ہے
فرغہ ہے یہ اور کوئی مددگار نہیں ہے

۲۲



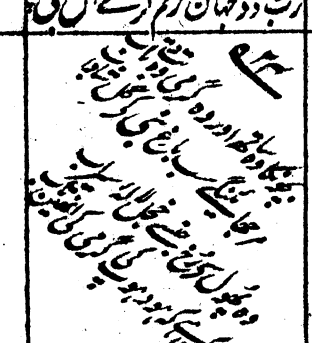
پوچھے نہ کوئی رنج امام ازلی کو
قائم رکھے اللہ حسینؑ ابن علیؑ کو

۲۳



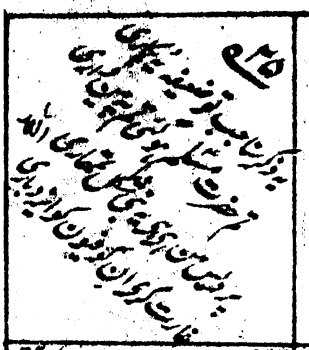
ہو دینگے ستم سبطِ رسولِ عربی پر
رب دو جہان رحم کرے آلِ نبیؐ پر

۲۴



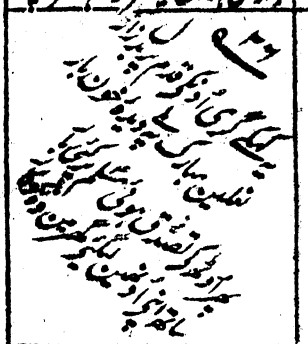
رستے میں کہیں غنچۂ خاطر نہ کھلے گا
مرجائیں گے پانی جو کسی جا نہ ملے گا

۲۵



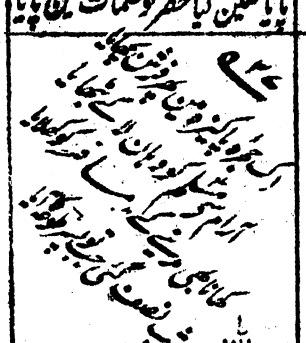
تو آقا مرا اور مرے ماں باپ کا آقا
لونڈی ہوں نہیں یہ گھر تو ہے گھر آپکا آقا

۲۶



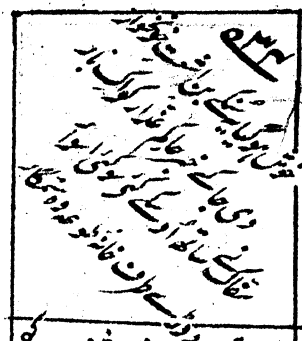
کہتی تھی کہ نورِ سحر اس رات میں پایا
پایا تمہیں کیا خضر کو ظلمات میں پایا

۲۷



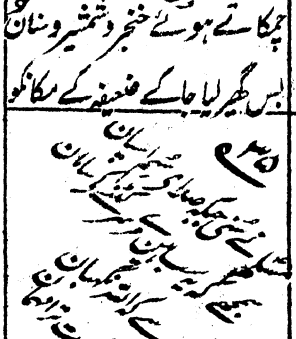
مردود و خدا اور سگِ دنیا وہ لعیں تھا
تھا نام بلال اور سکا گر دشمنِ دیں تھا

۲۹



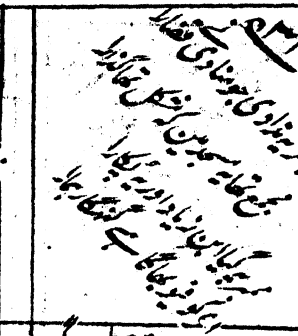
کیا اہل وفا تھی کہ نہ تبلاتی تھی طوعہ
منہ زرد تھا اور بیسی ہوائیاں تھی طوعہ

۳۰



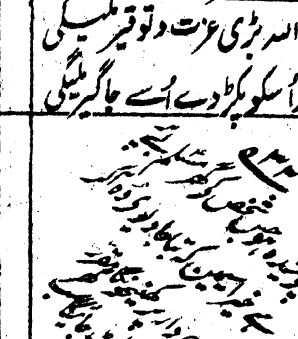
حاضر جو ہونگا تو سزا دونگا بلا کر
جتنے رؤسا یاں کے ہین سب جمع ہون آکر

۳۱



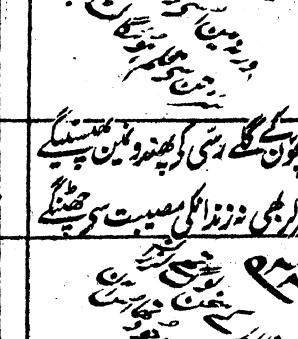
والدہ بڑی عزت و توقیر ملیگی
جو اُسکو پکڑ دے اُسے جاگیر ملیگی

۳۲



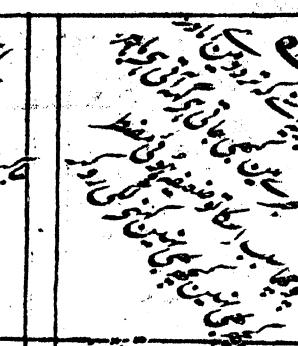
بچون کے گلے رسّی کو پھندون مین پھنسینگے
مرکر بھی نہ زندا کی مصیبت سے چھٹینگے

۳۳



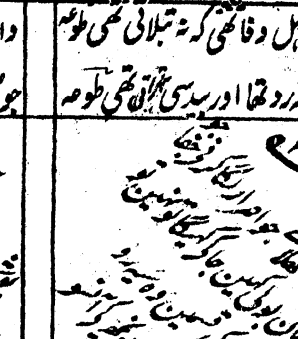
جائیگا کہان مضطر و غم دیدہ ہے مسلّم
کل رات سے گھر مین مرے پوشیدہ ہے مسلّم

۳۴



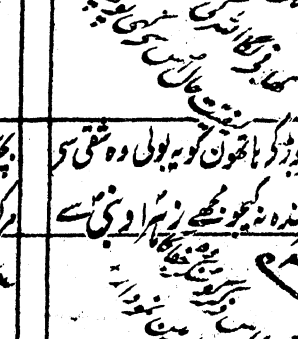
چمکاتے ہوئے خنجر و شمشیر و سنان کو
بس گھیر لیا جاکے ضعیفہ کے مکان کو

۳۵

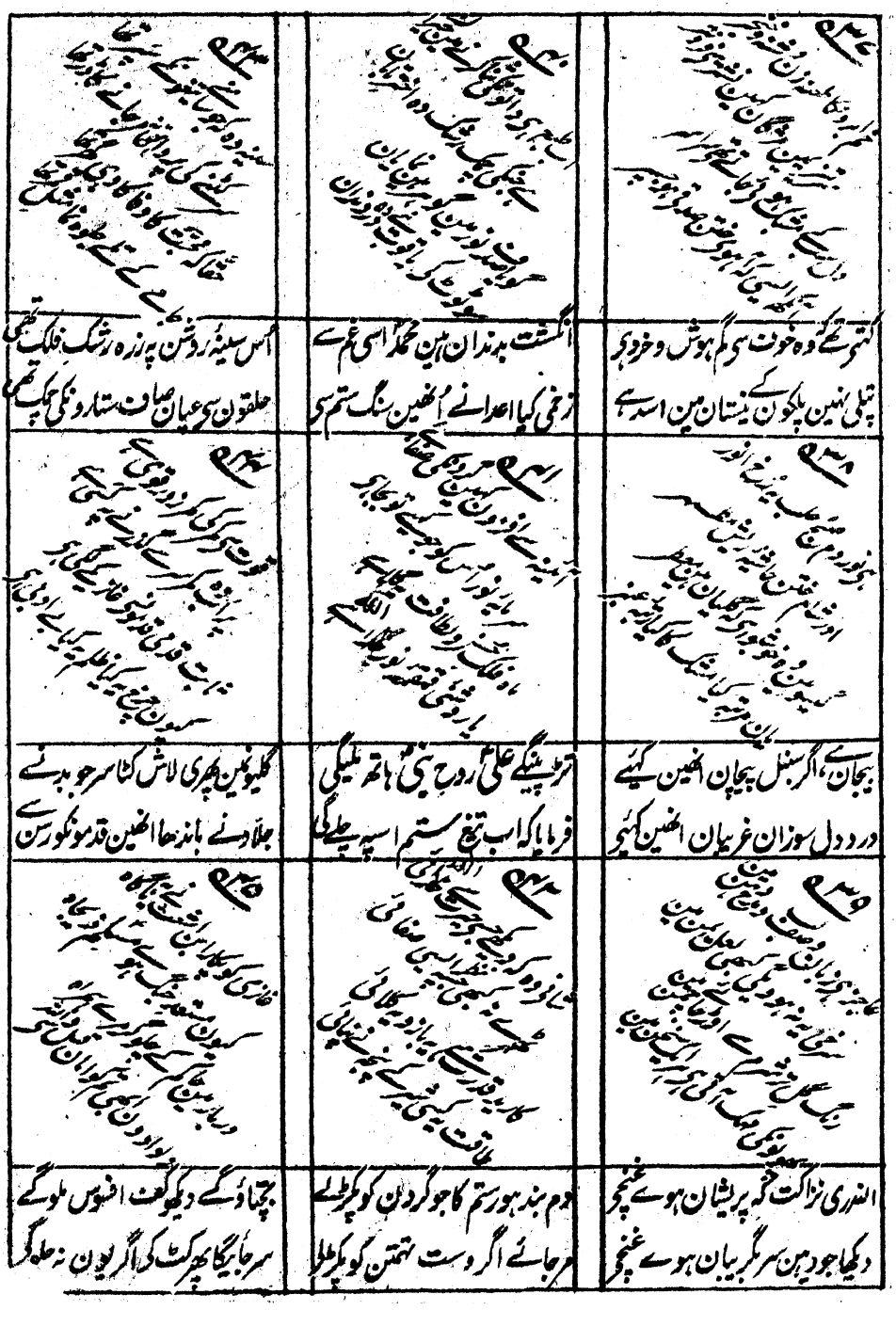


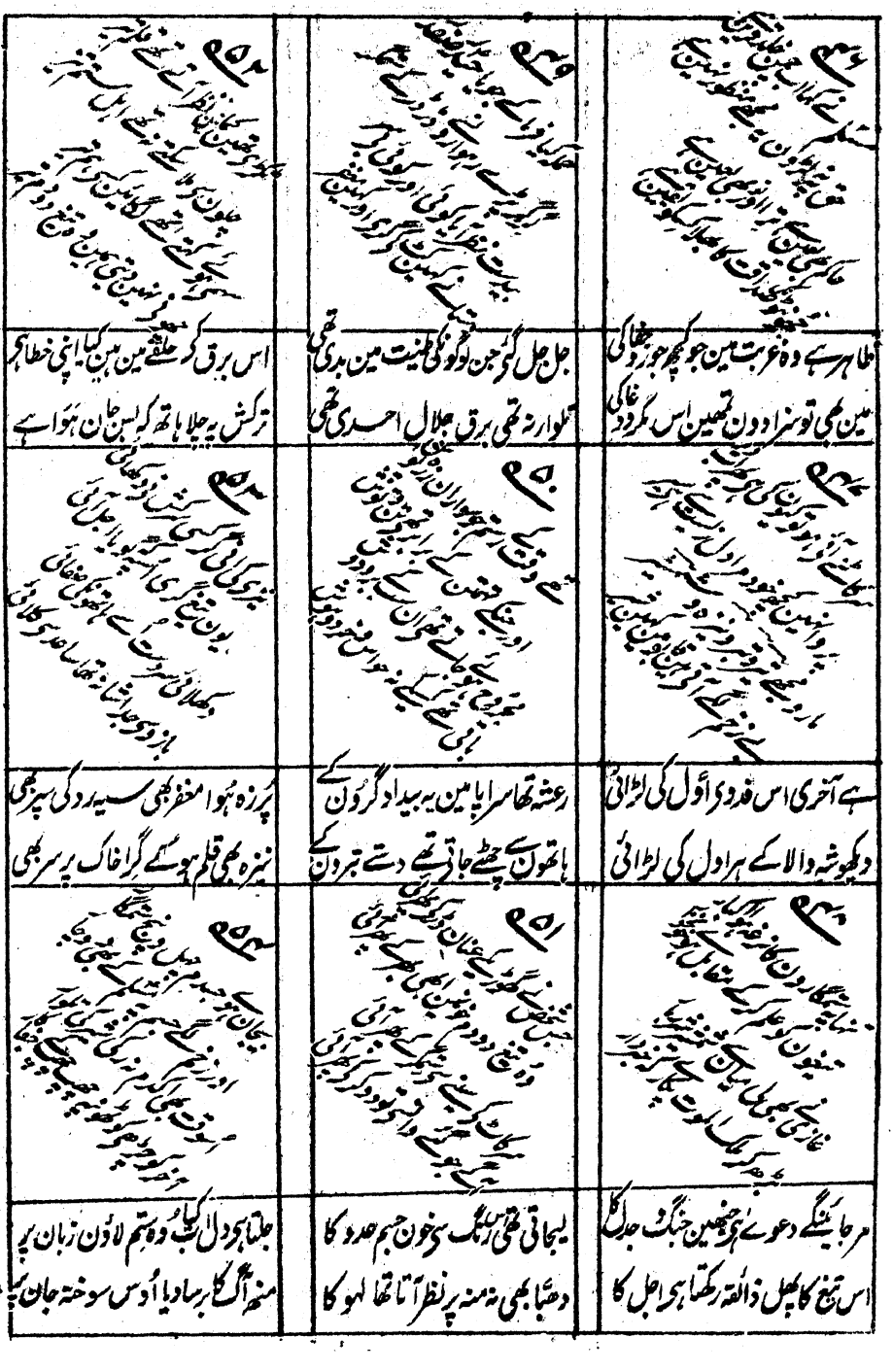
قدمون سے جو لپٹی تو کہا اب نہ خجل کر
تکلیف جو کچھ دی تجھے مین نے وہ بجا کر

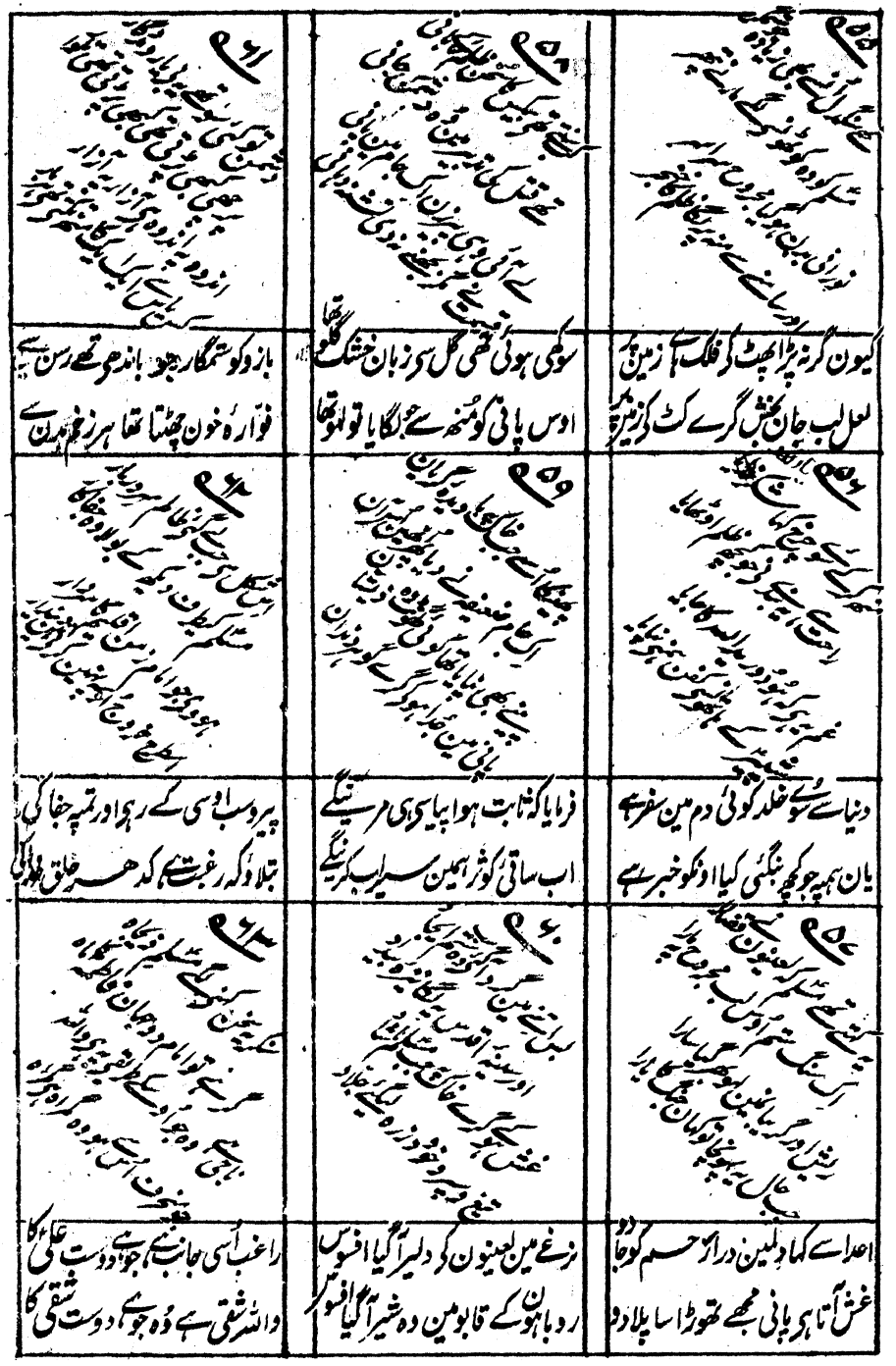
۳۶



چھایا ہوا تھا رعب حق ایک ایک لعین پر
عالم کو دم شمشیر کا تھا چین جبین پر







۵۸
کیون گر نہ پڑا پھٹ کے فلک آہ زمین پر
لعل لب جاں بخش گرے کٹ کے زمین پر
فوارۂ خون چھٹتا تھا ہر زخم بدن سے

۵۹
سوکھی ہوئی تھی گل سی زبان خشک گلا تھا
اوس پانی کو مُنھ سے جو لگایا تو لہو تھا
پانی میں جا بجا ہو گرا خون بدن سے

۶۰
دنیا سے سُوئے خلد کوئی دم میں سفر ہے
یاں ہم پہ جو کچھ بن گئی کیا اونکو خبر ہے
پیرو سب اوسی کے رہو اور تم پہ جفا کی

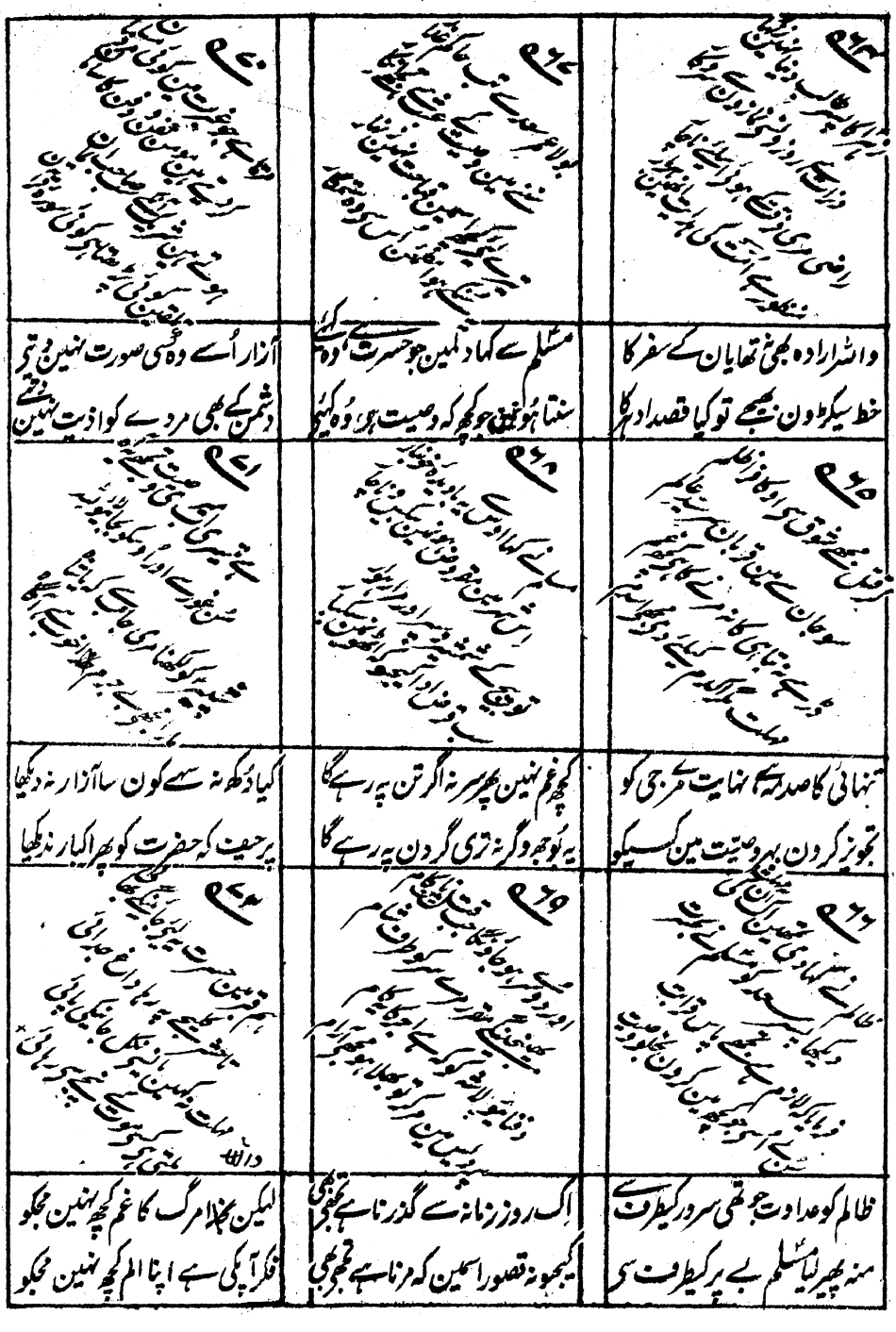
۶۱
بازو کو ستمگار جو باندھے تھے رسن سے
فوارۂ خون چھٹتا تھا ہر زخم بدن سے
بندھے ہوئے ہاتھ اوسکے تھے خون میں تر سب

۶۲
پیرو سب اوسی کے رہو اور تم پہ جفا کی
تبلا دو کہ رغبت ہے کدھر خلق خدا کی
راغب اوسی جانب ہے جو اوسکا دوست علی کا

۵۷
اعدا سے کہا دلمیں درا رحم کو جا دو
غش آتا ہو پانی مجھے تھوڑا سا پلا دو
رو باہوں کے قابو مین وہ شیر آ گیا افسوس

۶۰
نرغے مین لعینون کے دلیر آ گیا افسوس
واللہ شقی ہے وہ جو ہے دوست شقی کا

۶۲
راغب اوسی جانب ہے جو اوسکا دوست علی کا
واللہ شقی ہے وہ جو ہے دوست شقی کا



واللہ ارادہ بھی نہ تھا یاں کے سفر کا
خط سیکڑوں نے بھیجے تو کیا قصد ادھر کا

مسلم سے کہا دل نہیں جو حسرت سے وہ کہیے
سنتا ہوں نہیں جو کچھ کہ وصیت ہو وہ کہیے

آزار اُسے وہ عیسیٰ صورت نہیں دیتی
دشمن کے بھی مردے کو اذیت نہیں دیتے

تنہائی کا صدمہ ہے نہایت مرے جی کو
تجویز کروں پھر وصیت میں کسی کو

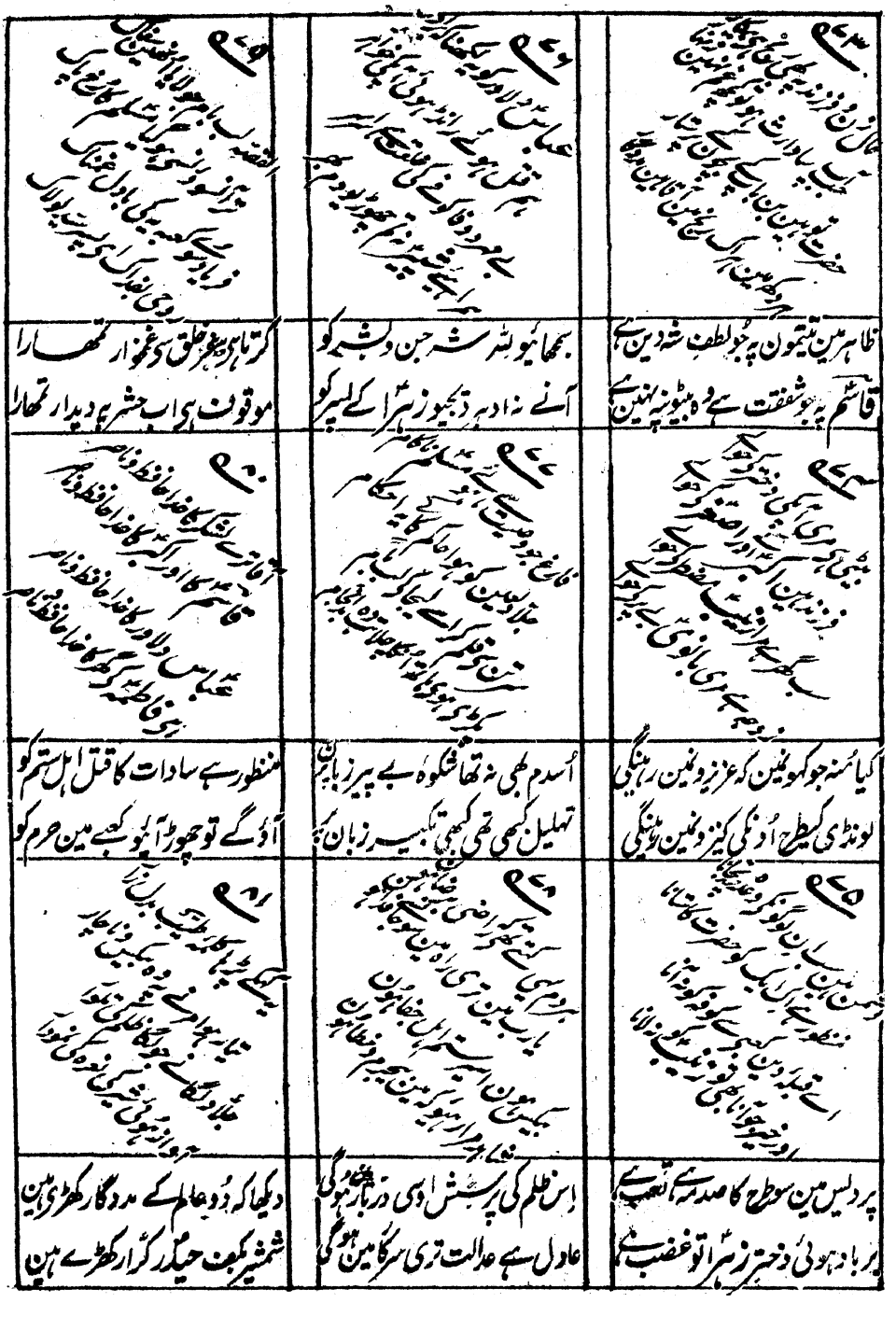
کچھ غم نہیں پھر سر نہ اگر تن پہ رہے گا
یہ بوجھ وگرنہ تری گردن پہ رہے گا

کیا دکھ نہ سہے کون سا آزار نہ دیکھا
پر حیف کہ حضرت کو پھر اکبار نہ دیکھا

ظالم کو عداوت جو تھی سرور کیطرف سے
منہ پھیر لیا مسلم بے پر کیطرف سے

اک روز زمانہ سے گذرنا ہے تجھے بھی
یہ سوچو نہ قصور اسمیں کہ مرنا ہے تجھے بھی

لیکن بخدا مرگ کا غم کچھ نہیں مجکو
فکر آپکی ہے اپنا الم کچھ نہیں مجکو



ظاہر مین یتیمون پہ جو لطف شہ دین ہے
قاسم پہ جو شفقت ہے وہ بیٹون پہ نہین ہے

بھائیو للہ شہ جن و بشر کو
آنے نہ دہر تجہیز و زہرا کے پسر کو

کرتا ہی پیغمبر خلق سی غمخوار تمھارا
موقوف ہی اب حشر پہ دیدار تمھارا

کیا منہ جو کہو نمین کہ عزیزو نمین رہینگی
لونڈی کیطرح اُنکی کنیزو نمین رہینگی

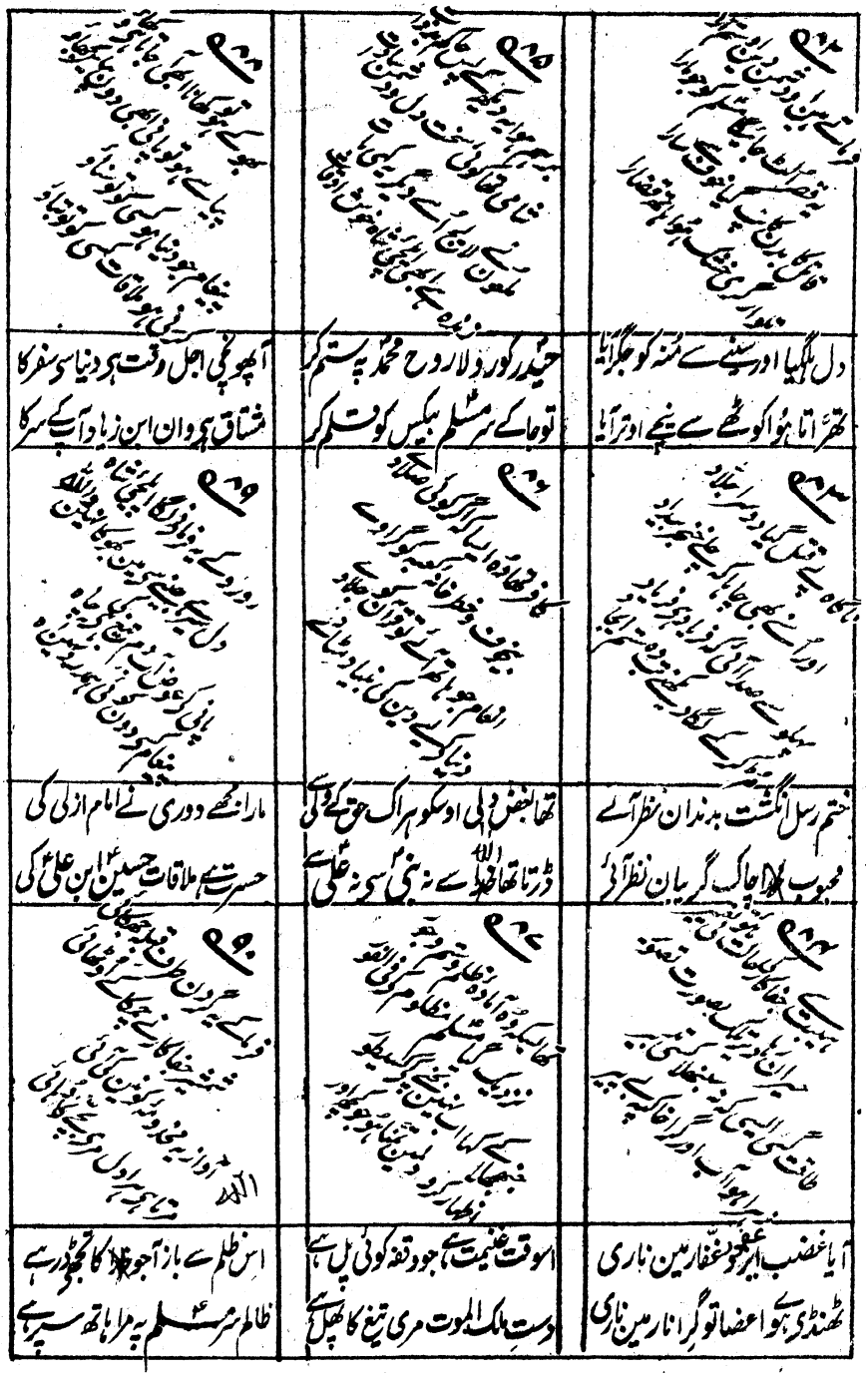
اُسدم بھی نہ تھا شکوہ بے پیر زبان پر
تہلیل کبھی تھی کبھی تکبیر زبان پر

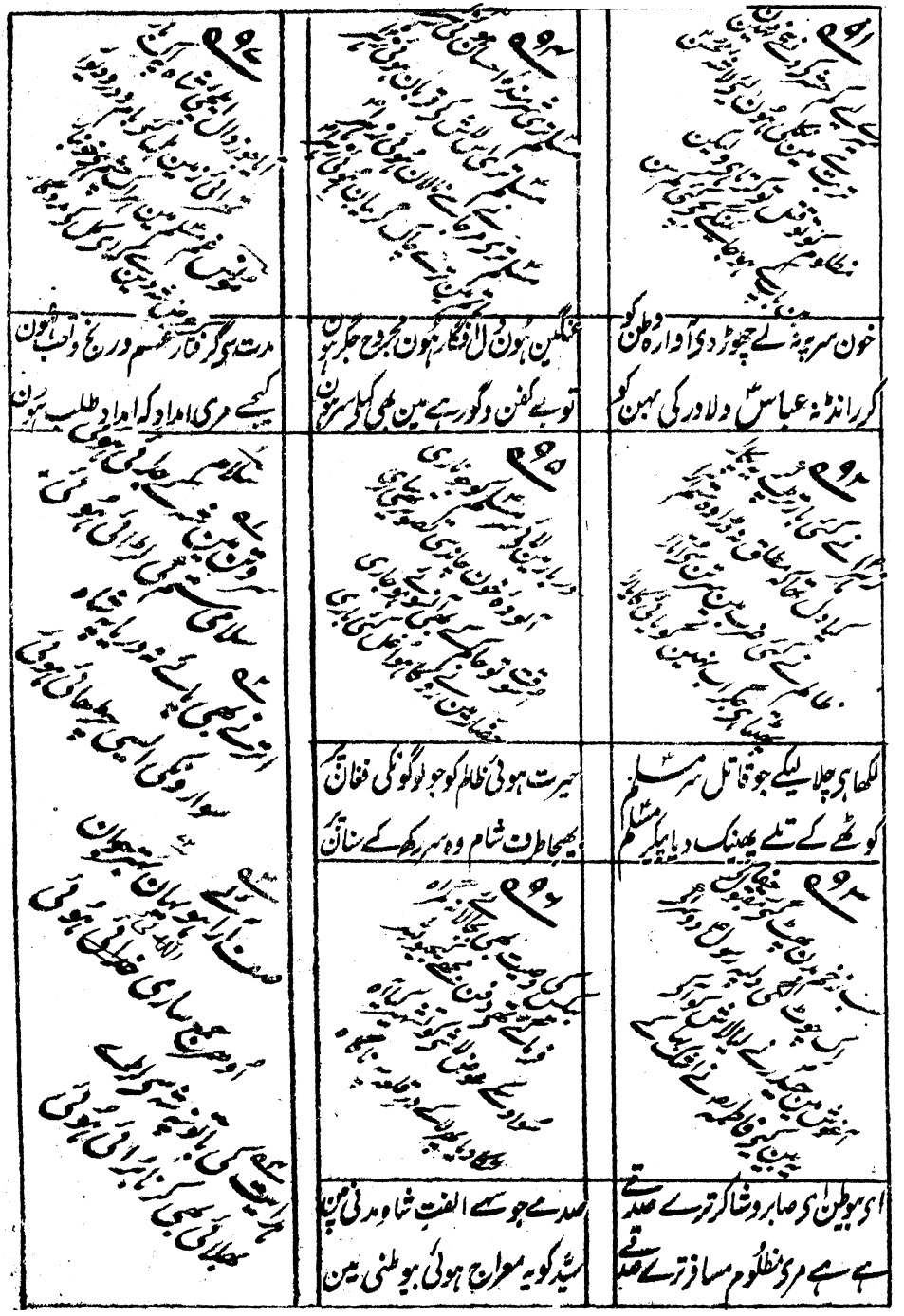
منظور ہے سادات کا قتل اہل ستم کو
آؤگے تو چھوڑ آئو کعبے مین حرم کو

پردیس مین سو طرح کا صدمہ ہے تعب ہے
برباد ہوئی دختر زہرا تو غضب ہے

اس ظلم کی پرسش اوسی دربار مین ہوگی
عادل ہے عدالت تری سرکار مین ہوگی

دیکھا کہ دو عالم کے مددگار کھڑے ہین
شمشیر بکف حیدر کرار کھڑے ہین





خون سر پہ نہ لے چھوڑ دی آوارہ وطن کو
غمگین ہوں نہ ہو فگار ہوں مجروح جگر ہوں
مدت ہی گزر فگار غسم و رنج و تعب ہوں
کر رانڈ زینب عباسؑ دلاور کی بہن کو
تو بے کفن و گور رہے میں بھی کھلے سر ہوں
کیجے مری امداد کہ امداد طلب ہوں
لکھا ہی چلا لیکے جو قاتل سر مسلمؑ
سیرت ہوئی ظالم کو جو لوگوں کی فغاں کی
ہے ہے مری مظلوم مسافر ترے صدقے
کوٹھے کے تلے پھینک دیا پیکر مسلمؑ
بھیجا طرف شام وہ سر رکھ کے سناں کی
اے ہو وطن اے صابر و شاکر ترے صدقے
صدمے ہو سہے الفت شاہ مدنی میں
سید کو یہ معراج ہوئی بولنی میں

جب کربلا میں وارد ہوئی فوج اشقیا
آواز ہر طرف سے یہی بے امان ہوئی

کھلی شاخ روے انور کی صبح
سیاہی میں بھی جا روشنائی ہوئی

سیاہی جو پھوٹی میں شبیر کو
سیہ بختوں کی یہ سیاہ روئی ہوئی

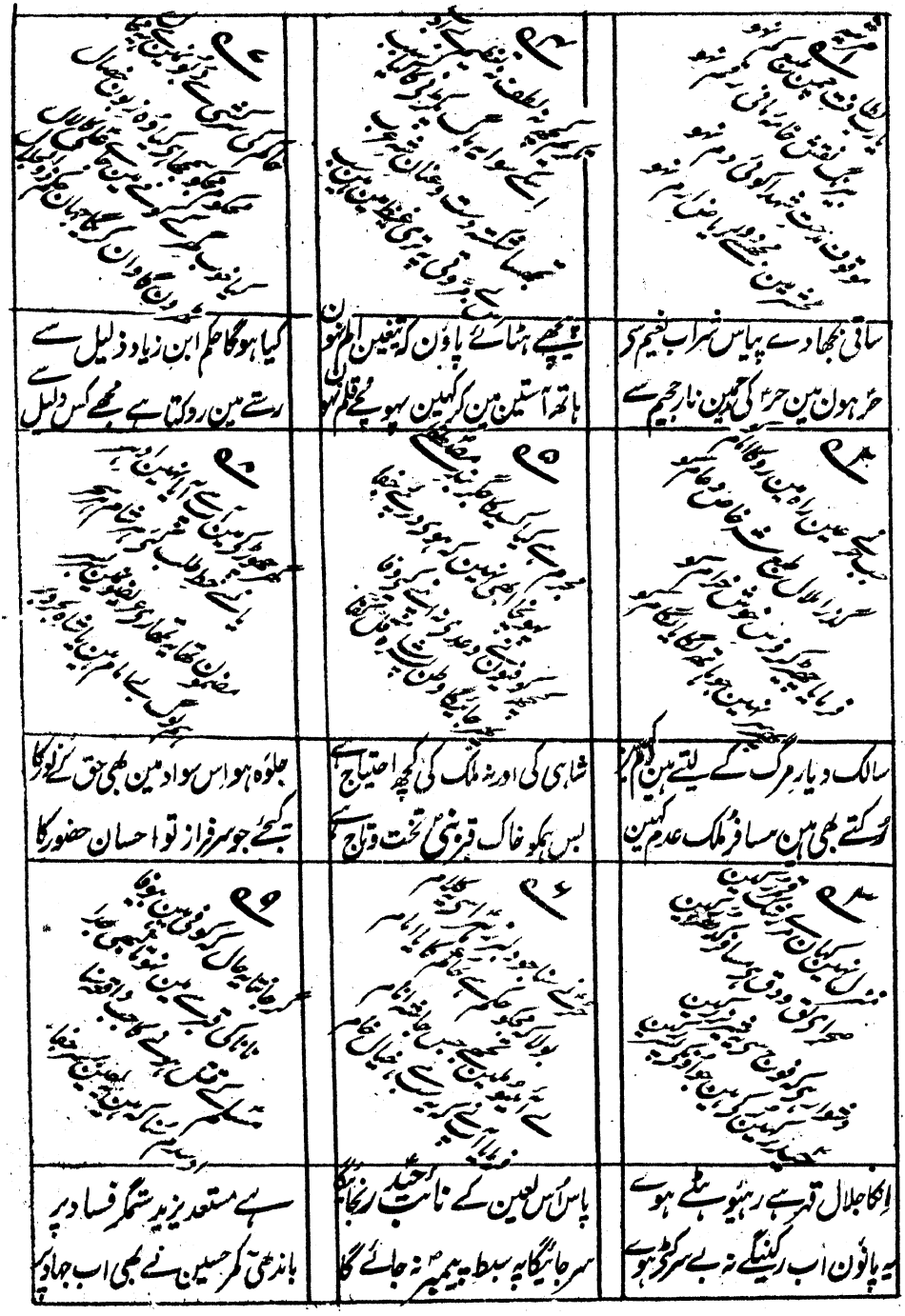
سب اہل قبائل آ کر جمع
بیاں ماجرا کربلا کی ہوئی

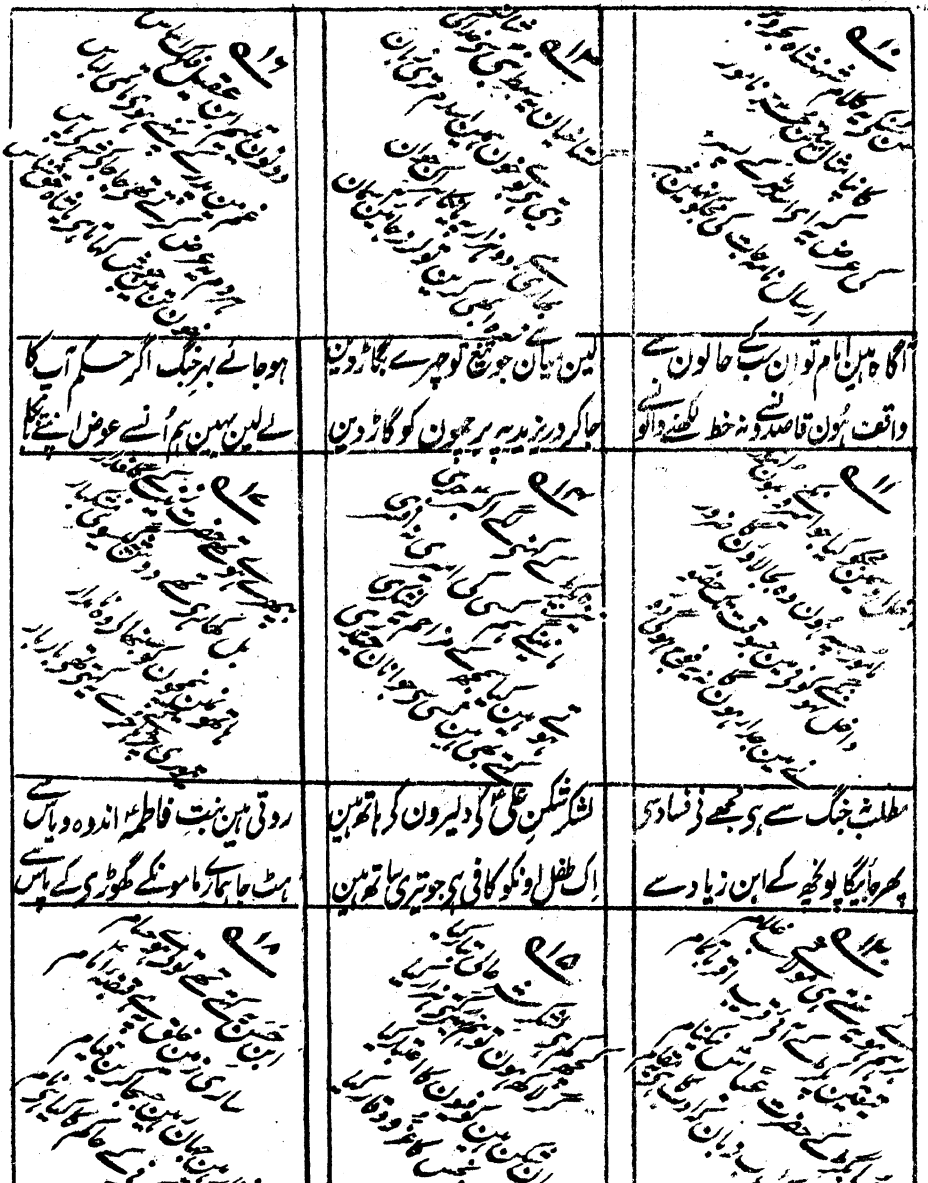
گذرتے ہوئے کربلا میں جو شاہ
ہوا دل پہ غم سے گراں بار آہ

بڑھے جب کہ ظلمت شبِ غم کے پاؤں
ہوئی صبح روشن کہ خورشید آیا

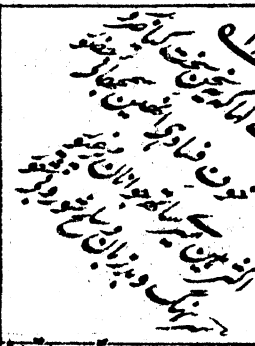
ہوئی صبح اور کارواں کربلا سے
چلا ہے کہ اب ہے سفر ہے سفر

ہوا ہے کہ اب ہے سفر ہے سفر
ہو



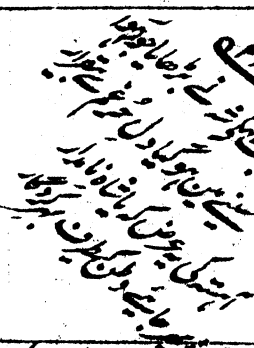


۱۹



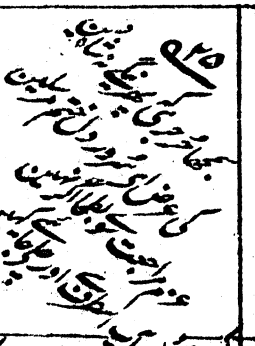
جن میں ہوا سے یہ دم تقریر لرزتے ہیں
سنتے نہیں فرشتے کی جسدم مگر ڈرتے ہیں

۲۲



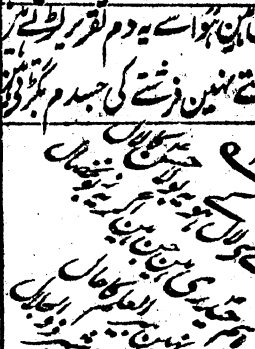
سامان ہی قتل خسرو عالم پناہ کا
تانتا بندھا ہی شام سے یا تک سپاہ کا

۲۵



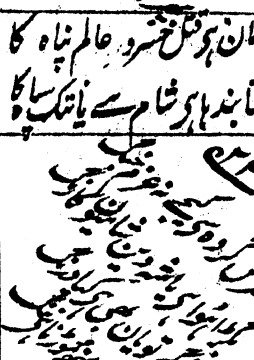
کیجیے قبول مصلحت خیر خواہ کو
بہتر یہ ہے کہ چھوڑیے کوفی کی راہ کو

۲۰



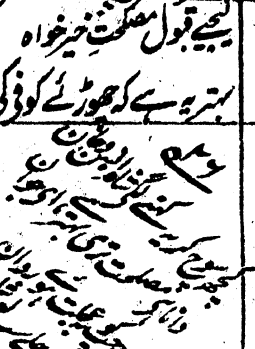
ناری کو ذوالفقار جل گئے برق حسام سے
اب تک جنوں کی جان نکلتے ہی نام سے

۲۳



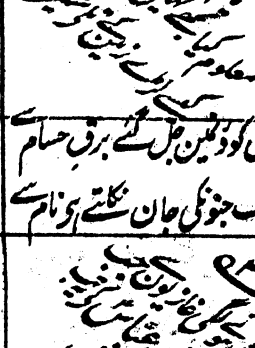
ہیں پیرو رضای خدا سے مجید ہوں
اک عید ہو جو راہ خدا میں شہید ہوں

۲۶



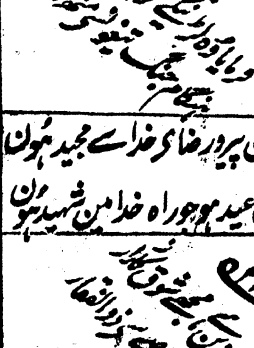
ہمراہ حُر بھی اپنے رسالے سمیت تھا
ناقو نہ پیچھے قافلۂ اہلبیت تھا

۲۱



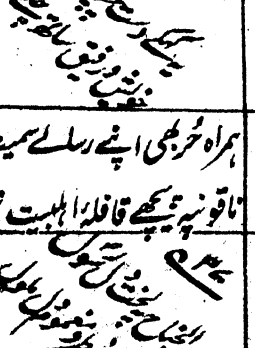
ہر جری اس امر میں بے اختیار ہے
برہم نہ اسپہ ہو یہ مراد و ستدار ہے

۲۴



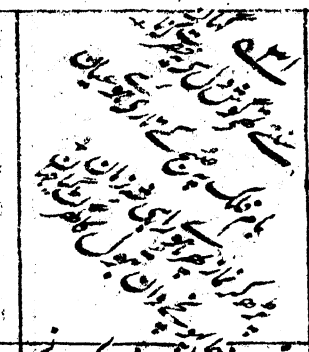
زخموں کا کچھ تعب نہ تن ناتوان پہ ہو
جب ذبح ہو تو نام اسی کا زبان پہ ہو

۲۷



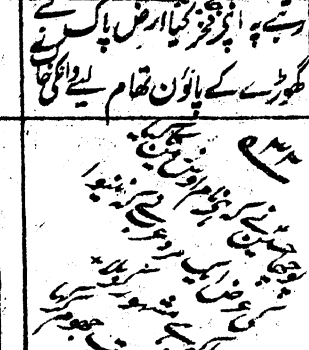
صدمہ یہ تھا کہ سوی وطن کیوں نہ پھر گئے
ہی ہے حسینؑ نرغۂ اعدا میں گھر گئے

۲۹



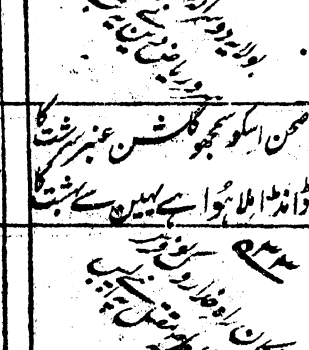
راحت نہ پائی فاطمہؑ کے نور عین نے
پچھلے پہر کو کوچ کیا پھر حسینؑ نے

۳۰



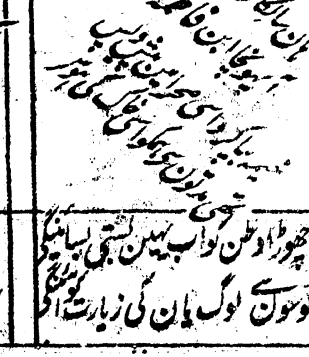
آخر اجل کو تیر و تبر لے چلی
مقتل تھا جس جگہ وہیں قدرے چلی

۳۱



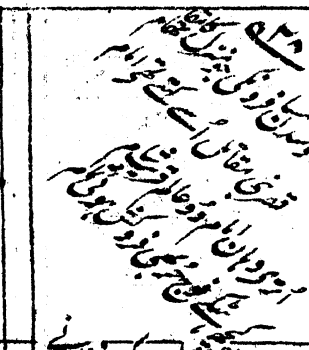
چھوڑا وطن تو اب نہیں بستی بسائینگے
کوسوں سے لوگ یاں کی زیارت کو آئینگے

۳۲



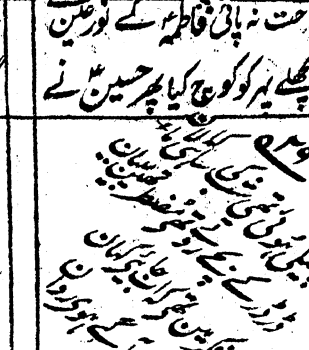
دیکھی جو شکل فاطمہؑ زہرا کے جائی کی
آئی صدا عمار یوں سر ہائے ہائے کی

۳۳



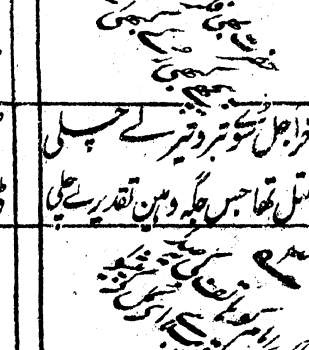
اُو ترین ہیں حضورؑ نہ صحرا بھی خوب ہے
عباسؑ بولے دھو کہ دریا بھی خوب ہے

۳۴



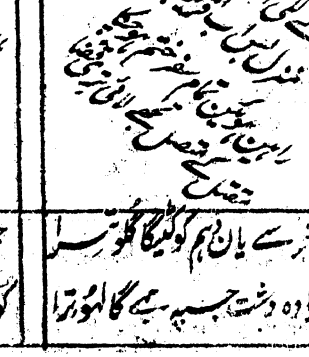
صحن اسکو سمجھو گلشن عنبر سرشت کا
گیسوئے بادشاہ امم زرد ہو گئے

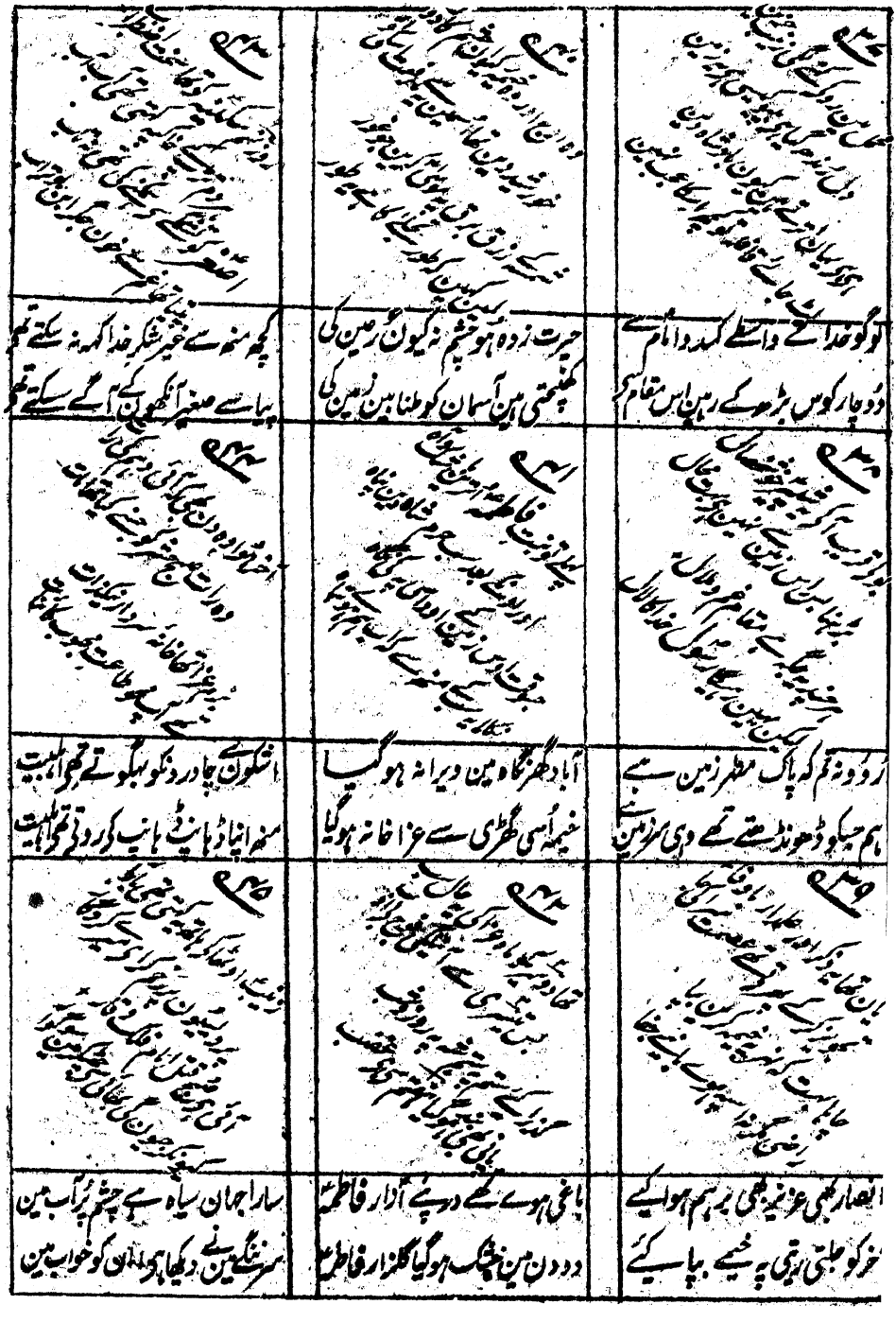
۳۵



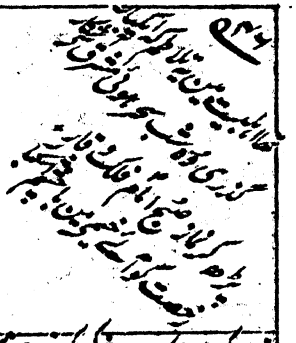
کپڑے ہوا کی جھو کو ں سے پُر گرد ہو گئے
گیسوئے بادشاہ امم زرد ہو گئے

۳۶



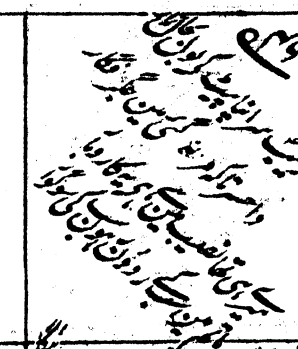


۴۸



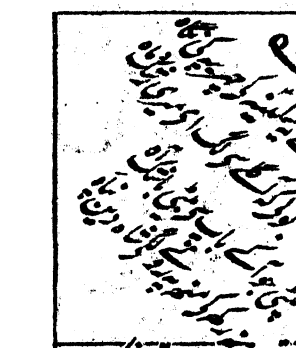
فرمایا کیون فلک یہ اثر کسکے غم مین ہے
زندہ ابھی ہون اور مرا ماتم حرم مین ہے

۴۹



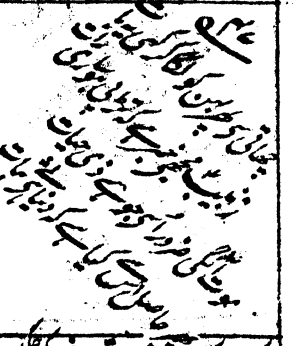
غربت مین جب سفر مرا دنیا سے ہوگا
رونا تو اُسکا ہے کہ مجھے کون روئیگا

۵۰



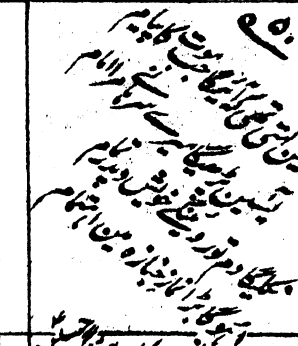
فرماتے تھے نہ پاس مین تم اشکبار ہو
ان سوکھے سوکھے ہونٹون پہ بابا نثار ہو

۵۱



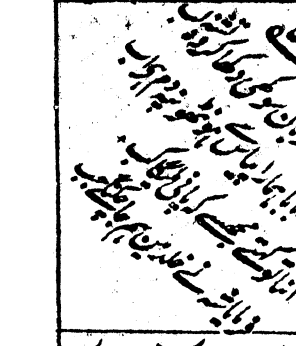
مانگو پدر کو بھائی تو ہاتھ سے کھو کھچین
تم تو کہی ہزر گو نکو اس گھر مین رو چکین

۵۲



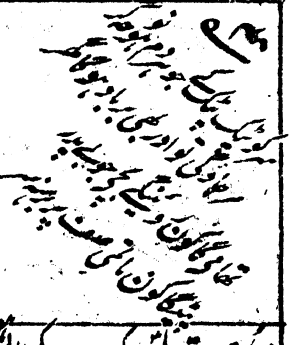
بن باپ کی ہو نین مرے کام آئینگے حسینؑ
امان کی پانتی مجھے دفنائینگے حسینؑ

۵۳



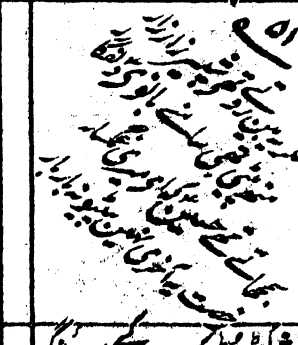
رکھو خیال فاطمہؑ کے نور عین کا
تم پانی پینا فاتحہ دے کر حسینؑ کا

۵۴



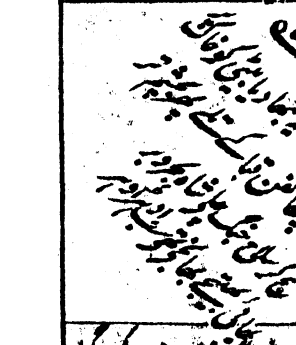
ذی تبہ ہو قبولؑ کی نازون کی پالی ہو
تم ایسے بیکسونکی تھین زرنے والی ہو

۵۵

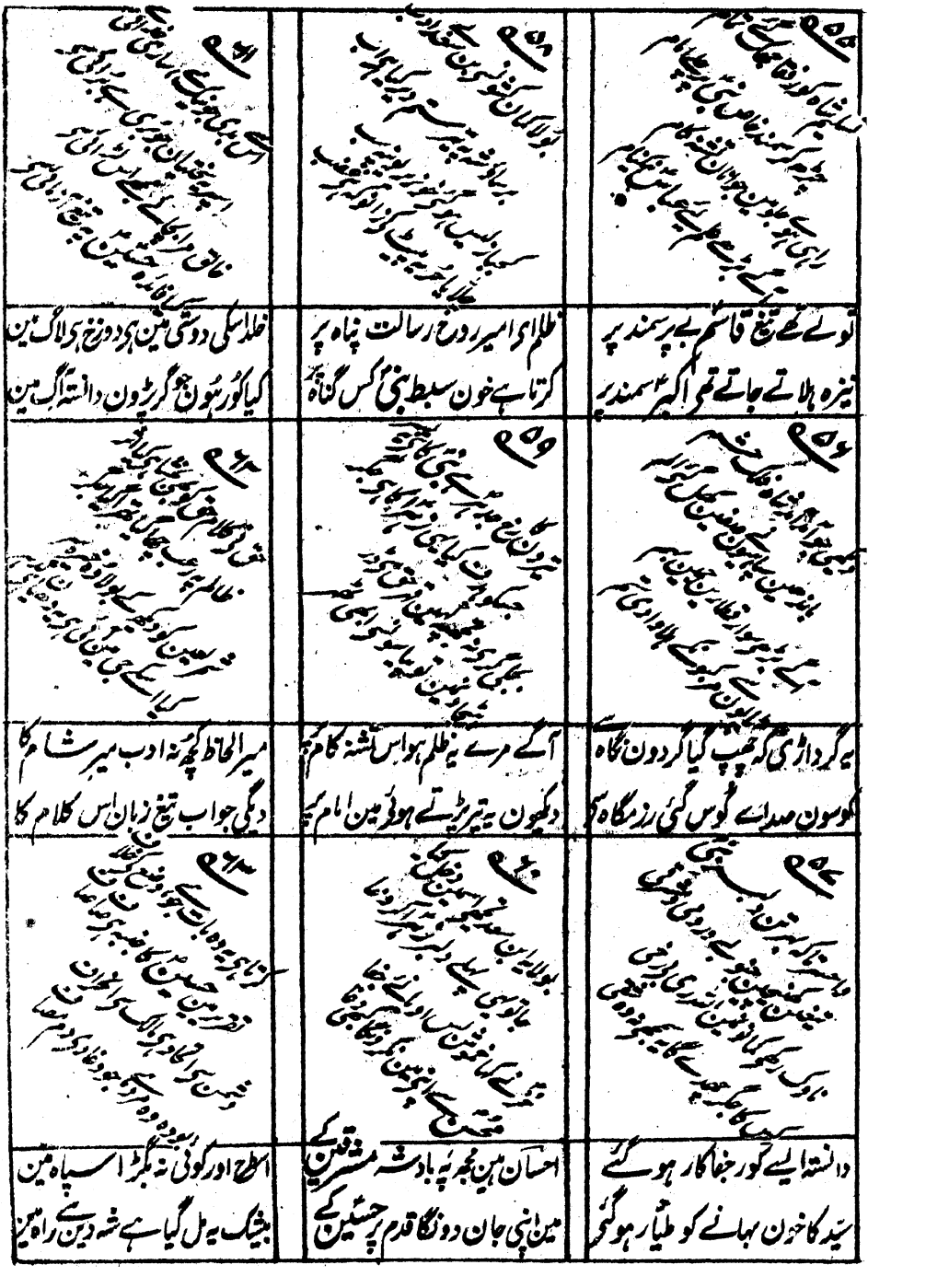


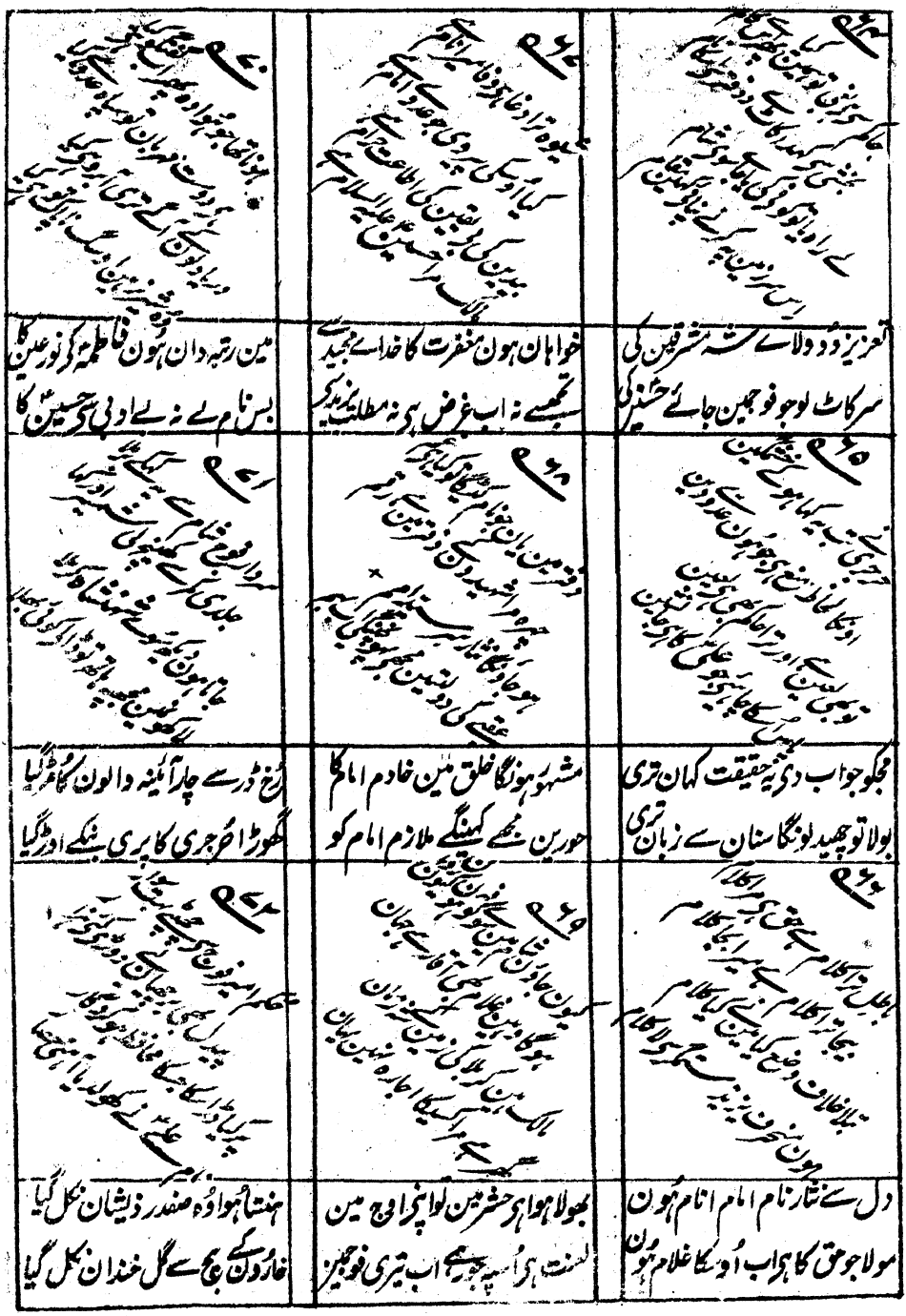
لاشے اُٹھا اُٹھا کو عزیزون کے لائینگے
مجھے مین ہم ابھی تو کئی بار آئینگے

۵۶



نکلے تو چرخ پر کل خورشید کھل گیا
ذرون کا سر فلک کے ستارون سے مل گیا





تعزیز دو دولاے شہ مشرقین کی
سر کاٹ لو جو فوج مین جائے حسینؑ کی

خواہان ہون مغفرت کا خداے مجید سے
سمجھے نہ اب غرض ہی نہ مطلب یزید سے

مین رتبہ دان ہون فاطمہؑ کے نور عین کا
بس نام لے نہ بے ادبی سے حسینؑ کا

مجکو جواب دی یہ حقیقت کہان تری
بولا تو چھید لونگا سنان سے زبان تری

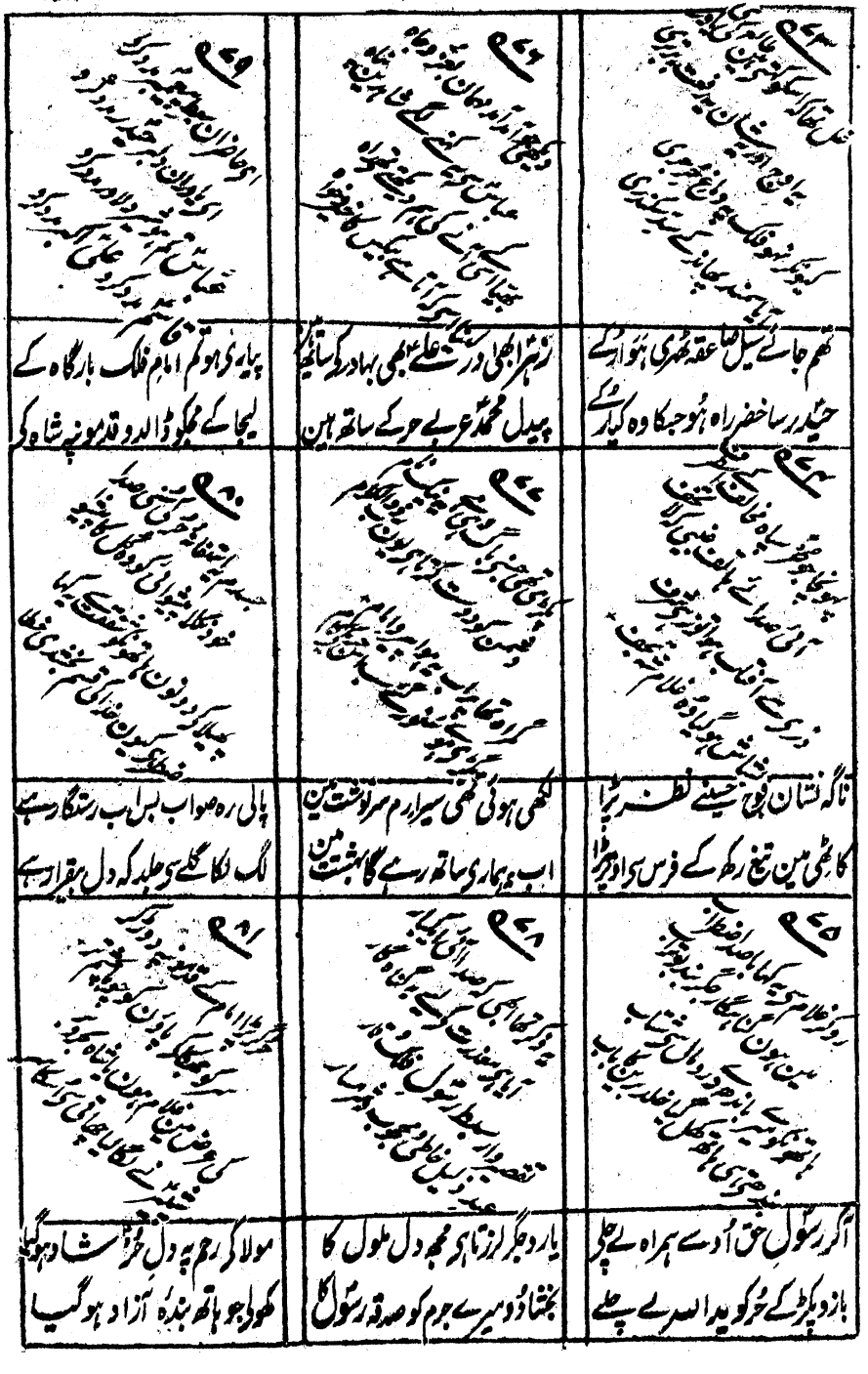
مشہور ہونگا خلق مین خادم امام کا
حورین مجھے کہینگے ملازم امام کو

رخ ڈر سے چار آئینہ والون کا مڑ گیا
گھوڑا جو جری کا پری بنکے اڑ گیا

دل سے نثار نام امام انام ہون
مولا جو حق کا ہی اب اُو سکا غلام ہون

بھولا ہوا ہی حشر مین تو اپنی راہ مین
لعنت ہی اُسپہ جو ہے اب تیری فوج مین

ہنستا ہوا وہ صفدر ذیشان نکل گیا
خارون کے بیچ سے گل خندان نکل گیا



تھم جائے سیل فاقہ ٹھہری ہوا کے
پیارے ہو تم امام فلک بارگاہ کے

حیدر سا خضر راہ ہو جسکا وہ کیا کرے
لیجا کے مجکو ڈالدو قدموں پہ شاہ کے

ناگہ نشان فوج حسینی نظر پڑا
لکھی ہوئی تھی سیر ارم سرنوشت میں

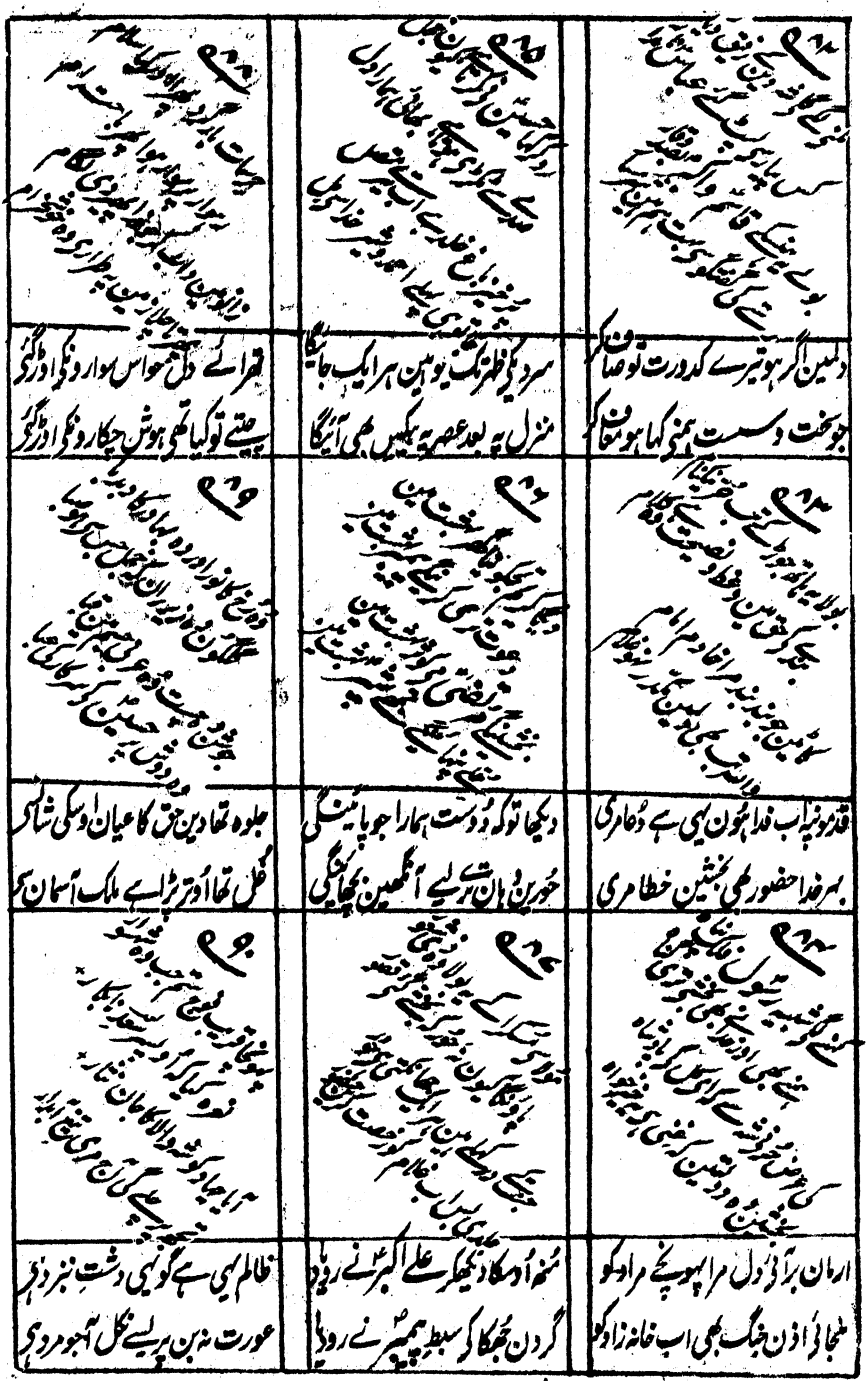
پانی رہا نہ صبر نہ باقی رہا شکیب
لگ لگا گلے سے جلد کہ دل بیقرار ہے

کاٹھی میں تیغ رکھ کے فرس سے اودھر پڑا
اب ہمارے ساتھ رہے گا بہشت میں

آگر رسول حق اودے ہمراہ لے چلے
یارو جگر لرزتا ہے مجھ دل ملول کا

بازو پکڑ کے حر کو یداللہ رے چلے
بخشا دو میرے جرم کو صدقہ رسول کا

مولا کرم پہ دل حر شاد ہو گیا
کھولا جو ہاتھ بندۂ آزاد ہو گیا



دلمیں اگر ہو تیرے کدورت تو صاف کر
جو بخت و دست ہمنے کیا ہو معاف کر

قدمو نپہ اب خدا ہمون یہی ہے دعا مری
بہر خدا حضور بھی بخشین خطا مری

ارمان بر آئی دل مرا پہونچے مراد کو
ملجائی اذن جنگ بھی اب خانہ زاد کو

قبر اے دل حواس سوار و نکی اڈر گئی
چیتے تو کیا تمہی ہوش چکارو نکی اڈر گئی

دیکھا تو کہ دوست ہمارا جو پائینگی
حور ین دیدہ تر لیے آنکھین بچھائینگی

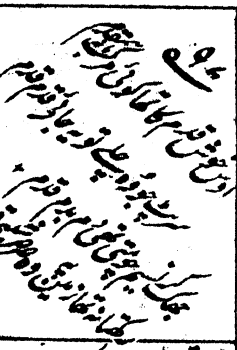
منہ اوسکا دیکھکر علی اکبرؑ نے رو دیا
گردن جھکا کے سبط پیمبرؐ نے رو دیا

ظالم یہی ہے گونیی دشت نبرد ہے
عورت نہ بن پر لیے نکل آبو مرد ہے

جلوہ تھا دین حق کا عیان اوسکی شان سے
گل تھا اوتر پڑا ہے ملک آسمان سے

دلاتی ہے حضرت کو دوست ہمارا اور دوا بخشی

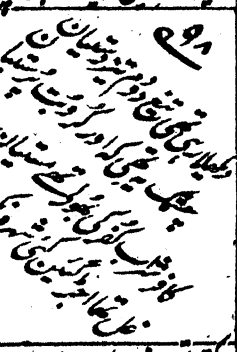
۹۱



میدان پکڑ جو شیر ہے جنگ و جدال کا
سینے تک آئی تیغ چلا جبہ سر کا ہاتھ
غل تھا یہ اسپ مرکب باد صبا پہ ہے

چھپ چھپ کے بولنا پہ چلن ہے شغال کا
دو ہو کے گر پڑا جسے مارا کمر کا ہاتھ
دیکھو سمند این ریاے ہوا پر ہے

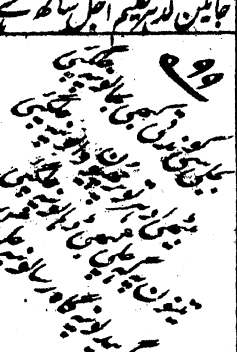
۹۲



دارا اسکے رکتی تھی ید اللہ ساتھ تھے
جوشن مین بھی تھمانہ گیا اوس حسام سے
کتنے تھے اب پاؤن نہ قابو مین ہاتھ تھے

دیکھا ادہر تو صف کی نہ سر تھے نہ ہاتھ تھے
یون نکلی جیسے ماہی بے آب دام سے
جائین کدہر خیم اجل ساتھ ہے ساتھ ہے

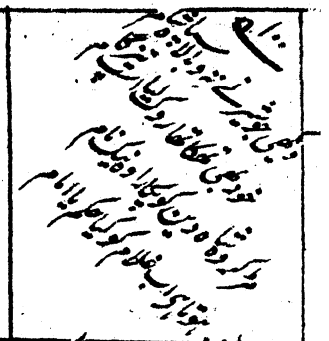
۹۳



ظاہر تھی بانکپن سے بھی رنگ لال تھا
آفت تھی کربلا کے مقلے کی دس مین
تائید تھی جو فاتح بدر و حنین کی

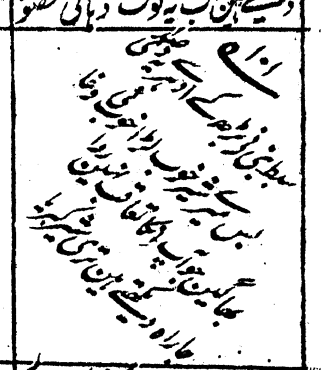
تلوار تھی کہ خون کی شفق مین ہلال تھا
گویا چھلاوا پھرتا تھا گھوڑی کے بھیس مین
لشکر مین شور تھا کہ دہائی حسین کی

۱۰۰



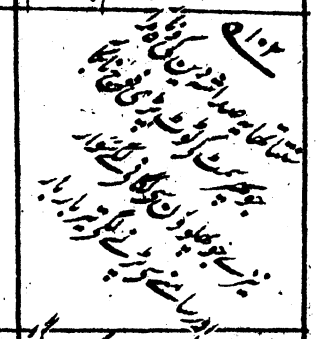
برہم ہوئیں صفیں سپہ پرغرور کی
دیتے ہیں اب یہ لوگ دہائی حضور کی

۱۰۱



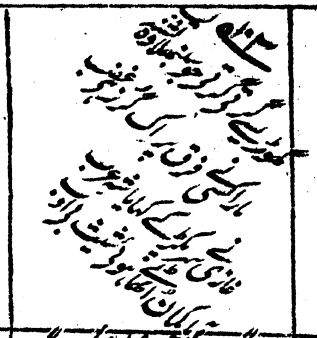
ساقی سبو بیاسمنے کوثر کا جام لے
بھائی ہمارے سر کی قسم ہاتھ تھام لے

۱۰۲



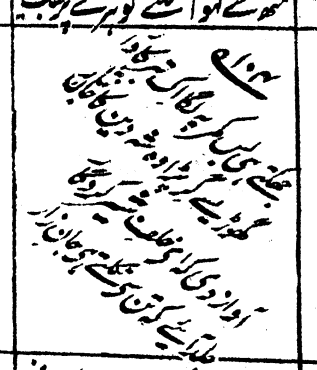
شانو پہ وار ظلم کی تیغوں کے چل گئے
سینے کی پار برچھیوں کے پھل نکل گئے

۱۰۳



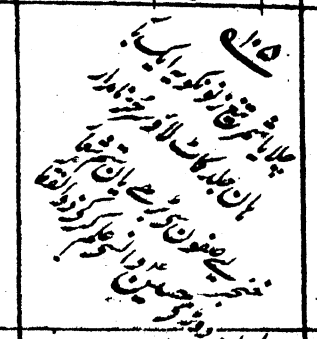
مارا گلے پہ تیر کہ دم رک گیا رکا
منھ سے لہو اُگلنے کو ہر نے جھک گیا

۱۰۴



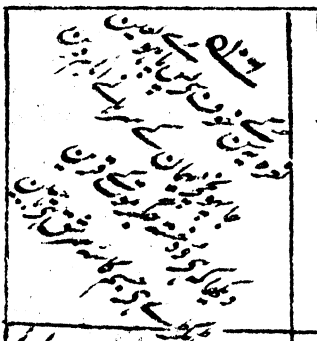
حسرت یہ ہے مرون شہ والا کے سامنے
دم نکلے اس غلام کا آقا کے سامنے

۱۰۵



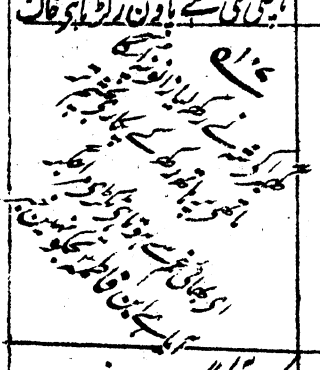
نعرہ کیا کہ غم ہے مجھے اس جوان کا
کاٹے گلا نہ کوئی مرے میہمان کا

۱۰۶



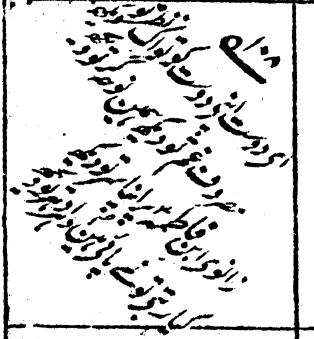
صدمہ ہے جان کنی کا دل دردناک پر
ہچکی لگی ہے پاؤں رگڑتا ہے خاک پر

۱۰۷



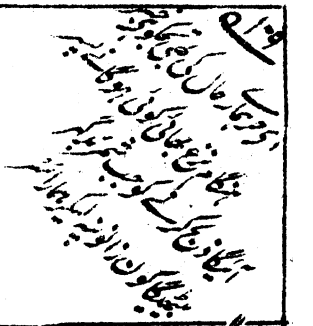
کھول آنکھ گر ہے مہر خموشی زبان پر
اس وقت کیا بنی ہوئی ہے تری جان پر

۱۰۸



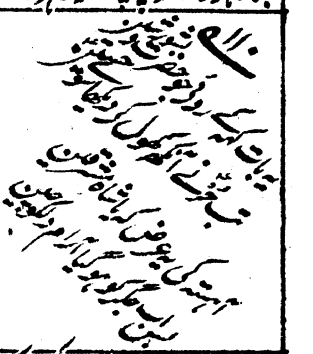
اُنکا یہی ہے اوج جو راضی رضا پہ ہیں
سر عرش پر قدم تہ خاک شفا پہ ہیں

۱۰۹



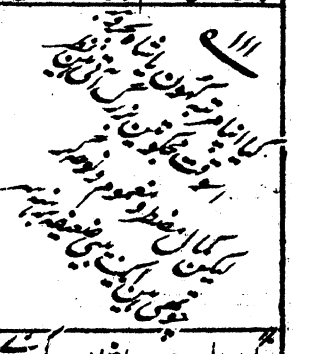
تڑپینگے زیر تیغ لہو مین بھرے ہوئے
جلاد ہوگا زانو پہ زانو دھرے ہوئے

۱۱۰



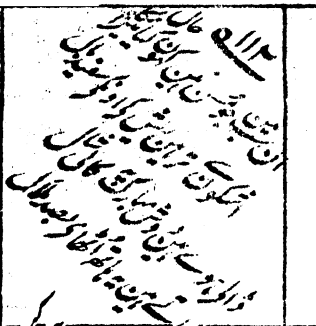
بھولے تمام درد مسیحا کو دیکھکر
جان آگئی غلام مین آقا کو دیکھکر

۱۱۱



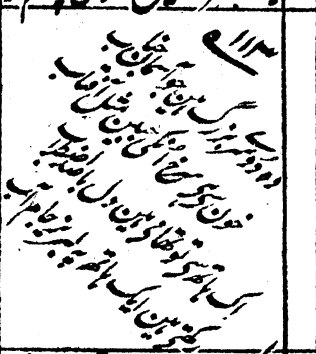
پرگرد بال منہ پہ پریشان کیے ہوئے
روتی ہین ایک بچے کی میت لیے ہوئے

۱۱۲



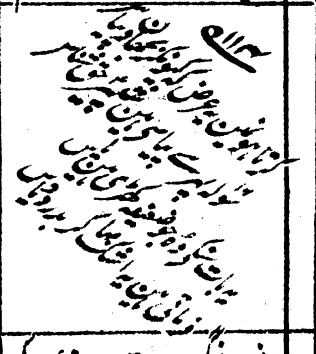
مشکل مین نزع کے حُر ذیشان کرم
یارب مرے حسینؑ کے مہمان پہ رحم کر

۱۱۳



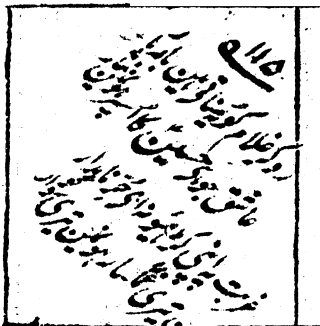
کہتے ہین میہمان ہو اور تشنہ کام ہے
بس نوش کر کہ یہ مئے کوثر کا جام ہے

۱۱۴



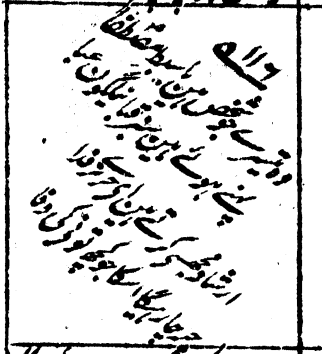
پانی نہ دینگے ہائے ترے نورعین کو
پیاسا یہ لوگ ذبح کرینگے حسینؑ کو

۱۱۵



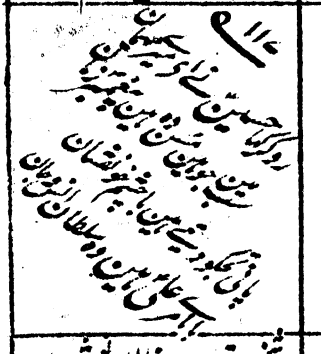
لاشہ پہ صبح شام منہ اشکو سے دھوئینگی
بیٹا مین تجکو اپنا پسر کہکے روئینگی

۱۱۶



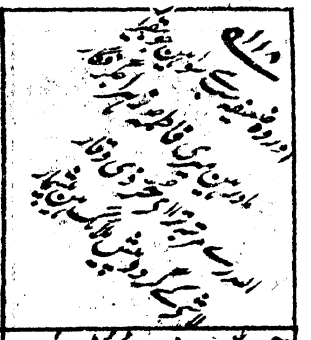
لے لے کی نام تیرا عزادار روئینگے
برسون تجھے حسینؑ کے غم خوار روئینگے

۱۱۷



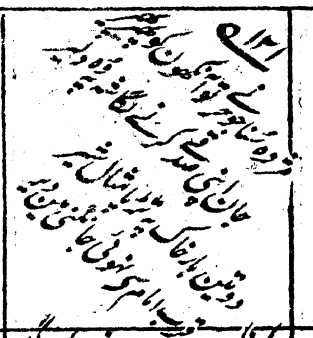
وہ شخص تیسرے شہ الماس نوش ہین
بھائی حسینؑ کے حسنؑ سبز پوش ہین

۱۱۹



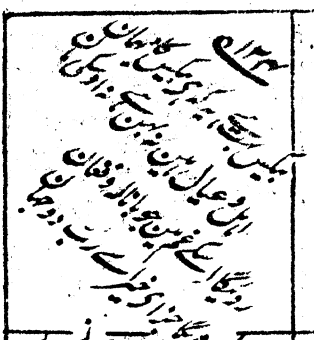
بہر حسینؑ تو نے جو صدمے اٹھائے ہین
فردوس سے یہ سب ترے لینے کو آئی ہین

۱۲۱



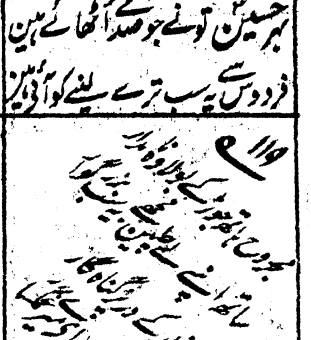
آنکھوں کی راہ روح بدن سے نکل گئی
گل کی شمیم تھی کہ چمن سے نکل گئی

۱۲۳



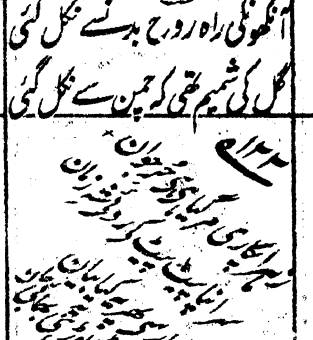
سر دے کے غربتین میرے مہمان نے پائی ہین
جنت سے فاطمہؑ اُسے لینے کو آئی ہین

۱۱۸



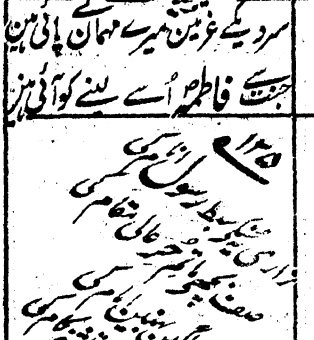
اہل جنان ہین دوست شہ شرقین کے
مہمان کو روک سکتا ہے کوئی حسینؑ کے

۱۲۲



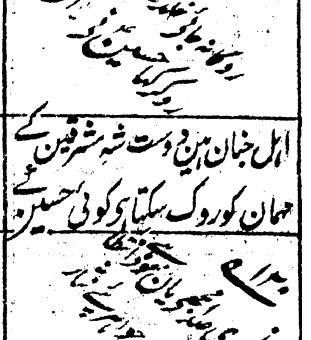
ماتم کی صف بچھیگی بہادر کے واسطے
پٹینگے اہلبیت نبی حر کے واسطے

۱۲۵



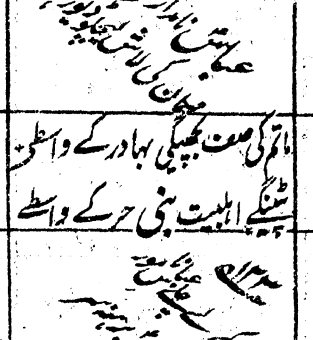
برپا تھا حشر حُر کے تن چاک چاک پر
بچے ذرا ذرا سے ترپتے تھے خاک پر

۱۲۰



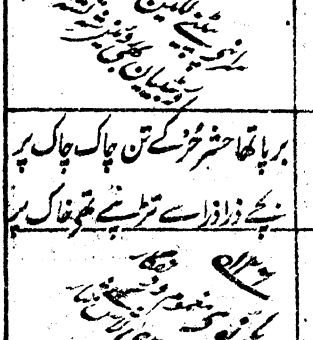
خوشبو سنگھا مین وہ کہ معطر دماغ ہو
بخشین وہ گل کہ غنچہ دل باغ باغ ہو

۱۲۴



یاور بس اب مدینہ حُر سا حسینؑ کو
دو آ کے میہمان کا پُرسا حسینؑ کو

۱۲۶



فریاد تھی کہ شاہ کا شہید اگذر گیا
شبیرؑ کہتے تھے کہ مرا بھائی مر گیا

یار و شریک غم تمھیں ہونا ضرور ہے
آقا کے میہمان کو رونا ضرور ہے

ہوں دفن بعد مرگ اسی ارض پاک میں
ملجائے خاک صحن مقدس کی خاک میں

جا بے خاک میں تیرے لاکھ ۱۱۱

مارے گھر کے دھوئیں سے سارا گھر اندھیرا ہو گیا ۱۱۲

کیا شہادت کی خوشی تھی پیر غم خواران ہو گیا ۱۱۳

شکر خدا کہ آج ہوا ہے یہ دن نصیب ۱۱۴

بیٹا ان اور ان کا بیٹا ہو تو ایسا ہو ۱۱۵

زن کے بعد بھی ہے عشق میں مرد کا ثبات ۱۱۶

عید قربان ہوئی اور تو نہ قصیر ہوئی ۱۱۷

شاہ دیں کہتے تھے بلا لو تو نصیر ہوئی ۱۱۸

اس کھلا ہے کہ جو حسینی ہے وہ دیندار ہے ۱۱۹

فتح اس کی ہے جو مسلمان ہے ۱۲۰

قتل کرتے ہو مسلمان کو بھی کافر کی طرح ۱۲۱

دین احمد کو بھلا دیتے ہیں کافر کی طرح ۱۲۲

۸۵ ۸۶

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴۷۲

۴۷۳

۴۷۴

۴۷۵

۴۷۶

۴۷۷

۴۷۸

۴۷۹

۴۸۰

۴۸۱

۴۸۲

۴۸۳

۴۸۴

۴۸۵

۴۸۶

۴۸۷

۴۸۸

۴۸۹

۴۹۰

۴۹۱

۴۹۲

۴۹۳

۴۹۴

۴۹۵

۴۹۶

۴۹۷

۴۹۸

۴۹۹

۵۰۰

۵۰۱

۵۰۲

۵۰۳

۵۰۴

۵۰۵

۵۰۶

۵۰۷

۵۰۸

۵۰۹

۵۱۰

۵۱۱

۵۱۲

۵۱۳

۵۱۴

۵۱۵

۵۱۶

۵۱۷

۵۱۸

۵۱۹

۵۲۰

۵۲۱

۵۲۲

۵۲۳

۵۲۴

۵۲۵

۵۲۶

۵۲۷

۵۲۸

۵۲۹

۵۳۰

۵۳۱

۵۳۲

۵۳۳

۵۳۴

۵۳۵

۵۳۶

۵۳۷

۵۳۸

۵۳۹

۵۴۰

۵۴۱

۵۴۲

۵۴۳

۵۴۴

۵۴۵

۵۴۶

۵۴۷

۵۴۸

۵۴۹

۵۵۰

۵۵۱

۵۵۲

۵۵۳

۵۵۴

۵۵۵

۵۵۶

۵۵۷

۵۵۸

۵۵۹

۵۶۰

۵۶۱

۵۶۲

۵۶۳

۵۶۴

۵۶۵

۵۶۶

۵۶۷

۵۶۸

۵۶۹

۵۷۰

۵۷۱

۵۷۲

۵۷۳

۵۷۴

۵۷۵

۵۷۶

۵۷۷

۵۷۸

۵۷۹

۵۸۰

۵۸۱

۵۸۲

۵۸۳

۵۸۴

۵۸۵

۵۸۶

۵۸۷

۵۸۸

۵۸۹

۵۹۰

۵۹۱

۵۹۲

۵۹۳

۵۹۴

۵۹۵

۵۹۶

۵۹۷

۵۹۸

۵۹۹

۶۰۰

۶۰۱

۶۰۲

۶۰۳

۶۰۴

۶۰۵

۶۰۶

۶۰۷

۶۰۸

۶۰۹

۶۱۰

۶۱۱

۶۱۲

۶۱۳

۶۱۴

۶۱۵

۶۱۶

۶۱۷

۶۱۸

۶۱۹

۶۲۰

۶۲۱

۶۲۲

۶۲۳

۶۲۴

۶۲۵

۶۲۶

۶۲۷

۶۲۸

۶۲۹

۶۳۰

۶۳۱

۶۳۲

۶۳۳

۶۳۴

۶۳۵

۶۳۶

۶۳۷

۶۳۸

۶۳۹

۶۴۰

۶۴۱

۶۴۲

۶۴۳

۶۴۴

۶۴۵

۶۴۶

۶۴۷

۶۴۸

۶۴۹

۶۵۰

۶۵۱

۶۵۲

۶۵۳

۶۵۴

۶۵۵

۶۵۶

۶۵۷

۶۵۸

۶۵۹

۶۶۰

۶۶۱

۶۶۲

۶۶۳

۶۶۴

۶۶۵

۶۶۶

۶۶۷

۶۶۸

۶۶۹

۶۷۰

۶۷۱

۶۷۲

۶۷۳

۶۷۴

۶۷۵

۶۷۶

۶۷۷

۶۷۸

۶۷۹

۶۸۰

۶۸۱

۶۸۲

۶۸۳

۶۸۴

۶۸۵

۶۸۶

۶۸۷

۶۸۸

۶۸۹

۶۹۰

۶۹۱

۶۹۲

۶۹۳

۶۹۴

۶۹۵

۶۹۶

۶۹۷

۶۹۸

۶۹۹

۷۰۰

۷۰۱

۷۰۲

۷۰۳

۷۰۴

۷۰۵

۷۰۶

۷۰۷

۷۰۸

۷۰۹

۷۱۰

۷۱۱

۷۱۲

۷۱۳

۷۱۴

۷۱۵

۷۱۶

۷۱۷

۷۱۸

۷۱۹

۷۲۰

۷۲۱

۷۲۲

۷۲۳

۷۲۴

۷۲۵

۷۲۶

۷۲۷

۷۲۸

۷۲۹

۷۳۰

۷۳۱

۷۳۲

۷۳۳

۷۳۴

۷۳۵

۷۳۶

۷۳۷

۷۳۸

۷۳۹

۷۴۰

۷۴۱

۷۴۲

۷۴۳

۷۴۴

۷۴۵

۷۴۶

۷۴۷

۷۴۸

۷۴۹

۷۵۰

۷۵۱

۷۵۲

۷۵۳

۷۵۴

۷۵۵

۷۵۶

۷۵۷

۷۵۸

۷۵۹

۷۶۰

۷۶۱

۷۶۲

۷۶۳

۷۶۴

۷۶۵

۷۶۶

۷۶۷

۷۶۸

۷۶۹

۷۷۰

۷۷۱

۷۷۲

۷۷۳

۷۷۴

۷۷۵

۷۷۶

۷۷۷

۷۷۸

۷۷۹

۷۸۰

۷۸۱

۷۸۲

۷۸۳

۷۸۴

۷۸۵

۷۸۶

۷۸۷

۷۸۸

۷۸۹

۷۹۰

۷۹۱

۷۹۲

۷۹۳

۷۹۴

۷۹۵

۷۹۶

۷۹۷

۷۹۸

۷۹۹

۸۰۰

۸۰۱

۸۰۲

۸۰۳

۸۰۴

۸۰۵

۸۰۶

۸۰۷

۸۰۸

۸۰۹

۸۱۰

۸۱۱

۸۱۲

۸۱۳

۸۱۴

۸۱۵

۸۱۶

۸۱۷

۸۱۸

۸۱۹

۸۲۰

۸۲۱

۸۲۲

۸۲۳

۸۲۴

۸۲۵

۸۲۶

۸۲۷

۸۲۸

۸۲۹

۸۳۰

۸۳۱

۸۳۲

۸۳۳

۸۳۴

۸۳۵

۸۳۶

۸۳۷

۸۳۸

۸۳۹

۸۴۰

۸۴۱

۸۴۲

۸۴۳

۸۴۴

۸۴۵

۸۴۶

۸۴۷

۸۴۸

۸۴۹

۸۵۰

۸۵۱

۸۵۲

۸۵۳

۸۵۴

۸۵۵

۸۵۶

۸۵۷

۸۵۸

۸۵۹

۸۶۰

۸۶۱

۸۶۲

۸۶۳

۸۶۴

۸۶۵

۸۶۶

۸۶۷

۸۶۸

۸۶۹

۸۷۰

۸۷۱

۸۷۲

۸۷۳

۸۷۴

۸۷۵

۸۷۶

۸۷۷

۸۷۸

۸۷۹

۸۸۰

۸۸۱

۸۸۲

۸۸۳

۸۸۴

۸۸۵

۸۸۶

۸۸۷

۸۸۸

۸۸۹

۸۹۰

۸۹۱

۸۹۲

۸۹۳

۸۹۴

۸۹۵

۸۹۶

۸۹۷

۸۹۸

۸۹۹

۹۰۰

۹۰۱

۹۰۲

۹۰۳

۹۰۴

۹۰۵

۹۰۶

۹۰۷

۹۰۸

۹۰۹

۹۱۰

۹۱۱

۹۱۲

۹۱۳

۹۱۴

۹۱۵

۹۱۶

۹۱۷

۹۱۸

۹۱۹

۹۲۰

۹۲۱

۹۲۲

۹۲۳

۹۲۴

۹۲۵

۹۲۶

۹۲۷

۹۲۸

۹۲۹

۹۳۰

۹۳۱

۹۳۲

۹۳۳

۹۳۴

۹۳۵

۹۳۶

۹۳۷

۹۳۸

۹۳۹

۹۴۰

۹۴۱

۹۴۲

۹۴۳

۹۴۴

۹۴۵

۹۴۶

۹۴۷

۹۴۸

۹۴۹

۹۵۰

۹۵۱

۹۵۲

۹۵۳

۹۵۴

۹۵۵

۹۵۶

۹۵۷

۹۵۸

۹۵۹

۹۶۰

۹۶۱

۹۶۲

۹۶۳

۹۶۴

۹۶۵

۹۶۶

۹۶۷

۹۶۸

۹۶۹

۹۷۰

۹۷۱

۹۷۲

۹۷۳

۹۷۴

۹۷۵

۹۷۶

۹۷۷

۹۷۸

۹۷۹

۹۸۰

۹۸۱

۹۸۲

۹۸۳

۹۸۴

۹۸۵

۹۸۶

۹۸۷

۹۸۸

۹۸۹

۹۹۰

۹۹۱

۹۹۲

۹۹۳

۹۹۴

۹۹۵

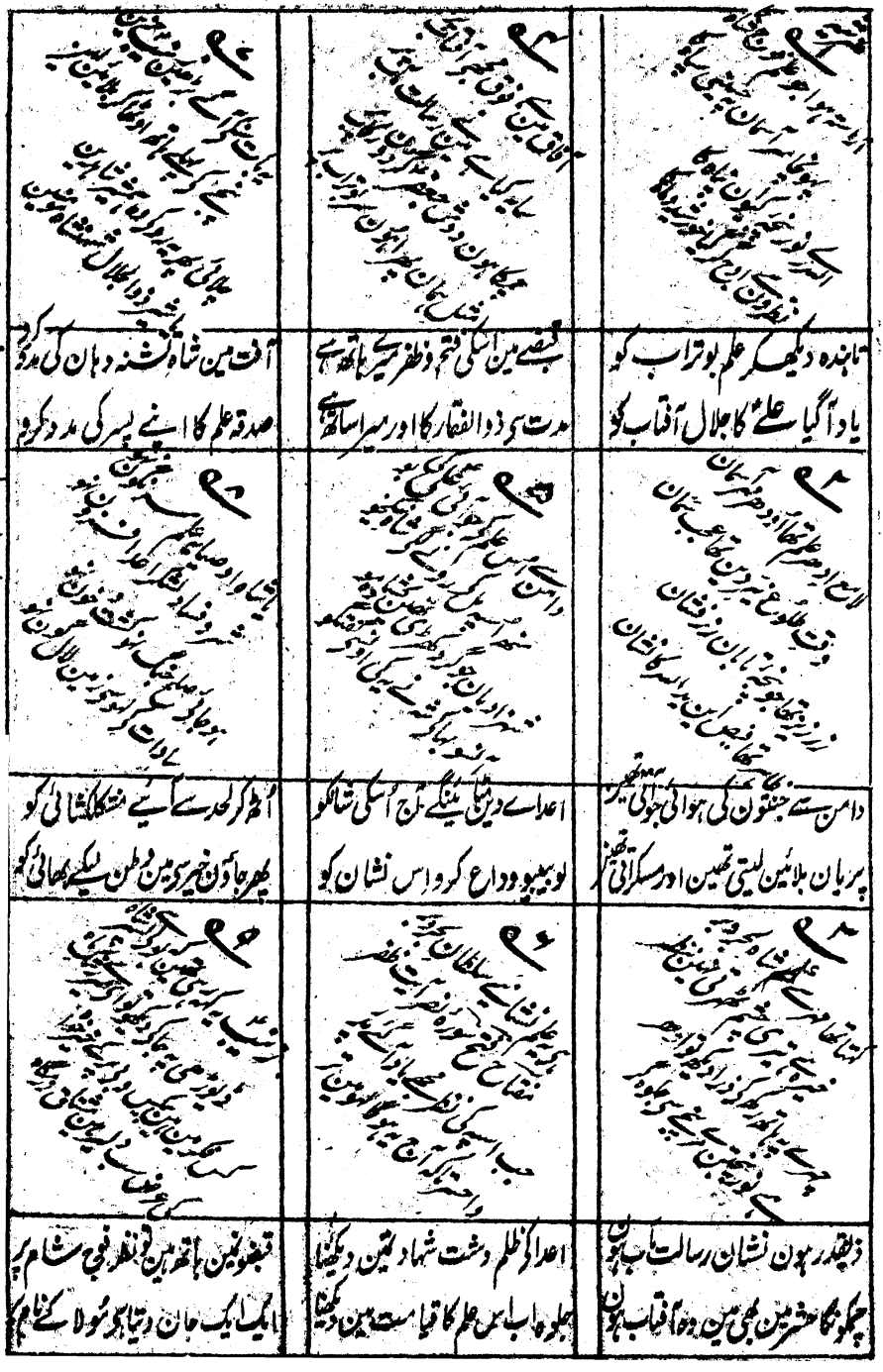
۹۹۶

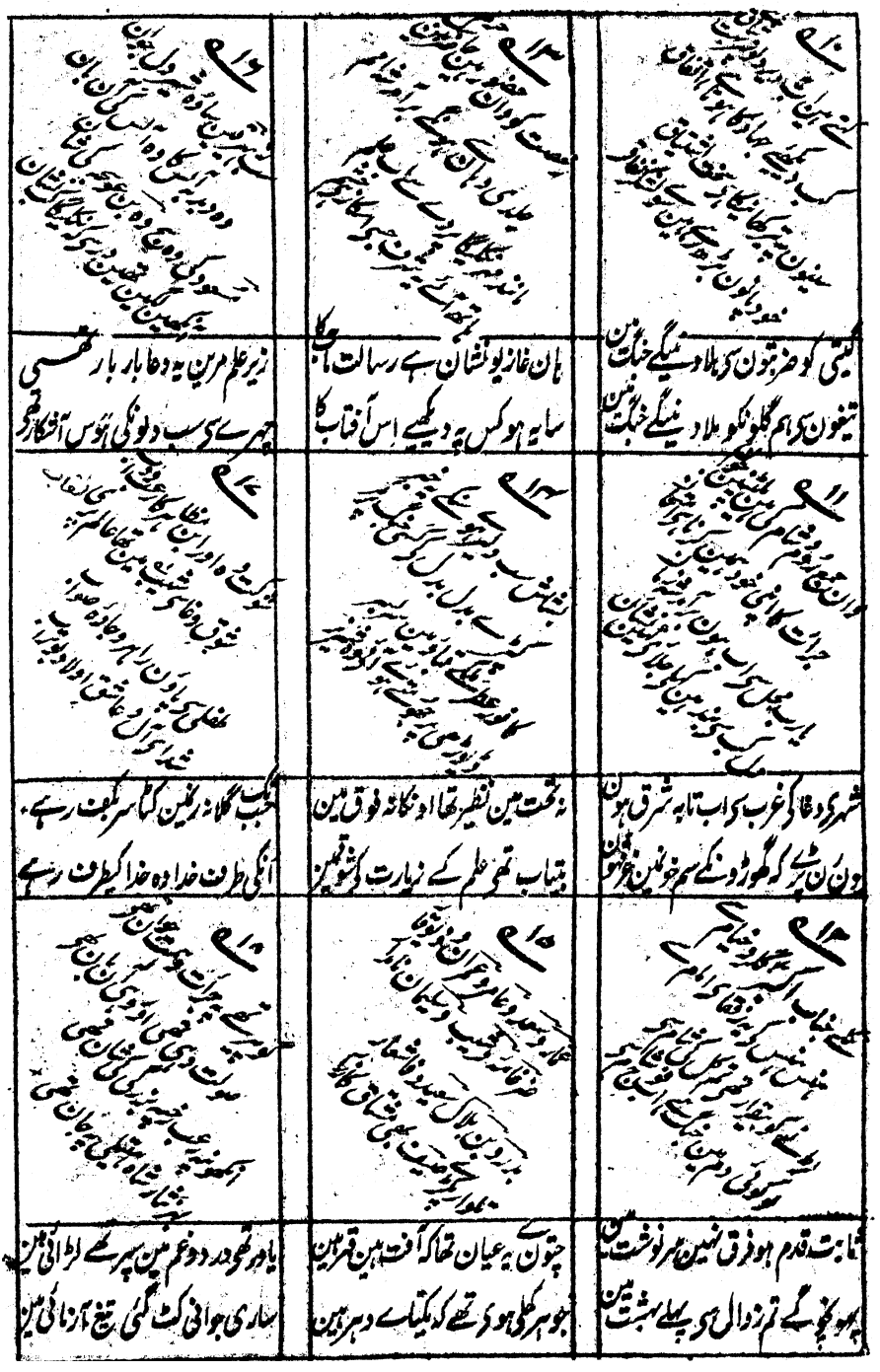
۹۹۷

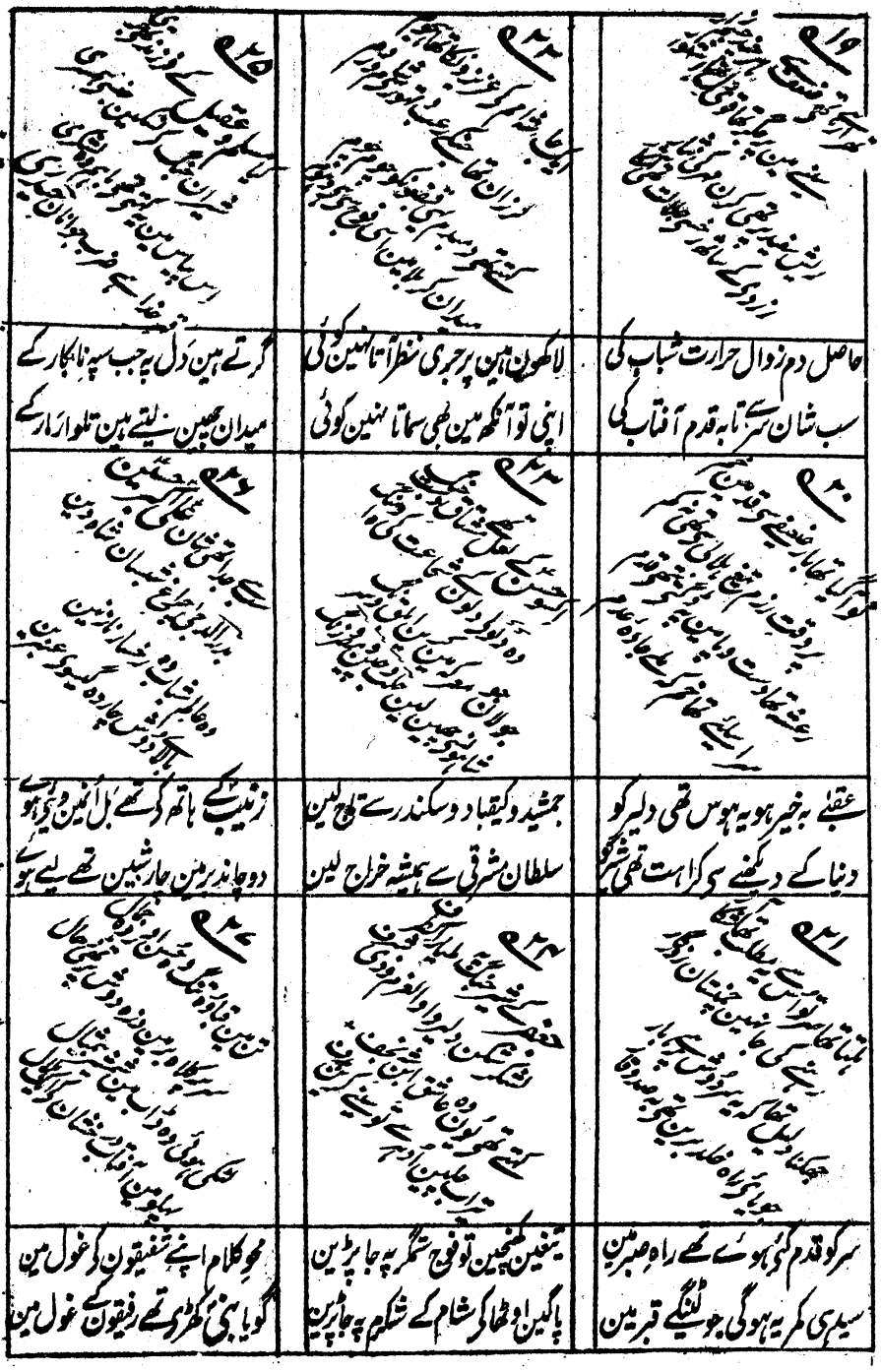
۹۹۸

۹۹۹

۱۰۰۰







۱۹
حاصل دم زوال حرارت شباب کی
سب شان سر سے تا بہ قدم آفتاب کی

۲۲
لاکھوں ہیں پر جری نظر آتا نہیں کوئی
اپنی تو آنکھ میں بھی سماتا نہیں کوئی

۲۵
گرتے ہیں دل پہ جب سپہ نابکار کے
میدان چھین لیتے ہیں تلوار مار کے

۲۰
عقبے بہ خیر ہو یہ ہوس تھی دلیر کو
دنیا کے دیکھنے سے کراہت تھی شیر کو

۲۳
جمشید و کیقباد و سکندر سے تاج لیں
سلطان مشرقی سے ہمیشہ خراج لیں

۲۶
زینب کے ہاتھ کی تھے بل انگیں دیے ہوئے
دو چاند زیر میں چار شبیں تھے لیے ہوئے

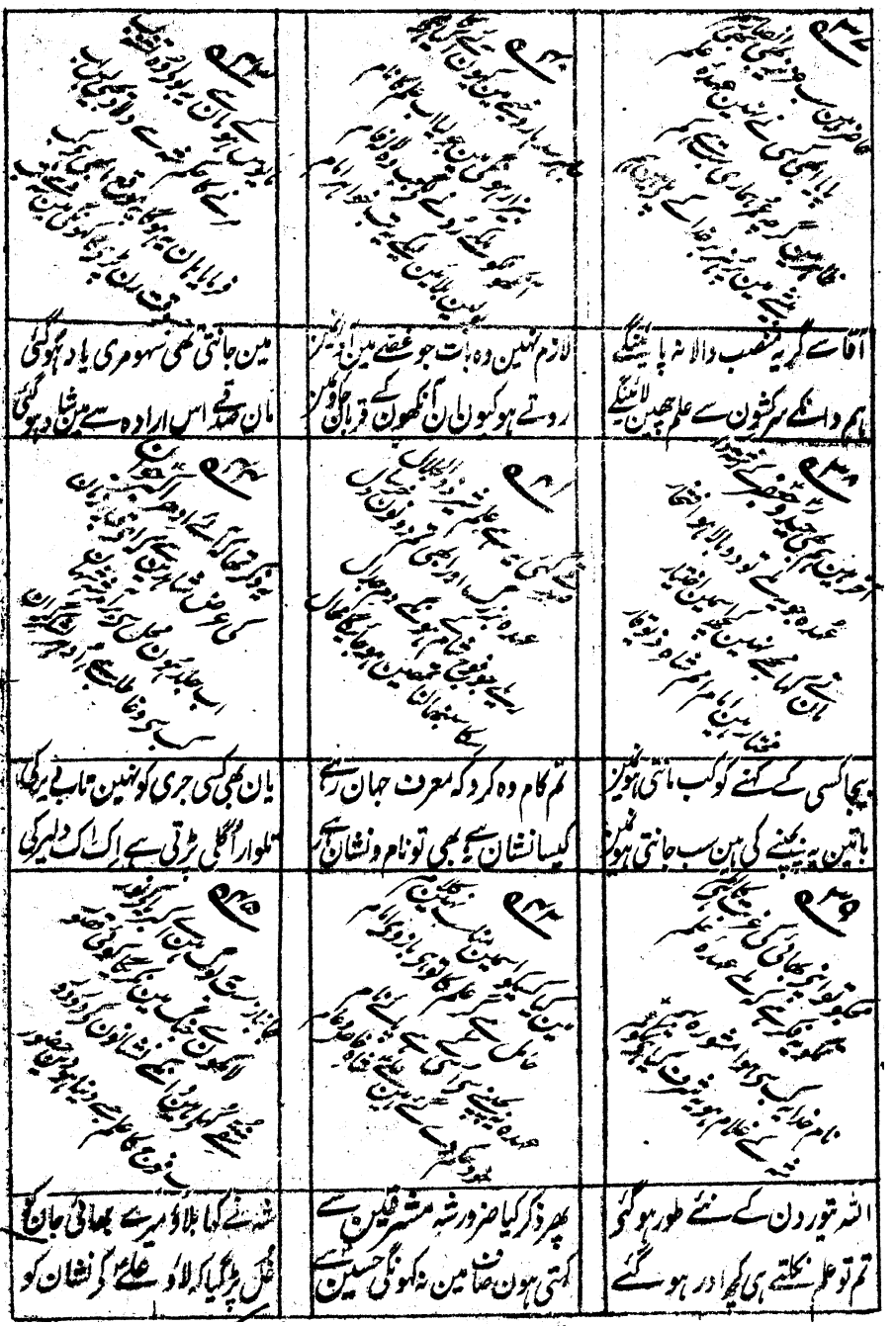
۲۱
سر کو قدم کیے ہوئے تھے راہ صبر میں
سیدھی کمر یہ ہوگی جو لٹینگے قبر میں

۲۴
تیغیں کھنچیں تو فوج ستمگر پہ جا پڑیں
پاگیں اوٹھا کے شام کے لشکر پہ جا پڑیں

۲۷
محو کلام اپنے شقیقوں کی غول میں
گویا بنی کھڑی تھے رفیقوں کے غول میں

۱ بیت الاحزان ۲ بیت الحزن ۳ بیت الشرف ۴ بیت الحزن ۵ بیت الشرف ۶ بیت الاحزان





آقا سے گر یہ منصب والا نہ پائینگے
ہم دانے سر کشوں سے علم پھیر لائینگے

لازم نہیں وہ بات جو غصے میں منہ سے نکلے
روتے ہو کیوں ہماں آنکھوں کے قربان ماں

مین جانتی تھی سہو مری یاد ہو گئی
ماں صدقے اس ارادہ سے مین شاد ہو گئی

بیجا کسی کے کہنے کو کب مانتی ہو تم
باتین یہ بچپنے کی ہین سب جانتی ہو تم

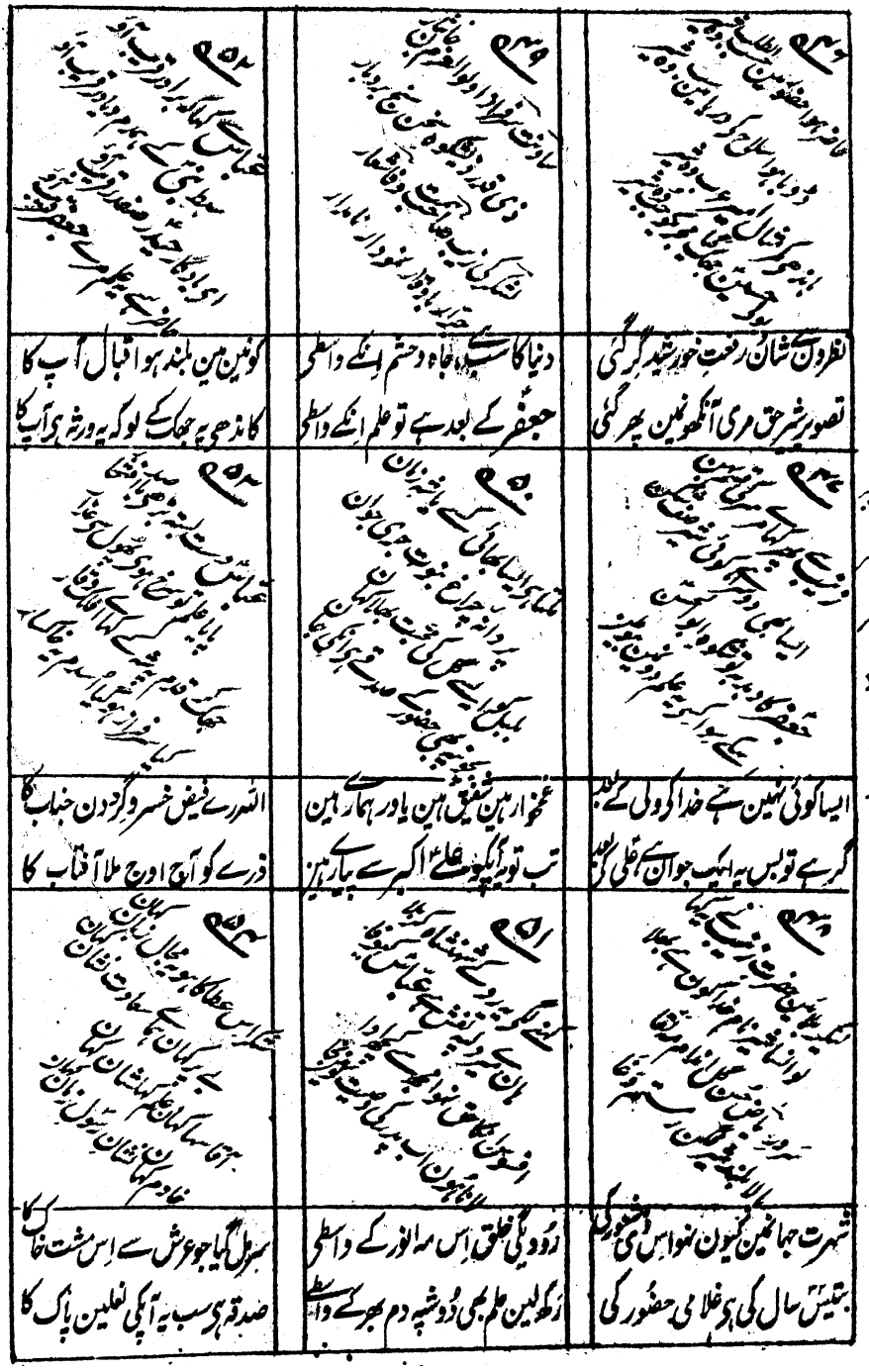
تم کام وہ کرو کہ معرف جہان رہے
کیسا نشان ہے کہ بھی تو نام و نشان رہے

یان بھی کسی جری کو نہین تاب پیر کی
تلوار اگلی پڑتی ہے اک اک دلیر کی

اللہ تو ردن کے نئے طور ہو گئی
تم تو علم نکلتے ہی کچھ اور ہو گئے

پھر ذکر کیا ضرور شہ مشرقین سے
کہتی ہون صاف مین نہ کہونگی حسین سے

شہ نے کہا بلاؤ میرے بھائی جان کو
غل پڑ گیا کہ لاؤ علمدار نشان کو



نظروں مین شان رفعت خورشید گر گئی
تصویر شرق مری آنکھو مین پھر گئی

دنیا کا سب جاہ و حشم اُنکے واسطے
جعفر کے بعد ہے تو علم اُنکے واسطے

کونین مین بلند ہو اقبال آپ کا
کاندھے پہ جھک کے لوگ یہ پوچھا کرین آپ کا

ایسا کوئی نہین ہے خدا کی ولی کے بعد
گر ہے تو بس یہ ایک جواں ہے علی کے بعد

غمخوار ہین شفیق ہین یاور ہمارے ہین
تب تو یہ کہتے ہین علی اکبر سے پیارے ہین

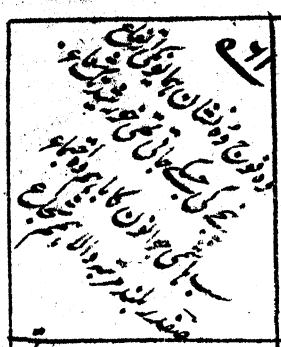
الحمد رے فیض خسرو گردون جناب کا
ذرے کو آج اوج ملا آفتاب کا

شہرت جہان مین کیون نہو اس دلشکن کی
بتیس سال کی ہے غلامی حضور کی

رُو دیگی خلق اِس مہ انور کے واسطے
رکھ لین علم بھی دو شبہ دم بھر کے واسطے

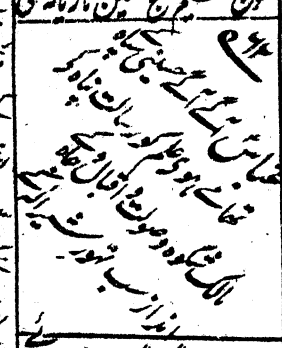
سر مل گیا جو عرش سے اِس مشت خاک کا
صدقہ ہے سب یہ آپکی نعلین پاک کا

۵۵



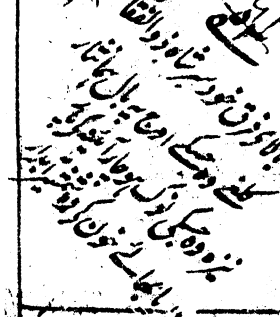
پھیلے گی روشنی رخ اقدس کے نور کی
آمد ہے اب حضور کرامت ظہور کی

۵۶



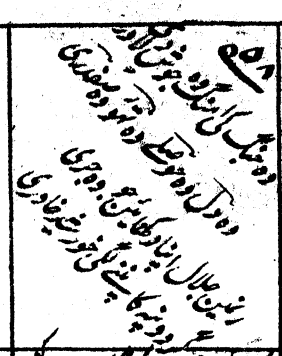
شہزادی اُس پاس جو تھی اُس جناب کے
ثابت یہ تھا کہ چاند ہیں گرد آفتاب کے

۵۷



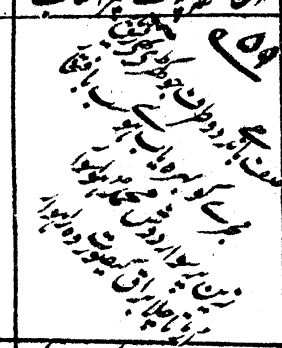
خاک اُنکی سجدہ گہ ہو نہ کیوں خاص و عام کی
کرتے تھے مثل سجدہ اطاعت امام کی

۵۸



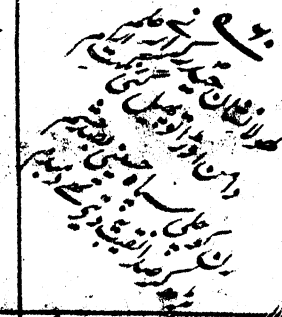
دکھلائیں اپنی تیغ کی گر آب و تاب کو
مریخ منھ پہ لے سپر آفتاب کو

۵۹



قربان اُس تکاور مشکین پر کی
سرعت نے پر لگا دیئے گویا سمند کے

۶۰



باگیں کیے ہوئے نہ اڑی گرد راہ کی
ٹھہرے سواری آتی ہے عالم پناہ کی

۶۱

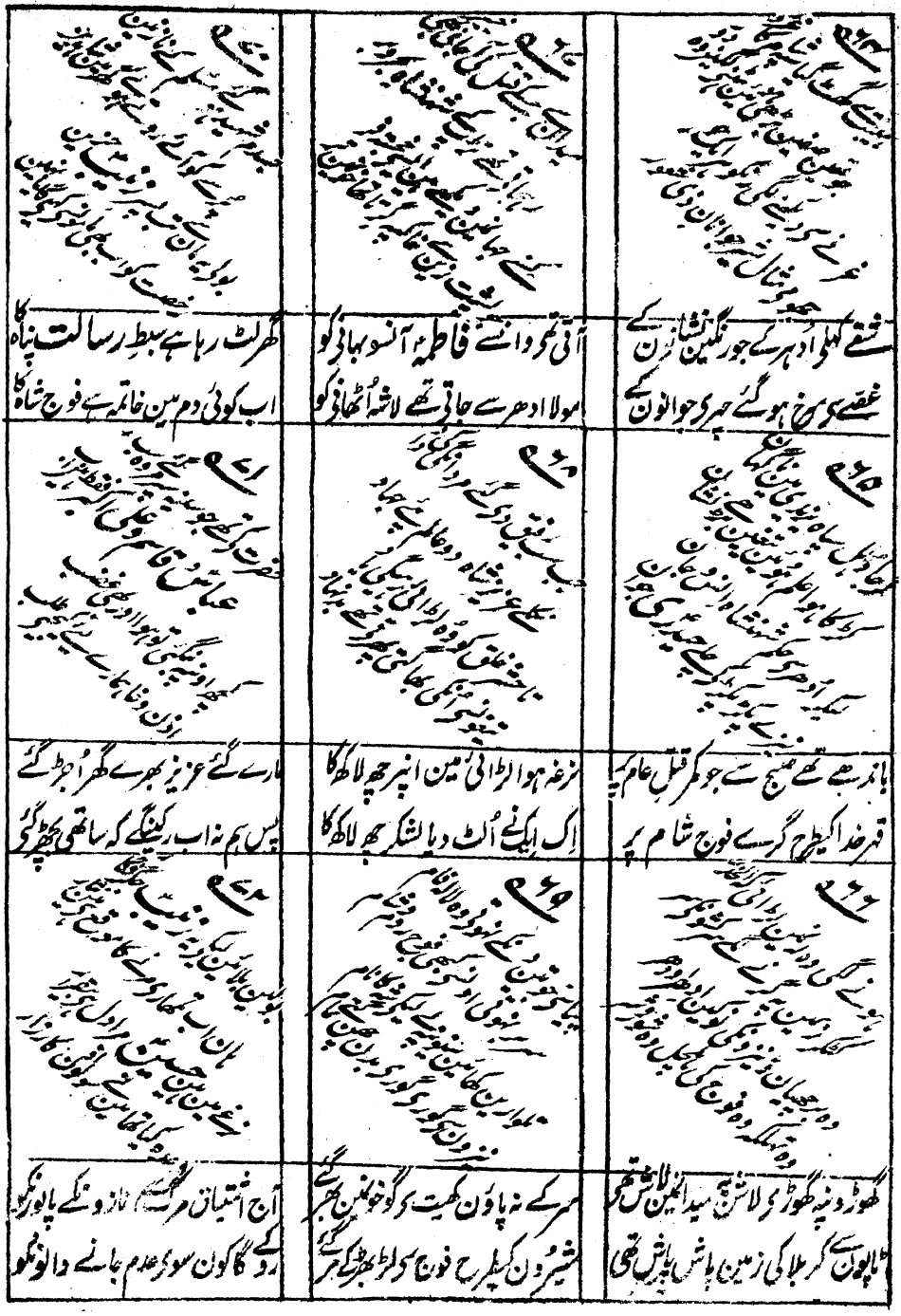
اُن تازیوں پہ فوج حسینی روانہ تھی
موج نسیم صبح حنین تازیانہ تھی

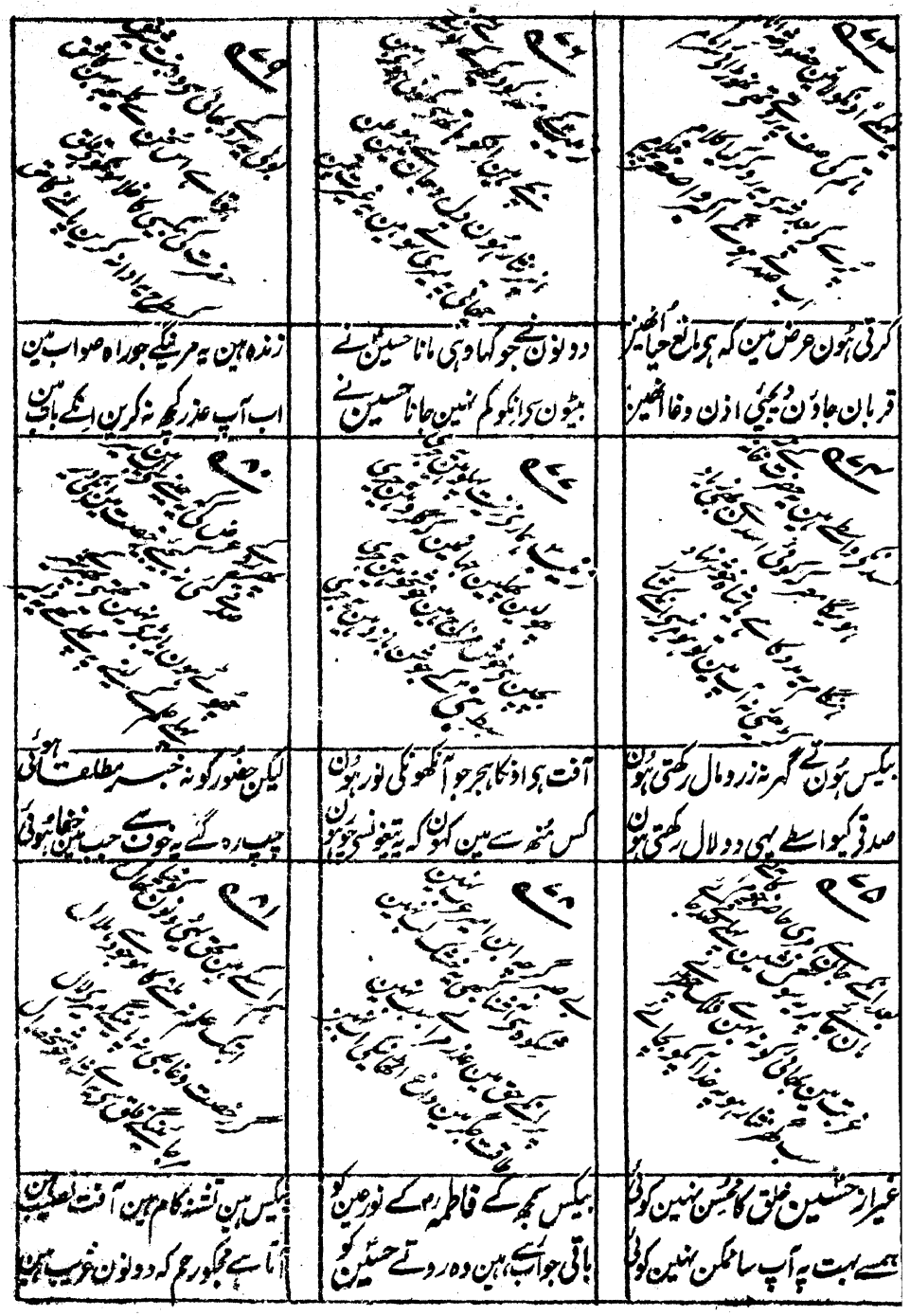
۶۲

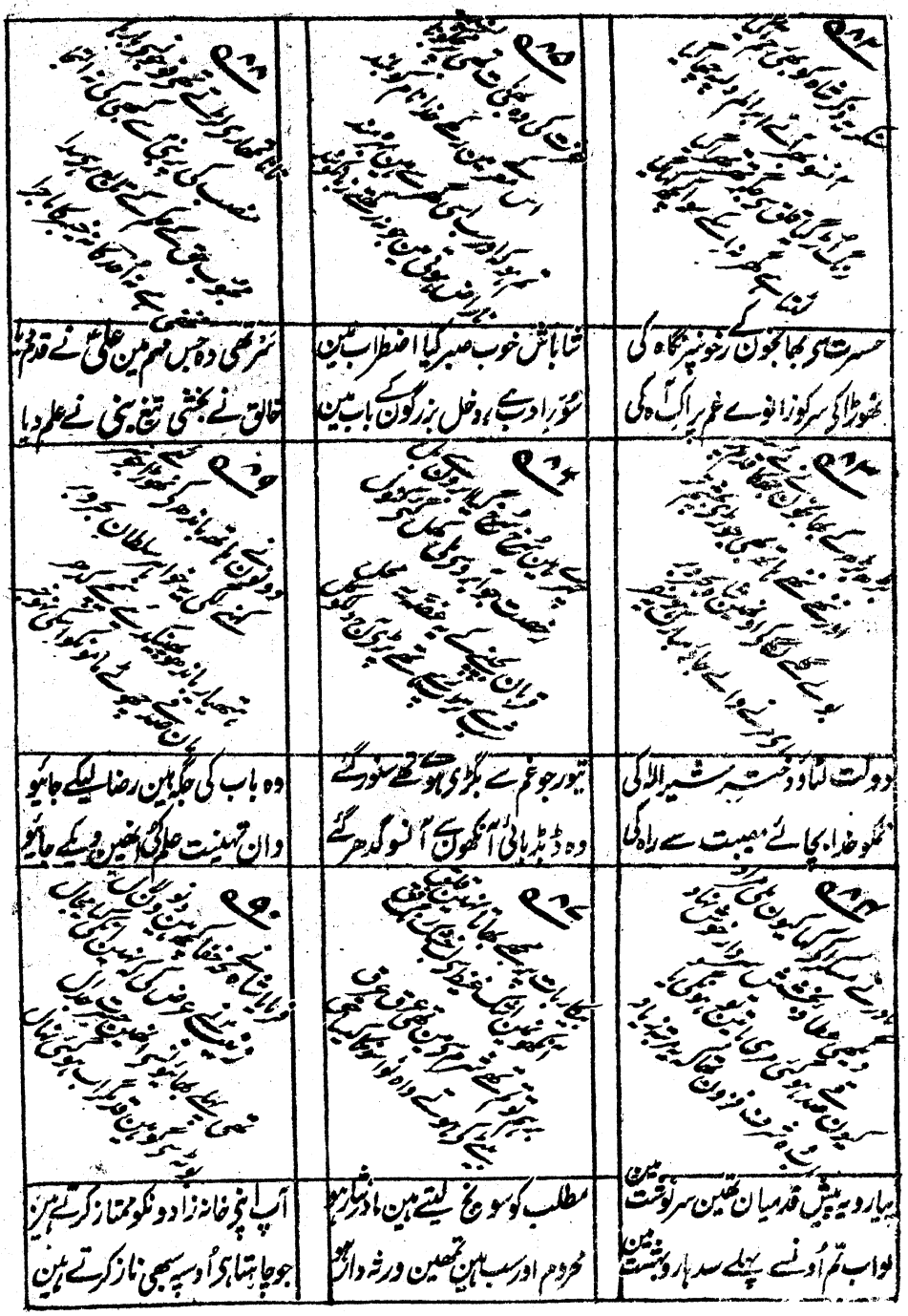
جب گونجنے لگی تو جگر پھٹ کے خون ہوئے
جس صف پہ کی نگاہ علم سرنگون ہوئے

۶۳

قبضے سے اُسکے وصل کف فیض بخش کو
گھوڑا وہ روند ڈالے جو رستم کے رخش کو







حسرت سے بھائیوں کے رخ پر نگاہ کی
ٹھوکر لگا کے سر کو زانوے غم پر اک آہ کی

شاباش خوب صبر کیا اضطراب میں
سچ ہے ادب ہے رہ دل بزرگوں کے باب میں

سنتے تھی وہ جس مہم میں علیؑ نے قدم دیا
خالق نے بخشی تیغ نبی نے علم دیا

دولت لٹا دو دختر شیر الٰہ کی
نکلو خدا بچائے مصیبت سے راہ کی

تیور جو غم سے بگڑی ہوئے تھے سنور گئے
وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے آنسو گذر گئے

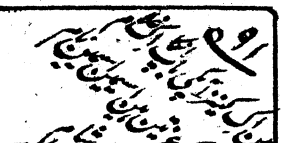
وہ باپ کی جگہ ہیں رضا لیکے جائیو
واں تہنیت علیؑ کی انھیں دیکے جائیو

پیارو یہ پیش قدمیاں تھیں سر نوشت میں
لو اب تم اونسے پہلے سدھارو بہشت میں

مطلب کو سوچ لیتے ہیں مادر پدر ہو
محروم اور سب ہیں تمھیں ورثہ دار ہو

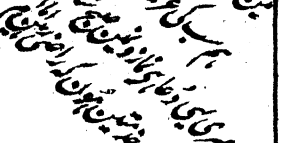
آپ اپنے خانہ زادوں کو ممتاز کرتے ہیں
جو چاہتا ہے اُس پہ سبھی ناز کرتے ہیں

۹۱



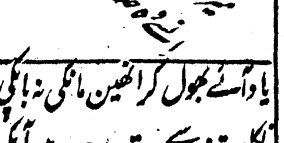
یاد آئے بھول کر انھیں مانگی نہ باپکی
نکلیں تنوں سے دم تو اطاعت میں آپکی

۹۲



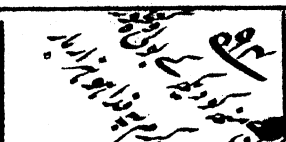
سائے میں یہ ہماری جو ان ہو کی پیر ہوں
میرا قصور کیا ہے کہ عمر میں صغیر ہوں

۹۳



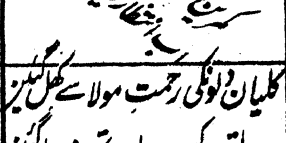
اک سرخرو خوشی سی ہو اک غم سے زرد ہو
جس گل کو پہونچے رنج مرے دل کو درد ہو

۹۴



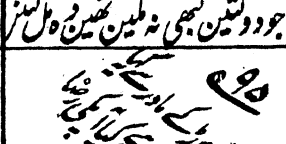
کلیان دونوں رحمت مولا سے کھل گئیں
جو دولتیں کبھی نہ ملیں تھیں وہ مل گئیں

۹۵



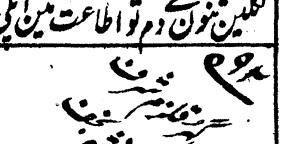
پہلے الٹ تو آؤں پر سے فوج شام کے
ملتا ہے خدمتوں کا صلا بعد کام کے

۹۶



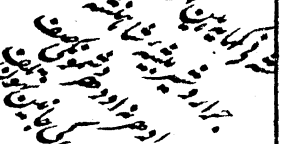
زخم سنان و خنجر و شمشیر کھا تو لو
بخشوونگی دودھ پہلے لہو میں نہا تو لو

۹۷



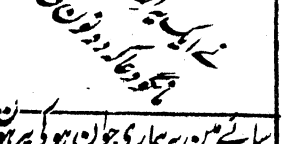
صدقے گئی سفر نہ کرو باغ جنان کرو
نانی سے جا کے مانگی مصیبت بیا کرو

۹۸



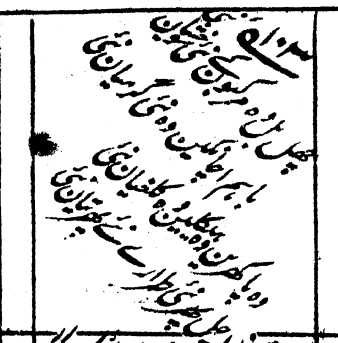
ہوں دفن آپ تو شب تاریک و تار میں
اور دن کو دربدر میں پھروں ہر دیار میں

۹۹



یہ کہکے پائے سرور عالم پہ گر پڑیں
اوٹھیں تو کھا کے غش صف ماتم پہ گر پڑیں

۱۰۱



دو گھر کے چاند خونمین بھرنے کو جاتے ہین
بچے خدا کی راہ مین مرنے کو جاتے ہین

۱۰۲

برپا تھا غل کہ اپنے پرائے کو دیکھکر
پریشان تھین وہ کہ اڑتی ہین سائے کو دیکھکر

۱۰۳

اترے گلے سے جب تو جگر تشنہ کو آیگا
پانی بھی وہ نہ مانگیگا جو انکو کھائے گا

۱۰۴

ہاتھون مین چھوٹے چھوٹے سے سینے تنے ہوئے
شوق عروس فتح مین دولہ بنے ہوئے

۱۰۵

شہباز اوج پر تو چکارے زمین پہ تھے
گرد ثمین آسمان ستارے زمین پہ تھے

۱۰۶

یان کیا ہے دخل دیدۂ بد کی نگاہ کو
گھیرا ہے برچھیون مین غزال سیاہ کو

۱۰۷

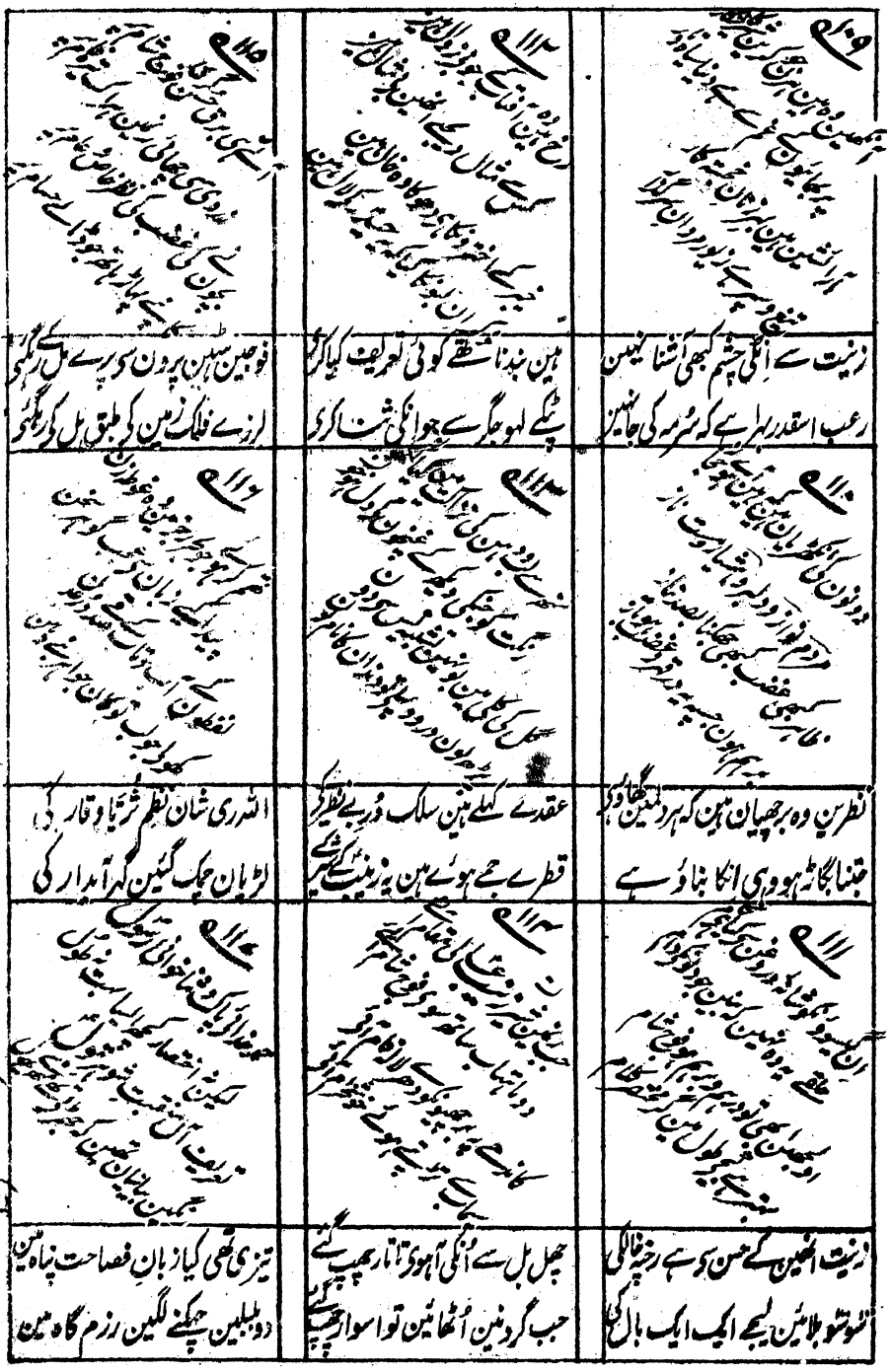
جب اونکے نعل وقت تک دو چمک گئے
اوج ہوا پہ آٹھ مہ نو چمک گئے

۱۰۸

اے دل نہ فرق آئے مسلسل دردمین
خوشبو یہ عطر مین ہے نہ عنبر نہ عود مین

۱۰۹

قربان نکہت چمن بوتراب کے
بیمار پھول سونگھ رہے ہین گلاب کے



زینت سے انکی چشم کبھی آشنا نہین
ہین بند نا شقے کوئی تعریف کیا کرے
فوجین سہین پروین سی پرے مل کے رہگئی

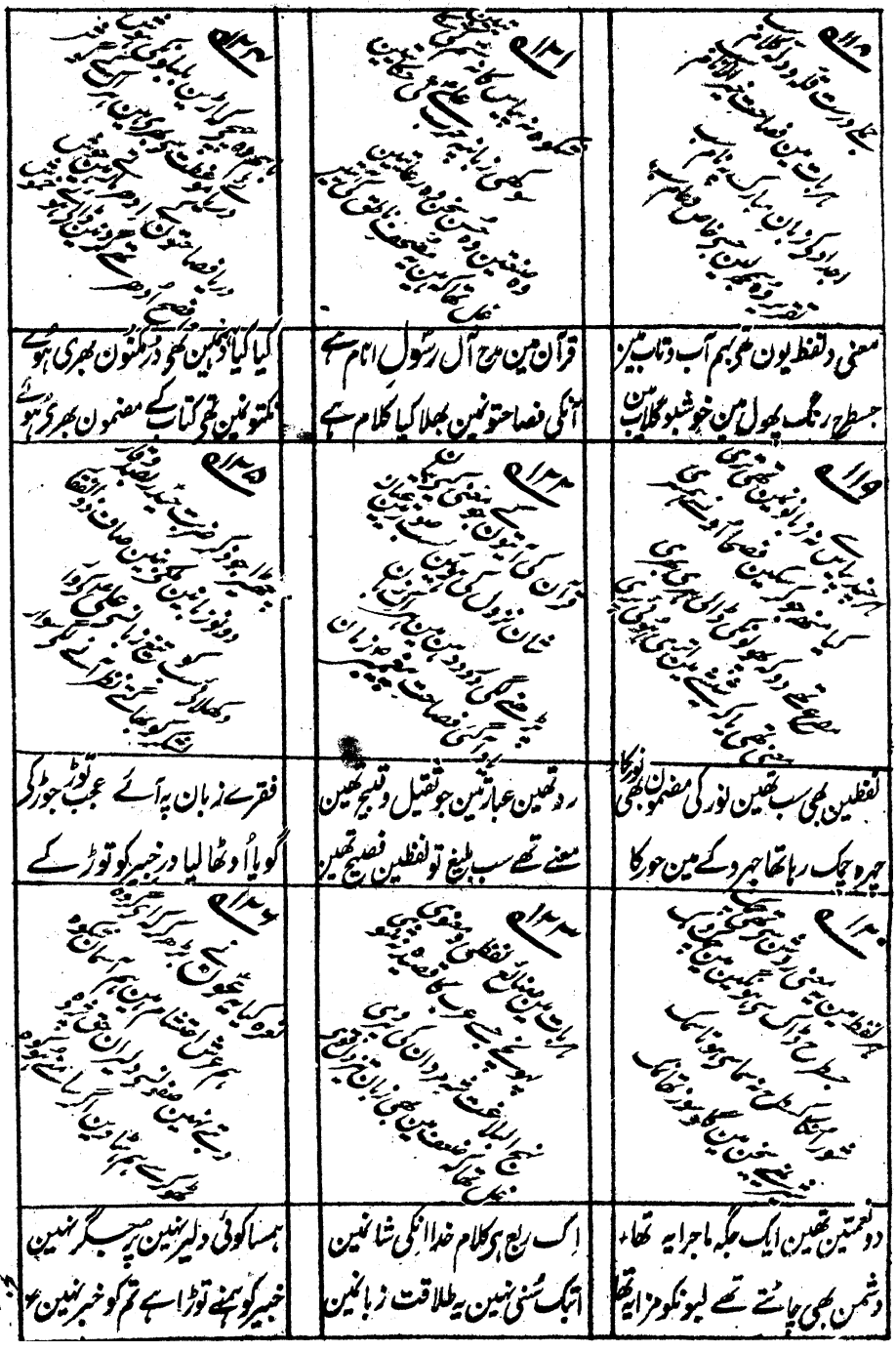
رعب اسقدر بڑا ہے کہ سُرمہ کی جا نہین
ٹپکے لہو جگر سے جوانی ثنا کرے
لرزے فلک زمین کی طبق مل کے رہگئی

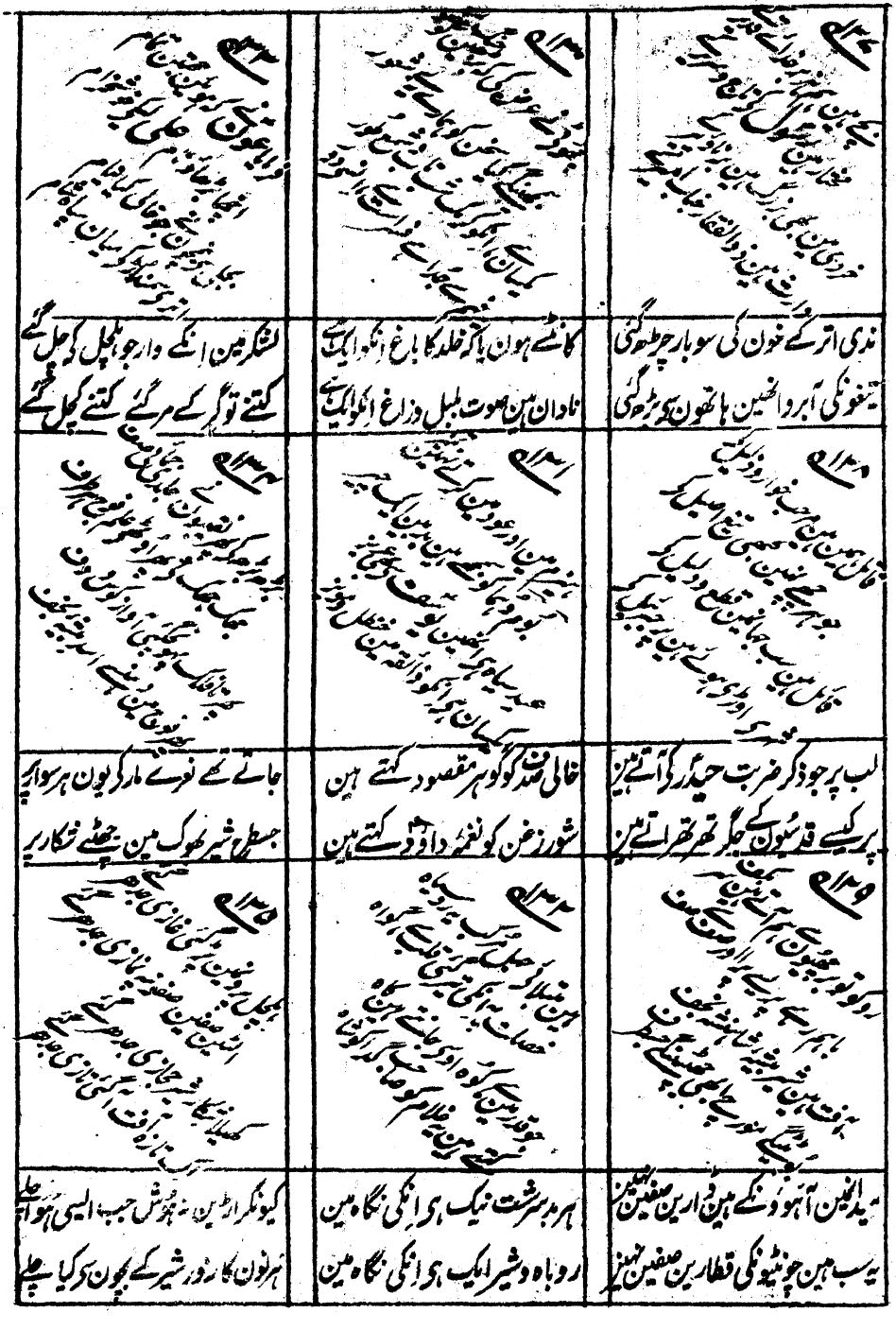
نظرین وہ برچھیان ہین کہ ہر دم نہین گھاؤ کی
عقدے کھلے ہین سالک دُر بے نظیر کے
اللہ ری شان نظم ثریا وقار کی

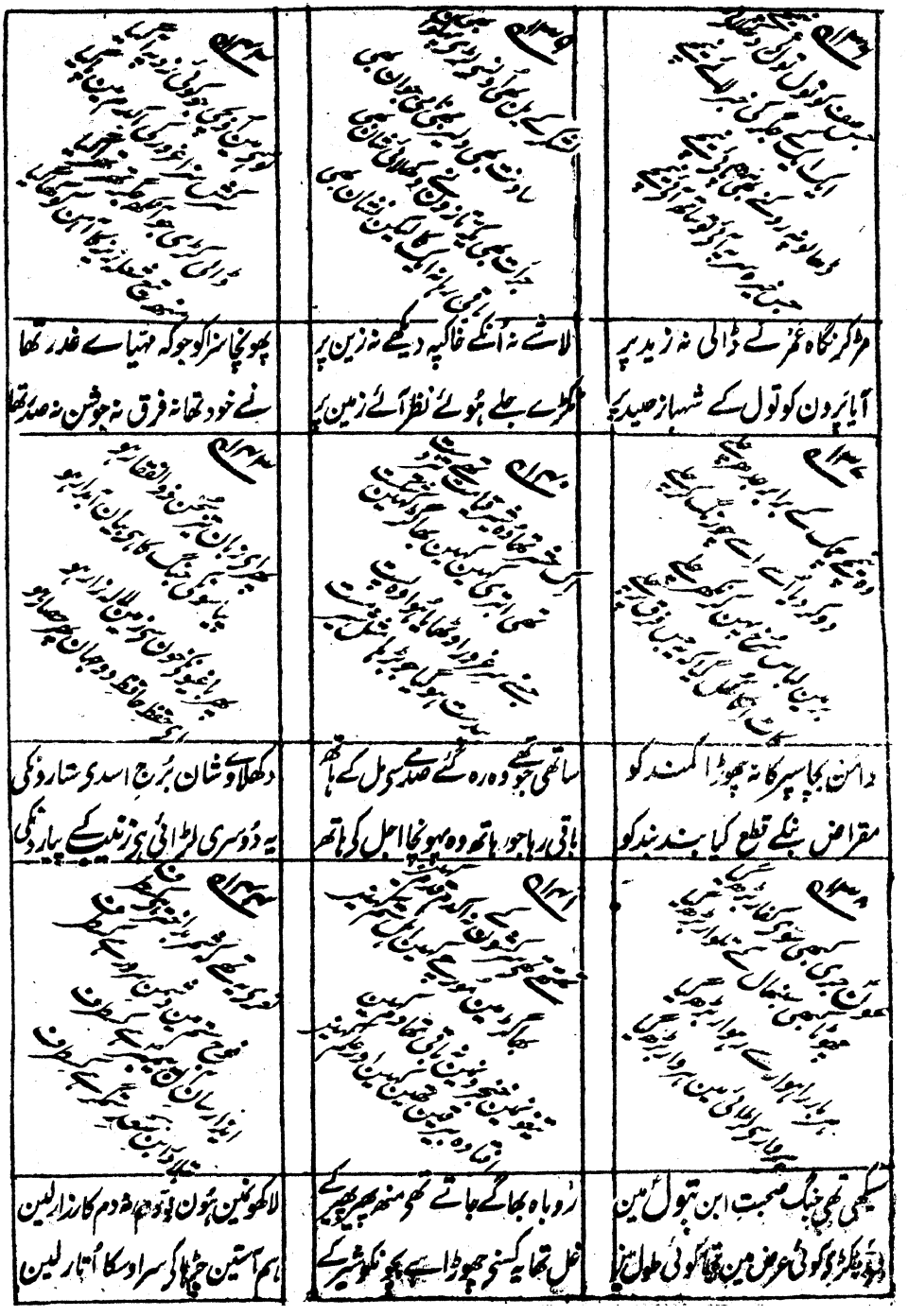
جتنا بگاڑ ہو وہی انکا بناؤ ہے
قطرے جمے ہوئے ہین یہ زینت کے شیر کے
لڑیان چمک گئین گہر آبدار کی

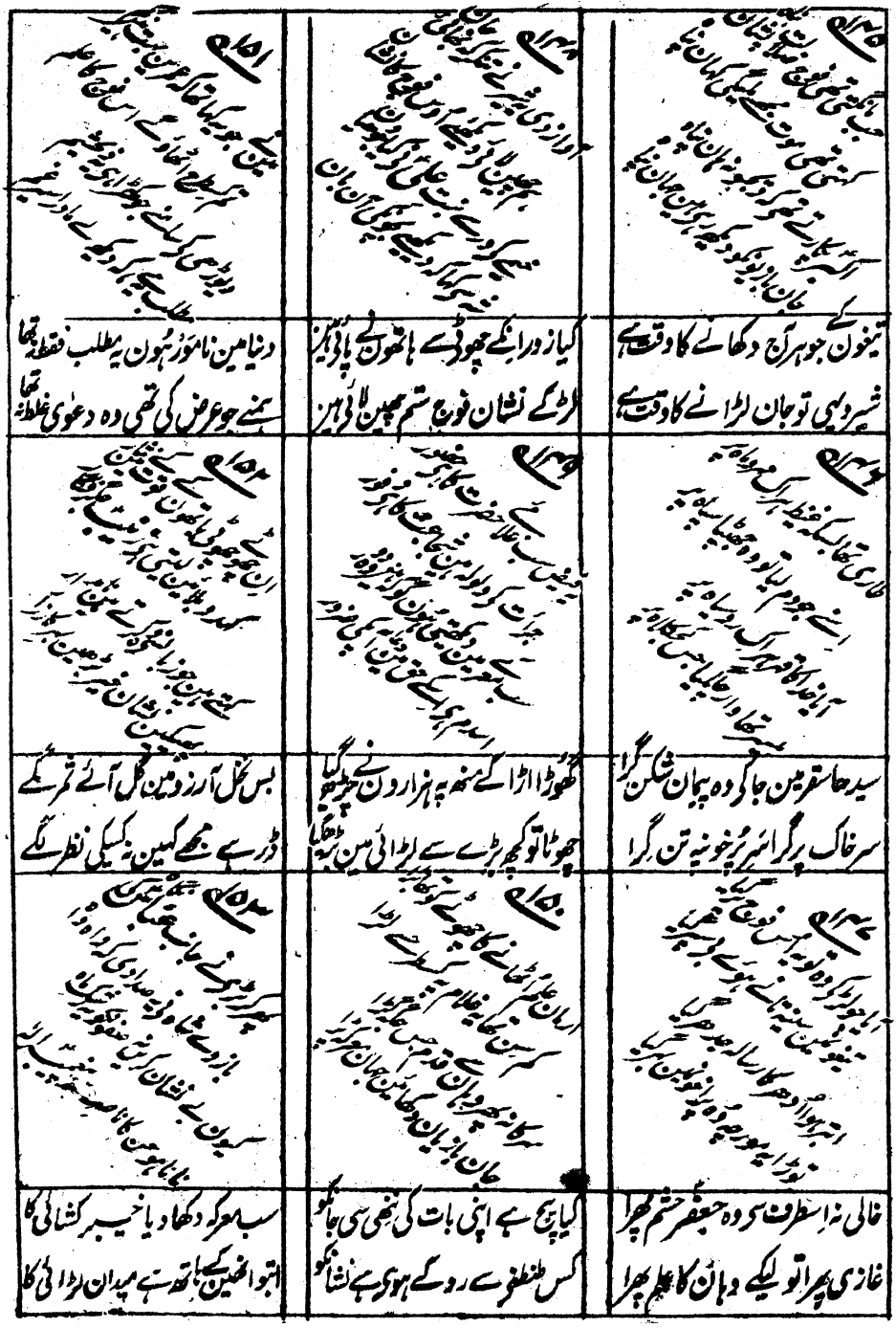
زینت انھین کے حسن سے ہے رخنہ خالکی
چھل بل سے انکی آہوی تاتار چھپ گئے
تیزی تھی کیا زبان فصاحت پناہ مین

تھوتھو بلائین لیجے ایک ایک بال کی
جب گردنین اُٹھائین تو اسوار چھپ گئے
دو بلبلین چہکنے لگین رزم گاہ مین









تیغون کے جوہر آج دکھانے کا وقت ہے
شیر دلی تو جان لڑانے کا وقت ہے

کیا زور انکے چھوڑے ہاتھون نے پائی ہیز
لڑکے نشان فوج ستم چھین لائی ہیز

دنیا مین نامور ہون یہ مطلب فقط تھا
منہ سے جو عرض کی تھی وہ دعوی غلط تھا

سیدھا سقر مین جا کے وہ پیمان شکن گرا
سر خاک پر گرا سپر پر خون تن گرا

گھوڑا اڑا کے منہ پہ ہزارون نے چڑھ لیا
چھوٹا تو کچھ بڑے سے لڑائی مین رہ گیا

بس نخل آرزو مین گل آئے تمر لگے
ڈر ہے مجھے کہین نہ کسیکی نظر لگے

خالی نہ اسطرف سے وہ جعفر حشم پھرا
غازی پھرا تو لیکے دہان کا علم پھرا

کیا سچ ہے اپنی بات کی بنھی سی جانکو
کس طنطنے سے رد کے ہوی ہے نشانکو

سب معرکہ دکھا دیا خیبر کشائی کا
اتوا انھین کے ہاتھ ہے میدان لڑائی کا

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

کیونکر ابن سعد حال کھلا بند و بست کا
چھنڈا دیا علم پہ نشان ہے شکست کا

۱۵۷

اب کیا ہی آن بان تو سب فوج کھو چکی
جب ڈیرا علم تو ظفر انکی ہو چکی

۱۵۸

مانوں کے ساتھ زیست کے قانون میں سیر تھے
بچے نہ تھے یہ دودھ کے لشکر میں شیر تھے

۱۵۹

اک چوٹ کھا کے ہٹ گیا جو کینہ جو بڑا
وہ لاکھ میں نہ ایک جوان دو بدو بڑا

۱۶۰

اولیٰن صفین جہاد میں فوج شریر کی
طاقت دکھائی دختر زہرا کے شیر کی

۱۶۱

جس غول پر جھپٹ گئے شیر دنکی شان سے
تو تو جوان لپٹ گئے اک اک نشان سے

۱۶۲

اک وار میں نہ فرق پھٹا دو دو ہو گئے
جس جا نشان تیغ گرا دو دو ہو گئے

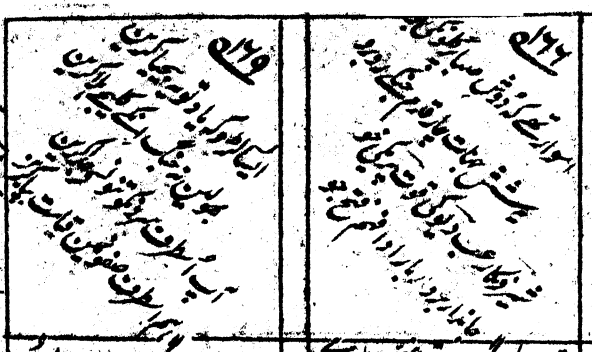
۱۶۳

چلتے بھی رو کیئے ہوئے مضمون ہو گئے
حلقے کماں کے سب نظر ہی نون ہو گئے

۱۶۴

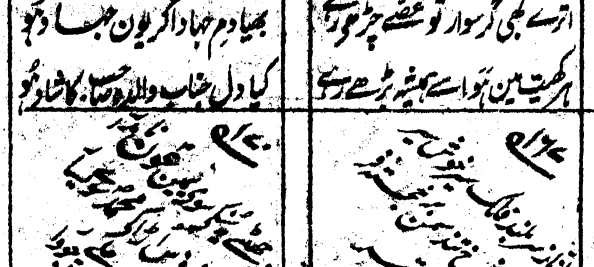
لگبھائی بھیڑ میں نہ ڈرے اژدہام میں
لڑکوں نے لڑکے نام کیا روم شام میں

۱۶۳



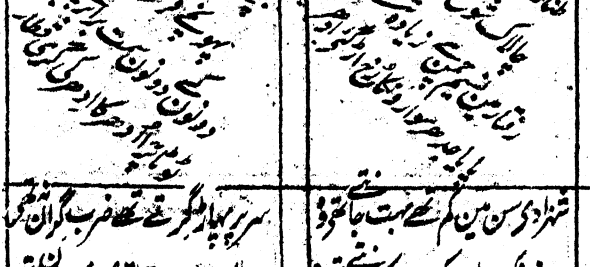
سنبر پر جو کھا نہ سکتے تھے ضرب درشت کو
رخ کی سپر کیا تھا العینوں نے پشت کو

۱۶۴



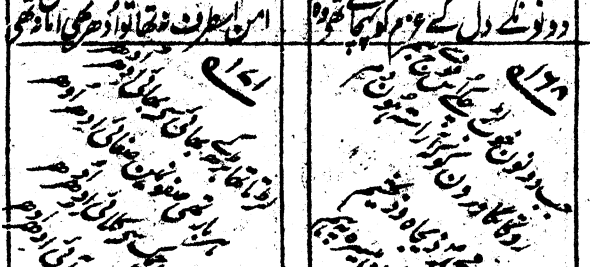
جو گر پڑا زمین پہ فرس سے وہ لاش تھا
ایک ٹاپ جسکو لگ گئی سر پاش پاش تھا

۱۶۵



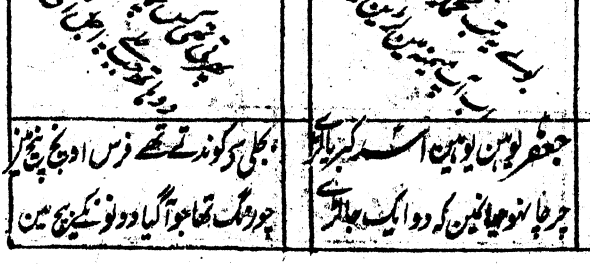
بانا دوی میں جو ہے بلندی وہ پست ہے
آمد نہنگ کی ہے تو شیروں کی جست ہے

۱۶۶



اترے بھی گر سوار تو غصے چڑھے رہے
ہار کھیت میں ہوا سے ہمیشہ بڑھے رہے

۱۶۷



سر پر پہاڑ گرتے تھے ضرب گران تھی
امن اسطرف نہ تھا تو اُدھر بھی امان تھی

۱۶۸

جعفر یوں ہی یوں اسد کبریا کرے
چرچا نہ ہو یہاں کہ دو ایک جا گرے

۱۶۹

بھیا دم جہاد اگر یوں جدا دو
کیا دل جناب والدہ صاحبہ کا شاد ہو

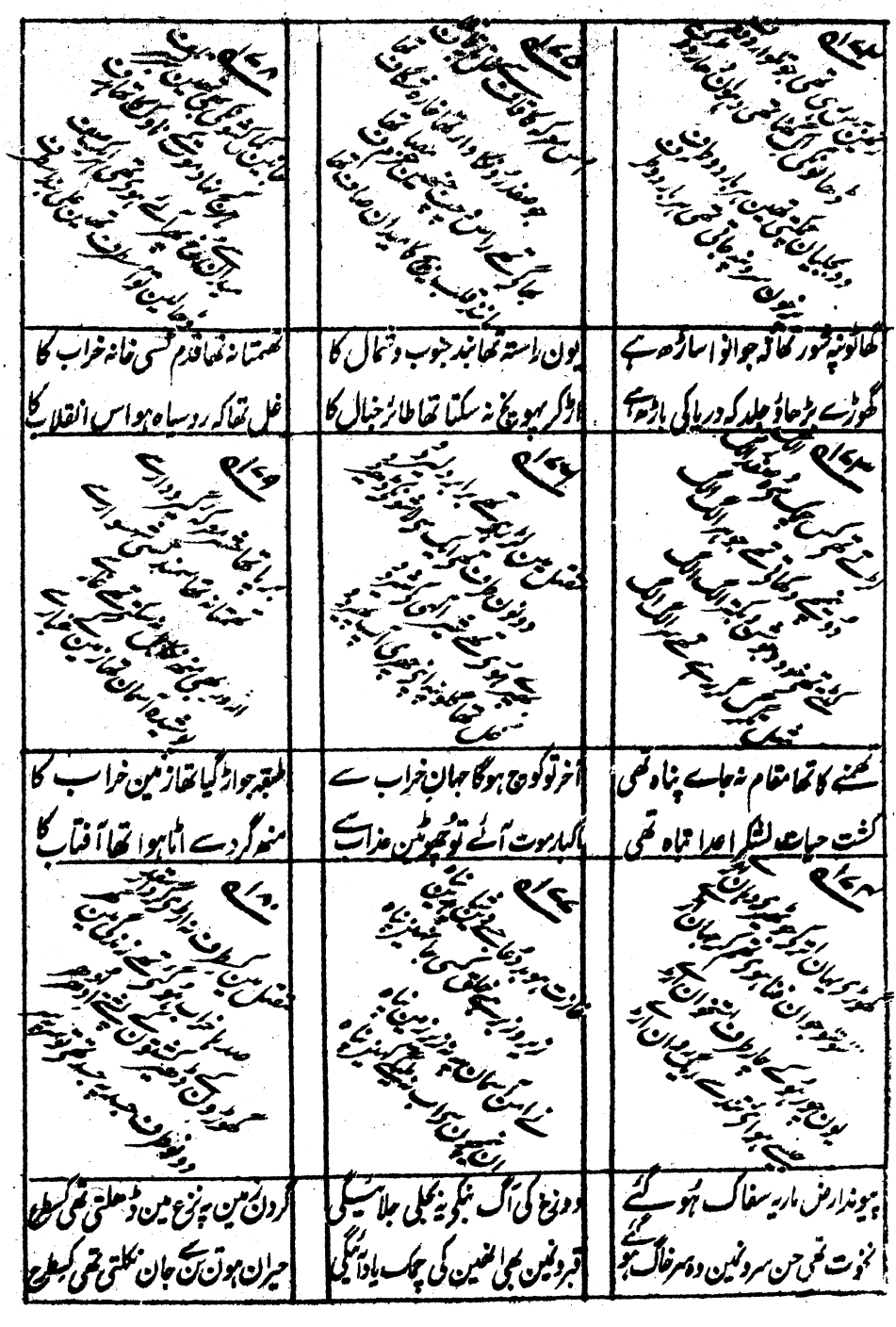
۱۷۰

شہزادی سن میں کم تھے بہت جانتے تھے وہ
دونوں کے دل کے عزم کو پہچانتے تھے وہ

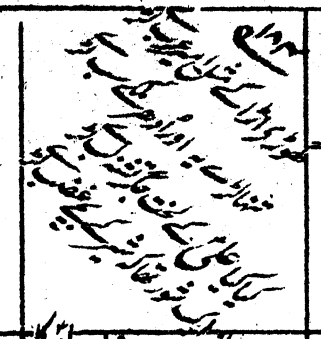
۱۷۱

بجلی کی کوندتے تھے فرس اوچ پنج میں
چوراہا تھا جو آگیا دونوں کے بیچ میں

نسخہ قلمی جب کہ میں نے دیکھا تھا



۱۸۱



لٹتی ہوئی خراب یہ بیحد شور تھا
میت تھا ایک جسم تو ایک جسم گور تھا

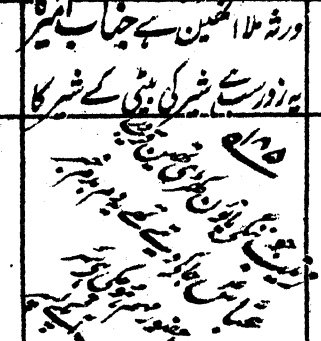
۱۸۲

ورثہ ملا انھیں ہے جناب امیر کا
یہ زور سب ہے شیر کی بیٹی کے شیر کا

۱۸۳

بیکس ہوں میں اسی پہ مجھے اعتماد ہے
خالق وہ دے کہ جو مرے دل کی مراد ہے

۱۸۴



جوہر نہیں نقوش ظفر ہیں حسام میں
ڈنکا بجیگا فتح کا اب روم شام میں

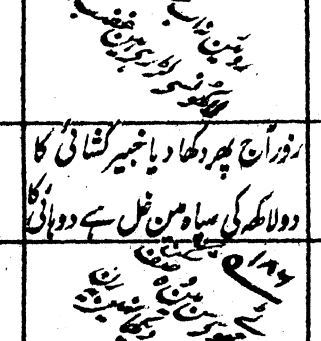
۱۸۵

روز آج پھر دکھا دیا خیبر کشائی کا
دو لاکھ کی سپاہ میں خل ہے دو ہائی کا

۱۸۶

آئے نہ بن پہ وہ جو بلا اُن پہ آئی ہو
دنیا میں کوئی ہو کہ نہ ہو امیر بھائی ہو

۱۸۷



سارا اچلن ہے ضرب میں پہلے امام کا
سکہ پڑیگا اب انھیں دونوں کے نام کا

۱۸۸

ثابت کسی پہ یہ نہیں ہوتا کہ پیاسے ہیں
پوتی ہیں کس شجاع کے کسکے نواسے ہیں

۱۸۹

اقبال سے خدیو سلیمان وقار کے
سب فوج کو بھگا دیا تلوار میں مار کے

۱۹۰

نکلو گی تنگے پاؤن نہ آنسو بہائین آپ
زینبؑ نثار ڈوب کے خیمے مین آئین آپ

۱۹۱

زندہ رکھا فلک نے یہ ماتم دکھانے کو
چلیے حضور جاتے ہین لاشہ اٹھانے کو

۱۹۲

لڑنے مین تھے جدا بہ دم مرگ ساتھ تھے
ڈھالین تو چھاتیون پہ تھین قبضے ہاتھ تھے

۱۹۳

اٹھتے ہین شوق سرد دن عمامے بھی زرد ہین
سب چھوٹی چھوٹی پسلیان پانو نے چور چور ہین

۱۹۴

آنسو ہین بہتے رخ پہ جگر مین ہے داغ داغ
کھولے ہین منھ سر ہین برہنہ گلے ہین باغ

۱۹۵

آثار سب ہین روح و جسد کی جدائی کے
لیتا ہے بھائی پہلوئے بھائی بھائی کے

۱۹۶

پیاری ہین چال چال مین صدقے غضب کی شان
ہر ہر قدم پہ ہوتے ہین قربان نوجوان
ایسے ہین خوبرو نہ ہوئے ہین نہ ہونگے اور
ہر ایک ہے ہزار جوانون کا ایک زور

۱۹۷

رتی پہ دم یہ توڑتے ہین کانپ کانپ کے
رہ رہ کے چھوٹی چھوٹی لاشون پہ منھ ڈھانپ ڈھانپ کے

۱۹۸

دنیا سے کوچ کرتے تھے بچے پلے ہوئے
ہاتھون پہ تھے حسینؑ کے سینے ڈھلے ہوئے

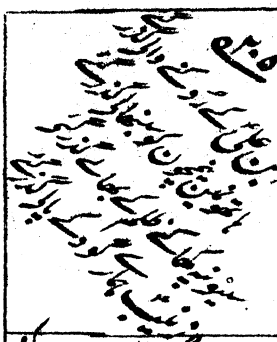
۱۹۹

بچے ہین گو مرے پہ سعید و رشید ہین
اتو یہ شیر راہ خدا کے شہید ہین

۲۰۰

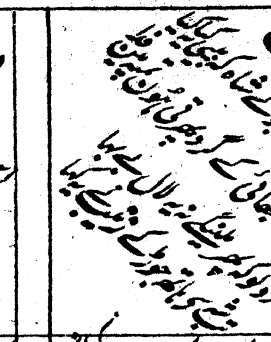
جیتے نہ پھونچے ہای غضب خیمہ گاہ مین
دونو صغیر مر گئے اثنائے راہ مین

۱۹۹



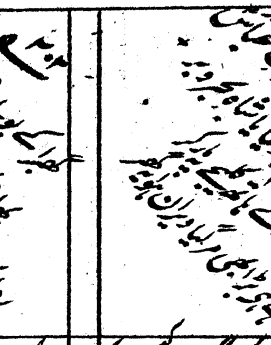
مان منتظر ہے چاک گریبان کیے ہوئے
کس منہ سے جاؤن خیمے مین لاشی لیے ہوئے

۲۰۰



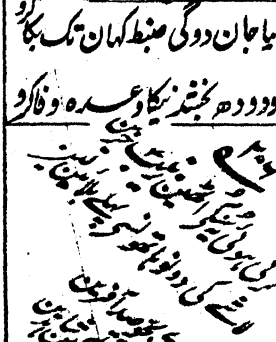
بچونکو رو کے صبر کی دولت بھی کھو نہین
زینبؑ نثار آپ نہ روئین تو رو نہین

۲۰۱



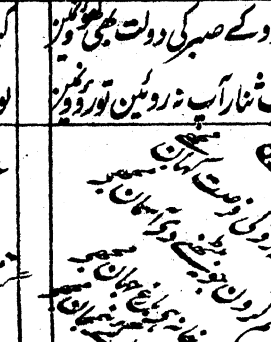
کیا جان دوگی ضبط کہان تک بکا کرو
لو دودھ بخشد نیکا وعدہ وفا کرو

۲۰۲



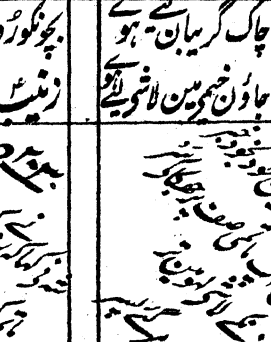
دو خنجر ایک بار کلیجے پہ چل گئے
آتے تھے تم سے ملنے کو پر دم نکل گئے

۲۰۳



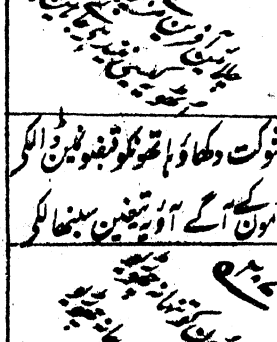
مین بے سنان و خنجر و شمشیر مر گیا
یہ شیر کیا گذر گئے شبیرؑ مر گیا

۲۰۴



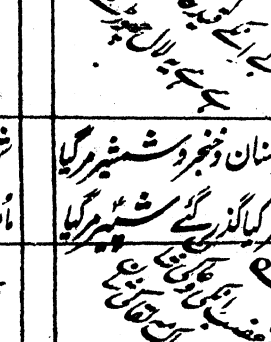
شوکت دکھاؤ ہاتھونکو قبضونمین ڈالکر
ماؤن کے آگے آؤ یہ تیغین سنبھالکر

۲۰۵



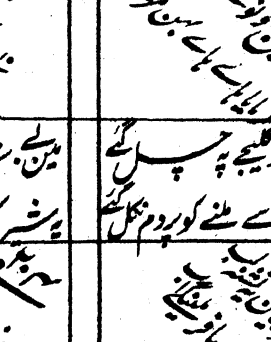
نکلے مگر نہ اشک تھے زہر کی جائی کے
اٹھکر وہ گرد پھرنے لگی اپنے بھائی کے

۲۰۶

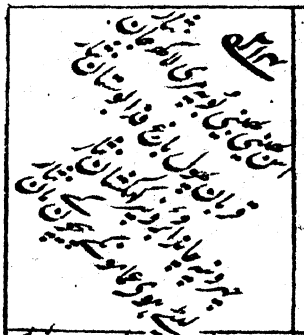


وہ انکے نیچونکی چمک زرم گاہ مین
ہر بار کوندہ جاتی تھی بجلی نگاہ مین

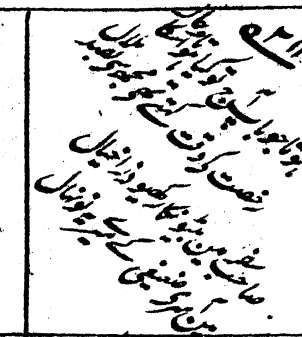
۲۰۷



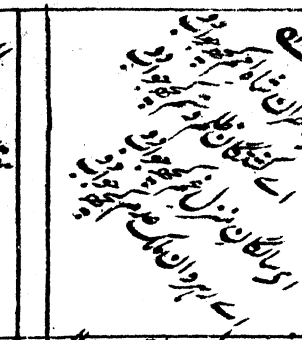
سہل اسکو ہے یہ راہ جسے حق سے راہ ہو
پیدل ہو یا فقیر ہو یا بادشاہ ہو



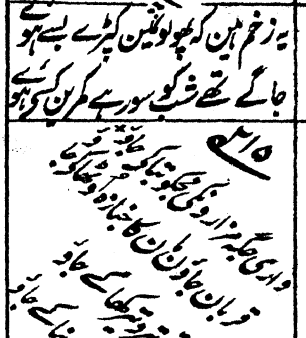
کس دشت ہو لنک مین بستی بسا وگے
کتنک سفر سے پھر کے مری گھر مین آوگے



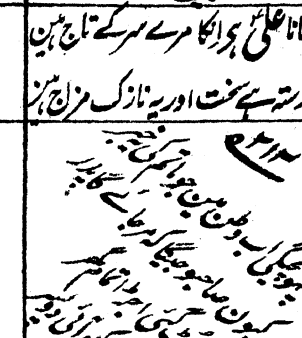
نانا علی ہی انکا مرے سر کے تاج ہین
رستہ ہے سخت اور یہ نازک مزاج ہین



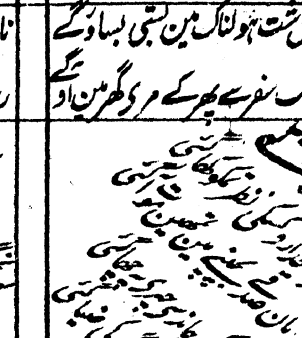
یہ زخم ہین کہ پھولونگین کپڑے بسے ہوئے
جاگے تھے شب کو سو رہے ہو کر کسی ہوئے



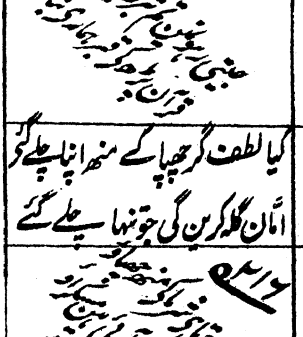
کیسے یہ ایکبار ہوئے انقلاب دو
اب خاک مین چھینگے مرے آفتاب دو



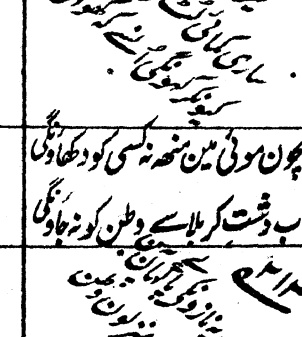
بچون موئی مین منھ نہ کسی کو دکھاونگی
اب دشت کربلا سے وطن کو نہ جاونگی



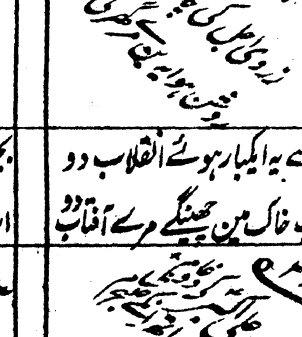
کیا لطف گر چھپا کے منھ اپنا چلے گئے
اماں گلہ کرین گی جو تنہا چلے گئے



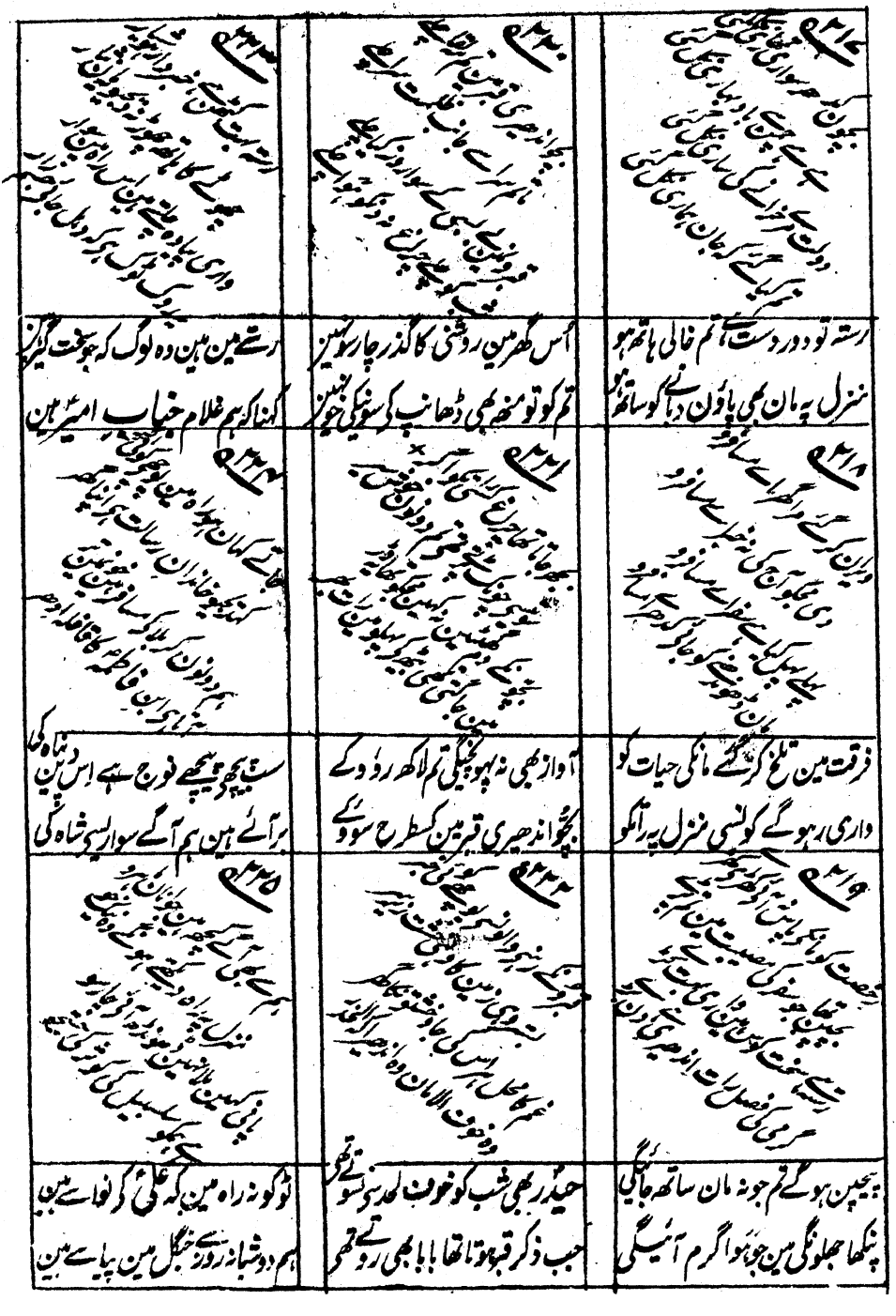
ہے ہے مرتبہ جدا کانٹے کربلا بسے
میرے سعید کونسی بستی مین جا بسے



مین وان رہونگی تربتین ان کی جہان ہین
اس مکسی مین دیکھیے قبرین کہان ہین



ہنس ہنس کے سب دلونکی تمنا نکالین
بہنین سر و پہ بیاہ کے آنچل قوال لین



۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۱

امداد چاہتا ہوں حسنؑ اور حسینؑ کی
مدنظر ہے آج ثنا نیسرین کی

۲

ہر دل کو تھے عزیز فدا سبکی جان تھی
یوسفؑ کا حسن تھا تو محمدؐ کی شان تھی

۳

کیوں دل نہ نثار علی و بتول کے
دونو پسر قدم بقدم تھے رسولؐ کے

۴

پہونچی شمیم زلف تو پریان پھر گئیں
حسن رضاؑ سے گذرے گے کلیاں مہک گئیں

۵

مارے گئے پچھڑ کے شہ ذوالفقار سے
بیجان ہوئی وہ سم سے یہ خنجر کی دھار سے

۶

فوجیں بھگائیں شیر نے غل گل گواہ ہے
سر کے نہ پاؤں کھینچے سے مقتل گواہ ہے

۷

دونو طرف سپہ وشت ستیز تھے
نودس برس کے حسن میں جوانوں سے تیز تھے

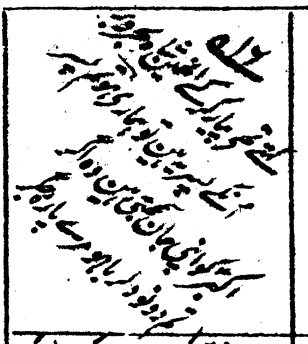
۸

تھا سرور دنکو رشک وہ تو قہر پانی تھی
میراث سب بزرگوں کی حصے میں آئی تھی

۹

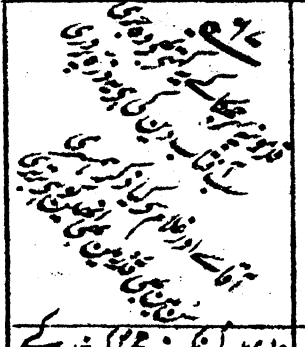
لڑکے جو تھے جری بس انھیں سب سے میل تھا
نیزوں کی سنچوں سے کمانوں سے کھیل تھا

۱۰



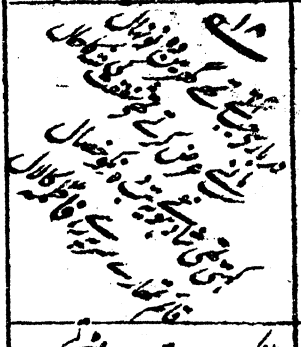
شہزور تھے جو تازہ جوان وہ بھی زیر تھے
اب زیر زبر ہو کون کہ شیروں کے شیر تھے

۱۱



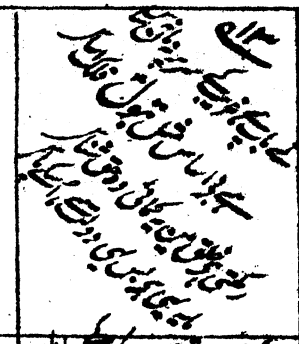
جھکتے تھے جب حضور کی تسلیم کے لیے
سارے مہاجب اٹھتے تھے تعظیم کے لیے

۱۲



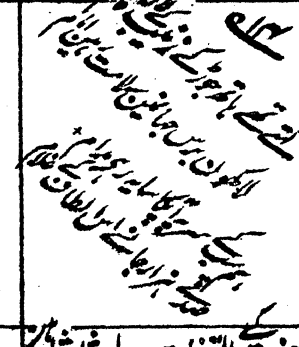
زینب کے سایے میں انھیں خالق جو کرے
زینب کے سایے میں انھیں خالق جو کرے

۱۳



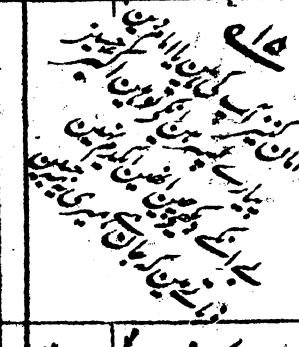
سہرے بندھیں تو چین دلھن کے بدل ملیں
پھولیں پھلیں یہ گل تو ریاضت کے پھل ملیں

۱۴



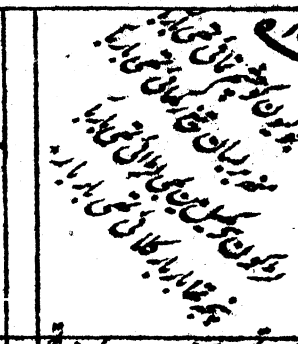
حضرت کے التفات پہ دل شاد شاد ہیں
کیونکر نہ پرورش ہو کہ ہم خانہ زاد ہیں

۱۵



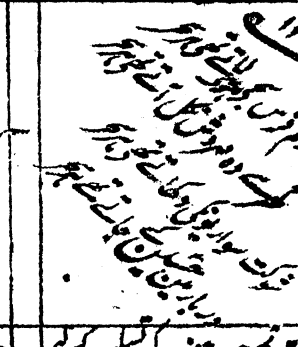
دنیا ہو اور شبیر رسولؐ انام ہو
ہے تو کہتی ہیں کہ تم انکے غلام ہو

۱۶



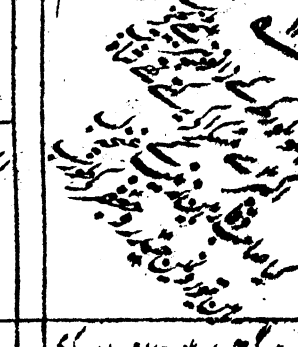
ہے فرق کیا عزیز خدا کے ولی کو ہو
پوتے یہ ہیں تو تم بھی نواسے علیؑ کے ہو

۱۷



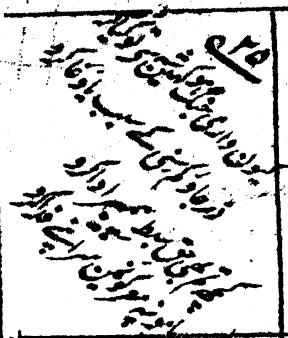
جلوے ہیں انکے رخنہ محمدؐ کی شان کے
بھیا تو شاہزادے ہیں دونو جہان کے

۱۸



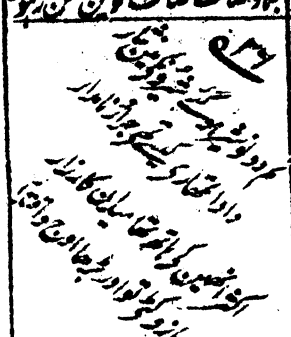
بیٹو تمیز طرح چاہتے ہیں نازاٹھائیے
آقا یہ ہیں غلاموں کی عزت بڑھائیے

۱۹



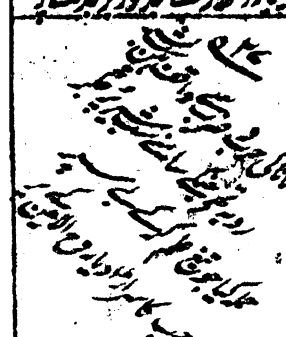
فخر اپنا سمجھو تم جو محبت وہ کرتے ہین
مردان باوفا انھین باتو پہ مرتے ہین

۲۰



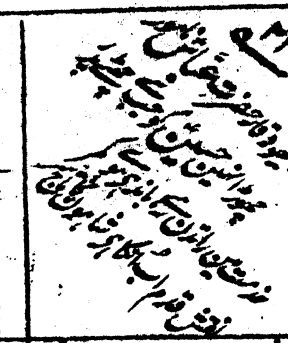
جرأت ضرور چاہیے شیرونکے واسطے
مرنا تو زندگی ہے دلیرونکے واسطے

۲۱



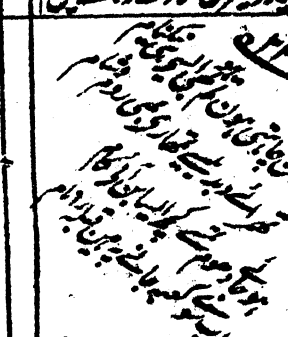
دکھلاتے ہین وفا کا چلن ہر مقام پر
جیتے ہین آبرو پہ تو مرتے ہین نام پر

۲۲



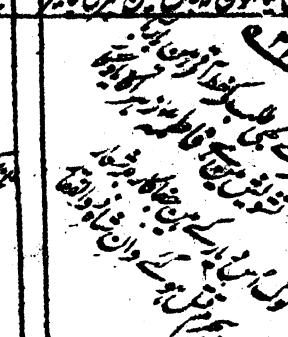
کیا فیض صحبت شہ عالی مقام ہے
حیدر کیطرح سارے زمانے مین نام ہے

۲۳



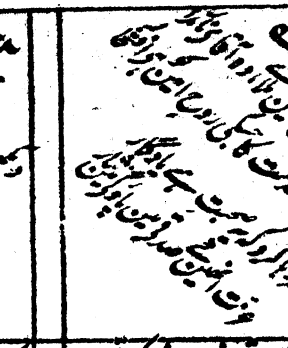
کیا جانے کیا ہو لاکھون ہین دشمن جہاد مین
مین کیا کہون کہ جان نہین میری جانمین

۲۴



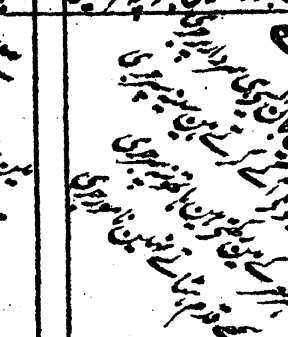
کیونکر نہ جان دین شہ مشرقین سے
لینہ ہے خاندان شہ مشرقین سے

۲۵



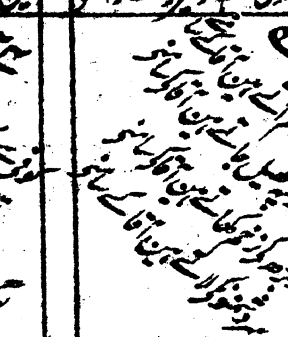
ظاہر ہو کچھ تو فکر مین کیون راتدن رہون
بتلاؤ صاف صاف تو مین مطمئن رہون

۲۶



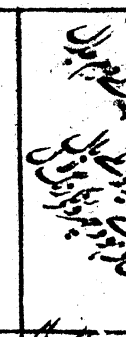
لعل و گہر کے سایہ طوبیٰ مین گھر ملے
پیارو تمھارے جد کو زیر جد کے پر ملے

۲۷



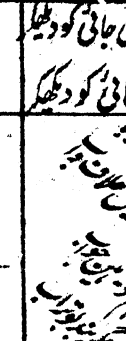
ایسے لڑے کہ شاہ رسول زمن ہوے
تیرہ برس کی عمر مین خیبر شکن ہوے

۲۹



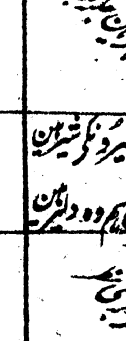
جاری لہو کا نام ہے شیر ازلہ کا
اب دم کنوئین مین بھرتے ہین جید کی جگہ

۳۰



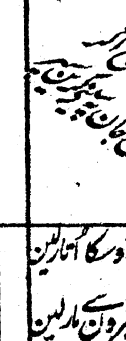
ٹھوڑائے سر بتول کی جائی کو دیکھکر
بھائی نے مسکرا دیا بھائی کو دیکھکر

۳۱



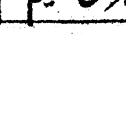
پنجہ نہین زور رکھتے ہین خیبر کشائی کا
غل ہوگا شش جہت مین ہماری لڑائی کا

۳۲



لوہے کے پٹ کو توڑ لیا جلد اسطرح
آئینہ ہاتھ مین کوئی لیتا ہے جسطرح

۳۳



فوجون سے کیا ڈرینگے کہ شیرون کے شیر ہین
تلوارین کھاکے مرتے ہین ہم وہ دلیر ہین

۳۴

باقی رکھین نشان نہ کسی بدنہاد کا
سر کاٹ لائین تیغ سے ابن زیاد کا

۳۵

عزا کا سر لکڑ سے بچا اور نہ لات کا
گھر مین خدا کے ہونے لگا فیصل صلوٰۃ کا

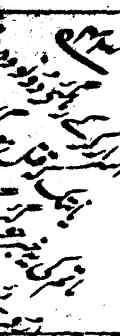
۳۶

منہ پر چڑھے کوئی تو سر اوسکا اتار لین
رستم بھی ہو تو گھیر کے نیزون سے مار لین

۳۷

ممکن نہین ہے کہ جنگ کے میدان سے ہم پھرین
سر کاٹ ڈالیگا جو ہٹیگا قدم ہمین

۳۷



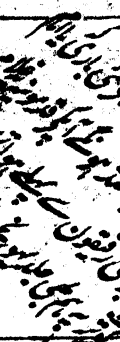
سر کین نہ پھر جگہ کے جہان پاؤن گاڑ دین
دشمن ملاے آنکھ تو چہرہ بگاڑ دین

۳۸



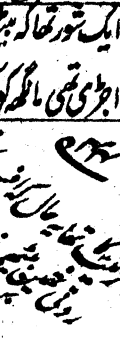
روشن کرین بزرگونکے نام ونشان کو
حسرت یہی ہمین ہے یہی امان جانکو

۳۹



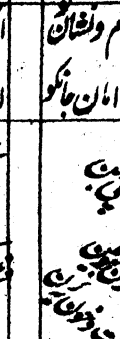
ایک شور تھا کہ بیٹون ہی مادر بچھڑ گئی
اجڑی تھی مانگھ کوکھ بھی ہی ہی اجڑ گئی

۴۰



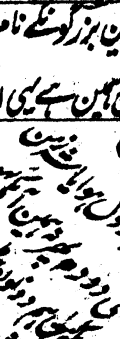
مارو گے بیچے سپہ روم وشام کو
مان صدقے یاد رکھیو مگر اس کلام کو

۴۱



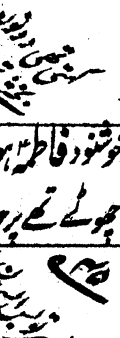
واقف نبرد گاہ سے اصلا نہین کبھی
لاشونکو لوٹتے ہوے دیکھا نہین کبھی

۴۲



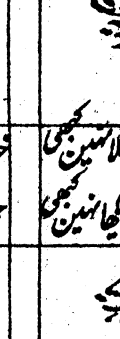
خوشنود فاطمہ ہوئین وہ کام کرگئے
چھوٹے تھے پر جہانمین بڑے نام کرگئے

۴۳



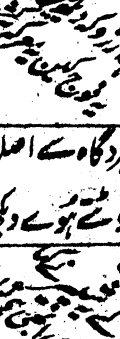
زینب کے دونون بیٹونکی تیور بدل گئی
ہم پہلے مرنے جائینگے اسپر مچل گئے

۴۴



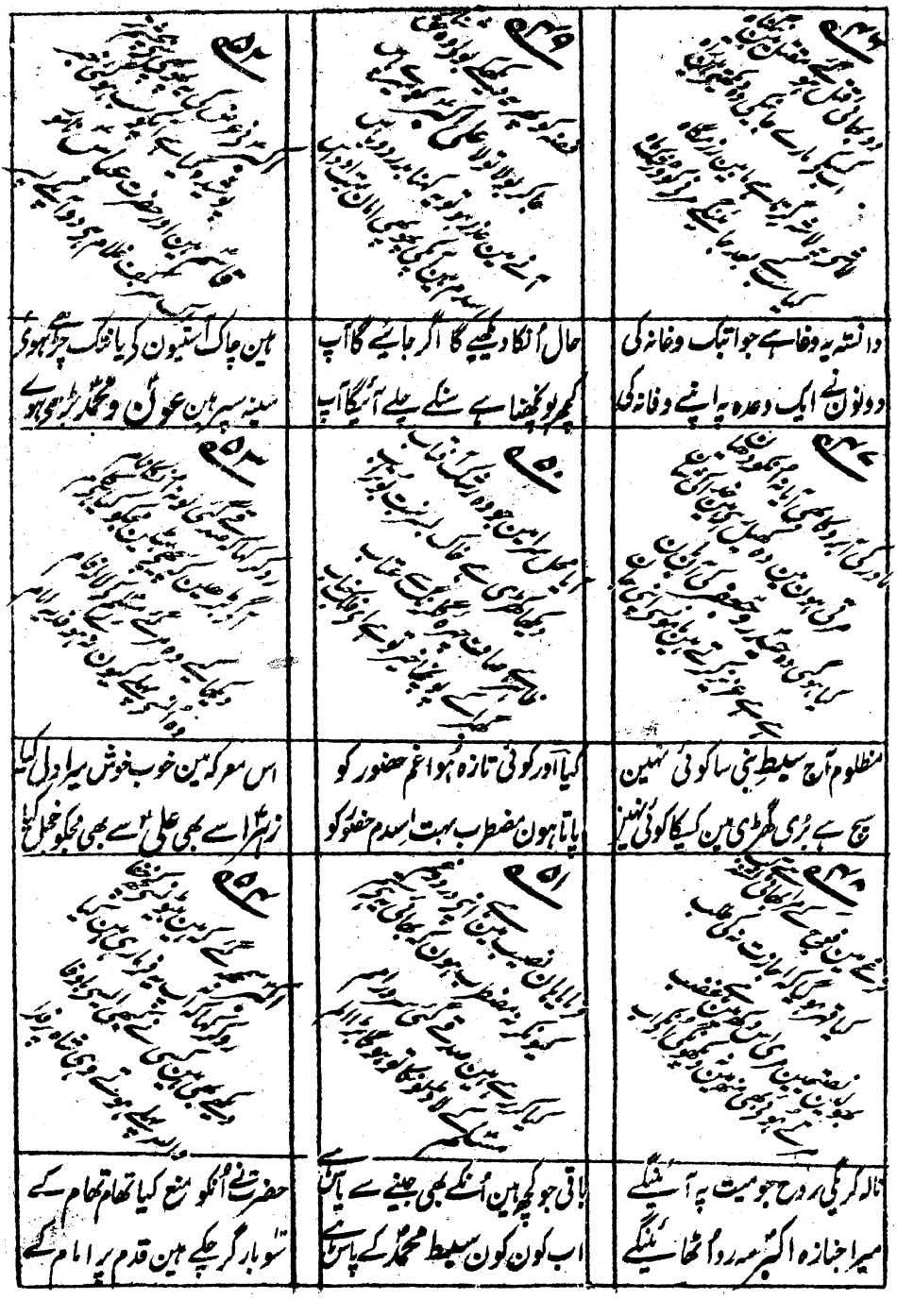
شمشیر بجر قلب پہ کھائی نہ جائیگی
دولت بہن کی مجھسے لٹائی نہ جائیگی

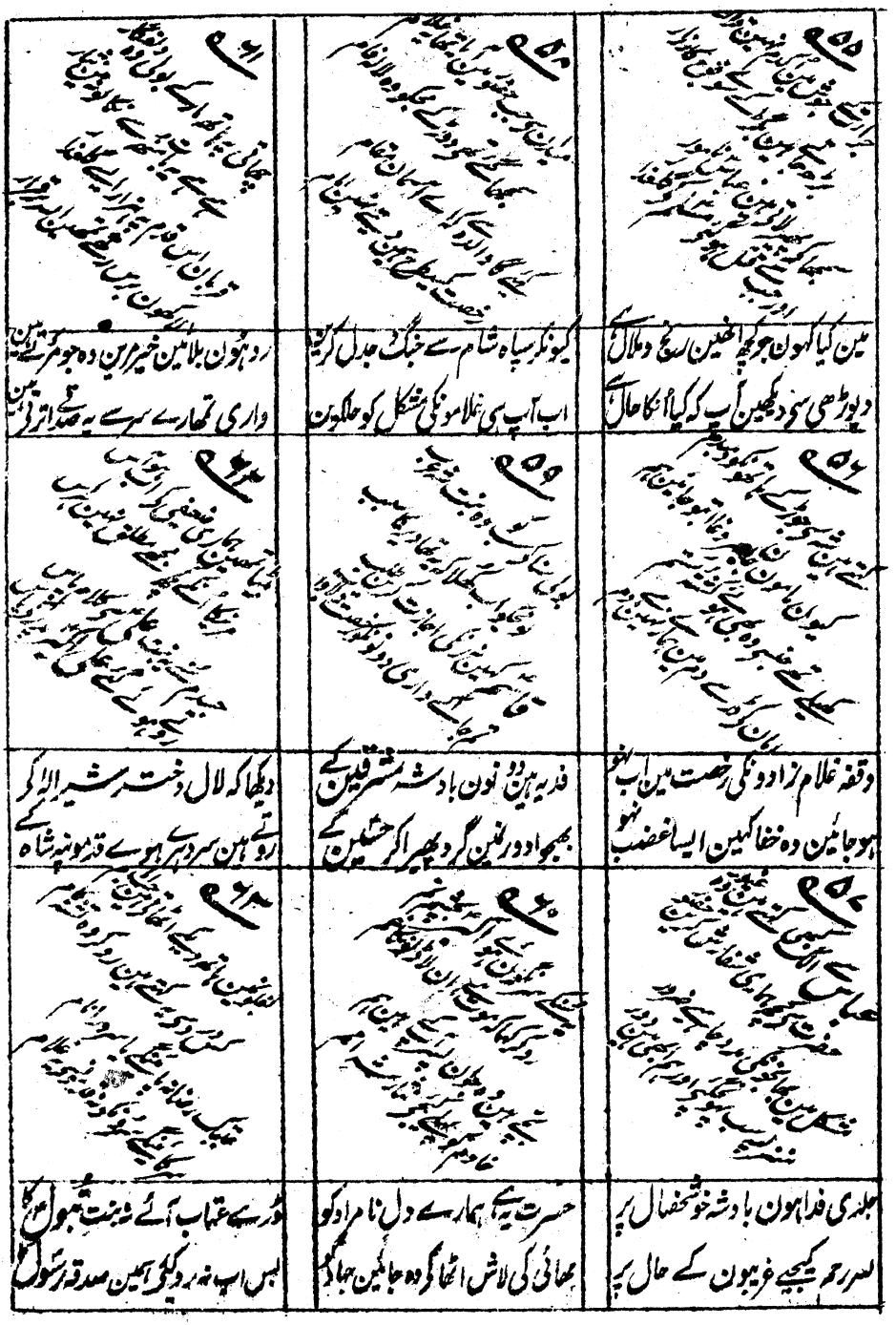
۴۵



آنکھین تو ہین سمجھ ابھی گو اسقدر نہین
رنمین یہ کشت وخون ہی انھین کچھ خبر نہین

ایضاً مرثیہ مونس نے مراثین قشقہ کام





۵۵
مین کیا کہون جو کچھ انھین رنج و ملال ہے
دیوڑھی سے دیکھین آپ کہ کیا انکا حال ہے

۵۶
وقفہ غلام زادونکی رخصت مین اب ہو
ہو جائین وہ خفا کہین ایسا غضب نہو

۵۷
جلدی فدا ہون بادشہ خوشخصال پر
لیکن رحم کیجیے غریبون کے حال پر

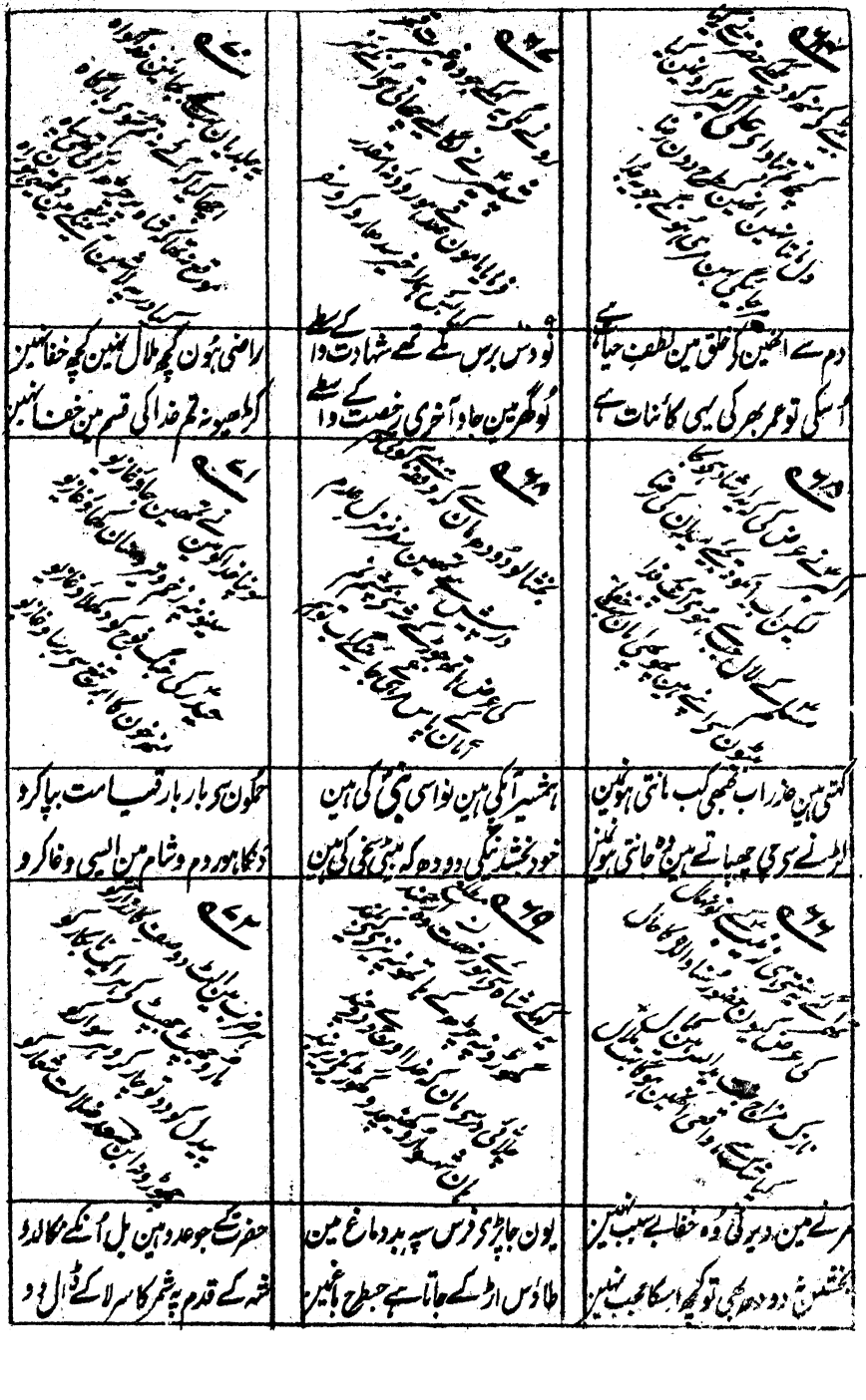
۵۸
کیونکر سیاہ شام سے جنگ و جدل کرین
اب آپ ہی غلامونکی مشکل کو حل کرین

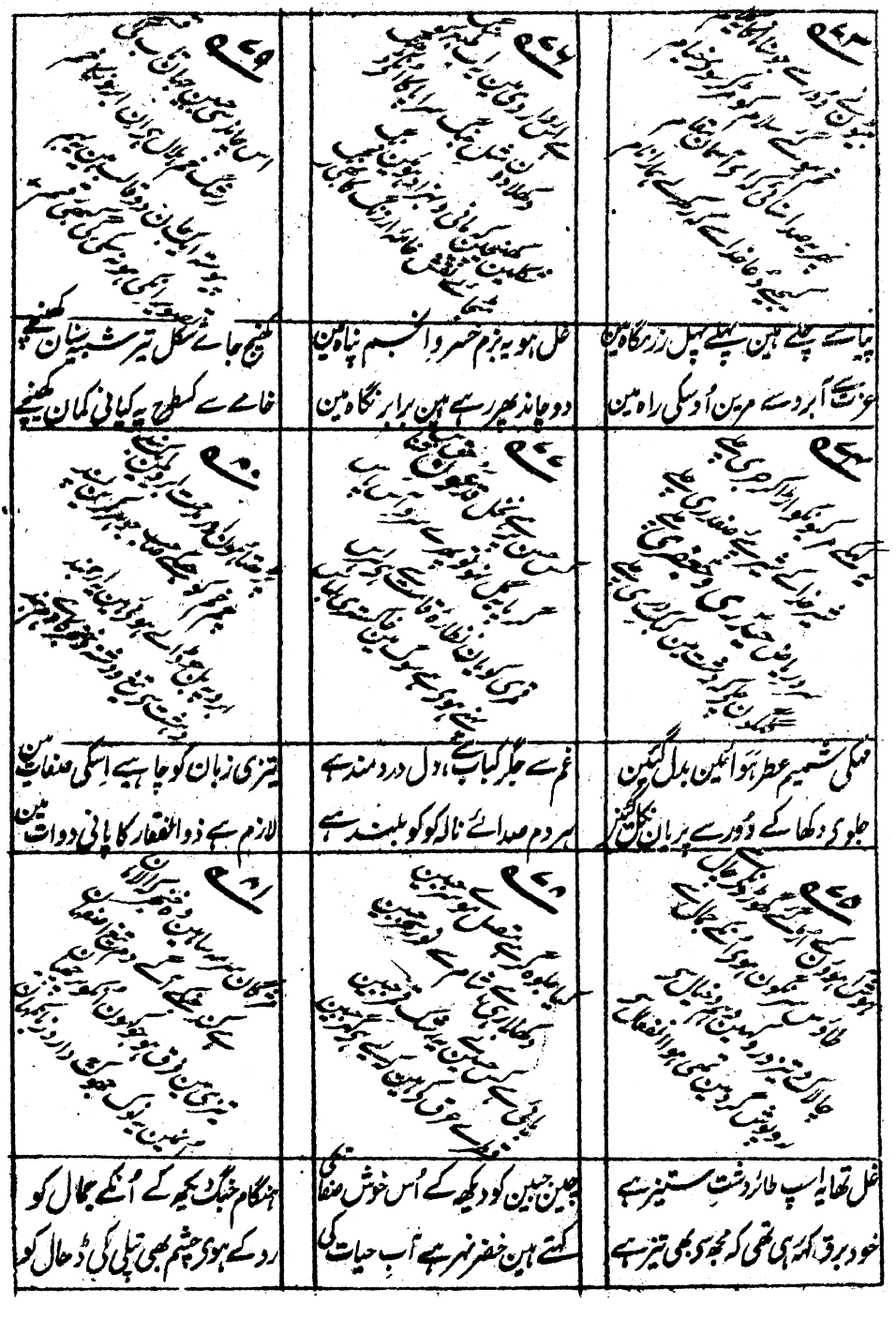
۵۹
فدیہ ہین دونون بادشہ مشرقین کے
بھجوا دو رنمین گرد پھرا کر حسین کے

۶۰
حسرت یہ ہے ہمارے دل نامراد کو
بھائی کی لاش اٹھا کر دہ جائین جہاد کو

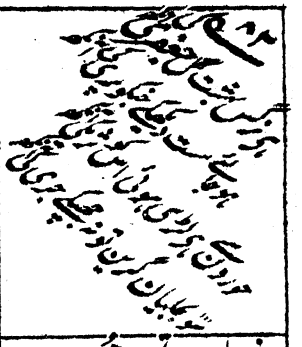
۶۱
رد ہون بلا مین خیر مرین وہ جو مر
واری تمہارے سر سے یہ صدقے اتر
دیکھا کہ لال دختر شیر الہ کر
روتے ہین سر دہرے ہوے قدمونپہ شاہ کے

۶۲
ڈر ہے عتاب آئے نہ بنت رسول کا
بس اب نہ رو یکہ آمین صدقہ رسول کا



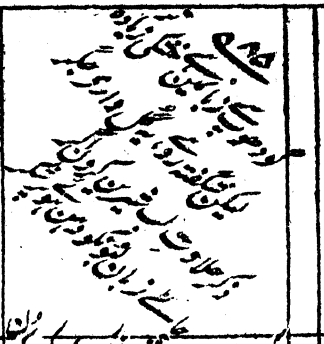


۸۴



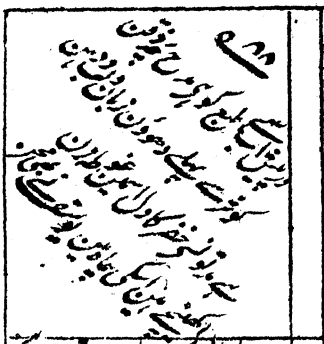
چشم چراغ فاتح بدر و حُنین ہین
شیر خدا کے شیر کے یہ نور عین ہین

۸۵



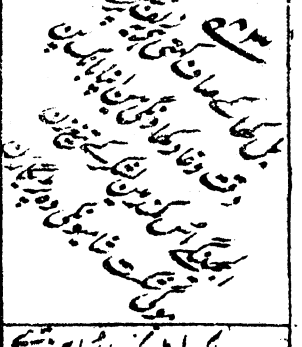
کس منہ سے پھر انھین نمکین یک نمک کہون
بحر طبع ہے جو لبون کو نمک کہون

۸۶



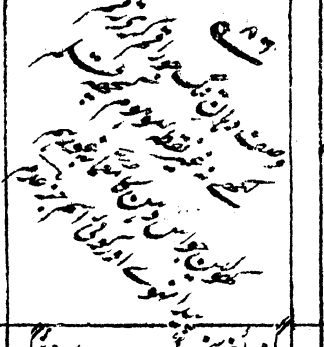
اور زیر لعل کے جو تل اس ذقن مین ہے
ثابت ہوا سہیل یمانی شک یمن مین ہے

۸۷



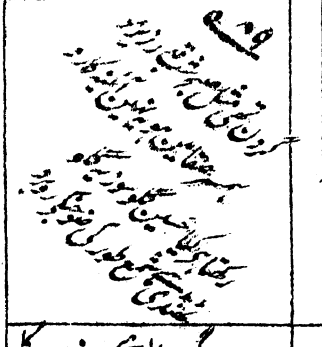
میری ہر ایک لٹ کو سلاسل پہ فوق ہے
حلقہ ہر ایک گردن سرکش کا طوق ہے

۸۸



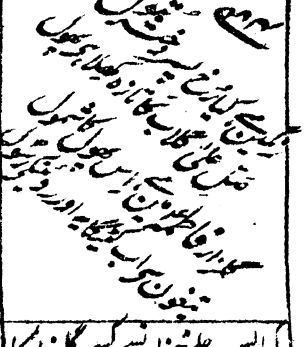
گنجائش سخن کبھی اصلا نہوگی
فکر اسکی ہیچ ہے یہ گرہ وا نہوگی

۸۹



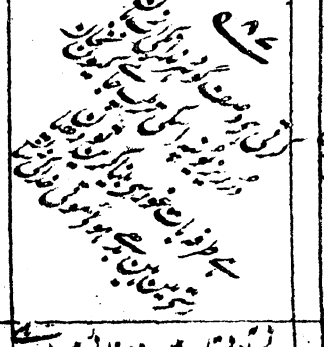
پھرتا ہے گرد حال یہ اضطراب کا
پروانہ بنگیا ہے چراغ آفتاب کا

۹۰



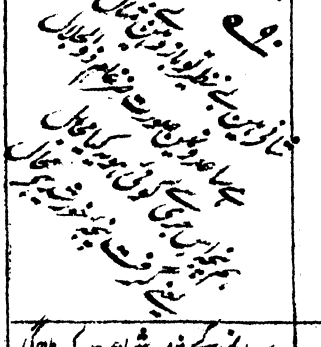
کیا بس چلے خزان سے کسی گلعذار کا
آخر کو ایک دم مین زمانہ بہار کا

۹۱



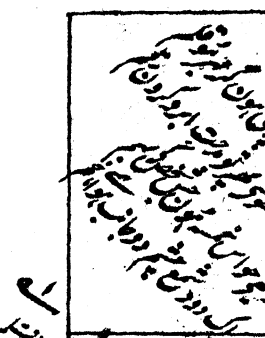
نے آب و تاب مین نہ صفائی مین فرق ہے
چمکین نکیون لڑی کی لڑی رشتہ ہی کے ہے

۹۲



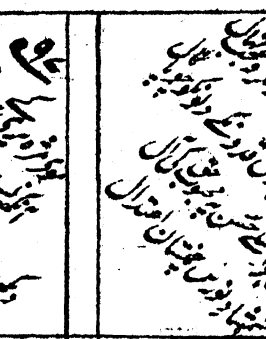
دم بھر انھین کے شان شجاعت کی بڑھگئی
جرأت انھین کے ہاتھ سے زور دنہ چڑھگئی

۹۱



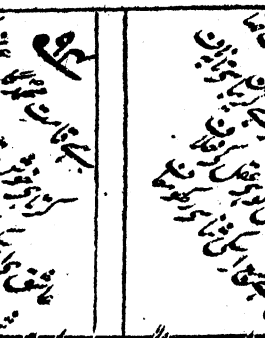
تشبیہ تام جسسے دکھائی نہ جائیگی
معدوم ہو جو شے کبھی پائی نہ جائیگی

۹۲



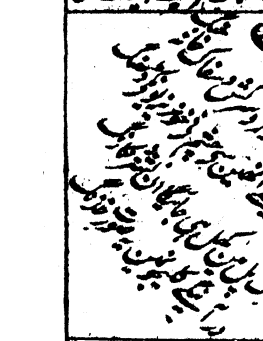
آزاد کردہ ہے اسی گل پیرہن کا سرو
بو یا علی نے جسکو یہ اوس چمن کا سرو

۹۳



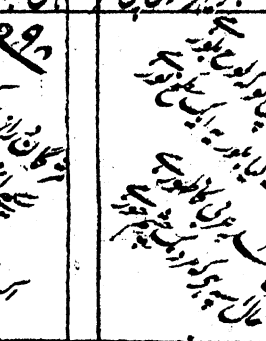
سید انمین موج ہوا اس باد صبا کی
ہان بے نقاب ہونے سے بیشک ہوا لگی

۹۴



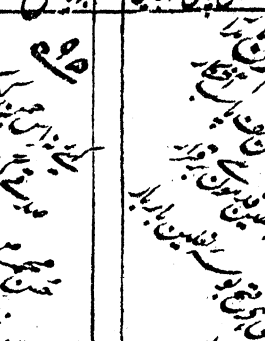
بالیدہ ہے قلم بھی سراپا کی شان پر
پہونچا ہے افتخار کا سر آسمان پر

۹۵



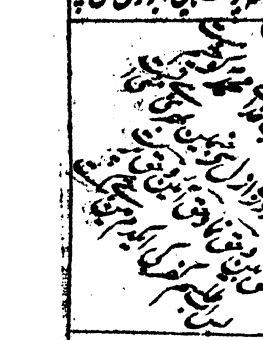
تشبیہ اور اسکے سوا دل نشین نہیں
جوہر ہین ذوالفقار کے چین جبین نہیں

۹۶



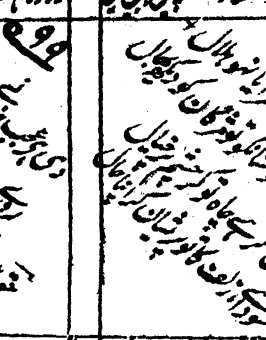
برہم ہی صف کی صف سپہ بیدرنگ پر
رہ رہ کے ہاتھ پڑتے ہین ابرو کی تیغ پر

۹۷



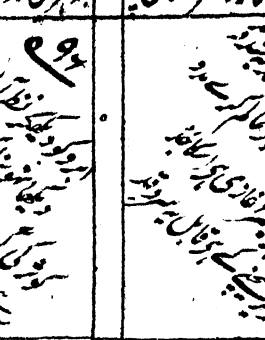
پھیلا ہے نور اس چمن بے نظیر مین
مثل علے کا غل ہی قلم کی صریر مین

۹۸



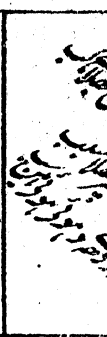
لیلےٰ ہی اسکے عشق مین کسکو جنون نہیں
مجنون کا ذکر کیا رگ سنبل مین خون نہیں

۹۹



گردش سے تیلیو نکی ہی خون ہر دلیر کا
انبوہ شکار کھیلتے پھرتے ہین شیر کا

۱۰۰



ہے موجود دعا یہ ہر اک عطر ساز کی
ہوئے سلامتی تری زلف دراز کی

۱۰۲

دیکھیں وہ جوہری جو دیا رعد کین ہین
موتی صدف مین ہوتے ہین واں یا دہن مین ہیں

۱۰۴

کیونکر کہون کہ تیغ ہے پنہان غلاف مین
مچھلی دکھا رہی ہے چمک آب صاف مین

۱۰۱

دیکھو جو ضو ہو مثل سکندر نگاہ مین
یا ان آئینہ مین ماہ ہے آئینہ ماہ مین

۱۰۳

رضوان کا قول ہے کہ کمر بے بدل ہے یہ
کیونکر نہو علیؑ کی ولایت کا پھل ہے یہ

۱۰۵

ترکیب اسکی اہل ولا کو پسند ہے
پنجہ پہ پنجتن کے مخمس کا بند ہے

۱۰۶

کیا بات اس حسین لب لاجواب کی
یہ ہے وہ لال حسین ہے خوشبو گلاب کی

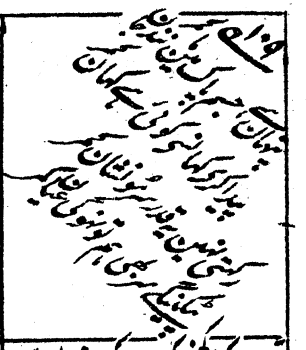
۱۰۸

گردن ہے بمثال گلا لاجواب ہے
مہتاب اسطرف ہے ادھر آفتاب ہے

۱۰۷

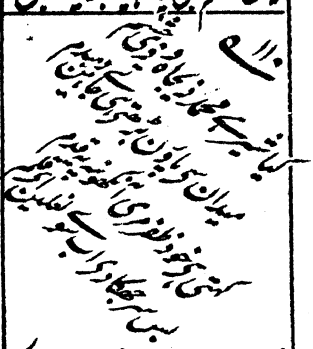
حیران ہوا جو حسن پہ اسکے بجا ہوا
آئینہ طلب ہے بغل مین دبا ہوا

۱۰۹



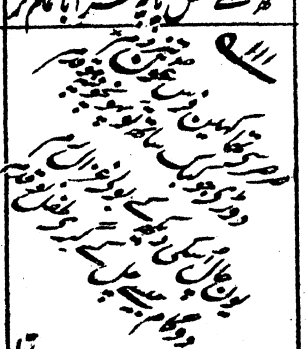
تصویر کیا کھنچے کسی نازک خیال سے
یاں مو قلم بھی چاہیے باریک بال سے

۱۱۰



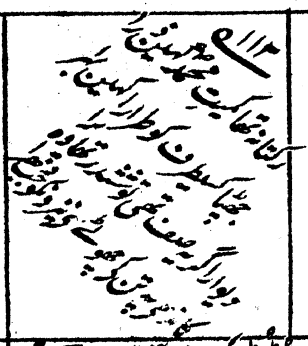
تحریر مدحتِ فرس خوش خرام کر
منہ ملکے نقش پایہ سراپا تمام کر

۱۱۱



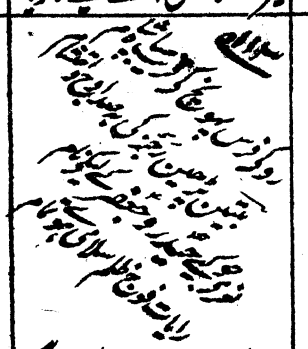
تیور چڑھے ادھر کہ وہ کوسوں روانہ تھا
ابرو کا بل بھی اُسکے لیئے تازیانہ تھا

۱۱۲



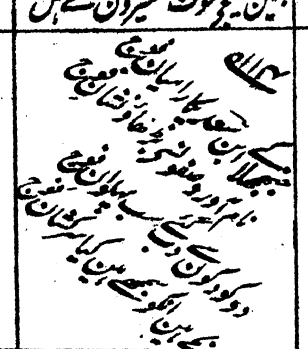
اڑ اڑ کے برچھیوں پہ نگاہ رروانہ تھا
نیزے کا عکس اُسکے لیے تازیانہ تھا

۱۱۳



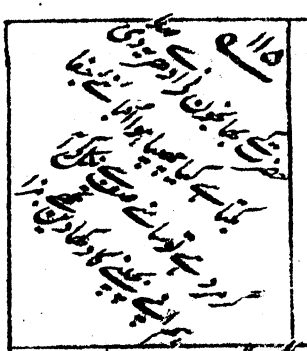
ٹھہرائے ہاتھ قلب دلیروں کے ہل گئے
بنہیں کلیجے خوف سے شیروں کے ہل گئے

۱۱۴



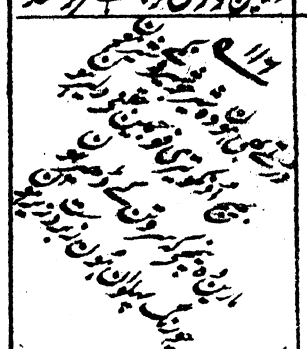
ہلہ کریں تو خاک پہ ڈر ڈر کے گر پڑیں
ڈاٹیں تو مر کے گر پڑیں

۱۱۵



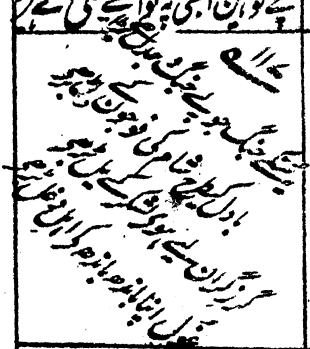
گیا ہوگا نزع سے خود پسند سے
دیکھیں تو کون گرتا ہے مر کر سمند سے

۱۱۶



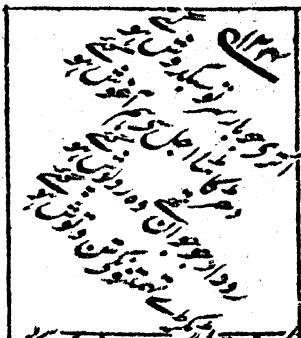
رکھتے ہیں ولولہ کہ اسد ہم ولی کے تیز
بچے تو ہیں ابھی پہ نواسے علی کے تیز

۱۱۷



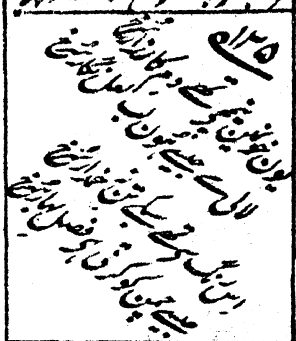
ہلہ ہوا علیؑ ولی کے نواسوں پر
ہر صف سے تیر چلنے لگے بھوکے پیاسوں پر

۱۱۸



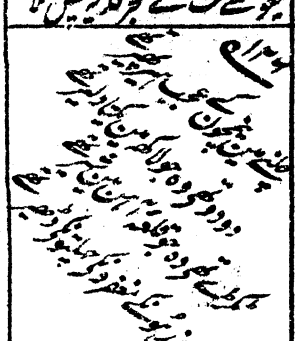
جھک کر سپاہیے صف دل مین چھپ گئے
ہلوے دکھا کے ڈھالونین بادل کی چھپ گئے

۱۱۹



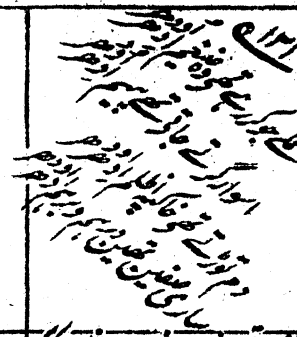
پیدل ملا تو وہ دم جنگ ہو گیا
ہاتھ آگیا سوار تو چوگان ہو گیا

۱۲۰



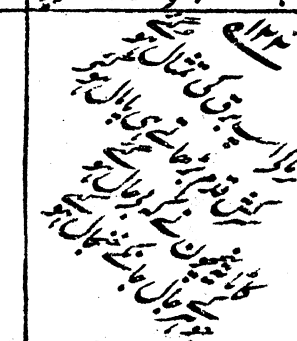
ہر سو عیان علامت قہر خدا ہوئی
رو جو نپہ کھل گیا کہ قیامت بپا ہوئی

۱۲۱



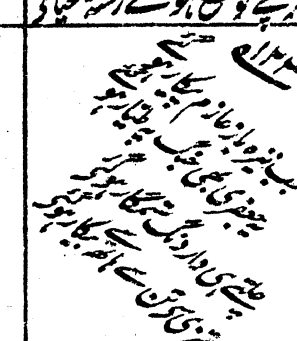
تکتے تھے شیر لاشے پہ لاشے کو دیکھکر
ہنستے تھے بسملونکے تماشے کو دیکھکر

۱۲۲



پکڑے اجل نے ہاتھ ہر اک بدصفا کی
پڑتے ہی تو قطع ہو گئے رشتہ حیا کی

۱۲۳



کیا بندھتے بند قتل پہ تیغین جو چل گئین
گر ہین ہر ایک کے سر و گردن کی کھل گئین

۱۲۴

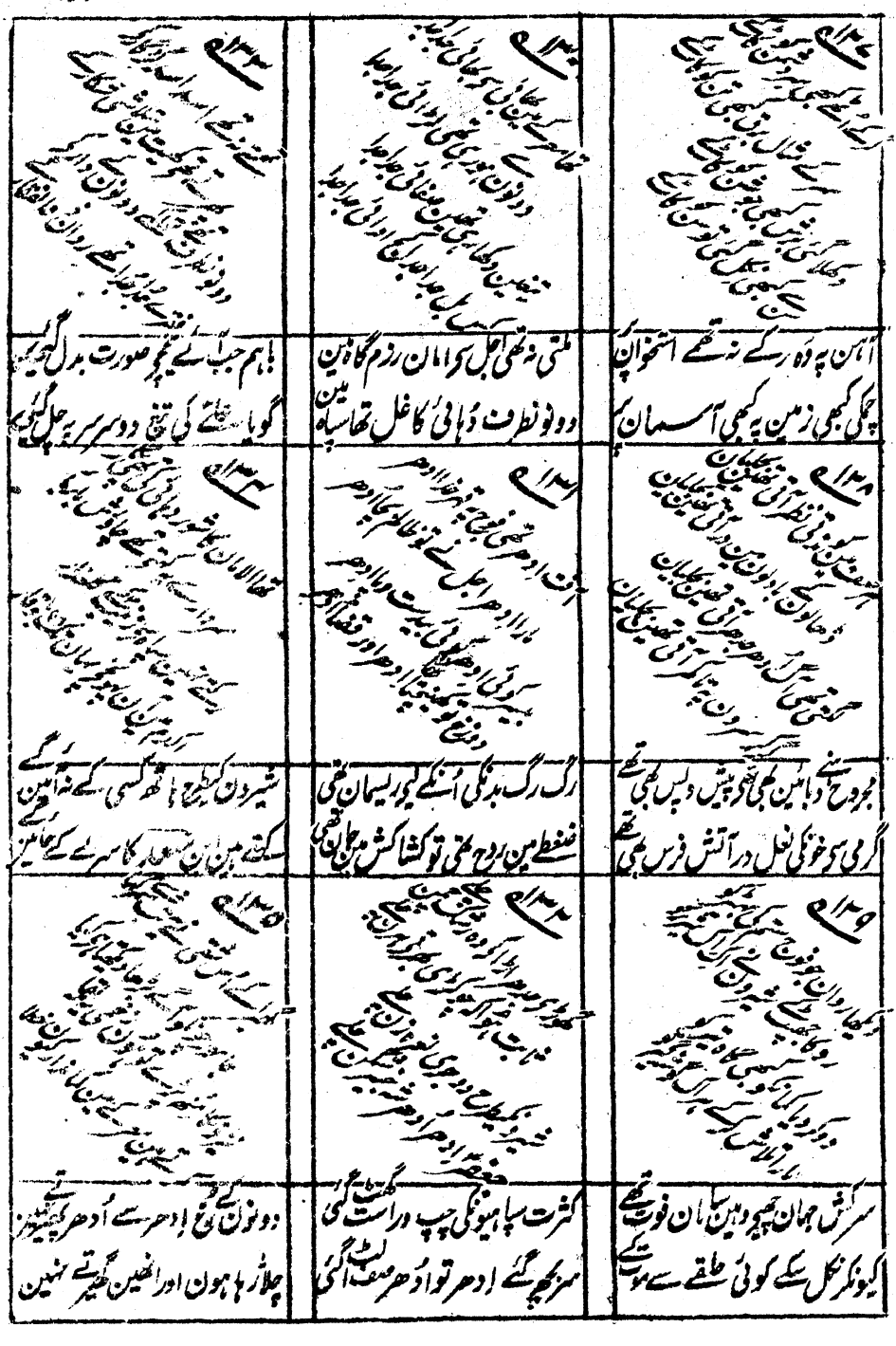
اک شور تھا کہ گو یہ جری بھوکے پیاسے ہین
مرحب کو جنے مارا ہے اُسکے نواسے ہین

۱۲۵

بدلہ ستم کا باغیونکو بر محل ملا
تیغون سے کٹ گئے شجر قد یہ پھل ملا

۱۲۶

زخم گلونسے تا بہ کمر سینے ہو گئے
چار آئینون کی سیکڑون آئینہ ہو گئے



۱۲۸
آہن پہ وہ رکے نہ تھے استخوان پر
چمکی کبھی زمین پہ کبھی آسمان پر

۱۲۹
ملتی نہ تھی اجل سے امان رزم گاہ مین
دونو نطرف دہائی کا غل تھا سپاہ مین

۱۳۰
باہم جب آئے تیغ صورت بدل گئی
گویا بتائے کی تیغ دوسر پہ چل گئی

۱۳۱
مجروح دبا مین بھی تھے پیش و پس بھی تھے
گرمی سے خونکی نعل در آتش فرس بھی تھے

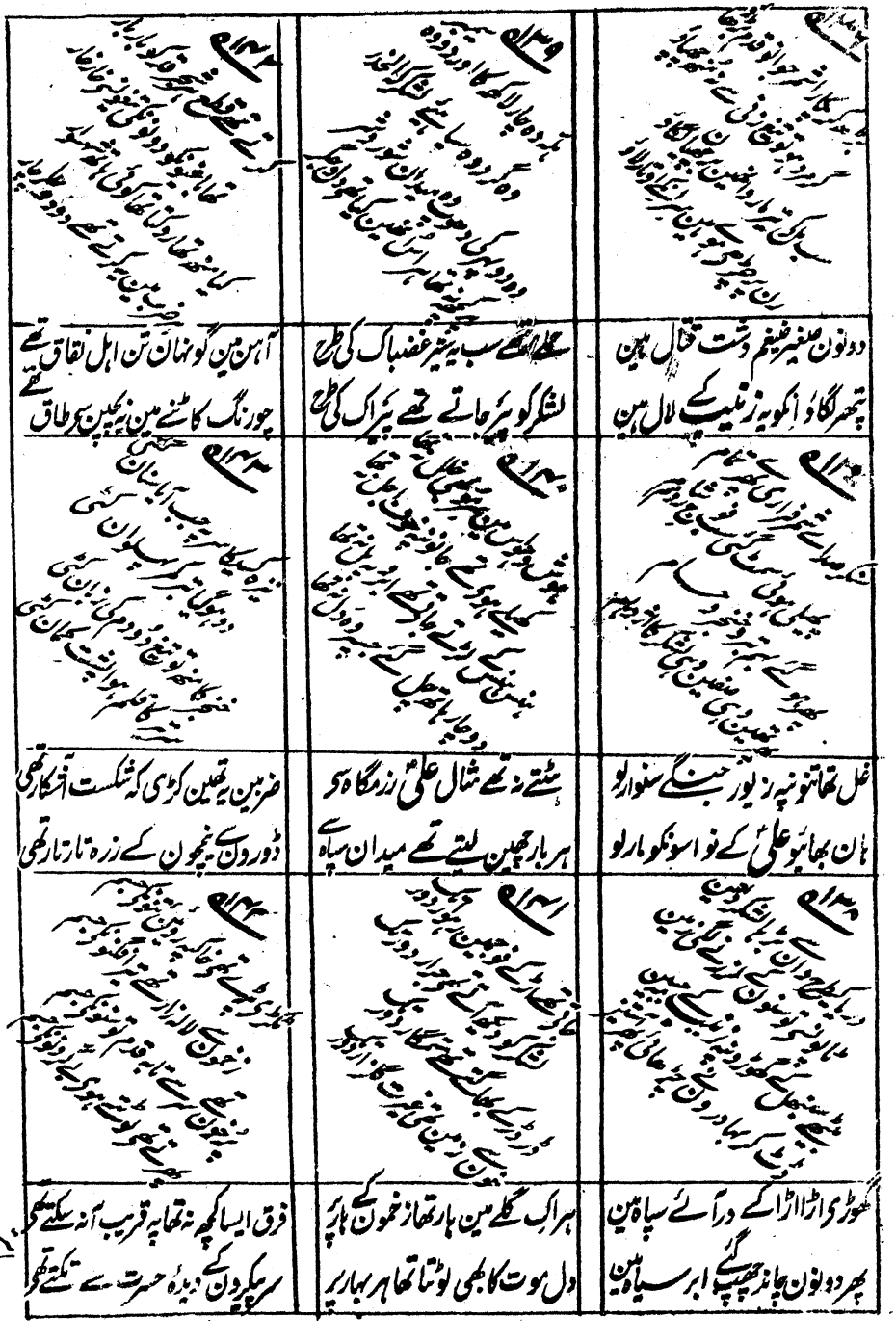
۱۳۲
رگ رگ بدنکی اُنکے کیوں ریسمان تھی
ضعف مین روح بھی تو کشاکش مین جان تھی

۱۳۳
شیرون کے ہاتھ کسی کے نہ آئین گے
سکتے مین ان سوار کا سر لے کے جائین گے

۱۳۴
سرکش جہان پھیر دہین سامان فوت تھے
کیونکر نکل سکے کوئی حلقے سے موت کے

۱۳۵
کثرت سپاہیونکی چپ و راست گھٹ گئی
سر بچ گئے اِدھر تو اُدھر صف اُلٹ گئی

۱۳۶
دونون کے تیغ اِدھر سے اُدھر کھینچتے تھے
چلا رہا ہون اور انھین گھیرتے نہین



دونون صغیر ضیغم دشت قتال ہین
آہن مین گو نہان تن اہل نفاق تھے

پتھر لگاؤ انکو یہ زینب کے لال ہین
چورنگ کاٹنے مین یہ پکپن سے طاق تھے

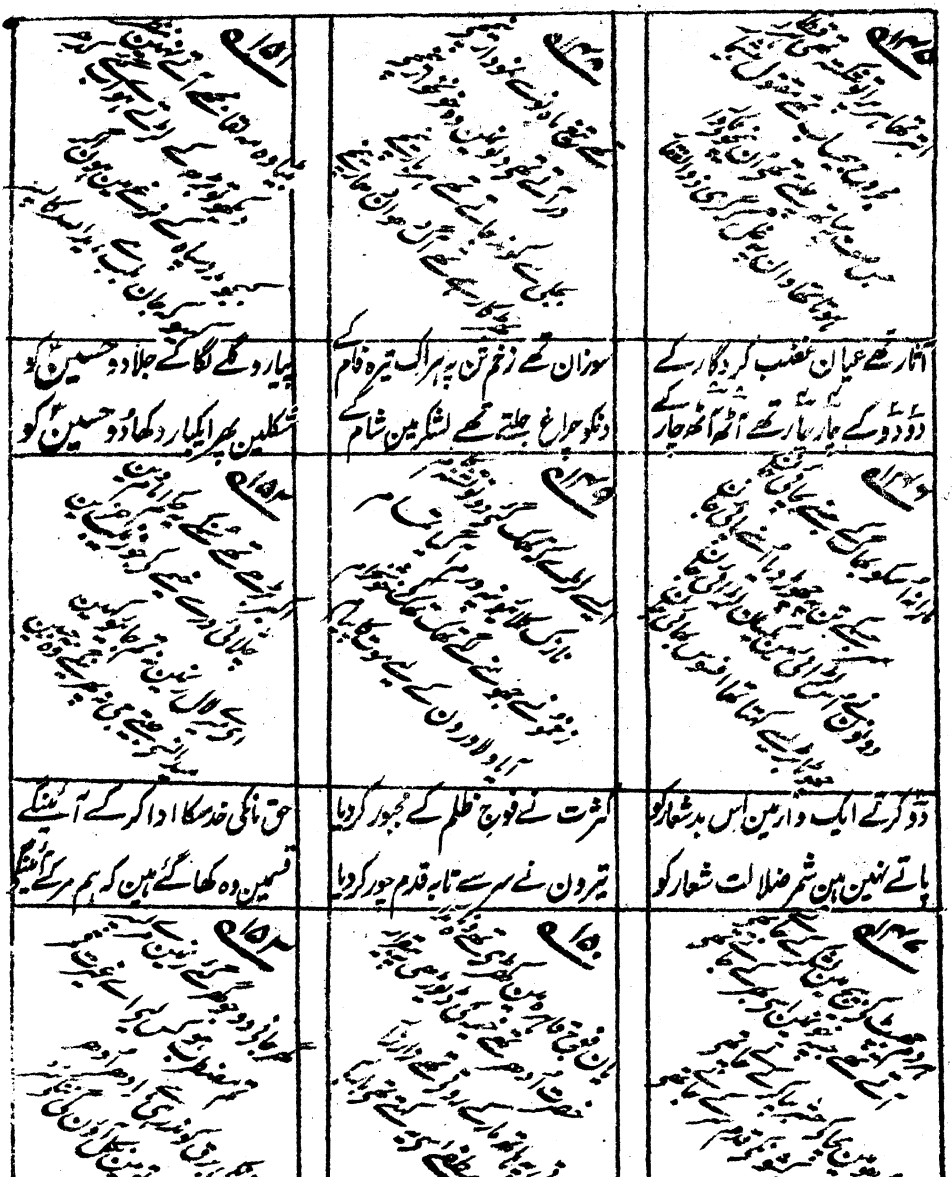
غل تھا تو نیزہ زیور جنگ سنوار لو
ضربین یہ تھین کرری کہ شکست آشکار تھی

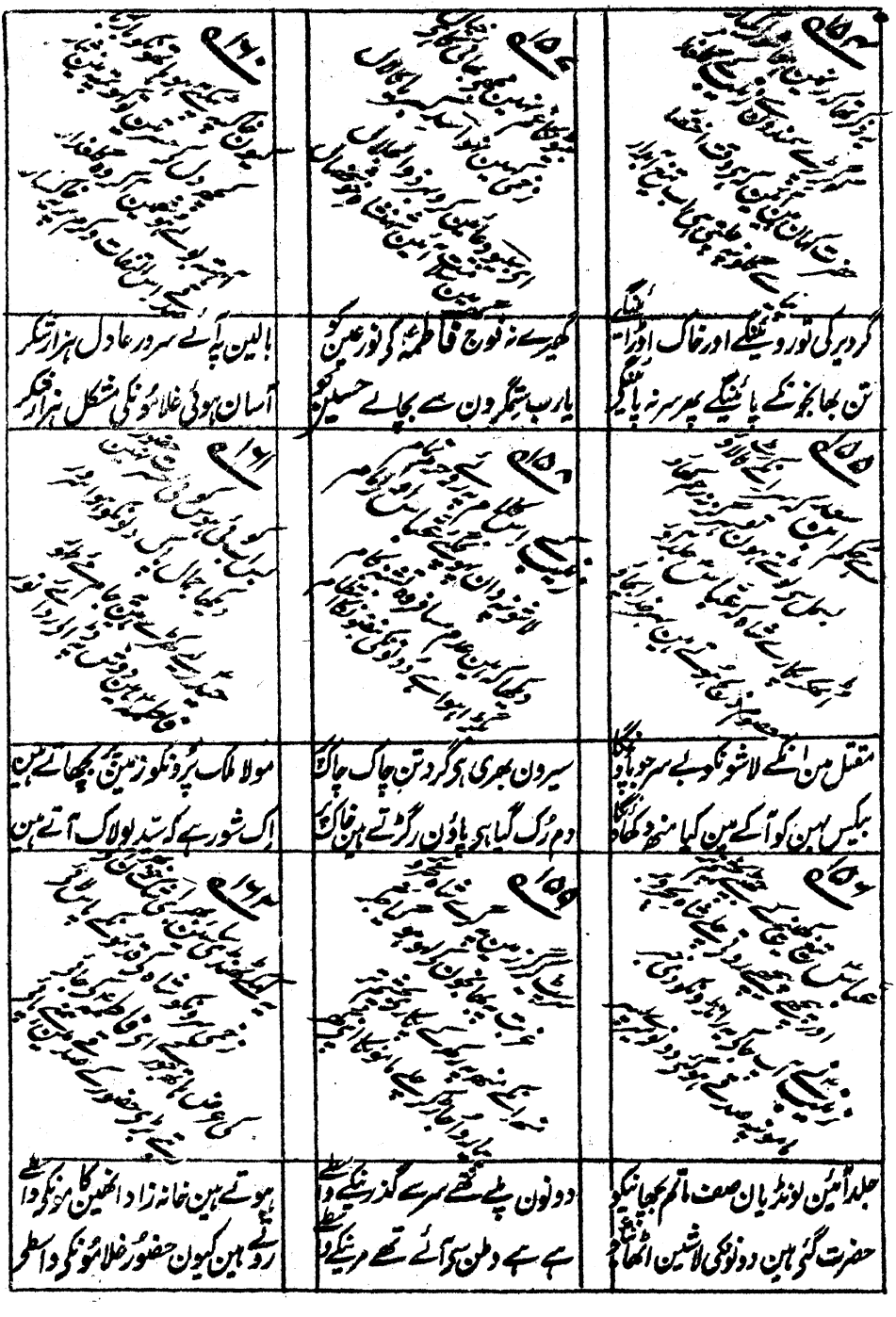
ہان بھائیو علیؑ کے نواسونکو مار لو
ڈورون سے پنجون کے زرہ تار تار تھی

گھوڑی اڑا اڑا کے در آئے سپاہ مین
ہر ایک گلے مین ہار تھا زخمون کے ہار پر

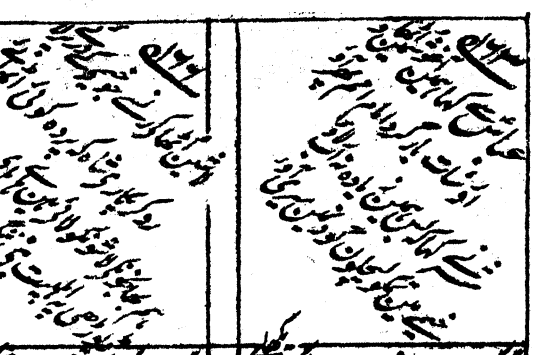
پھر دونون چاند چھپ گئے ابر سیاہ مین
دل موت کا بھی لوٹتا تھا ہر بہار پر

فرق ایسا کچھ نہ تھا یہ قریب آنہ سکتے تھے
سر پیکرون کے دیدۂ حسرت سے تکتے تھے

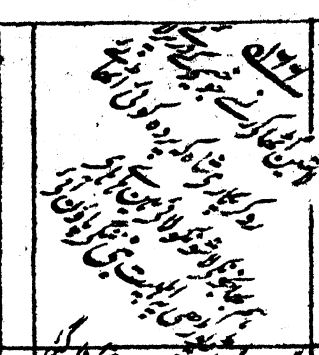




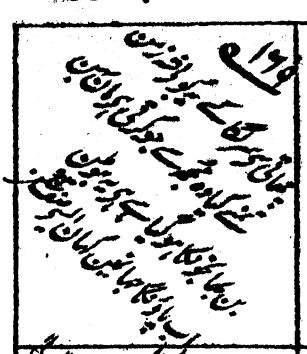
۱۶۳



۱۶۴



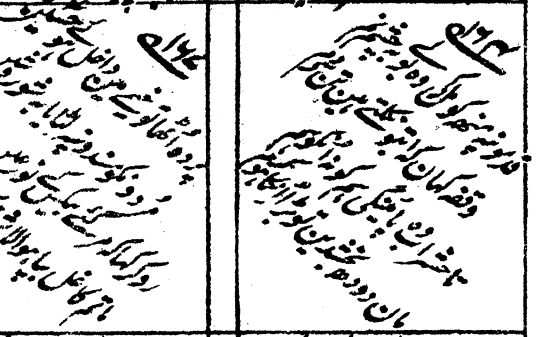
۱۶۹



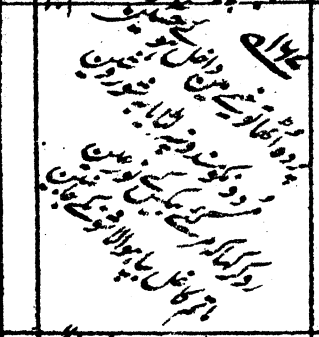
تشنگیں وہ بے نصیب پھر آبدار دیکھلے
ندی ہر اک کی چشم سے اشکوں کی بہ گئی
جان بازیان دکھا کے جہان سے گذر گئی

ماں بھی تمہارے آخری دیدار دیکھلے
زینب پکار کے دل صد چاک یہ کہی
جتلا رہا ہیں ہاتھ سے مرے شیر مر گئے

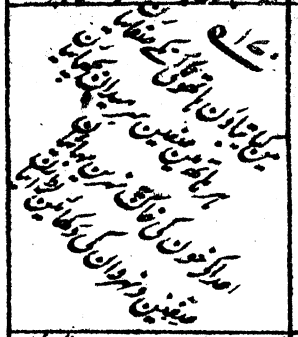
۱۶۲



۱۶۷



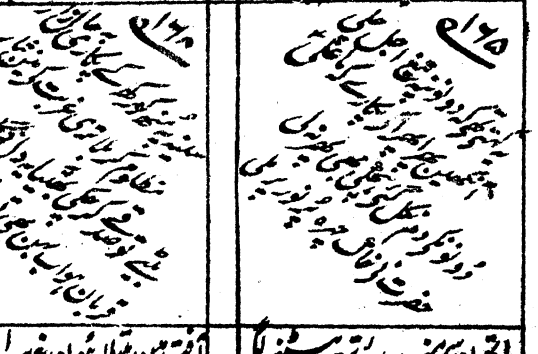
۱۷۰



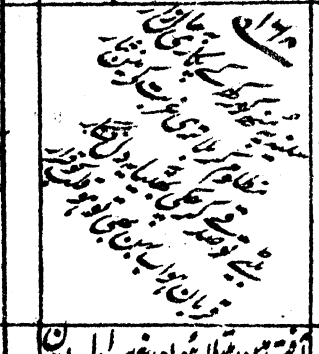
فاقے سے سوئے ملک عدم کوچ کرتے ہیں
چھاتی بھر آئی غم سے جو زہرا کی جائی
اک شور تھا دفاکا اور اہلی اُمنگ کا

حضرت بھی ہیں گواہ کہ ہم پیاسے مرتے ہیں
اٹھکر بلائیں لینے لگی اپنے بھائی کی
نقشہ کھنچا تھا حیدر و جعفر کی جنگ کا

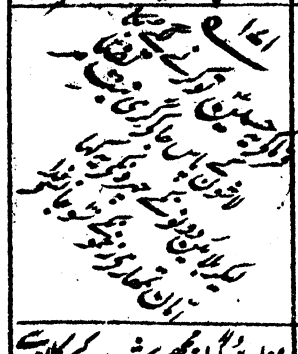
۱۶۵



۱۶۸



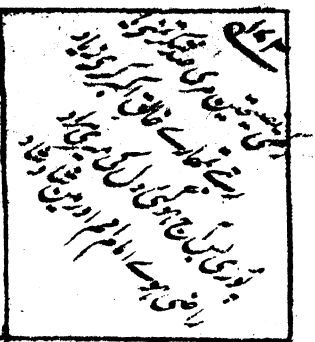
۱۷۱



ہاتھوں سے منہ بدیدۂ تر پیٹنے لگی
آفت میں مبتلا ہوں غریب الدیار ہوں
معلوم ہو گیا مجھے شہ کے کلام سے

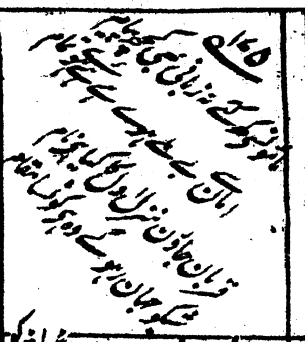
عباس نامدار بھی سر پیٹنے لگی
کچھ ہو سکا نہ مجھ سے بہت شرمسار ہوں
مان صدقہ واری خوب لڑی فوج شام سے

۱۶۴



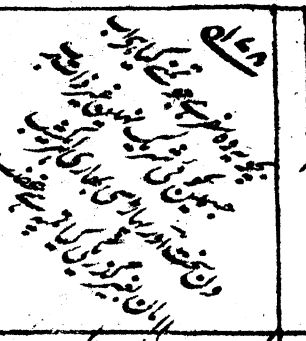
موجود اہلبیت رسالت پناہ ہین
مین دودھ بخشے دتی ہون یہ سب گواہ ہین

۱۶۵



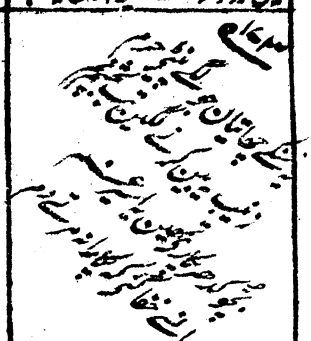
ہے سخت اضطراب دل پاش پاش کو
نکلو نہین کس تپے سے تمہاری تلاش کو

۱۶۶



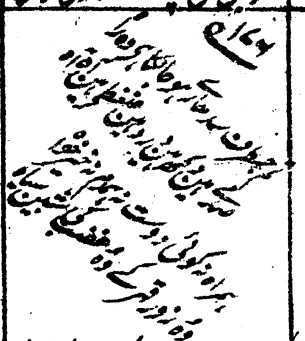
کم سن ہونا بلد ہوگئی دنکے پیاسے ہو
مین نے انھین کو سونپا ہے جنکے نواسے ہو

۱۶۷



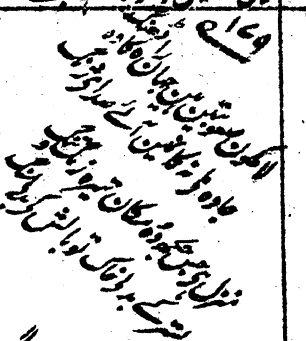
تقصیر ایسی کیا ہوئی زہرا کی جائی سے
کچھ کام آخری نہ لیا اپنی دائی سے

۱۶۸



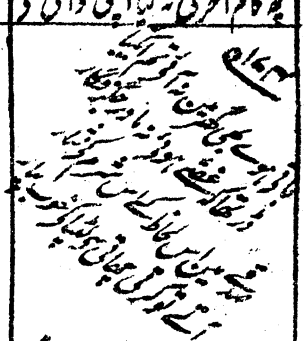
کیونکر جلے نہ دل سے کنول دل کے داغ کا
راتونکو دان گذر نہین شمع و چراغ کا

۱۶۹



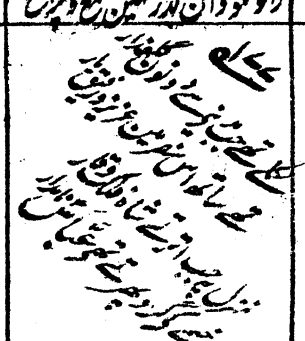
آپس مین ہمکلام بھی ہونے نہ پاؤگے
داری پہ نرم نرم بھی سونے نہ پاؤگے

۱۷۰



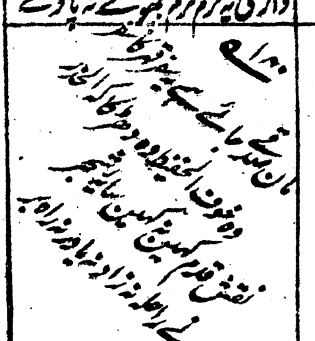
پایا نہ زندہ جان اسی غم مین کھو دیگی
شبیر اب لپٹ لپٹ کے مین لاشو نکو دیگی

۱۷۱



تا صبح بے جگائے نہ بیدار ہوتے تھے
تم دونون رات بھر ملے پہلو مین سوتے تھے

۱۷۲



غفلت مین سو خطر ہین خبردار جائیو
کھٹکا قدم پہ قدم پہ ہے ہشیار جائیو

۱۹۱

۱۹۲

بھائی بھائی بھائی بھائی

بچھڑے ہیں قافلے سے حسینؑ غریب کے

پہلو میں کسکے سوؤ گے دولھا بنے ہوئے

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

جاتا ہے دور نیند کو اسوقت ٹال دو

ثمرہ اسی ریاض کا گلزار خلد ہے

۱ قطعہ
۲ قصیدہ علی ولی مرثیہ حسین بن علی دل
۳ تعریف حال ملاک کلاک
۴ تعریف کرنا جبریل کا بیاب کرنا حسین بن علی تک قدوم
۵ زمین کا ہوی کا جب بن علی تک قدوم
۶ نشانہ کرنا خانوش ہونا آہ
۷ خبر دینا خلق پیدا کرنے کے قدوم
۸ زمین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۹ اعتقاد دینا چھوٹے کا یارب والے
۱۰ زمین دلانا حیدر کا نوکر کے یارب
۱۱ زمین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۱۲ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۱۳ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۱۴ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۱۵ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۱۶ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۱۷ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۱۸ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۱۹ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۲۰ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۲۱ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۲۲ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۲۳ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۲۴ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۲۵ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۲۶ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۲۷ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب
۲۸ حسین کا ہونا حیدر کا نوکر کے یارب

گلزار ہے مجلس کہ یہ رشک چمن آئے
مشتاق سخن جوہر یاں سخن آئے

شفاف دل آئینہ نما ہوتے ہیں اس سے
عشق اس سے یہ غیر از نکرہو دل حسن طلب کو

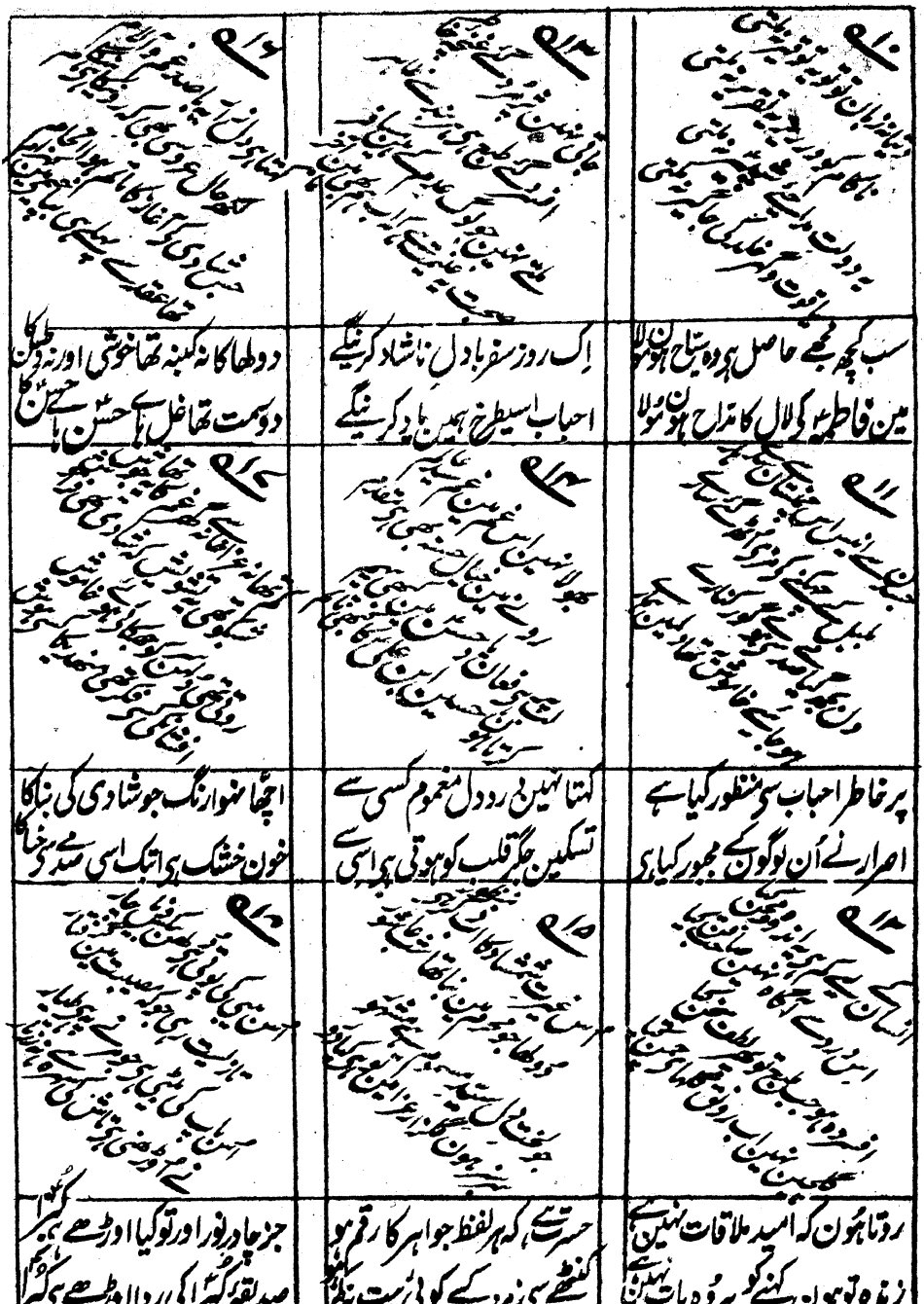
کیا حسن دکھاتے ہیں بتان چگل آرا
یہ ہے وہ سلاسل کہ مسلسل ہوئی اپنا

پیارا کوئی مخلوق نہیں ہے تو یہی ہے
گویائی کی طاقت کسی بیجا نہیں کہتا ہے

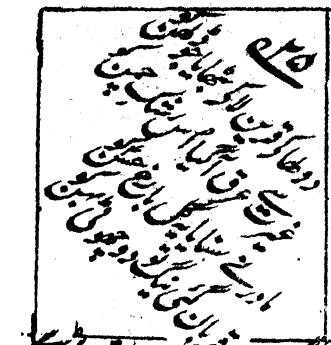
دلبھا ہی کرے چشم کو منظور یہی ہے
غلمان یہی رضوان بھی یہی حور یہی ہے

شاہد ہے خدا یار موافق ہوں تو اسکا
اب فکر ہے کیا ہدیہ مقبول لیے ہوں

شیریں ہے اگر دنکو تو لیلی ہے یہ شب کو
رنگین چمن نظم کے میں پھول لیے ہوں

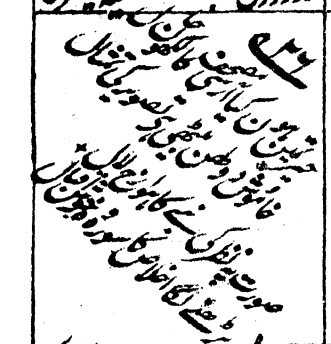


۱۹



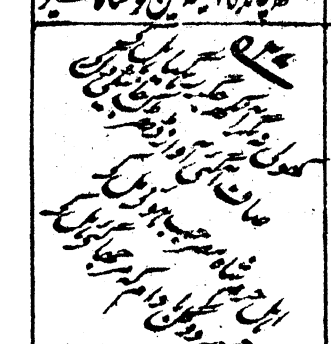
بن پانی زبان خشک ہو اس ماہ لقا کی
چشم آنسوؤں سے تر ہے مصیبت پہ حجاب کی

۲۰



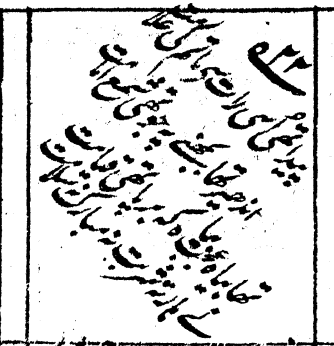
تھا ضبط کا یارا نہ جوان کو نہ مسن کو
شادی تو ہوئی رات کو ماتم ہوا دن کو

۲۱



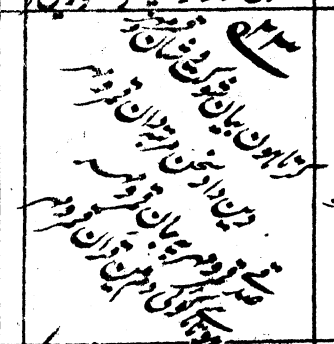
آخر ہے وہ شب رلیست کی مدت سفر کی ہے
شمشیر دو دم سامنے مسند پہ دھری ہے

۲۲



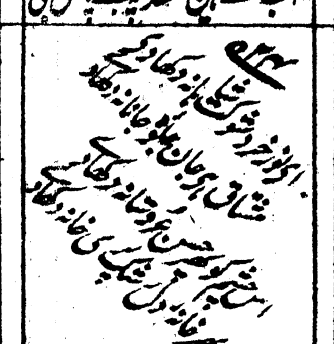
مشتاق دم تیغ تھا دل بن حسن کا
منھ فق تھا رانڈاپے کی تصویر بن دلھن کا

۲۳



افسردہ جو دیکھا ہے چراغ حسنی کو
اب لاتے ہیں مسند پہ نئے پاس نبی کے

۲۴



یوں شاہد مضموں دم فکر سخن آئے
جسطرح کہ ڈالے ہوئے گھونگٹ دلھن آئے

۲۵

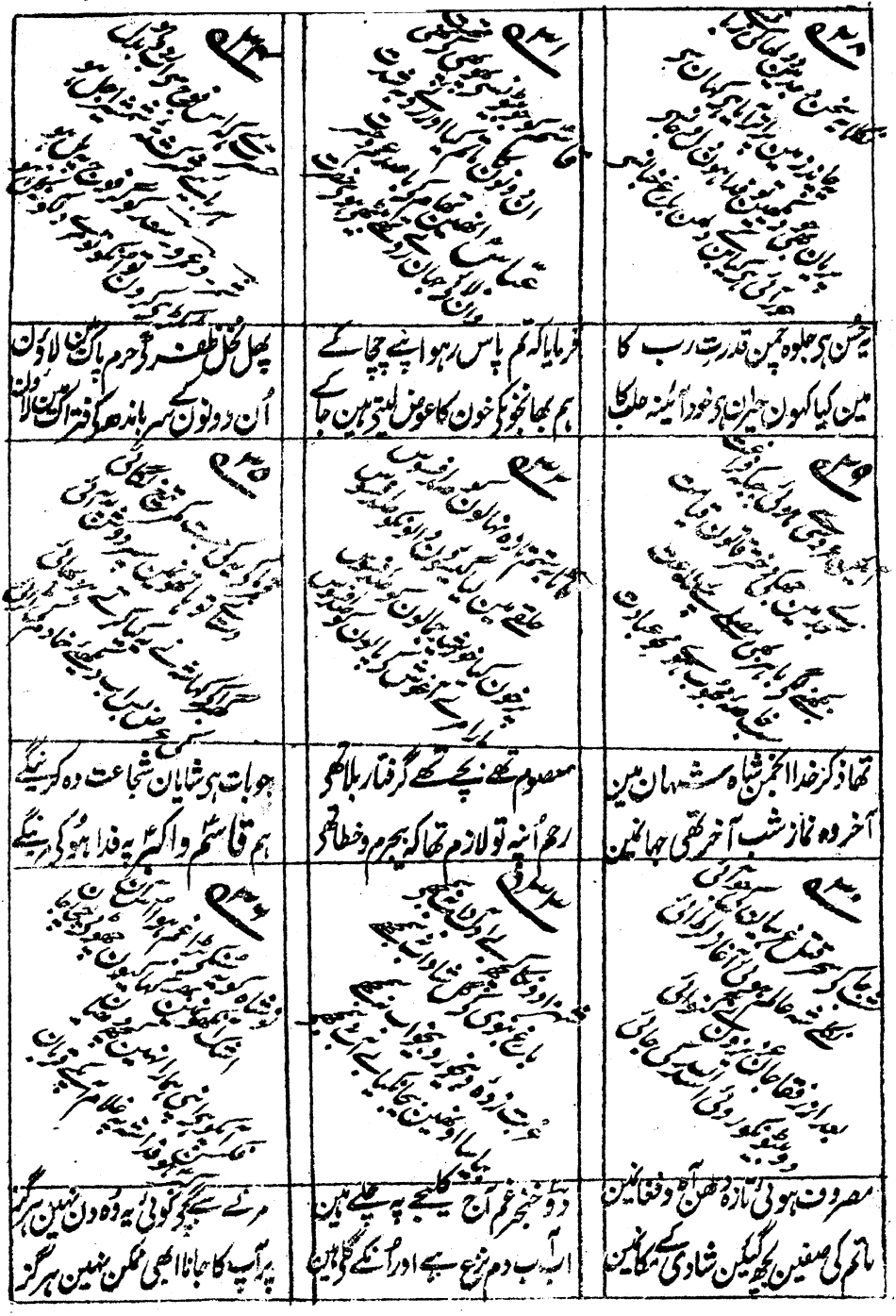
گوسن مین نہایت کم ہے پر تہ مین بڑی ہے
دو روز کی لب تشنہ سکینہ پہ کڑی ہے

۲۶

جلوہ عجب اس دختر خشم و جا نے دیکھا
منھ چاند کا آئینہ مین نو شاہ نے دیکھا

۲۷

شبنم سے گہر مجمع سرسبز گان نظر آئے
دو پھول تہ پنجۂ مرجان نظر آئے



۳۶

حسرت ہی کہ حق سے شہ والا کے اداہوں
بعد اسکے حضور اکبر ذیشان فداہوں

۳۷

تھوں جو بس مین کے تیغ دمنان کھائینگے گر
جائینگے اگر آپ تو ہم جائینگے رنمین

۳۸

تھا می ہون تلق مین جگر اس حبر کو دیکھو
ٹکڑے ہی دل اور چپ ہون مرے صبر کو دیکھو

۳۹

غمگین نہین گو جان ہی دوھا کی دھن مین
شادی ہی کہ اب جاتے ہین دربار حسن مین

۴۰

مجرا کیا جلدی تھی عدم کے سفری کو
اک شاہ کو اور ایک علمدار جری کو

۴۱

رخصت کی خبر خلد مین جا پہونچی ہی صاحب
لینے کو عروس اجل آپہونچی ہی صاحب

۴۲

فرمایا کہ ہان بیچ مین صدقے شہ دین پر
اور رکھدی جبین شکر کے سجدے کو زمین پر

۴۳

کام آؤ مصیبت مین جو عاشق ہو پدر کی
امداد کرو فاطمۂ زہرا کے پسر کی

۴۴

کیا کہکے کہان جوجو گئے کون سے وہ دن تھے
کیا کیا مین گیا بیس برس کیا تھے کیا نہ تھے

۴۵

یون شام کو رن مین آئے تھے شہ دین پر
روز ایسی مصیبت نہ پڑی تھی کسی دین پر



صدمہ ہے کدھر مین حسن سبز قبا پر
تیر آتے ہین اب تو مرے مظلوم چچا پر

یاد الٰہی فراموش ہوا کدم تو قسم لین
گر بات بھی جو روسے کرین ہم تو قسم لین

اشک آنکھ مین ہین زانو پہ سر ہے
معلوم تو ہو کیا انھین منظور نظر ہے

گلزار ارم دیکھتے ہی پھول نہ جانا
قربان گئی انکو کہین پھول نہ جانا

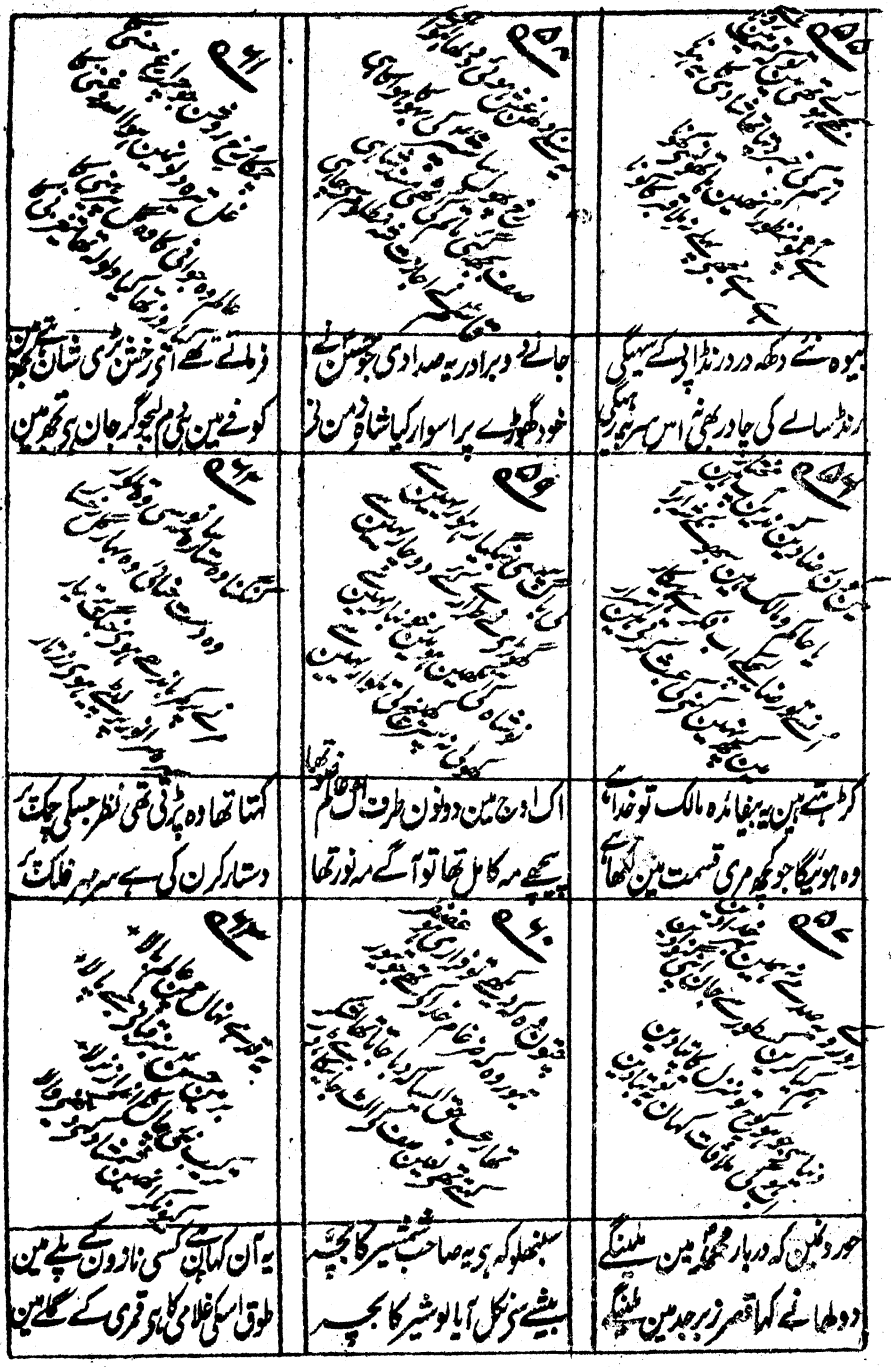
پل بھر کا بھروسا نہین اس دار محن مین
کٹ جائینگے دن ہنسکے کہ اک چشم زدن مین

صدمہ یہین ہوگا جو نہ اب بات کرونگی
کیا مرکے یہ جب آئینگے تب بات کرونگی

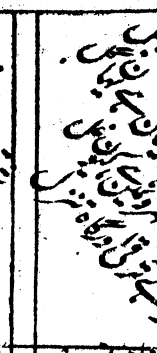
مژدہ کہ ہے اب وصل تمھین جب یاد کرینگے
بلبل کیطرح ہجر مین فریاد کرینگے

کھل جائینگی آنکھین گل امید کھلینگے
دیکھینگی جو اس صبر کے پھل انکو ملینگے

غمدیدہ کو بے آہ و بکا کچھ نہین بنتی
بسمل کو تڑپنے کے سوا کچھ نہین بنتی

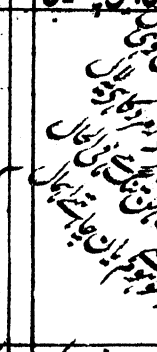


۶۴



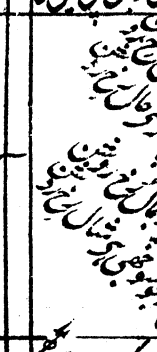
مصحف کی فہم دی دل و جان حسن نے
آئینہ مین آ دیکھا یہ آئینہ دُلھن نے

۶۵



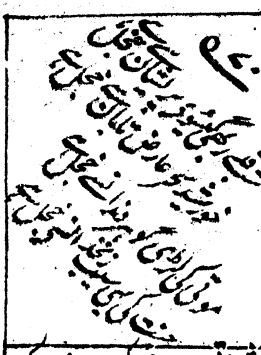
توصیف اگر طبع ہو گستاخ تو لکھون
لکھنے کو قلم عود کی ہو شاخ تو لکھون

۶۶



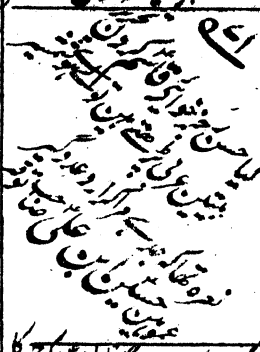
کس حسن سے شاطۂ قدرت نے سجا ہے
نقد دل اسے دیکھ کے دیجیے تو بجا ہے

۶۷



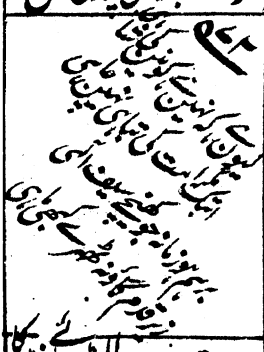
ہان رنگ تو گورا ہے پہ دلخواہ نہین ہے
ڈھلتے ہوئے جوبن کی ہمین چاہ نہین ہے

۶۸



عاجز ہی خرد طبع رواں چل نہین سکتی
اس کوچے مین ذاکر کی زبان چل نہین سکتی

۶۹



منظور ہے اس شمع کو پروانہ نہ دیکھے
دلمین اسے رکھتا ہون کہ بیگانہ نہ دیکھے

۷۰

شرماتی ہی سینے کی صفا نور سحر کو
رشک آتا ہی آئینہ گردون سے قمر کو

۷۱

اک مین بھی ہون گل فاطمہ زہرا کے چمن کا
ٹکڑا مجھے جانو دل پُرخون حسنؑ کا

۷۲

برسین تو درمی دم مین الٹ جائے زمین کا
گر جین تو کلیجہ ابھی پھٹ جائے زمین کا



۴۲
ہر معرکے مین جانپہ ہم کھیل گئے ہین
تلوار ونکی دریا کو سدا جھیل گئے ہین

۴۳
ہر بند مین پھر تیری ہی تقریر دکھا دون
چلتی ہوئی تلوار کی تصویر دکھا دون

۴۴
منظور ہے درد و الم دیس کا بدلہ
لیگی یہ پری کشتہ الماس کا بدلہ

۴۵
یون قتل کر دلیر کے اس تشنہ دہن کو
ٹکڑے بھی نہ لاشے کے ملین شاہ زمن کو

۴۶
یون لڑ صف اعدا سے کہ ہنگام وغا ہے
جس وار سے دادا ترا خیبر مین لڑا ہے

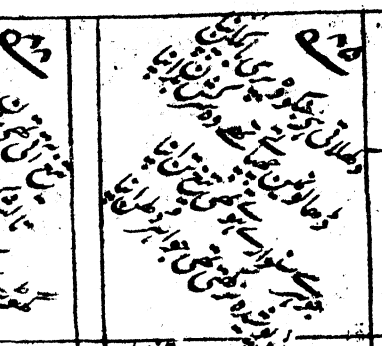
۴۷
پر بار گنہ رہگیا دس تھے تو دسون پر
دھبے نظر آئے تن پر خون فگارون پر

۴۸
خون چشم ہنر برشہ ذیجاہ مین اُترا
گھوڑا وہین اڑا کر صف جگاہ مین اُترا

۴۹
جو بیچ مین زخمی تھا وہ ناخن بجگر تھا
اک ہاتھ اجل کا ادھر اور ایک اُدھر تھا

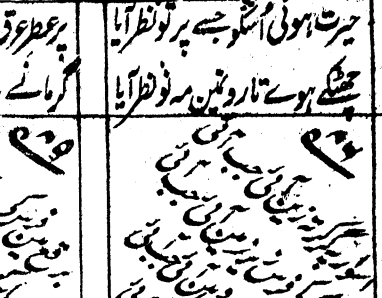
۵۰
نامرد ہوا کھا کے جو تل جاتا تھا کوئی
ٹھنڈا کوئی ہوتا تھا تو جل جاتا تھا کوئی

۶۲



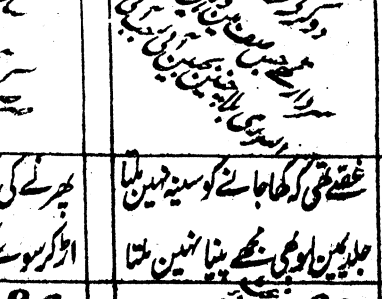
کل تھا کسی شعلے پہ یہ چھل بل نہیں دیکھی
بجلی کو بھی گرنے میں یہ بجل نہیں دیکھی

۶۳



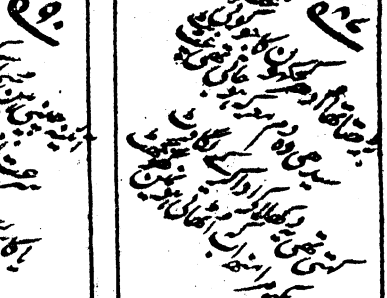
پیراک تلاطم میں ہراساں نہیں ہوتا
ماہی کو کبھی اندیشۂ طوفاں نہیں ہوتا

۶۴



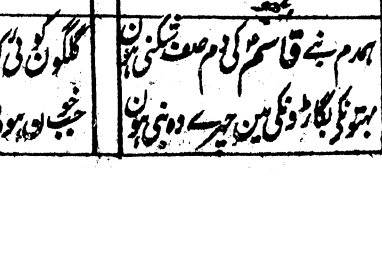
کہتے تھے کہ لعین مثل بھی جینے نہیں دیتے
کیا آفت دوراں ہے کہ تھمنے نہیں دیتے

۶۵



حیرت ہوئی اسکو جسے پر تو نظر آیا
چھٹکے ہوئے تارو نہیں مہ تو نظر آیا

۶۶



غصے تھی کہ کھا جانے کو سینہ نہیں ملتا
جلدی میں لہو بھی مجھے پینا نہیں ملتا

۶۷

ہمدم بنے قاسم کی دم صلح نہ کی ہوں
بہتوں کو پکارا تو نکی میں جہرے وہ نہی ہوں

۶۸

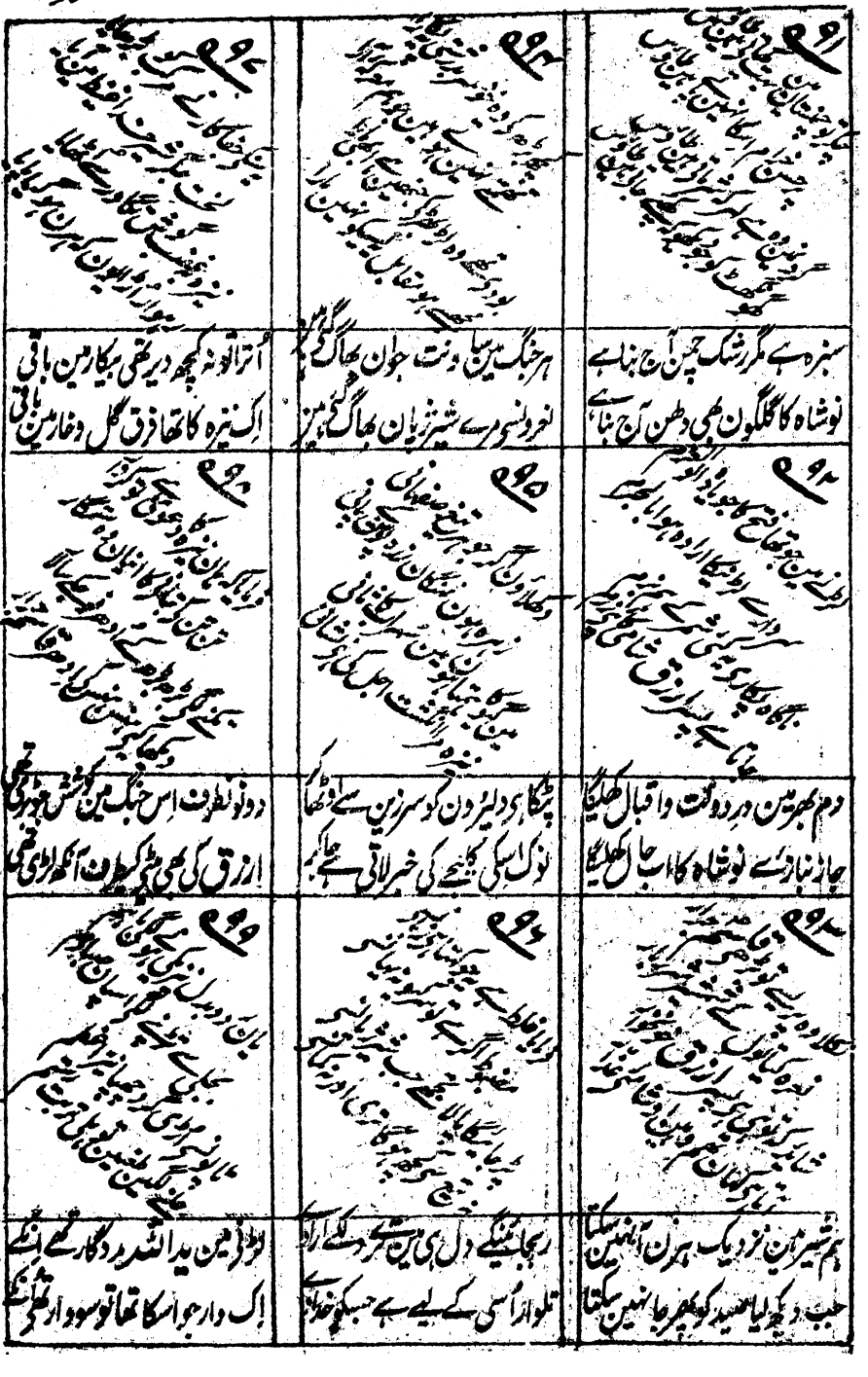
پر عطر عرق میں کبھی بستے نہیں دیکھا
گرمانے پہ بھی اسکو برستے نہیں دیکھا

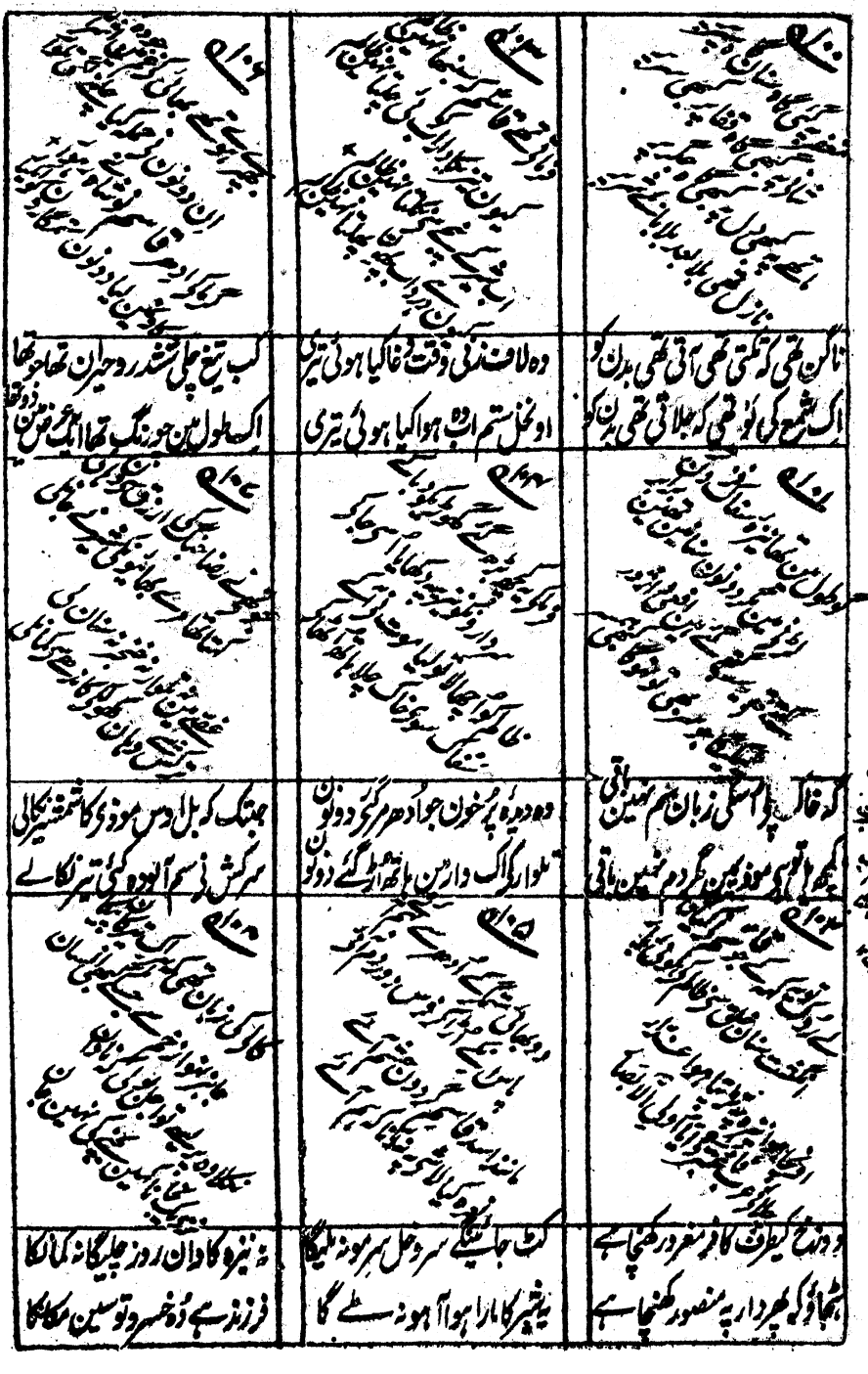
۶۹

پھرنے کی جگہ جب نہیں پاتا ہے زمیں پر
اڑ کر سوے گردوں اتر آتا ہے زمیں پر

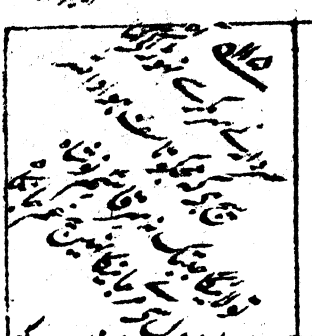
۷۰

گلگوں کوئی کیا اس سے ہو پھر ہمسر و ہمرنگ
جب خوں ہوئی تب پھر بنی جنا اسکے قد و رنگ



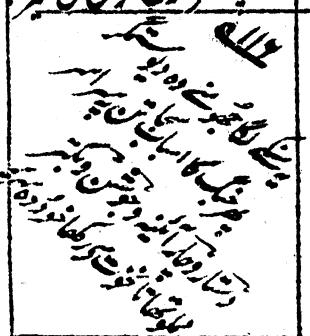


۱۰۹



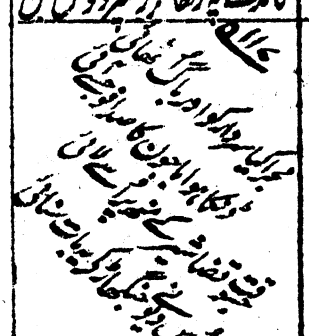
بھائی مرے یہ کشتۂ شمشیر پڑے ہین
میرے بھی کلیجے پہ کئی تیر پڑے ہین

۱۱۰



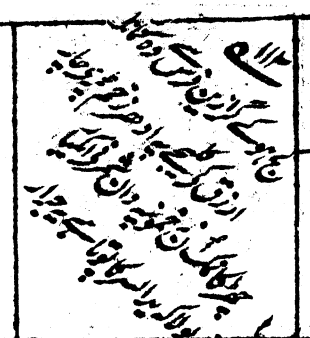
پائیگا نہ اِک ہاتھ مین کاشانۂ کمان کا
ٹوٹا نظر آئے گا تجھے خانہ کمان کا

۱۱۱



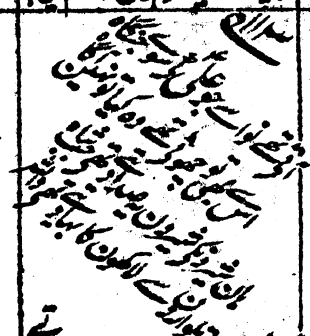
سمائہ خطا کار چلی تیغ جو سن سے
دو ٹکڑے کمان ہو گئی سر اڑ گیا تن سے

۱۱۲



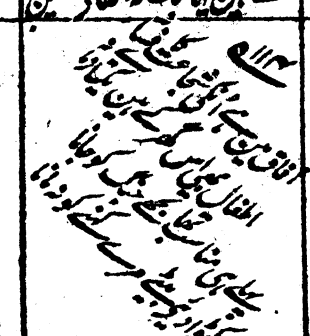
کیون کر نہ شجاعان جہان محو فنا ہون
یہ چار تھے کیا سو ہون تو اکرم من فان ہون

۱۱۳



گٹ کٹ گئے سر اتنے کہ پائے نہین جاتے
گنتے ہین یہانتک کہ اُٹھائے نہین جاتے

۱۱۴



افسوس نشان مٹ گیا اُن نامورون کا
سردار کو بھی غم ہوا تیرے پسرون کا

۱۱۵

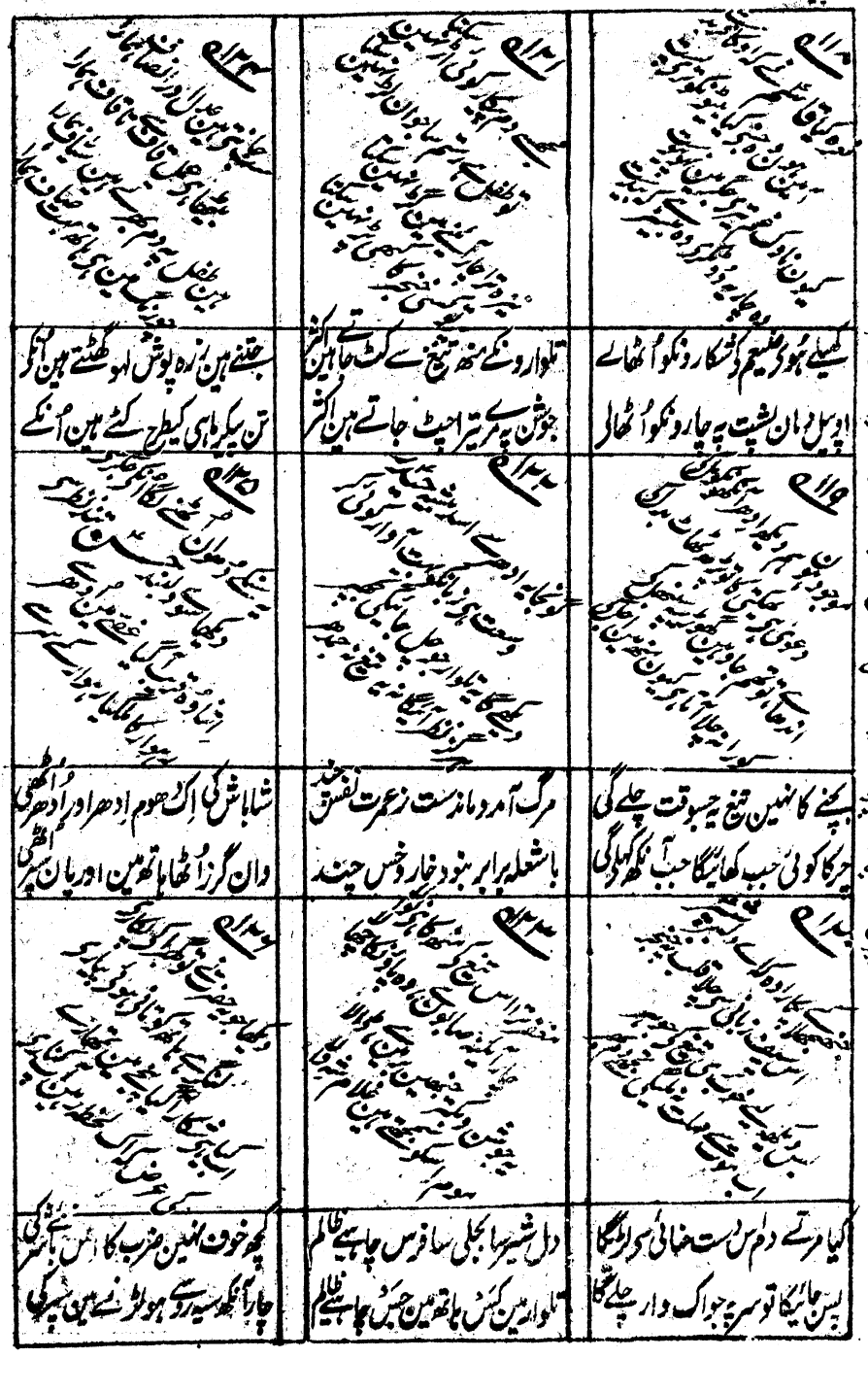
چوزنگ کر اک ہاتھ مین شمشیر سے جا کر
لے چار دنکے خون کا عوض ان سے اک سر

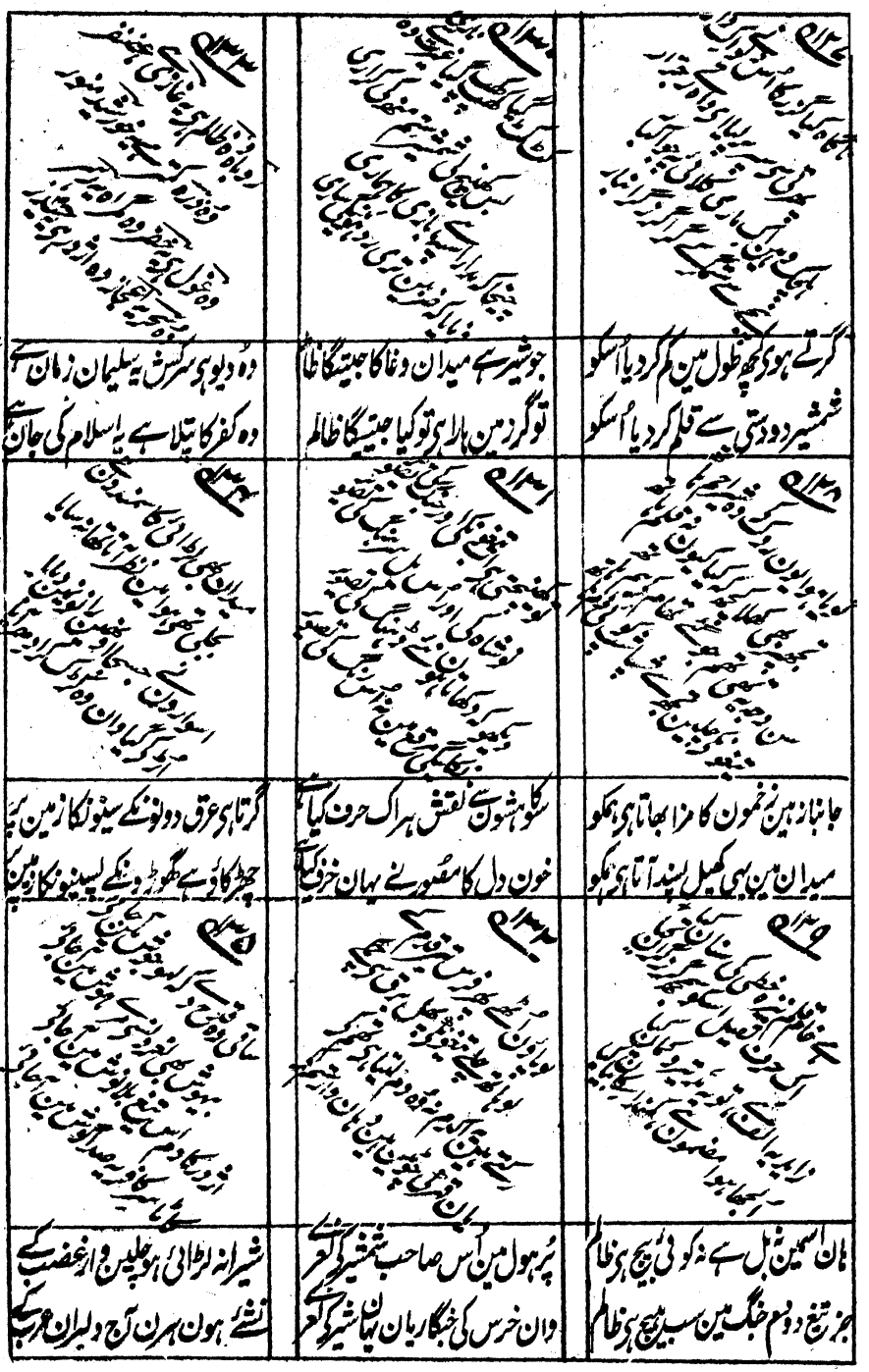
۱۱۶

تلوار وہ باندھی کہ نظر ٹھہرے نہ جسپر
کاندھے پہ رکھا گرز سپر دوش بدن پر

۱۱۷

زخمی ہے جگر آنکھ مین تاریک جہان ہے
مارا ہے مرے بیٹے کو جسنے وہ کہان ہے





۱۲۸
گرتے ہوے کچھ طول مین کم کردیا اُسکو
شمشیر دودستی سے قلم کردیا اُسکو

۱۲۹
جو شیر ہے میدان وغا کا جیتیگا ظالم
تو گرز مین مارے تو کیا جیتیگا ظالم

۱۳۰
وہ دیو ہی سرکش یہ سلیمان زمان ہے
وہ کفر کا پتلا ہے یہ اسلام کی جان ہے

۱۳۱
جانباز ہین نرغمون کا مزا بھاتا ہی ہمکو
میدان مین یہی کھیل پسند آتا ہی ہمکو

۱۳۲
خون دل کا مصور نے یہان خرچ کیا ہے
سو کاہشون سے نقش ہر اک حرف کیا ہے

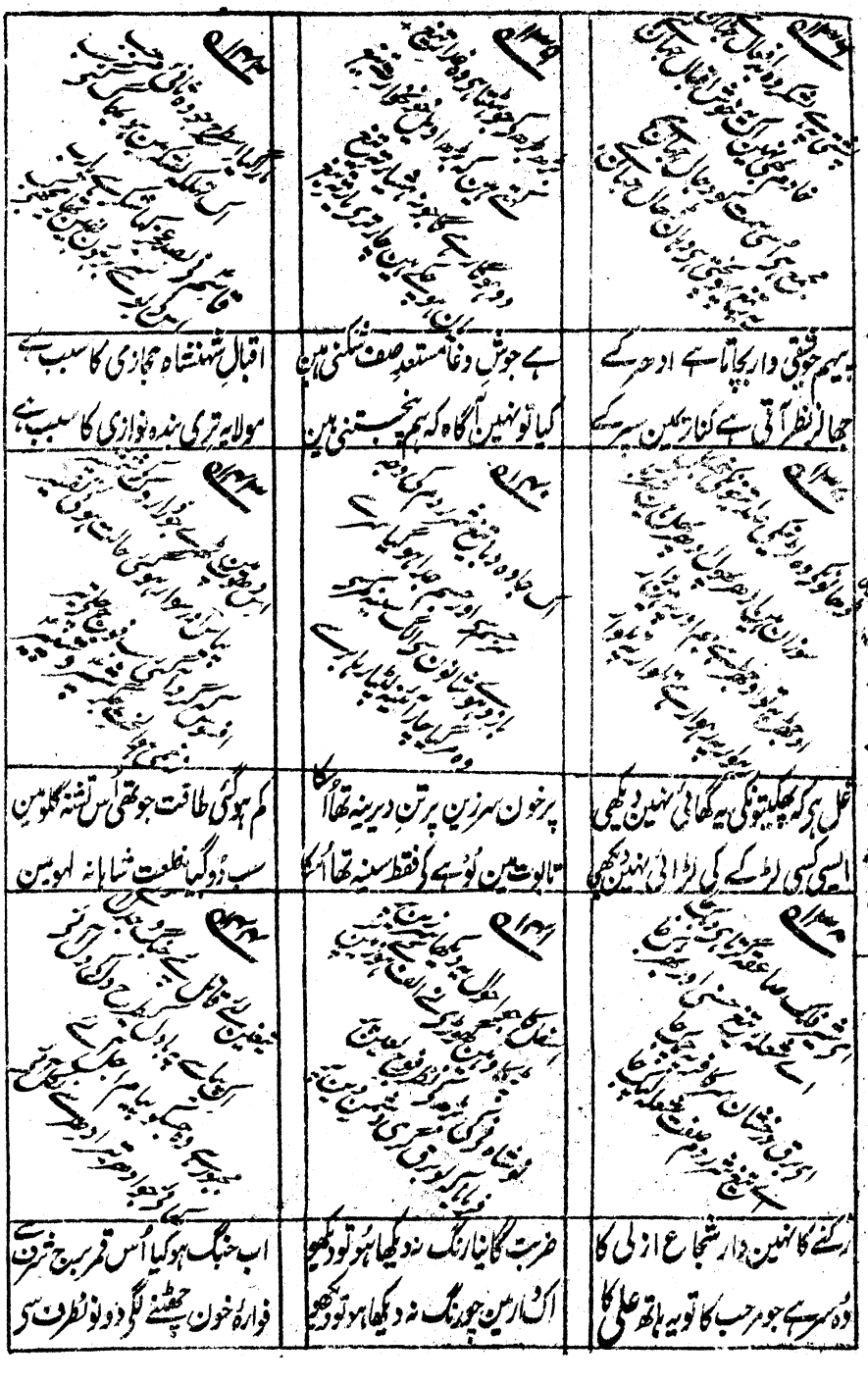
۱۳۳
گرتا ہی عرق دونونکے سینونکا زمین پر
چھڑکاؤ ہے گھوڑونکے پسینونکا زمین پر

۱۳۴
جانباز ہین نرغمون کا مزا بھاتا ہی ہمکو
میدان مین یہی کھیل پسند آتا ہی ہمکو

۱۳۵
ہان اسمین تامل ہے نہ کوئی پیچ ہی ظالم
جز تیغ دودم جنگ مین سب ہیچ ہی ظالم

۱۳۶
پُر ہول مین اُس صاحب شمشیر کا لعنے
واں خرس کی خبگاریان یہاں شیر کا لعنے

۱۳۷
شیرانہ لڑائی ہو جلیں دل ارغضب کے
نشے ہون ہرن آج دلیران عرب کے



۱۳۸
بیٹھے ہیں جو قبضہ دار بچاتا ہے ادھر کے
جھالر نظر آتی ہے کنارِ کمین سر کے

۱۳۹
ہے جوش و خا مستعدِ صف شکنی ہیں
کیا تو نہیں آگاہ کہ ہم بخت بلند ہیں

۱۴۰
اقبالِ شہنشاہِ حجازی کا سبب ہے
مولا یہ تری بندہ نوازی کا سبب ہے

۱۴۱
غل ہے کہ پھلیتوں کی یہ گھاٹی نہیں دیکھی
ایسی کسی لڑکے کی لڑائی نہیں دیکھی

۱۴۲
پر خون سرزین پر تنِ دیرینہ تھا اُس کا
تالوت میں لوہے کے فقط سینہ تھا اُس کا

۱۴۳
کم ہو گئی طاقت جو تھی اُس تشنہ گلو میں
سب دُھو گیا خلعت شاہانہ لہو میں

۱۴۴
رکنے کا نہیں زور شجاع ازلی کا
وہ سر ہے جو مرحب کا تو یہ ہاتھ علی کا

۱۴۵
ضربت کا نیا رنگ نہ دیکھا ہو تو دیکھو
اک بار یہ جوہر نہ دیکھا ہو تو دیکھو

۱۴۶
اب جنگ ہو کیا اُس قمر برج شرف سے
فوارہ خون چھٹنے لگا دونو طرف سے



۱۴۵
جانین گدھرا اکبر بھی دکھائی نہین دیتے
اب سبط پیمبر بھی دکھائی نہین دیتے

۱۴۶
دم رک گیا بیہوش ہوے فرط عطش سے
گھوڑے سے گرے جب تو افاقہ ہوا غش سے

۱۴۷
اُسنے کہا قاسمؑ کیطرف ہاتھ اُٹھاکے
واللہ کہ مین قتل اسے کرتا ہون جاکے

۱۴۸
اُسنے کہا شخص اول شب تم سے یہ معذور ہوا ہے
تو دیکھ تو تلوارون سے کیا چور ہوا ہے

۱۴۹
تیور اگئے بند آنکھین ہوئین ڈھلگیا منکا
دو ٹکڑے ہوا کاسۂ سر ابن حسنؑ کا

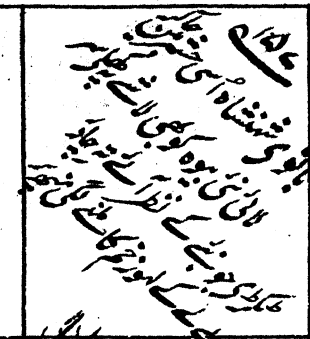
۱۵۰
روتا ہون کہ ہنگام سفر آپ نہین ہین
بابا تو ہین لاشے پہ مگر آپ نہین ہین

۱۵۱
سر کاٹنے کی فکر مین شمشیر بکف ہے
ظالم کی نظر حلق مبارک کیطرف ہے

۱۵۲
ٹکڑے ہوا دب کے تن اطہر قاسمؑ
پس پس گیا ٹاپون کے تلے پیکر قاسمؑ

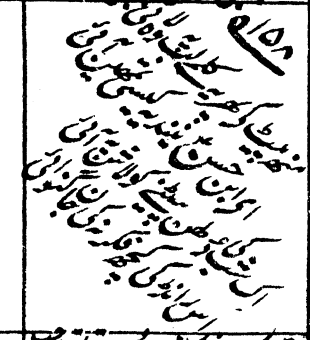
۱۵۳
عباسؑ دلاور تن صد پاش پہ روئے
تا دیر حسینؑ ابن علیؑ لاش پہ روئے

۱۵۴



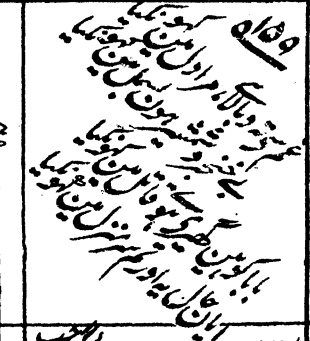
یہ بھی تجھ اے رشکِ قمر تاک گئی کسکی
اس چاند سے مکھڑے کو نظر لگ گئی کسکی

۱۵۵



مرنا تو یہ میرا ہے تمھارا انہین بیٹا
دو رانڈ نہین ہین اور کوئی سہارا انہین بیٹا

۱۵۶



ماتم چمن شیر الٰہی مین بپا تھا
اک حشر کا غل خیمۂ شاہی مین بپا تھا

۱۵۷

قدمون سے جبین بادل صد چاک لگائی
بالون پہ بھی رخسار و نیہ بھی خاک لگائی

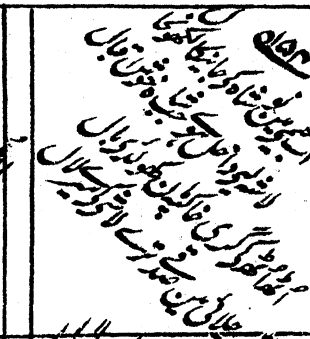
۱۵۸

تھی دل کو خبر اسکو کسی منھ سے دھوتی تھی صبا
مین رات سے اس دن کے لیئے روتی تھی صبا

۱۵۹

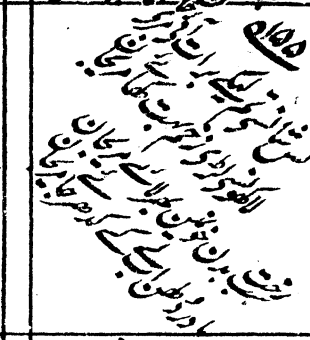
بستی بھی ہے کچھ قبر جہان ہوئیگی صاحب
یہ تو کہو شب آج کہان ہوئیگی صاحب

۱۶۰



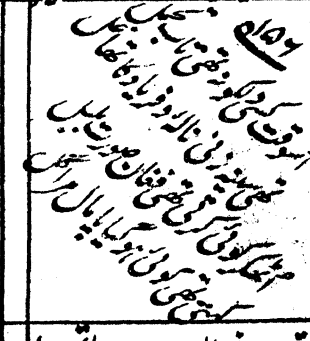
سنتے بھی نہین آپ نے کیا خاک کہونگی
صاحب اجازت ہے کہ تربت پہ نہ روئین

۱۶۱

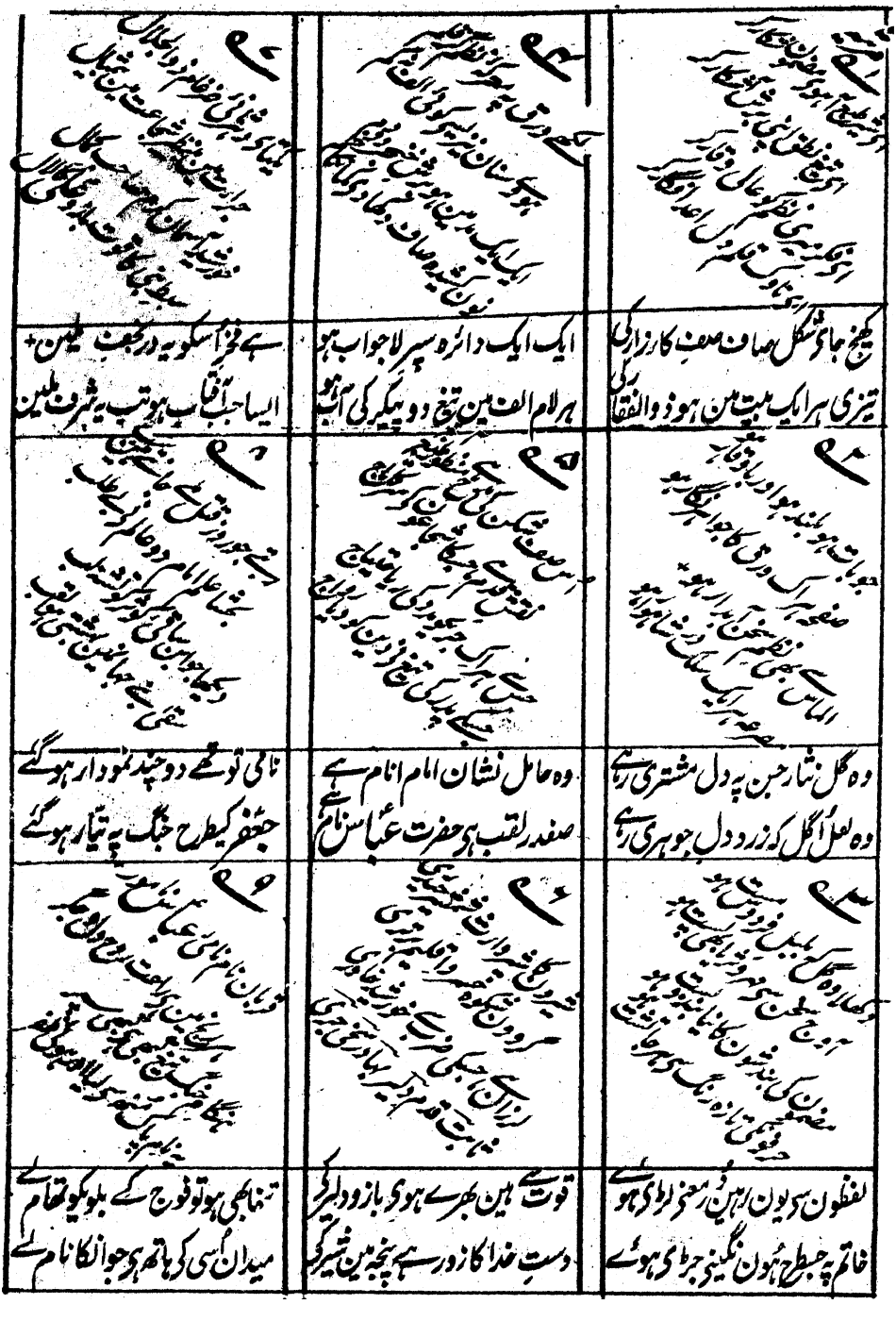


ہم نظم سخن کی کبھی محتاج نہین ہین
افسوس کہ مجلس مین انیس آج نہین ہین

۱۶۲



چال اپنی بھی کھو بیٹھینگے جو تقلید کرینگے
حال مین حضرت مری تائید کرینگے



کھنچ جائے شکل صاف صفِ کارزار کی
تیزی ہر ایک بیت میں ہو ذوالفقار کی

ایک ایک دائرہ سپر لاجواب ہو
ہر لام الف میں تیغ دو پیکر کی آب ہو

ہے فخر اسکو یہ درجنب ملین +
ایسا جب آفتاب ہو تب یہ شرف ملین

وہ گل نثار جن پہ دل مشتری رہے
وہ لعل اگل کہ زر دل جوہری رہے

وہ حامل نشان امام انام ہے
صفدر لقب ہی حضرت عباس نام ہے

نامی تو تھے دو چند نمودار ہو گئے
جعفر کیطرح جنگ پہ تیار ہو گئے

لفظوں سے یوں رہیں نہ معنی لڑی ہوئے
خاتم پہ جسطرح ہوں نگینے جڑی ہوئے

قوت سے ہیں بھرے ہوئے بازو دلیر کے
دست خدا کا زور ہے پنجہ میں شیر کے

تنہا بھی ہو تو فوج کے بلو کو تھام لے
میدان اُسی کی ہاتھ ہے جو انکا نام لے

۱۰

لیکن غلام ابنِ امیر عرب ہو تمین
ہر حال مین انھین سے اعانت طلب ہو تمین

۱۱

پھرنے لگے جنود معانی نگاہ مین
کرتا کا ہوا صریر قلم کا سپاہ مین

۱۲

روح علی ہین جانِ حسین شہید ہین
تا بت یہ ہے یہین کہ یہی ہین سعید ہین

۱۳

پیش نگاہ صورتِ جرار کھینچ دون
تصویر حرب و ضرب علمدار کھینچ دون

۱۴

پسپا ہین گھاٹ سے جو صفین بھی ہٹ گئی
اکثری ہوتی ہے خوب سے بدی چڑھی ہوئی

۱۵

ہلچل پڑ گئی شیر کی تیغ آزمائی سے
ساونت اب وہ ہے جو نہ سر کے لڑائی سے

۱۶

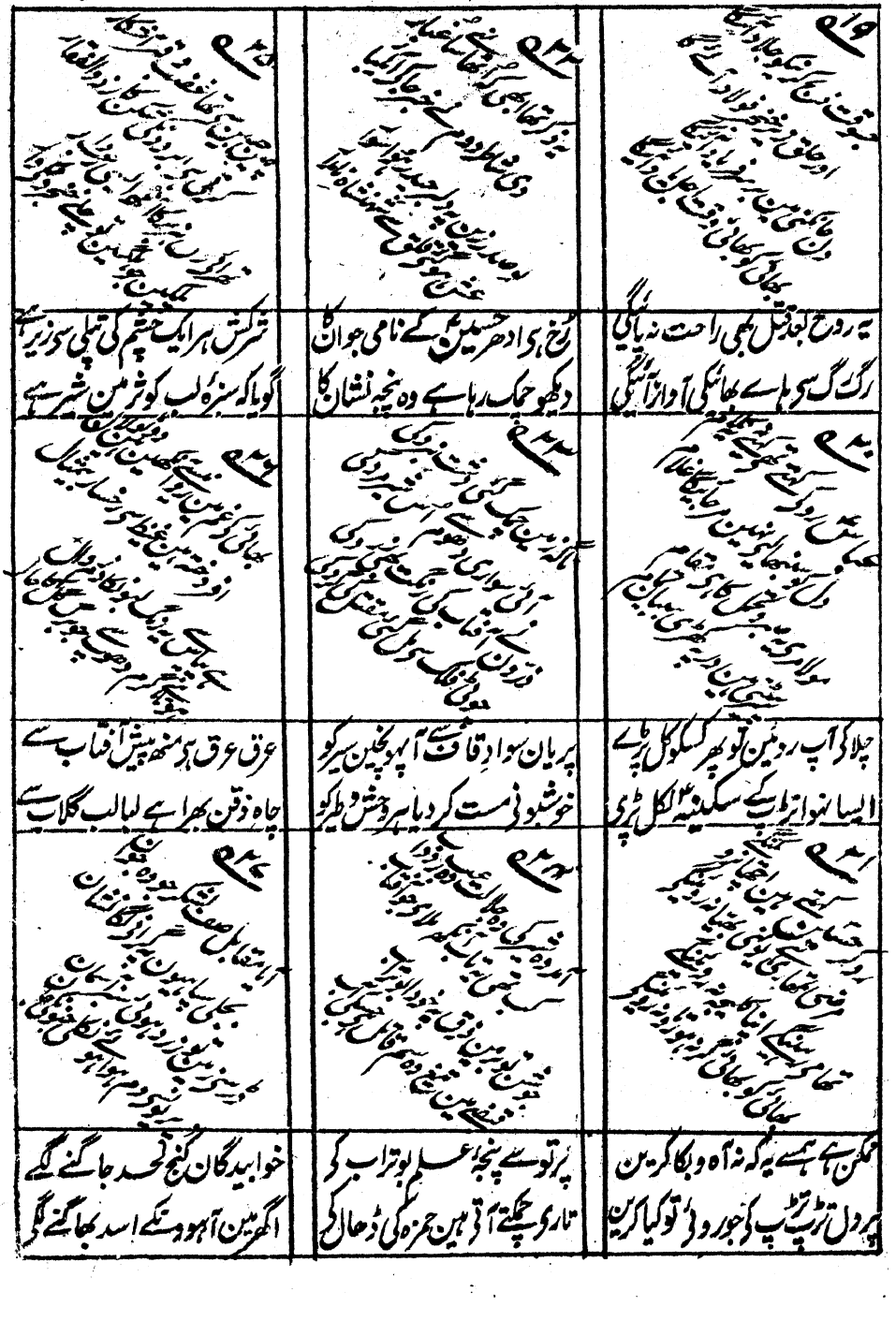
میدان سے رخ پھرا ہی ہر اک رو سیاہ کا
گویا الٹ گیا ہے مرقع سپاہ کا

۱۷

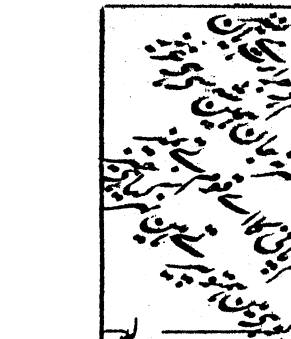
جینے نہ دینگے شاہ کو صدمے جدائی کے
روتی ہین منھ دھر کے ہوئی شانے پہ بہن

۱۸

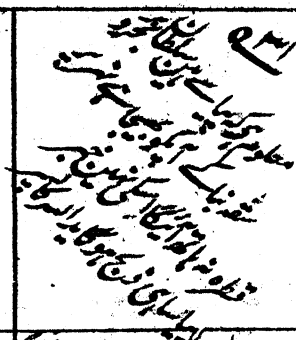
جو غم ہوا وہ جانِ حزین آج سہ گئی
حسرت تمھاری سامنے مرنے کی رہ گئی



۳۰



۳۱

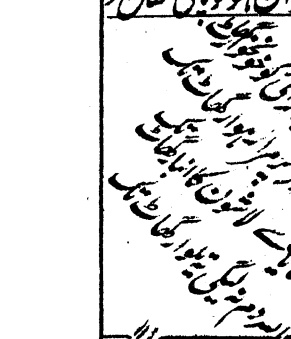


۳۲

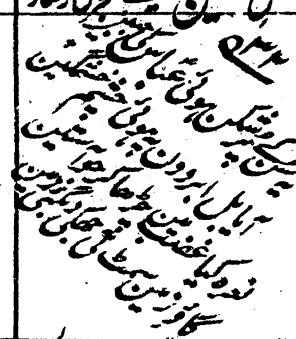
کس کے خونمین نیزہ خطی جوانون کے
حق سی دلرین کی انہم نہ شہ ذوالفقار کے
جلجائین جن جو تیغ شرر دم سنبھال لین

ٹوٹے کمانین کھل گئے شقے نشانون کے
حلق حسین کاٹینگے خنجر کی دھار سے
گر آگ کا کنوان ہو تو پانی نکال لین

۳۳



۳۴

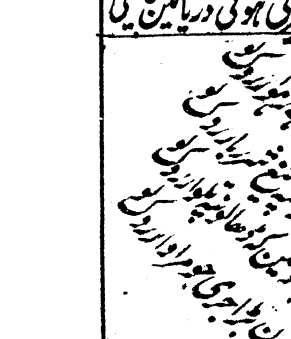


۳۵

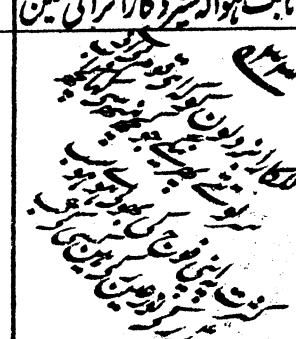
ہے زور شیر ہاتھ مین شمشیر کشائی کا
خنجر بھی تھرتھرا گیا سارا ترائی مین
روکیگا جو لعین اسے خونمین ڈبائیگی

آتا ہی شیر چھوڑ دو رستہ ترائی کا
ثابت ہوا کہ شیر ہی کارا ترائی مین
مچھلی سی پیرتی ہوئی دریا مین جائیگی

۳۶



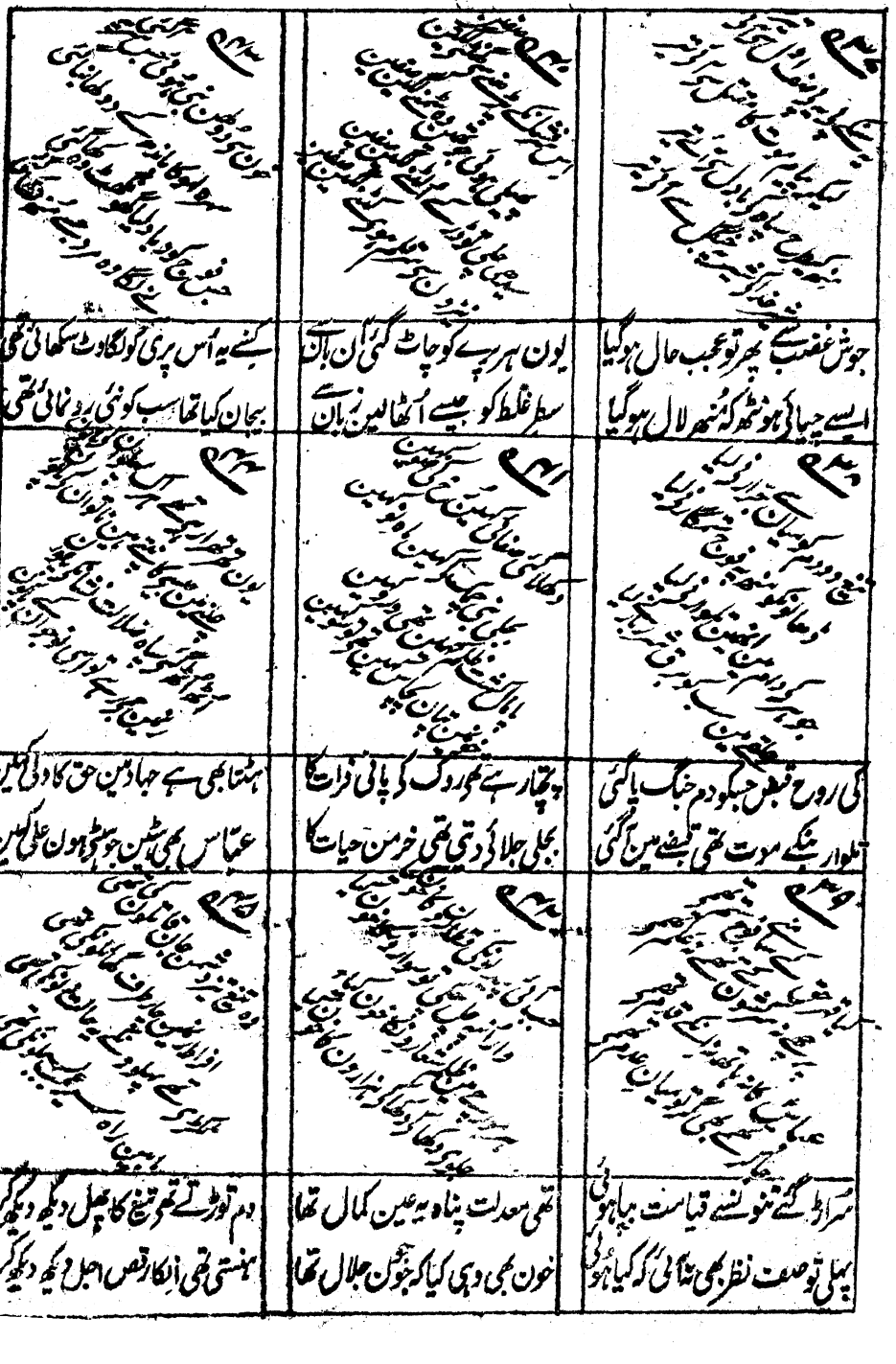
۳۷



۳۸

دریا کی موجین مارتی ہین ساحل کی باس چار صفین ہین جمی ہوئی
ہم شیر بچہین ہین غضب مین جو آئینگے
تیغ دو دم دکھاتی ہے آج اپنی کاٹ کو

چاروں صفون کو توڑ کے دریا بہائینگے
لاشون سے پاٹ دیتا ہون دریا کی پاٹ کو



جوش غضب سے پھر تو عجب حال ہو گیا
ایسے چیائی ہونٹھ کہ مُنھ لال ہو گیا

یوں ہر رپے کو چاٹ گئی اُن بان کی
سطر غلط کو جیسے اُٹھا لیں زبان سے

کہنے یہ اُس پری کو لگاوٹ سکھائی تھی
بچان کیا تھا سب کو نئی رہ نمائی تھی

تیغ دو دم کو ہاتھ مین لیکر جو رہ گیا
دشمن کو اُسکے ہاتھ مین مرنا نظر آیا

کی روح قبض جسکو دم خنجر نے آگئی
تلوار بنکے موت تھی قبضے مین آگئی

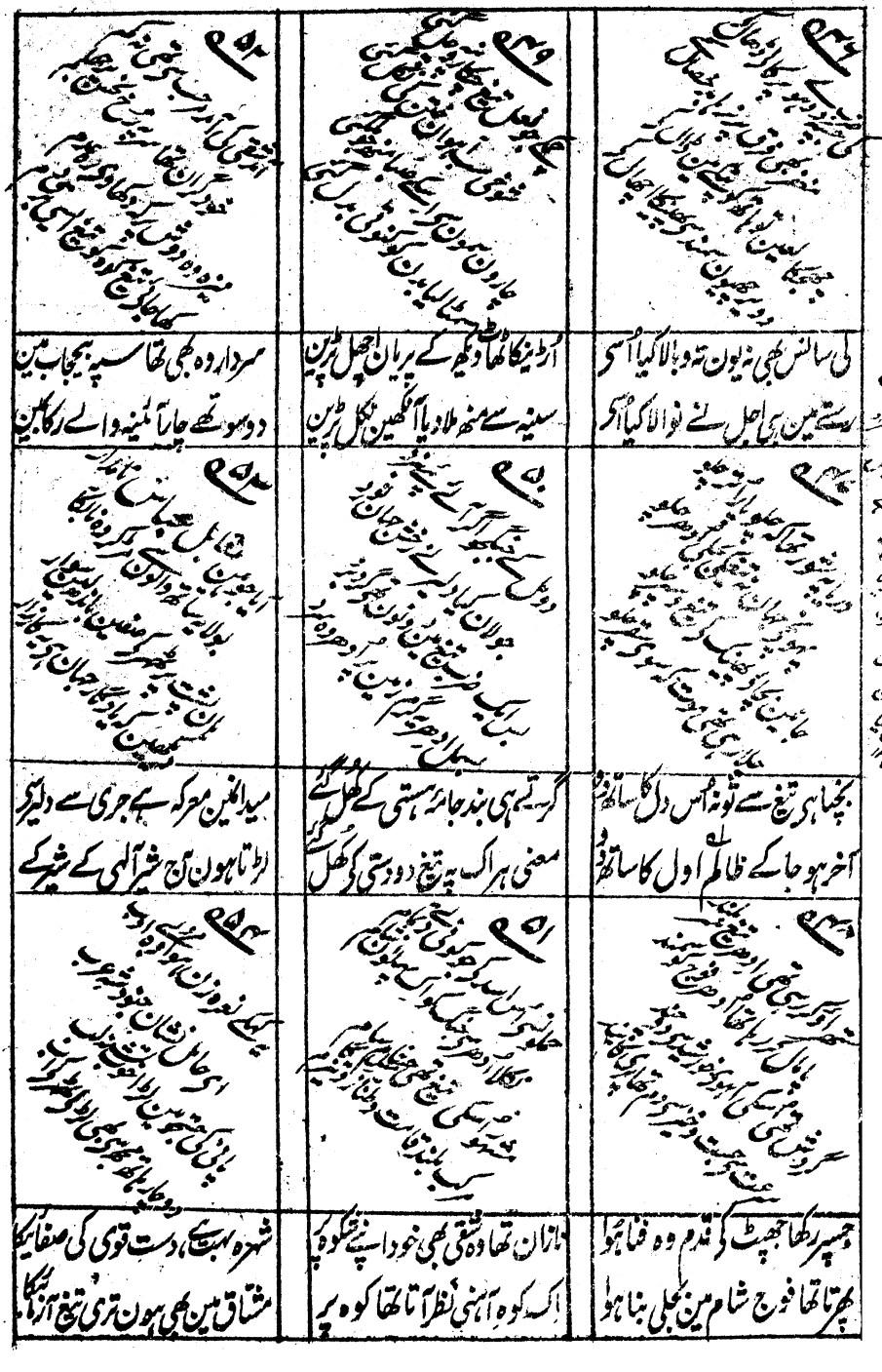
بجلی جلائے دیتی تھی خرمن حیات کا
ہٹتا بھی ہے جہاد مین حق کا دلی کہین

عباس بھی تھین جو ہٹے ہون علی کہین

سراڑ گئے تو نسنے قیامت بپا ہوئی
پہلی تو صف نظر بھی نہ آئی کہ کیا ہوئی

تھی معدلت پناہ یہ عین کمال تھا
خون بھی وہی کیا کہ جو خون جلال تھا

دم توڑتے تھے تیغ کا پھل دیکھ دیکھ کر
ہنستی تھی انکا رقص اجل دیکھ دیکھ کر



لی سانس بھی نہ یون تہ و بالا کیا اُسی
سر دار وہ بھی تھا سپہ بیحجاب مین

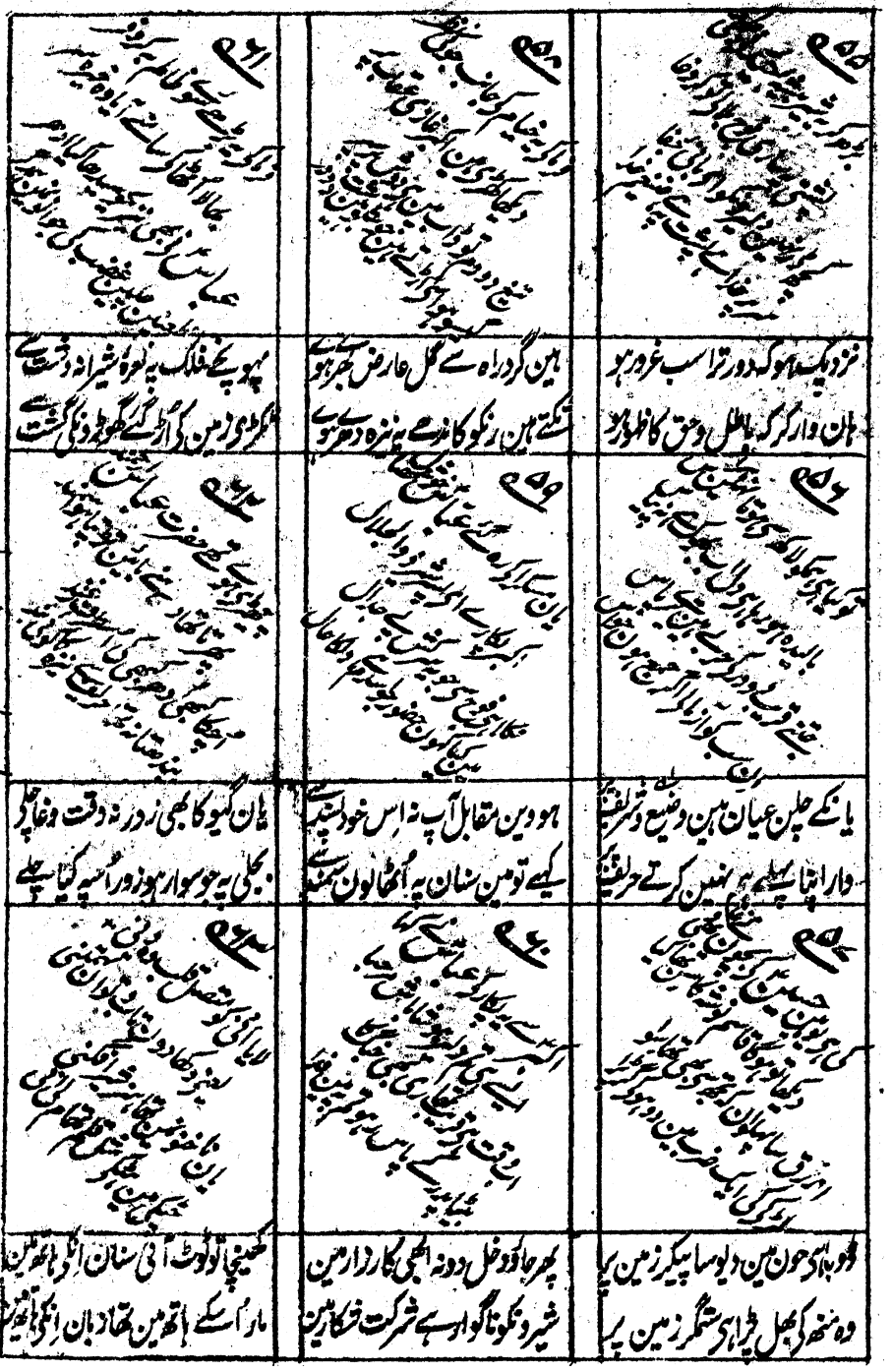
رستے مین رہی اجل نے نوالا کیا اُسی
دو ہو تھے چار آئینہ والے رکاب مین

بچنا ہی تیغ سے تو نہ اُس دل کا ساتھ دو
میدانمین معرکہ ہے جری سے دلیر کا

آخر ہو جا کے ظالم اول کا ساتھ دو
لڑتا ہون آج شیر الٰہی کے شیر کا

جسپر رکھا جھپٹ کے قدم وہ فنا ہوا
شہرہ بہت ہے دست قوی کی صفائیکا

پھرتا تھا فوج شام مین بجلی بنا ہوا
مشتاق مین بھی ہون تری تیغ آزمائیکا





کی وہ خطا کہ فاش کہ سو فار ہنس پڑی
رُخ پر لعین کر تیر ملامت برس پڑی

لازم ہے مرد لیس رہے دار و گیر میں
سرکش کمان بنگیا تو ایک تیر میں

آہو کو پا کو چھوڑتے بھی ہیں اسد کہیں
سر ایک وار میں کہیں جاتا جسد کہیں

رخ مہر کا پھر اول بہرام ہل گیا
سوفار تر گوش مبارک سے مل گیا

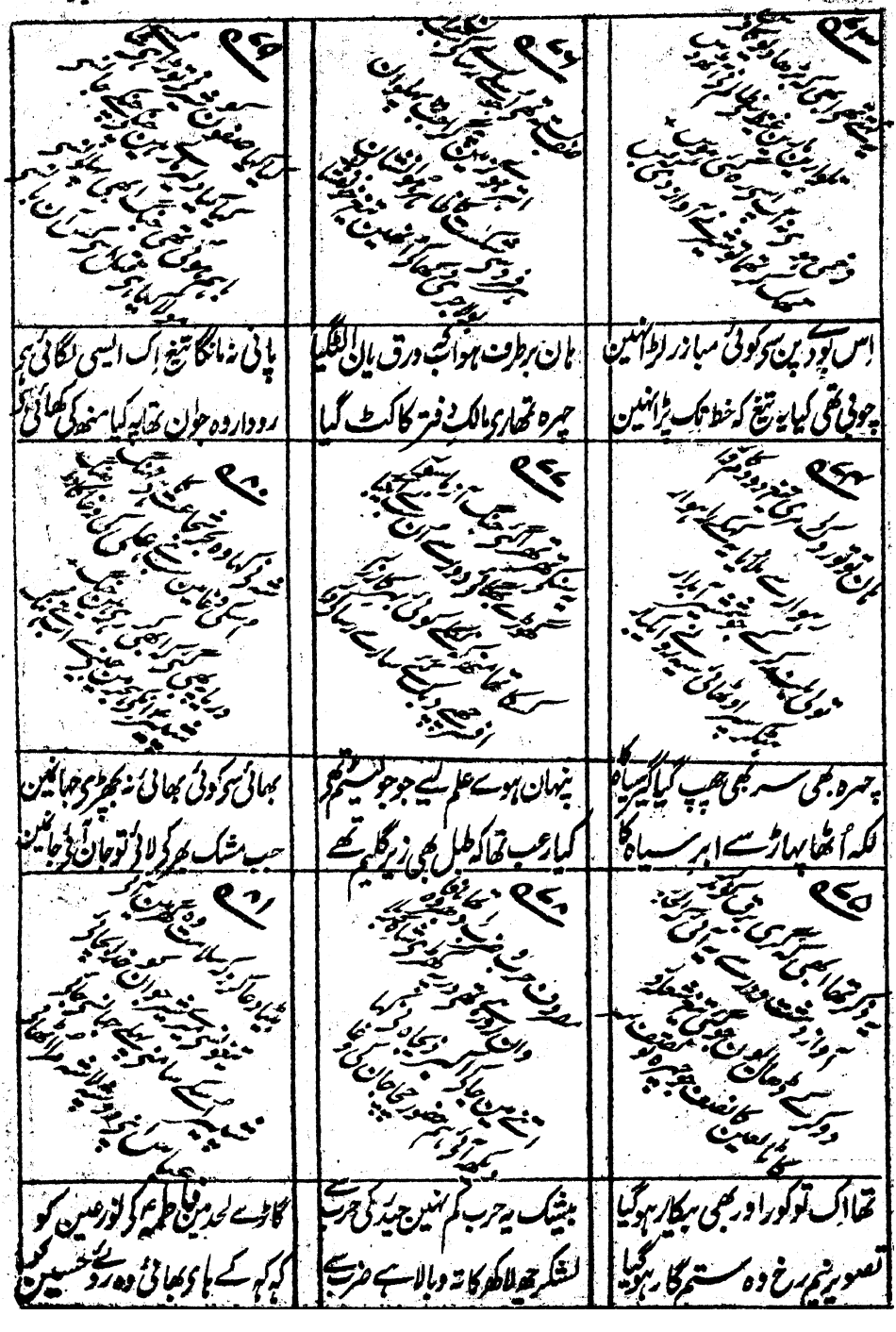
ضربت جو کی تو سر کو بچا کر دلیر نے
کالی کلائی داب لی نیچے میں شیر نے

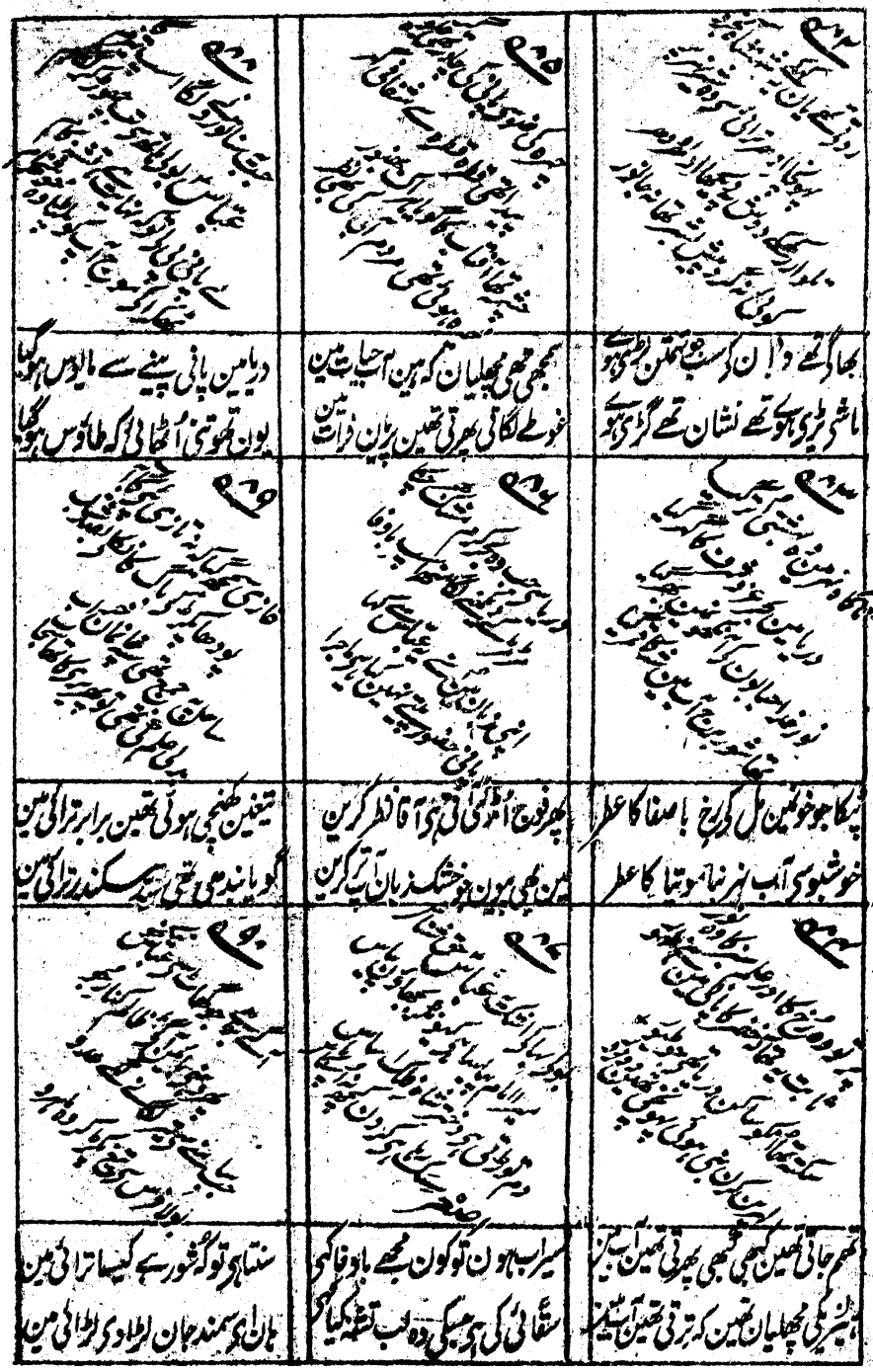
خود دیر کی کہ جوہر پیکار دیکھ لیں
چلتی ہے کس طرح تری تلوار دیکھ لیں

غل پڑ گیا نظر سے اُتارا دلیر نے
سفندیار عصر کو مارا دلیر نے

خفت اُٹھائی گو کہ نہ وہ پہلوان گرا
مٹھی میں چھپٹ کی خاک پہ گرز گران گرا

ناحق یہ ظلم اسپ فراست شعار پر
غصہ نکالتا ہے غضبی راہوار پر





بھاگے تھے وا ان کے سب جو تھمتن رطسی ہوئے
دریا مین پانی پینے سے مایوس ہو گیا

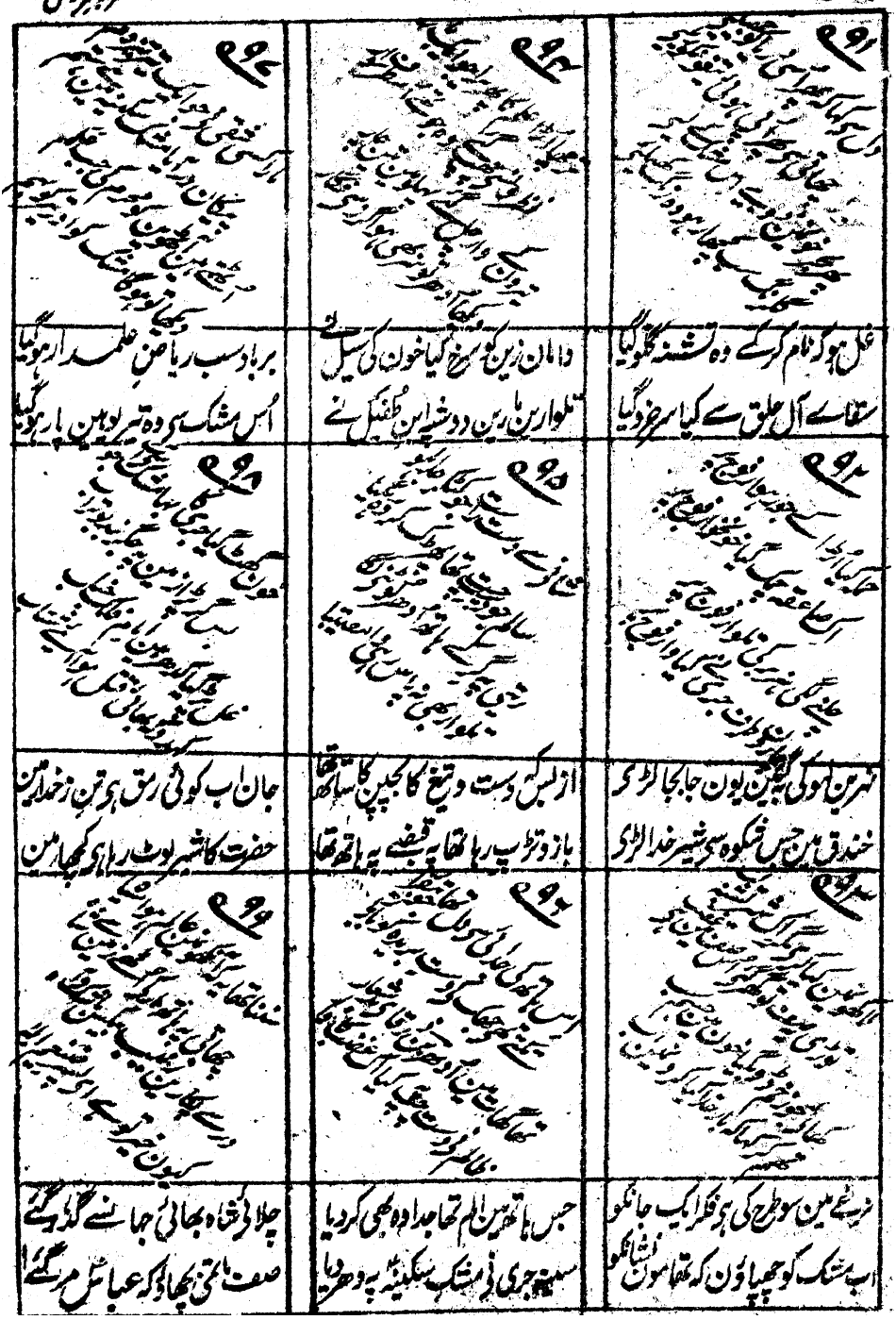
ماشر بڑی ہوکے تھے نشان تھے گڑی ہوئے
یون تھوتنی اُٹھائی کہ طاؤس ہو گیا

پکا جو خون مین مل کر رخ باصفا کا عطر
تیغین کھنچی ہوئی تھین برابر ترائی مین

خوشبوی آب نہر نہ ہوتا کا عطر
گویا بندھی تھی سید سکندر ترائی مین

تھم جاتی تھین کبھی کبھی پھرتی تھین آپ سے
سنتا ہی تو گشور ہے کیسا ترائی مین

سیراب ہون تو کون مجھے باد فا کہی
ہان اے سمند جان لڑا دی لڑائی مین



۹۱
غل ہو کر نام کر کے وہ تشنہ گلو گیا
سقائے آل حلق سے کیا سرخرو گیا

۹۲
دامان زین کو سرخ کیا خون کی سیل نے
تلوار زین ہار زین دوش زین طبل نے

۹۳
برباد سب ریاض علمدار ہو گیا
اُس مشک سے وہ تیر پر ہوئیں پار ہو گیا

۹۴
نہر میں ہو کی گھیر یوں جا بجا لڑی
خندق میں جس شکوہ سے شیر خدا لڑی

۹۵
از بس کہ دست و تیغ کا بچپن کا ساتھ تھا
بازو تڑپ رہا تھا پہ قبضے پہ ہاتھ تھا

۹۶
جان اب کوئی رمق ہے تن زخمدار میں
حضرت کا شیر لوٹ رہا ہے کچھار میں

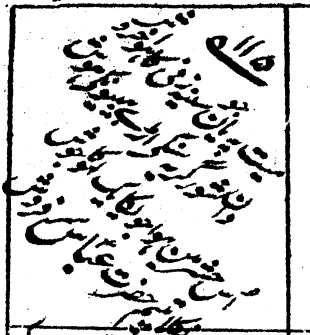
۹۷
نرغے میں سو طرح کی ہے فکر ایک جانکو
اب مشک کو چھپاؤں کہ تھامو نشانکو

۹۸
جس ہاتھ میں علم تھا جدا وہ بھی کر دیا
سینے پہ جری نے مشک سکینہ پہ دھر دیا

۹۹
چلائی شاہ بھائی جہاں سے گذر گئے
صف ماتمی بچھاؤ کہ عباس مر گئے!

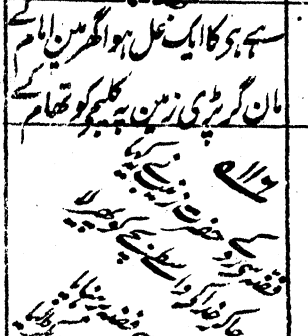


۱۱۰



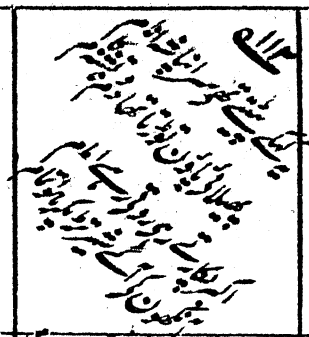
رکتے نہ گر شبیہ پیمبر نہ روکتے
پھر ساتھ ہی سفر تھا جو اکبر نہ روکتے

۱۱۱



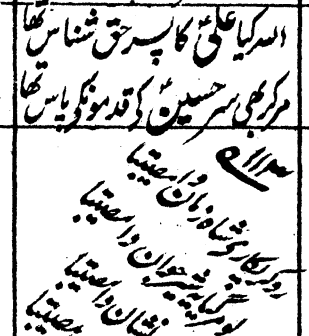
بابا ہمیں گھڑی تو ہے مشکل کشائی کی
امداد دیجیے وقت اجل میری بھائی کی

۱۱۲



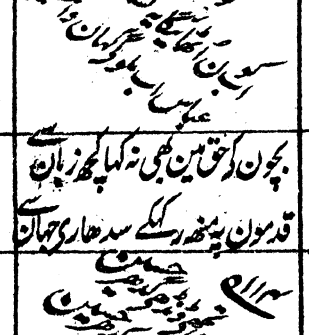
اللہ کیا علیؑ کا پسر حق شناس تھا
مر کر بھی سر حسینؑ کے قدموں کے پاس تھا

۱۱۳



بچوں کی حق میں بھی نہ کیا کچھ زبان سے
قدموں پہ منھ رکھے سدھاری جہان سے

۱۱۴



ہم رو رہے ہیں آنکھ بھی تم کھولتے نہیں
کیسی یہ نیند آئی کہ اب بولتے نہیں

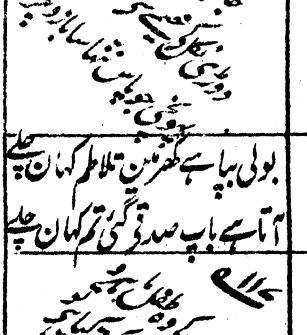
۱۱۵

سے ہے ہی کا ایک غل ہوا گھر میں امام کے
ماں گر پڑی زمین پہ کلیجہ کو تھام کے

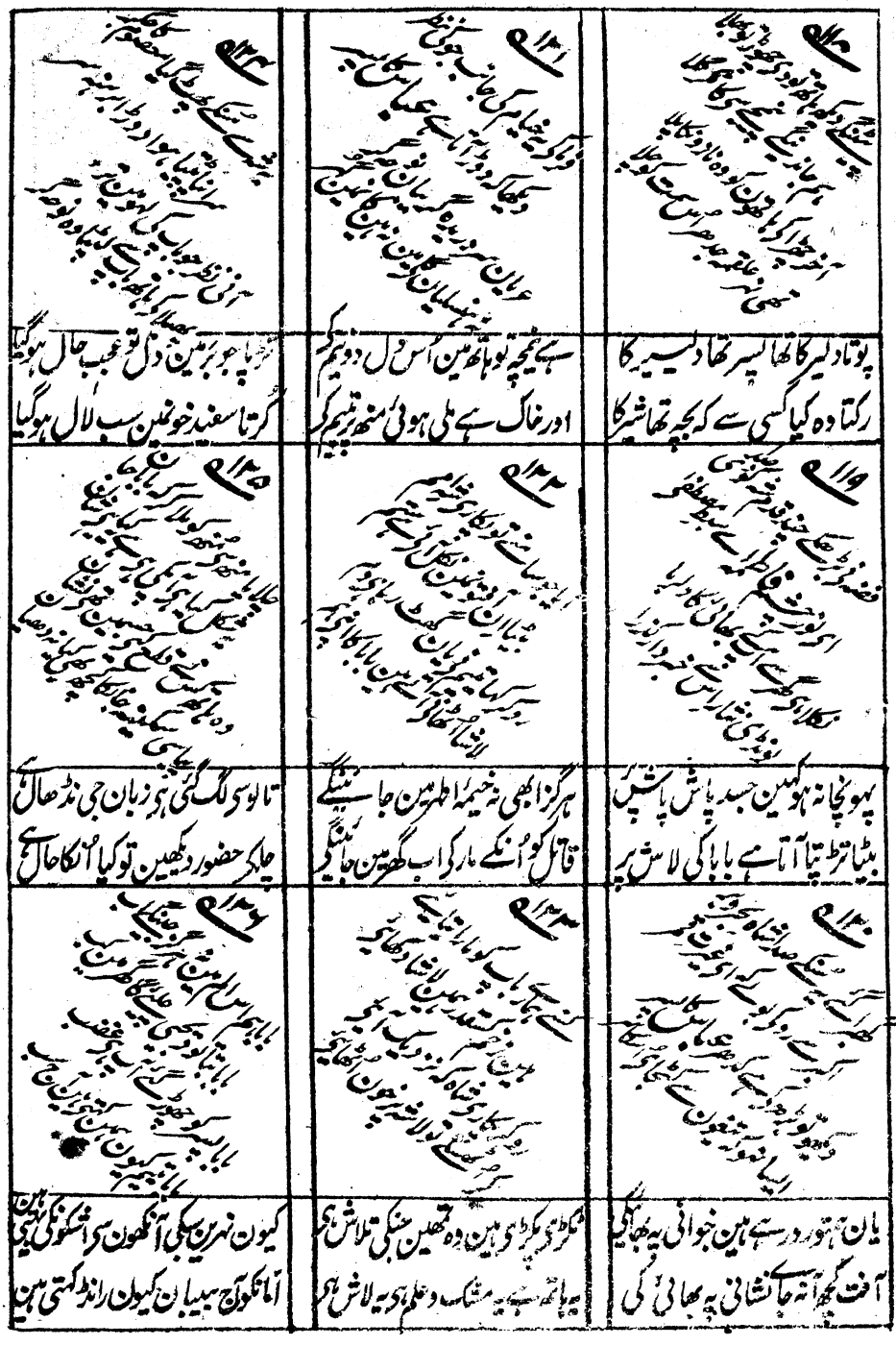
۱۱۶

بولی بیا ہے گھر میں تلاطم کہاں چلے
آتا ہے باپ صدقے گئی تم کہاں چلے

۱۱۷



دل مضطرب ہے ٹکڑے کلیجے کے ہوتے ہیں
سنتی نہیں ہے کیا کہ چچا جان رو رہے ہیں



۱۲۷

کہتا تھا وہ کہ جان سے ہیں دیکر جائینگے
خیمے میں اپنے باپ کو ہم لیکے جائینگے

۱۲۸

مادر کہ ساتھ ظلم کے جنگل میں رو دیئو
پس اب چچا کی لاشہ مقتل میں رو دیئو

۱۲۹

خالق سے اب دعا کہ ذاب جا بجا پڑھون
عباس کی مزار پہ یہ مرثیہ پڑھون

۱۵
دیکھو تو آنکھ اس کی کہاں تک غمزہ کرے ہے
ہر مژہ اک خنجر خونریز ہے ہر بال ہے تیر

۱۶
ہے زمین کو آسماں سے چشمک اس کے لیے
کہ جیسے اختر کہ ماں ہیں ہاتھ آسمان کے لیے

۱۷
فلک پہ جا کہ ہوا خود علی مکاں سے ہوا
ہوا ہے اوج اسی نام سے زماں کے لیے

۱۸
ہوئی دعا میں اثر وقت قبولیت پیدا
بلند کر سے کوئی ہاتھ آسماں کے لیے

۱۹
نہ بھول زود پشیمانی میں نہ غفلت کر
کہ ہم ہمارا کسی سے ابتدا نہ کرے

۲۰
ابھی تو اب کا بندہ ہوں کہ زمین بس بس
فشار استخوان سے آسمان جھکا نہ کرے

۲۱
سراب اٹھا ذرا سے آسمان کی کیا کہے
ہوا ہے آتی بھی نہ کہ ہی کرے کیا نہ کرے

۲۲
ہوا ہے طالب روزی تو رفتگی سے نہ کھا
کہ آسماں نہ ملا کو شتاب کھا نہ کرے

۲۳
اگر ہے طالب خاکہ چلنا ہوا تو خاک رہ
ہما بھی خاک پہ چلتا ہوا نہ کرے

۲۴
امام دین کہ فقط آسمان نہیں دبا
بلا زمین کی بھی کی قدر زیادہ کرے

۲۵
پیالہ ہاتھ کا جو جا ہے
پھر بھی روتے نہ کرے

۲۶
ہے زمین کی بھی جب جرعہ مصطفیٰ ہوا
کیا ہے عرش جو کہ ہے آسمان کے لیے

۲۷
نگاہ عرش پہ ہے فرش پہ نہیں کرتے
کہاں کا عرش ہے کیا فرش ہے کہاں کے لیے

۲۸
ہے آسمان سے چشمک اس کے لیے
کہ جیسے اختر کہ ماں ہیں ہاتھ آسمان کے لیے

۲۹
نہ ہے زمین کی بھی جب جرعہ مصطفیٰ ہوا
کیا ہے عرش جو کہ ہے آسمان کے لیے

۳۰
نگاہ عرش پہ ہے فرش پہ نہیں کرتے
کہاں کا عرش ہے کیا فرش ہے کہاں کے لیے

۳۱
ہے آسمان سے چشمک اس کے لیے
کہ جیسے اختر کہ ماں ہیں ہاتھ آسمان کے لیے

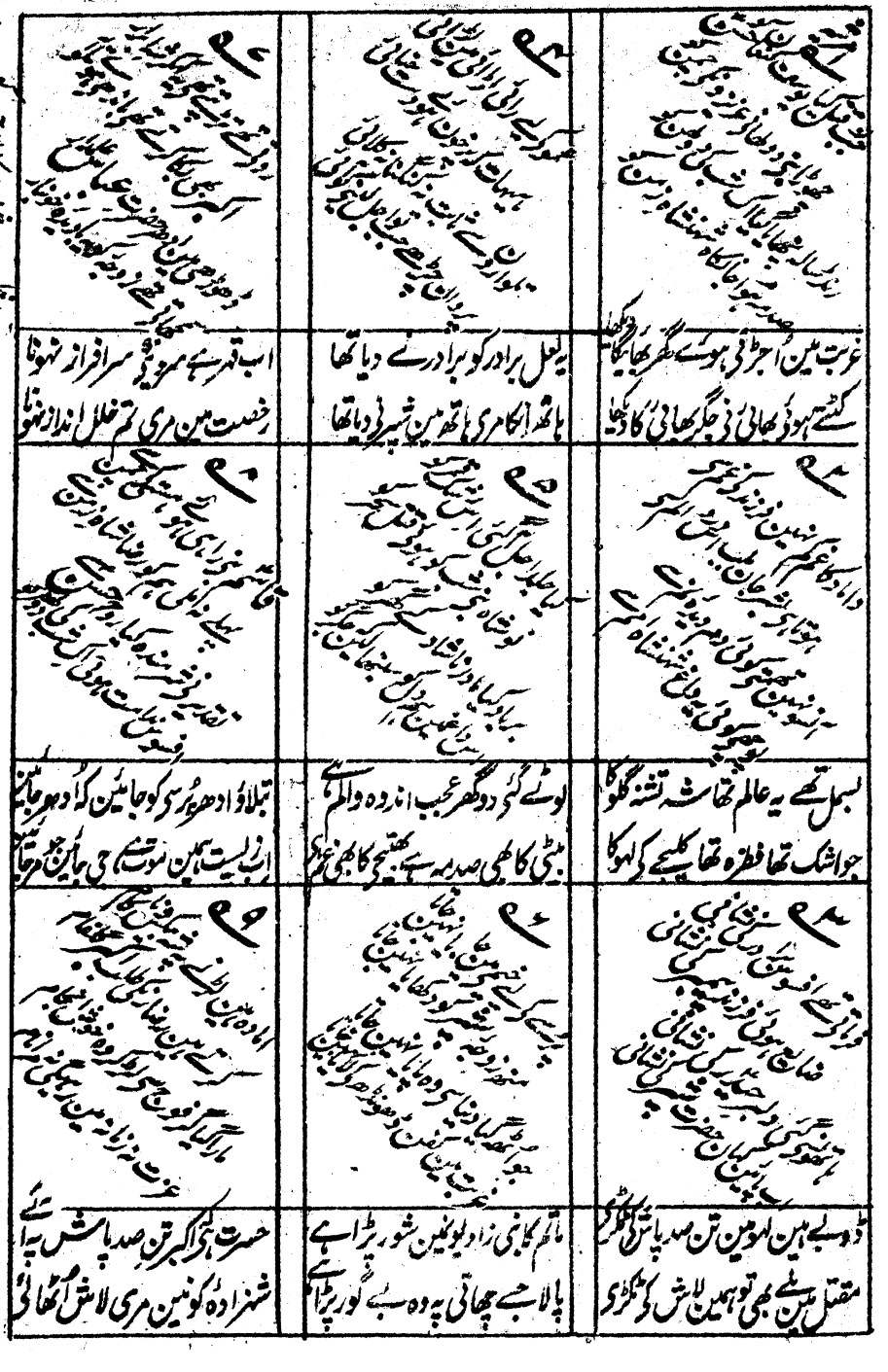
۳۲
نہ ہے زمین کی بھی جب جرعہ مصطفیٰ ہوا
کیا ہے عرش جو کہ ہے آسمان کے لیے

۳۳
نگاہ عرش پہ ہے فرش پہ نہیں کرتے
کہاں کا عرش ہے کیا فرش ہے کہاں کے لیے

۳۴
ہے آسمان سے چشمک اس کے لیے
کہ جیسے اختر کہ ماں ہیں ہاتھ آسمان کے لیے

۳۵
نہ ہے زمین کی بھی جب جرعہ مصطفیٰ ہوا
کیا ہے عرش جو کہ ہے آسمان کے لیے

۳۶
نگاہ عرش پہ ہے فرش پہ نہیں کرتے
کہاں کا عرش ہے کیا فرش ہے کہاں کے لیے



غربت مین اُجڑتی ہوئے گھر بھائی کا دیکھا
یہ لعل برادر کو برادر نے دیا تھا
اب قہر ہے ممنونیٔ سرافراز نہونا

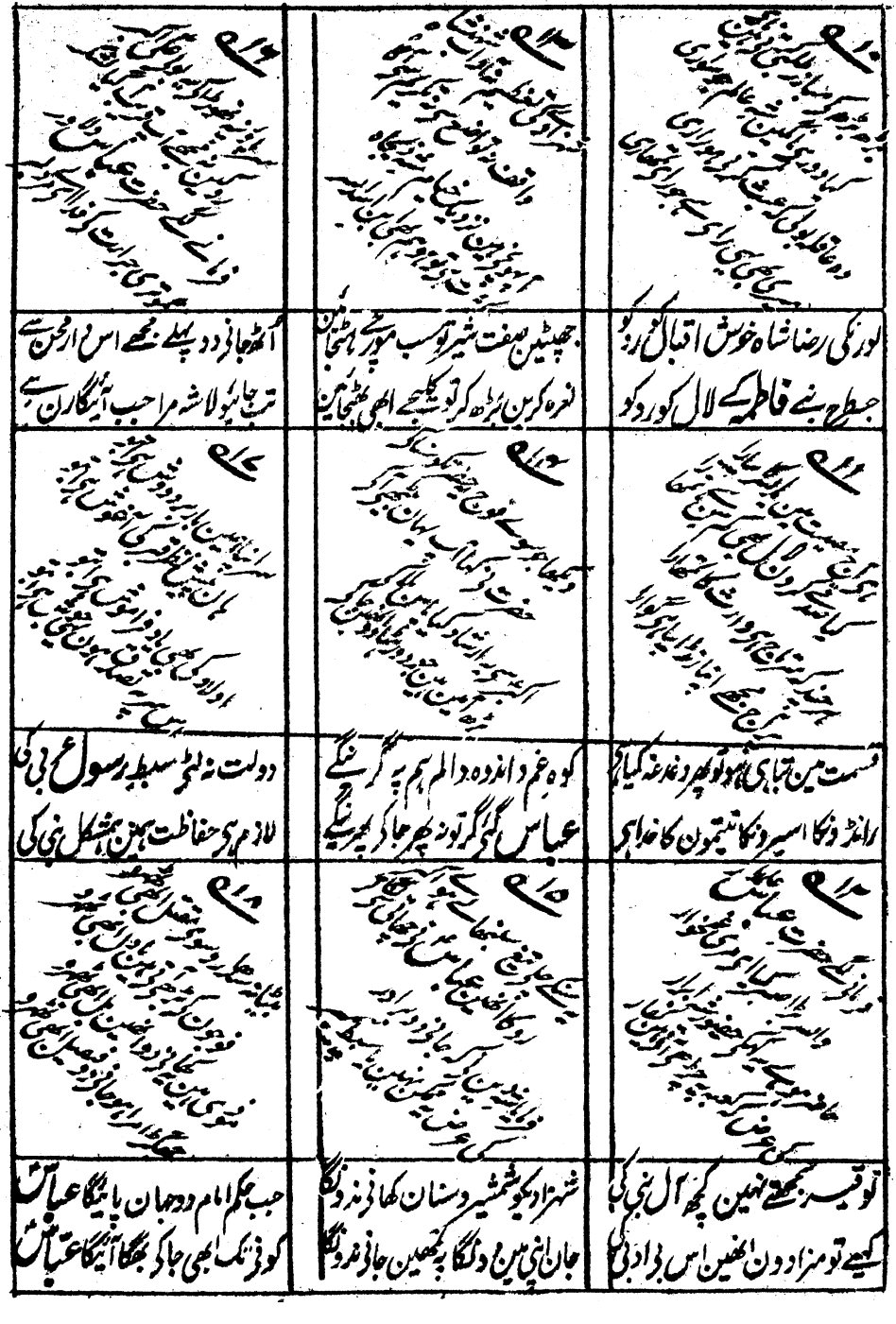
کٹتے ہوئے بھائی نے جگر بھائی کا دیکھا
ہاتھ انکا مری ہاتھ مین شمشیر نے دیا تھا
رخصت مین مری تم خلل انداز نہونا

لبسل تھے یہ عالم تھا شہ تشنہ گلو کا
لوٹے گئی دو گھر عجب اندوہ والم ہے
تبلاؤ ادھر پُرسہ کو جائین کہ اُدھر جائین

جو اشک تھا قطرہ تھا کلیجے کے لہو کا
بیٹی کا بھی صدمہ ہے بھتیجے کا بھی غم ہے
اب زیست ہمین موت ہے جی جائین کہ مرجائین

ڈوبے ہین لہو مین تن صد پاش کی ٹکڑی
ماتم کنا نی زادیونمین شور پڑا ہے
حسرت ہے کہ اکبر تن صد پاش پہ آئے

مقتل مین ملے بھی تو ہمین لاش کی ٹکڑی
بالا جسے چھاتی پہ وہ بے گور پڑا ہے
شہزادہ کونین مری لاش اُٹھائے



۱۰
لو رکی رضا شاہ خوش اقبال کی رکو
جسطرح بنے فاطمہ کے لال کو روکو

۱۱
قسمت مین تباہی ہو تو پھر دغدغہ کیا ہے
رانڈ ونکا اسیرونکا تیمون کا خدا ہے

۱۲
کوہِ غم و اندوہ و الم ہم پہ گرینگے
عباس گئے گر تو نہ پھر جاکے پھرینگے

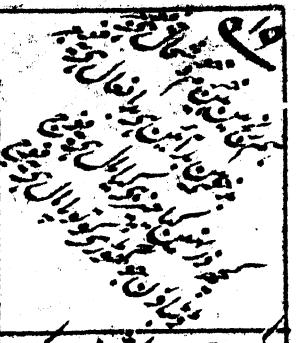
۱۳
شہزادیکو شمشیر و سنان کھانی پڑینگی
جان اپنی مین دیگا پہ نہین جانے نہ دونگا

۱۴
جھپٹین صفت شیر تو سب مورچے ہٹجائین
نعرہ کرین بڑھ کر تو کلیجے ابھی پھٹجائین

۱۵
دولت نہ ملی سبط رسول عربی کی
لازم ہی حفاظت ہمین ہمشکل نبی کی

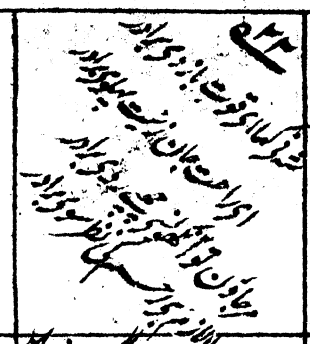
۱۶
جب حکم امام دو جہان پائیگا عباس
کونین تمک ابھی جاکے بھگا آئیگا عباس

۲۱



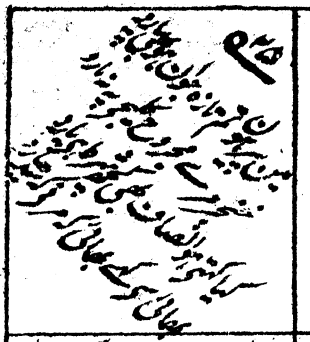
سر کٹ کے جو قدم صاحب شمشیر نہ کہنا
لشکر نہ الٹ دوں تو مجھے شیر نہ کہنا

۲۲



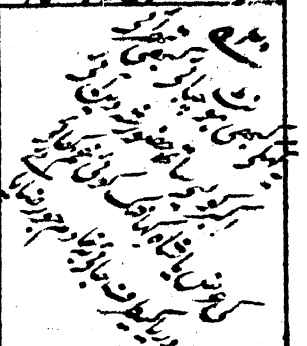
احسان ہے اگر سر سے گذر جائے وہ پہلے
تم اور علی اکبر ہمیں مر جانے دو پہلے

۲۵



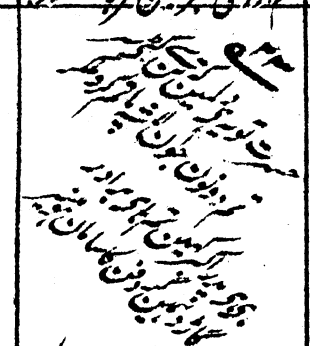
بھائی بھی وہ بھائی جسے سمجھے پسر انیا
کس طرح تو تیغ میں کھا دوں جگر انیا

۲۰



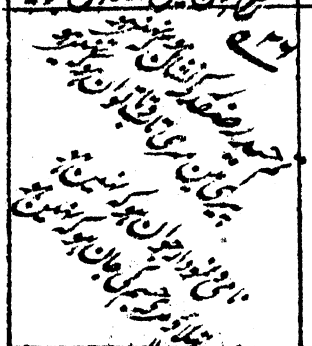
بچوں میں ہے شور عطش اور آب نہیں ہے
اب رنج اٹھانے کی ہمیں تاب نہیں ہے

۲۴



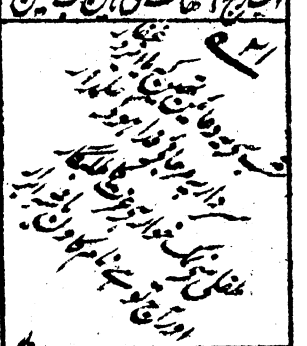
تکلیف نہ دو دھوپ کی مجروح بدن کو
مرنے پہ تو راحت ہو مجھے آوارہ وطن کو

۲۶



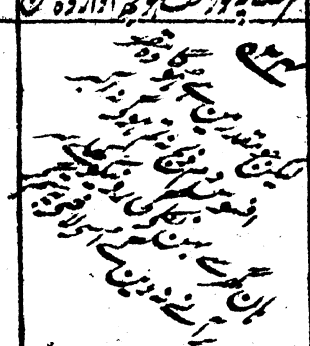
جینے دو کوئی دم کہ جگر چاک ہے بھائی
جب جانکنی رخصت ہو لشکر خاک ہے بھائی

۲۱



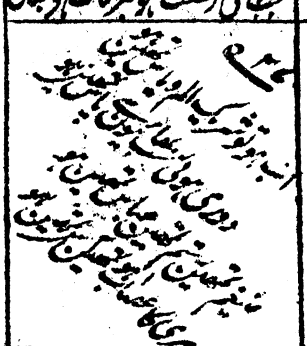
ان قدموں پہ میں آنکھوں کو مرل مل مر دونگا
جو کہہ گئے ہیں شیر الٰہی وہ کر دونگا

۲۴

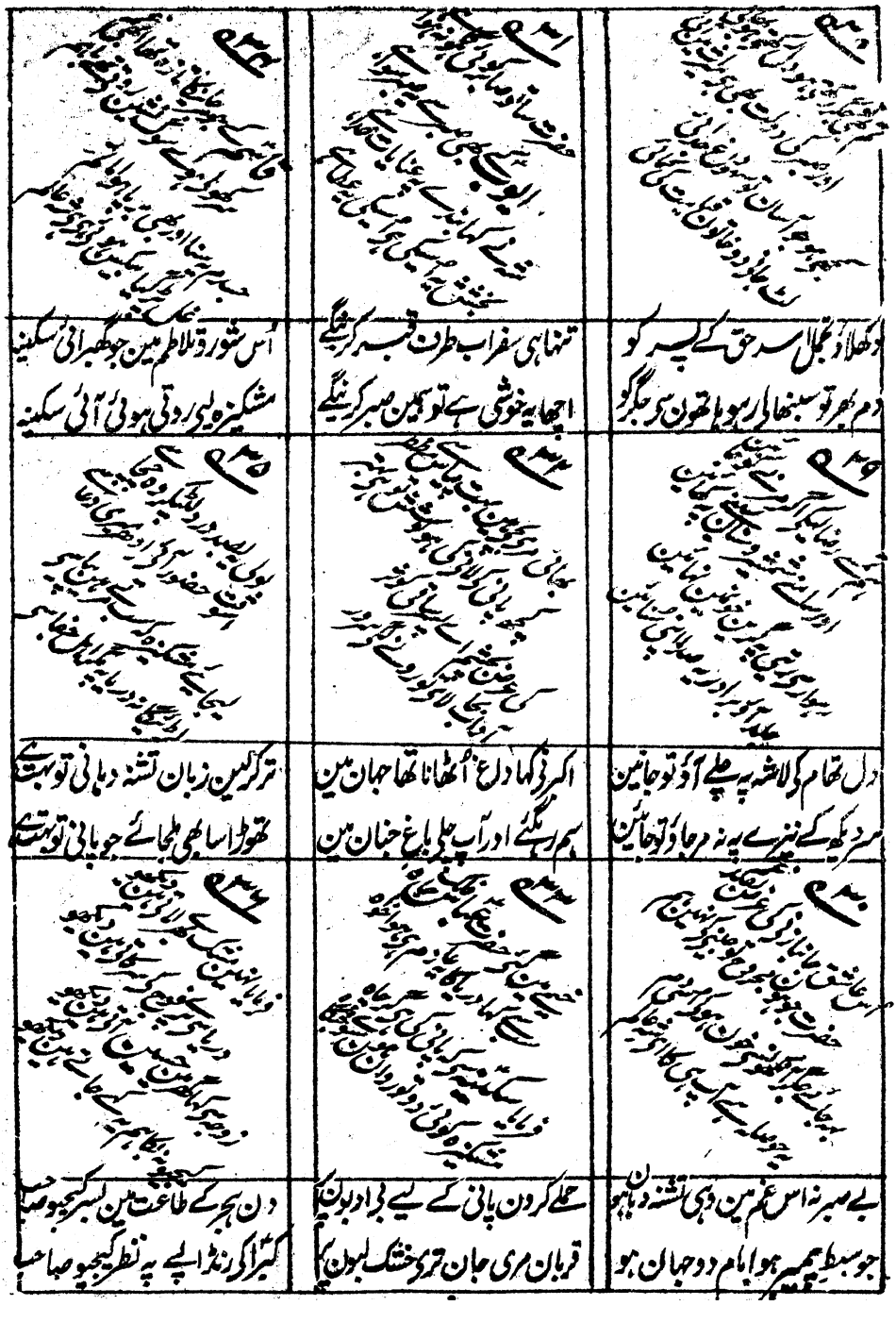


مرنے پہ بھی ظالم بد افعال کریں گے
سر کاٹ کے لاشہ مرا پامال کریں گے

۲۶



آفت ہے دم ذبح دبلا بھائی کا مرنا
بھائی کوئی چاہیگا بھلا بھائی کا مرنا



۳۶

اجداد آپ کے اگر قید نہ ہو جاوینگی صاحب
الشے یہ مین اردنی کے کیسے آوینگی صاحب

۳۷

طاؤس ہی کیا دیکھیے اس گلبدنی کو
کرتی ہے یہ پوست غزال ختنی کو

۳۸

دیوار ہے لوسے کی سر راہ تو کیا ہی
توحید ر صفدر کیطرح قلعہ کشا ہی

۳۹

ہر چشم سے سنکر یہ سخن اشک دھل آئے
عباس یہ تبصیل محل سے نکل آئے

۴۰

گھر مین مرے تصویر ہو تم حق کرو دل کی
رخصت یہ تمھاری نہین رخصت ہے علی کی

۴۱

پھرتی ہی اجل مجمع مردم کی نظر مین
برق نگہ تند در آئی ہے جگر مین

۴۲

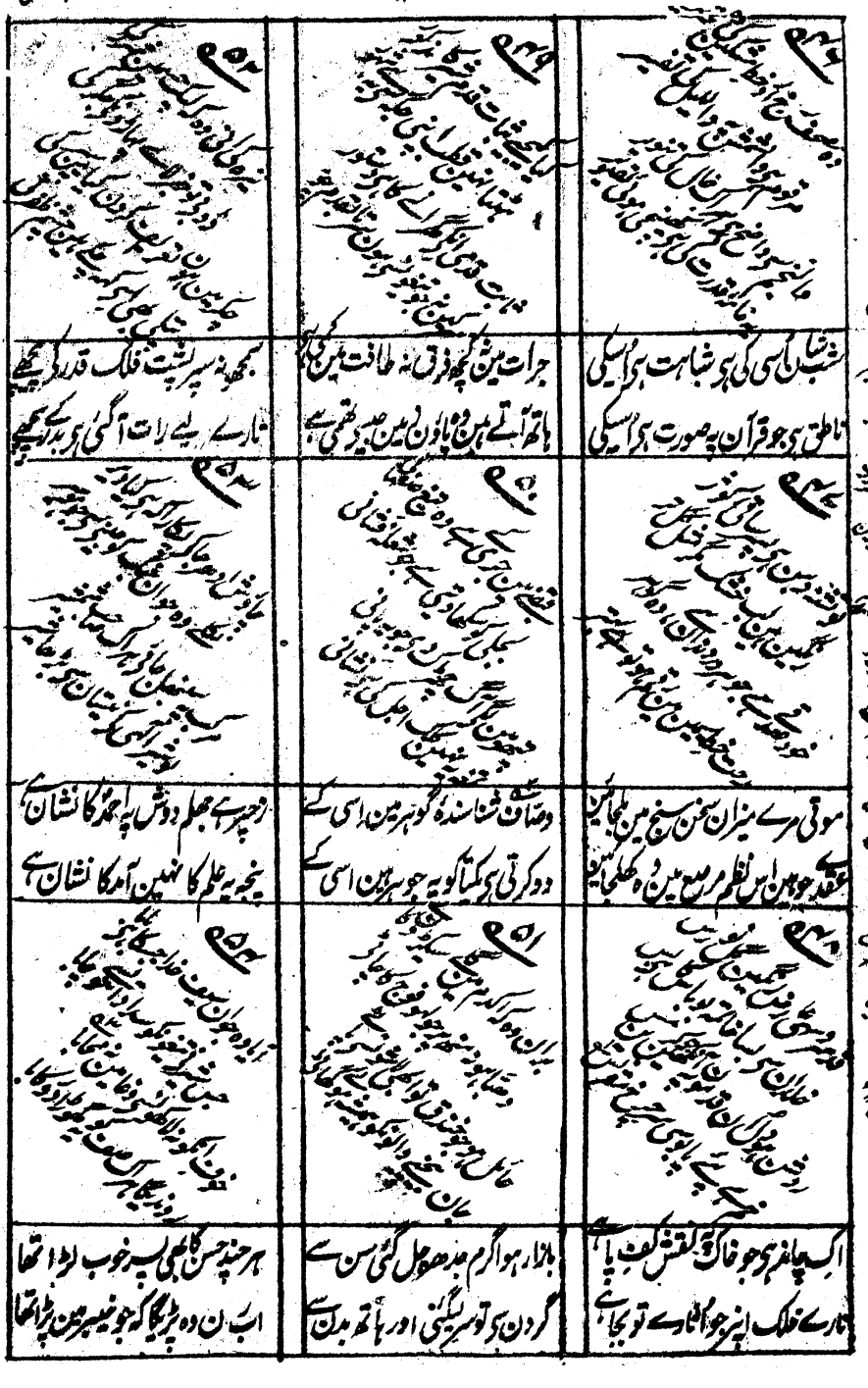
ہتیکل کی چمک برق سی گرتی ہوئی آئی
گرد اسکے ہوا دشت کی بھرتی ہوئی آئی

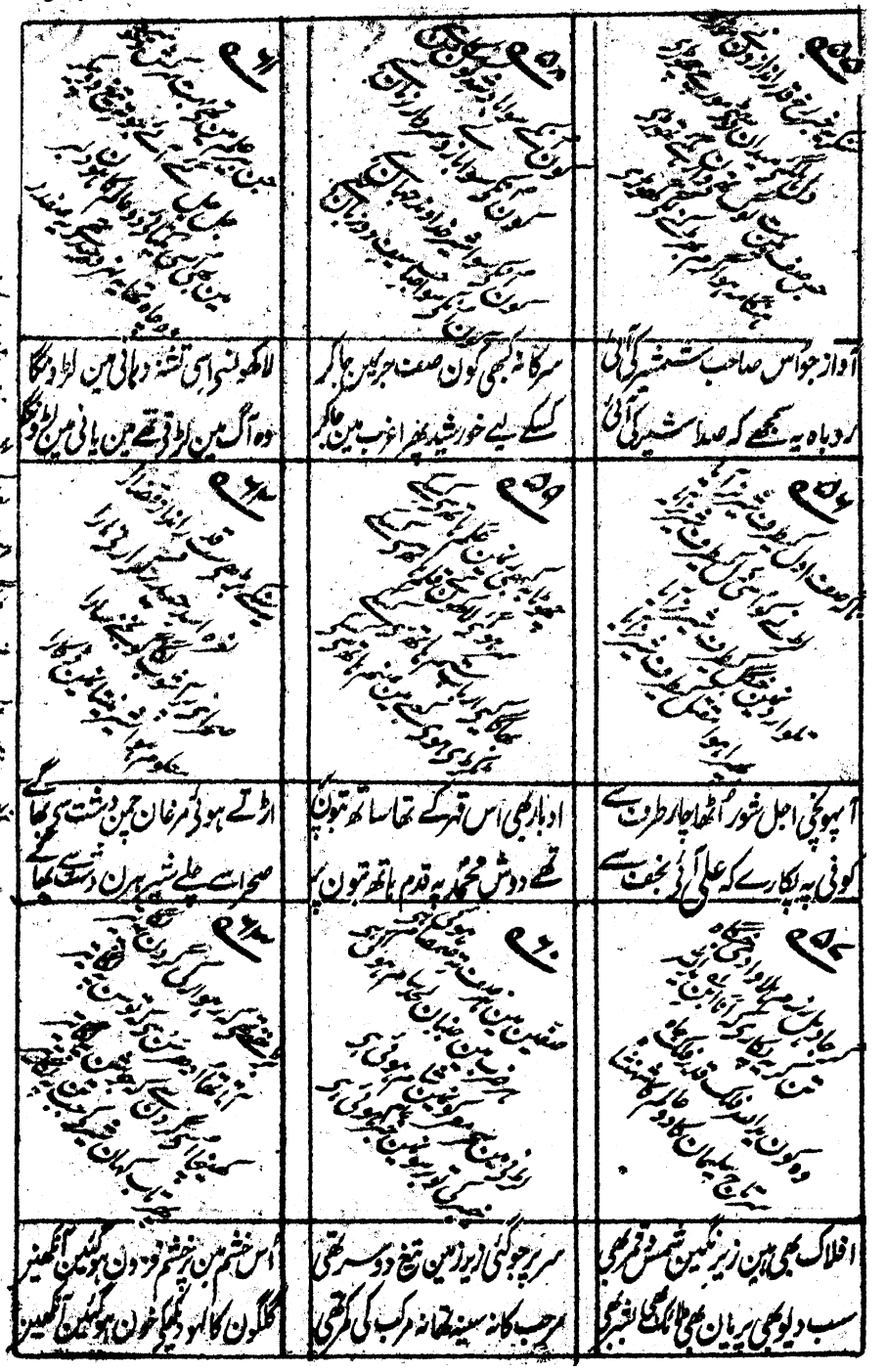
۴۳

خوشبوے ارم تھی نفس باد صبا مین
طاؤس تھا گھوڑا ابھی پھر بر کی ہوا مین

۴۴

کہتی ہی زمین صاف ستارون کی جھلک ہے
مین چرخ مین کوکب ہون یہ خورشید فلک ہے





آواز جو اس صاحب شمشیر کی آئی
سرکا نہ کبھی کون صف جرار مین جاکر
لاکھون نے اسی تشنہ دہانی مین لڑا دیا

رد باہ یہ سمجھے کہ صدا شیر کی آئی
کسکے لیے خورشید پھرا غرب مین جاکر
وہ آگ مین لڑتے تھے جن پانی مین لڑا دیا

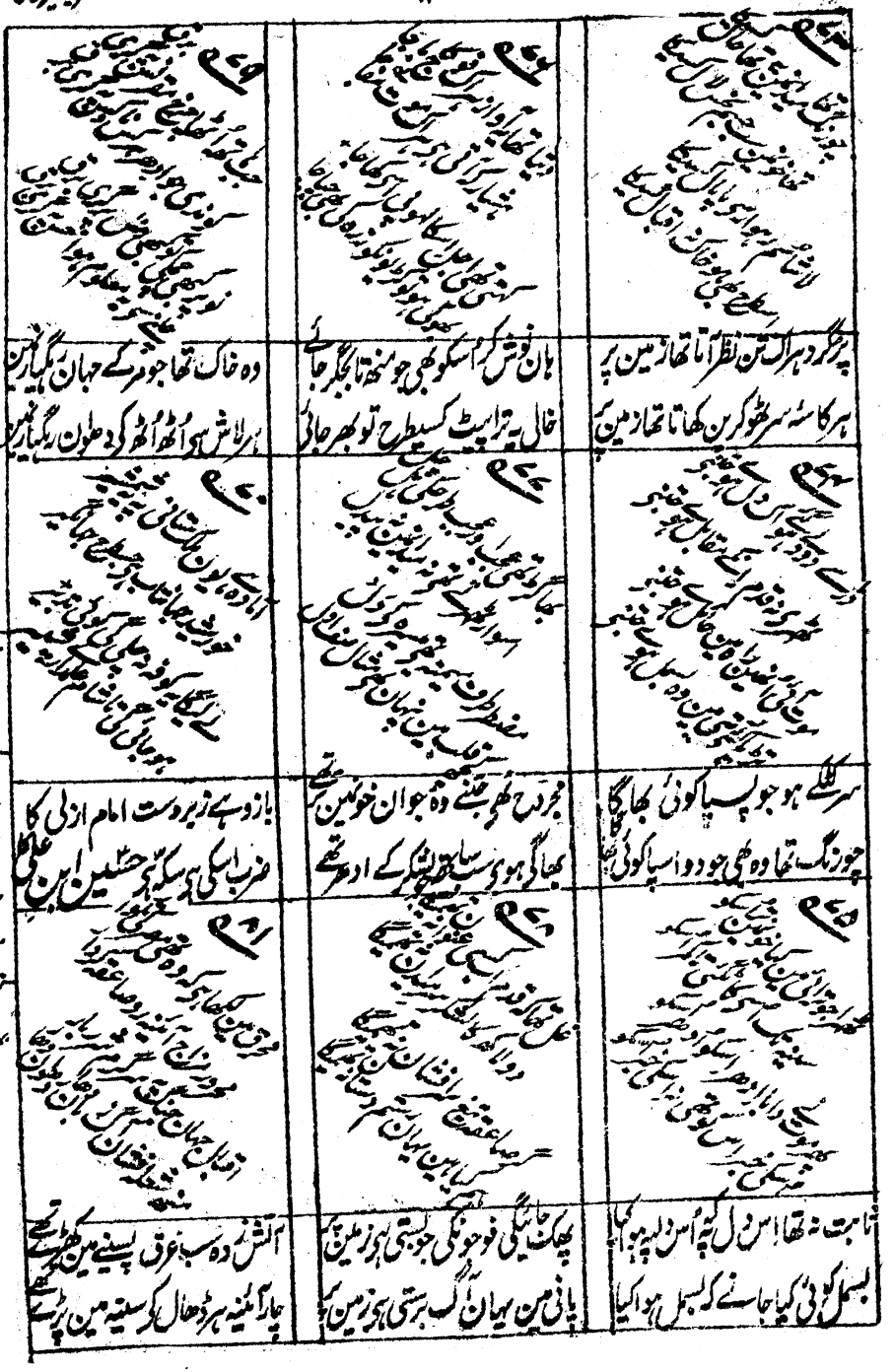
آپہونچی اجل شور اٹھا چار طرف سے
ادبار بھی اس قہر کے تھا ساتھ تبھی تو
اڑتے ہوئے مرغان چمن دشت سے بھاگے

کوئی یہ پکارے کہ علی آئی نجف سے
تھے دوش محمد پہ قدم ہاتھ تون پر
صحرا سے چلے شیر ہیون دست سے بھاگے

افلاک بھی ہین زیر نگین شمس و قمر بھی
سر پر جو گئی زیر زمین تیغ دوسر تھی
اس خشم مین پرخشم فرون ہو گئین آنکھین

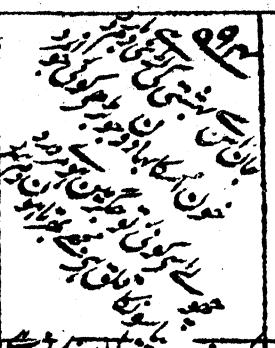
سب دیو بھی پریان بھی ملائک بھی بشر بھی
ہر حرب کا نہ سینہ تھا نہ مرکب کی کمر تھی
گلگون کا لہو دیکھکے خون ہو گئین آنکھین







۹۱



ثابت قدمون این یداللہ کو دیکھو
سب ملکی ہزبر اسد اللہ کو دیکھو

۹۲

کس چشم مین پانی کیلئے اشک نہین ہے
یہ قلب غم آگین ہے مرا مشک نہین ہے

۹۳

رو دار جوان نیزۂ خونخوار سے مارے
سو شخص اسی گشت مین تلوار سے مارے

۹۴

جرأت وہی ہے قوت پیکار وہی ہے
گھوڑا ہی وہی مین وہی تلوار وہی ہے

۹۵

لے خضر ذو ینا مین نہ الیاس نے کھیلا
کہتے ہین شکار اسکو جو عباس نے کھیلا

۹۶

مانند اسد جنگ مین برہم تھے عباس
گویا کہ زرہ پہنے ہوئے دم تھے عباس

۹۷

ہے دور تہ گنبد دوار ہمارا
نقطہ تہ پرکار ہے رہوار ہمارا

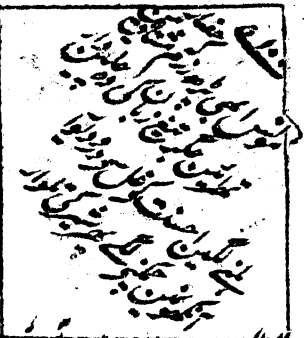
۹۸

منہ دیکھ کر بسمل بھی پھڑک جاتا تھا دشمن کا
سم ہر تن خاکی زمین چھٹک جاتا تھا دشمن کا

۹۹

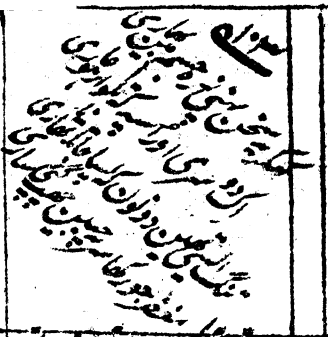
پر دھیان ہر اک وانکے زرہ پوش پہ رکھا
نیزہ سو اٹھا کر اسے پھر دوش پہ رکھا

۹۹



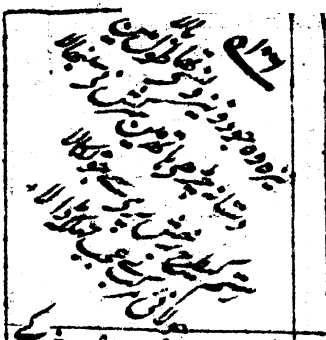
گلرنگ لب نہر دورستہ نظر آئے
خون آج ترائی مین برستا نظر آئے

۱۰۰



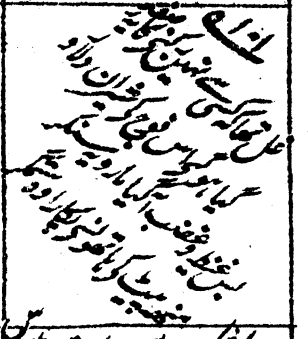
پر قہر تھین آنکھین غضب آلود نظر تھی
پیش آنی ہی آفت یہ اُسے بھی خبر تھی

۱۰۱



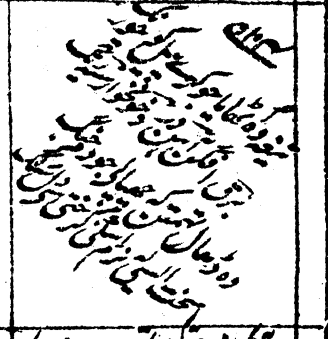
بیکل تھا فرس بوجھ سے اُس دشمن دین کے
ہر ٹاپ ہلاتی تھی کلیجے کو زمین کے

۱۰۲



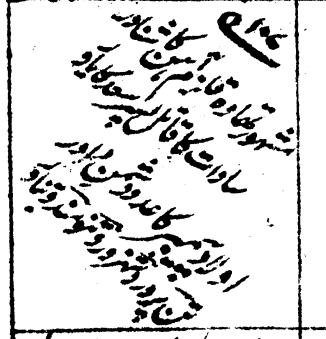
فوجون کو شکست آج دیے جاتا ہی عباس
مُنھ تکتے ہوا ور مشک لیے جاتا ہی عباس

۱۰۳



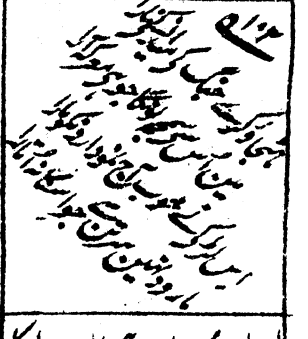
چار آنکھون سے مُنھ تکتی تھی مروان و غا کا
ظالم کی سپر کیا تھی کہ چہرہ تھا بلا کا

۱۰۴



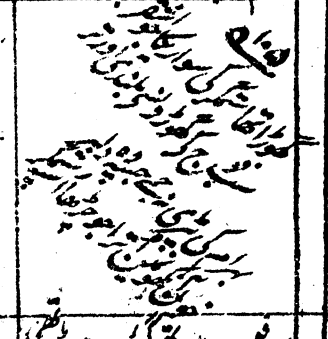
مرتد بھی جفاکار بھی غارت دین بھی
سالار سپہ شمر بھی تھا اور وہ لعین بھی

۱۰۵



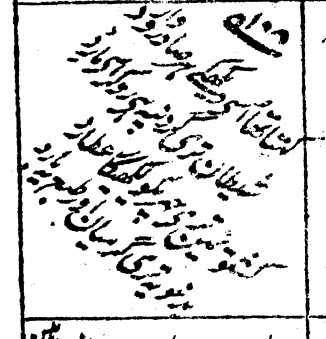
پس اب بھی یاد رہے امام ازلی کا
سر کاٹونگا بعد اسکے حسین ابن علی کا

۱۰۶



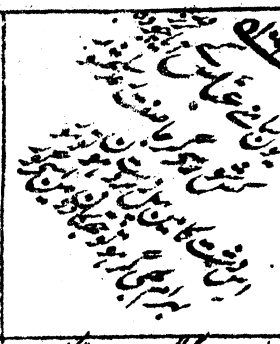
سب فوج وہین تھم گئی جو رنپہ چڑھی تھی
موت اُس ستم ایجاد کی گردنپہ چڑھی تھی

۱۰۷



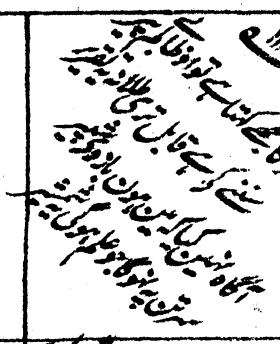
وہ اور ہین جیوٹ جو دلیرونسے لڑی ہین
ناداں کہین روباہ بھی شیرونسے لڑی ہین

۱۱۳



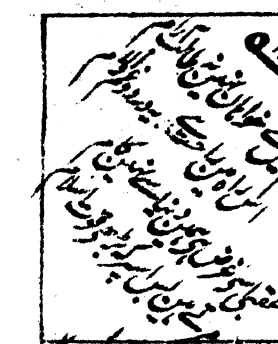
لڑکا ہے ابھی عمر کا نادان نکل جا
مہلت ہے ذرا ہاتھ سے تلوار کو رکھ دے

۱۱۴



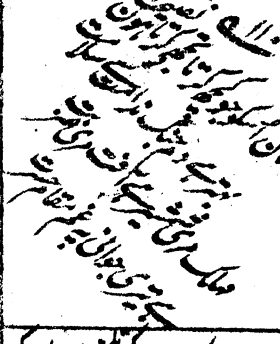
یہ ہاتھ دہن صاف دم جنگ کیا ہے
کیا تجھ سے وہ کم تھے جنہیں جو رنگ کیا ہے

۱۱۵



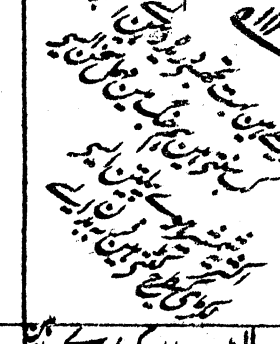
غربا کے نگہباں ہیں یتیموں کے ہیں والی
عرفی کے ہیں ہمسر ہیں ظہیر اور فغانی

۱۱۶



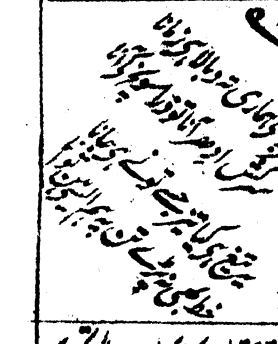
زندہ ہے ابھی موت کی تلخی سے بسر کر
جا راحت و آرام سے عمر اپنی بسر کر

۱۱۷



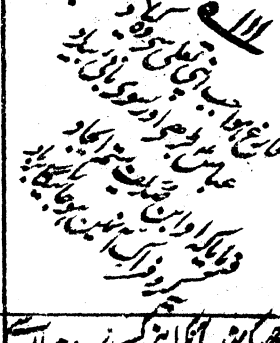
صف الٹی ہے لڑکے بھی ہمارے جو ہیں صف میں
وہ خاک ملے گا ترے تن ارزق کے پڑے ہیں

۱۱۸



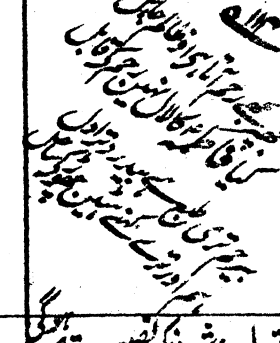
پھر کر تری تلوار کا پھل جائے تجھی پر
ہم چاہیں تو نیزہ ترا جا لے بھی پر

۱۱۹



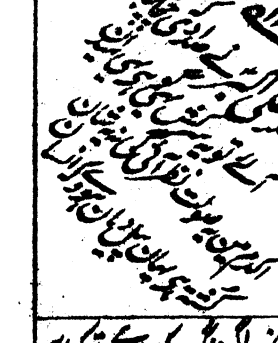
جھپکی نہیں آنکھ اپنی کسی پیر و جواں سے
طفلی میں جو کھیلے تھے تو شمشیر و سناں سے

۱۲۰



مقبول نہ شیرزن کو نصیحت تری ہوگی
لڑکے بھی ہنسینگے وہ فضیحت تری ہوگی

۱۲۱



میدان میں اگر جنگ کو دار و رسن ہے
مرد ہوگا یہ مرد جو مارد ہے تو کیا ہے

۱۱۸

ہر ہاتھ مین جنگی یہ صفین ہاتھ مین بجلی
چوٹین جو علی کی ہین وہ آج اسپہ چلینگی

۱۱۹

مرکب کو بڑھایا جو ہنر بر شہ دین نے
اک وار کیا نیزہ خطی کالعین نے

۱۲۰

جھٹکا جو دیا دھوم ہوئی ہاتھ کس کی
کھینچ آیا لعین زین سے گر دنبہ فرس کی

۱۲۱

بڑھتے ہی نظر شکل قضا آگئی اُسکو
خود دل کو دھڑکنے کی صدا آگئی اُسکو

۱۲۲

خنجگ اُس سے کچھ آسان نہین جو سیف خدا ہو
اب معرکہ تلوار کا ہے دیکھیے کیا ہو

۱۲۳

پایا نہ کوئی بہر مدد ہمنفس اپنا
کس طرح مین جولان کیا ترکی فرس اپنا

۱۲۴

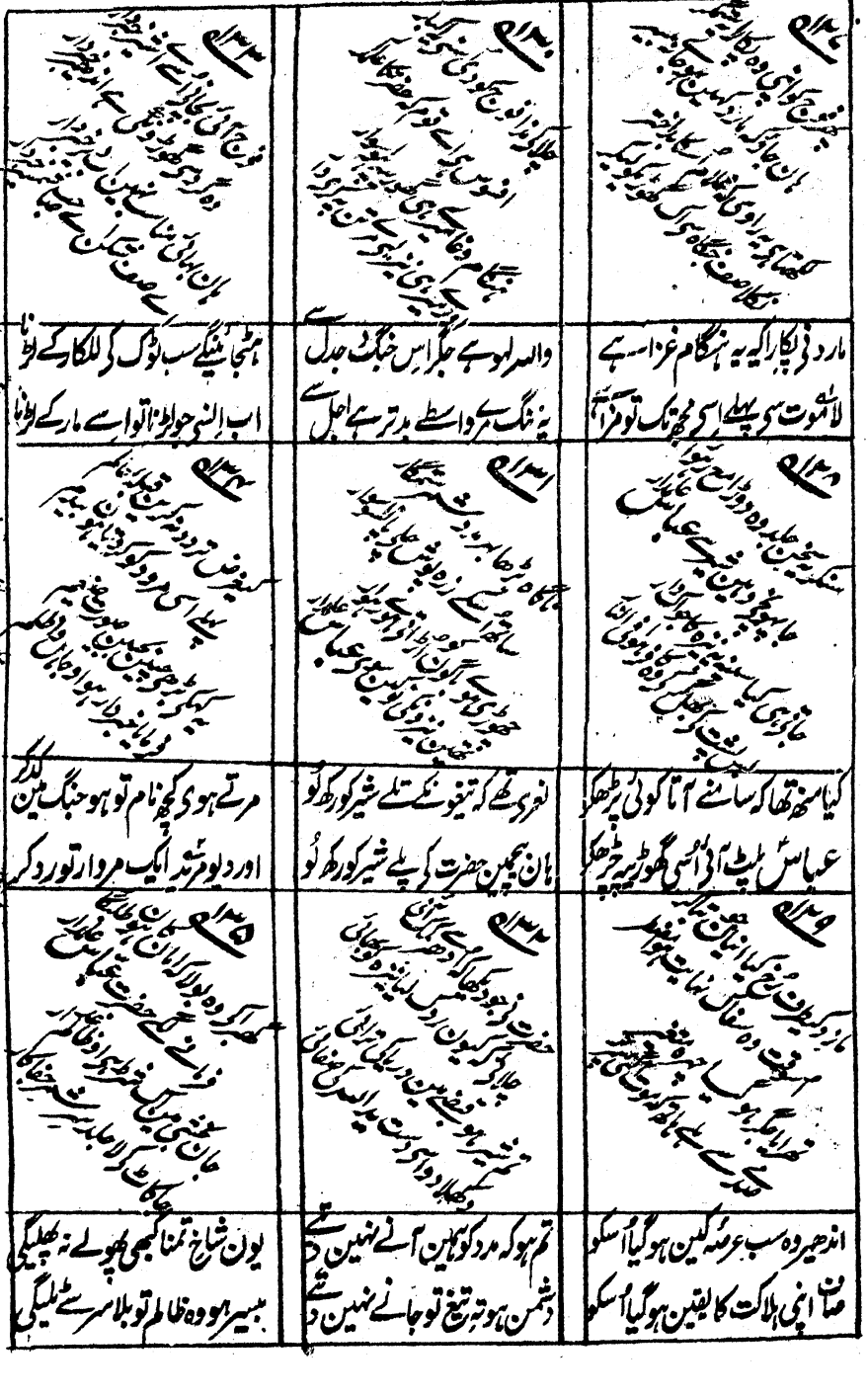
تلوار کا اک ہاتھ تو خونخوار پہ مارا
نیزہ فرس ظالم غدّار پہ مارا

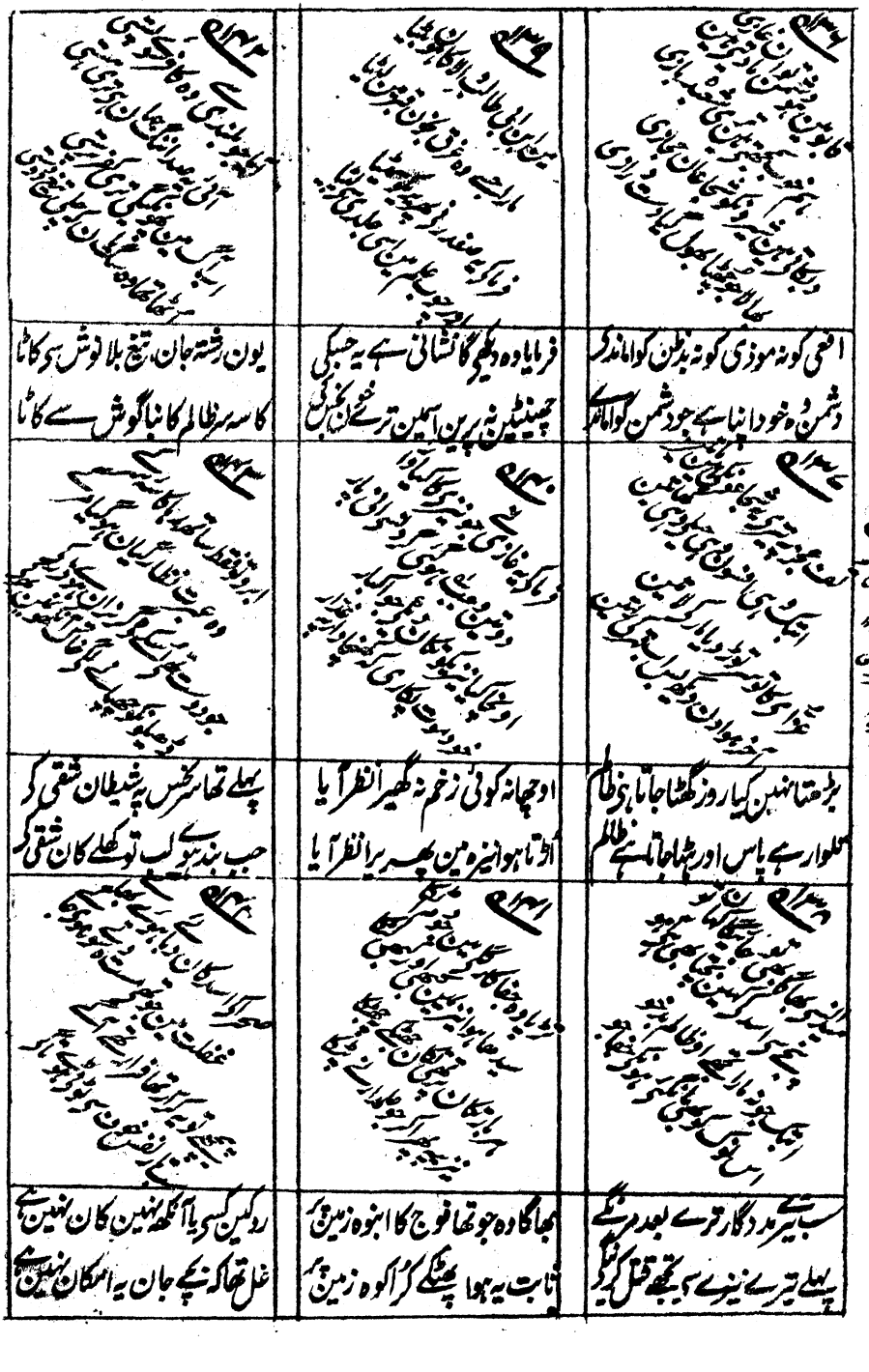
۱۲۵

بیستی کی سو اشان کو نہ اوج کو دیکھا
دیکھا کبھی مرکب کو کبھی فوج کو دیکھا

۱۲۶

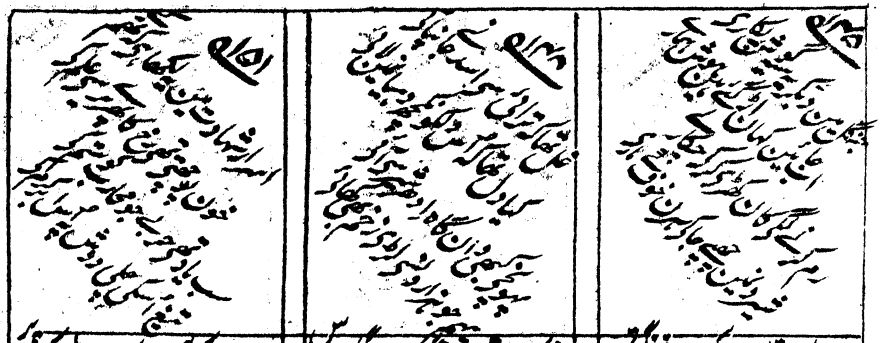
ہان زد پہ لگا لا اسد حق کی اسد کو
آتی ہین سواران عرب تیری مدد کو





۱۳۶
کاہو بن ہو نہ نہ ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو

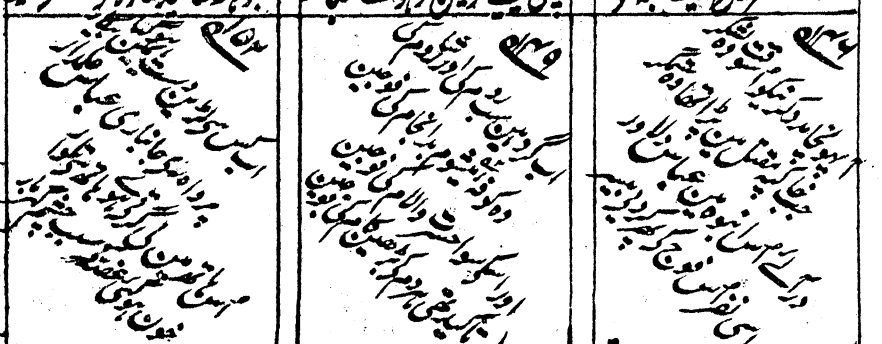
۴۴



دو صاعقہ تلوار کے جو پیش نگہ تھے
مشکیزہ پہ تیغون کی سپر ہو گئی عباس
حسرت ہی کہ آیا نہ فلک پھٹ کے زمین پر

اضداد عناصر کیطرح ایک جگہ تھے
پانی کیلئے خونمین تر ہو گئے عباس
جو ہاتھ تھا سیدھا وہ گرا کٹ کے زمین پر

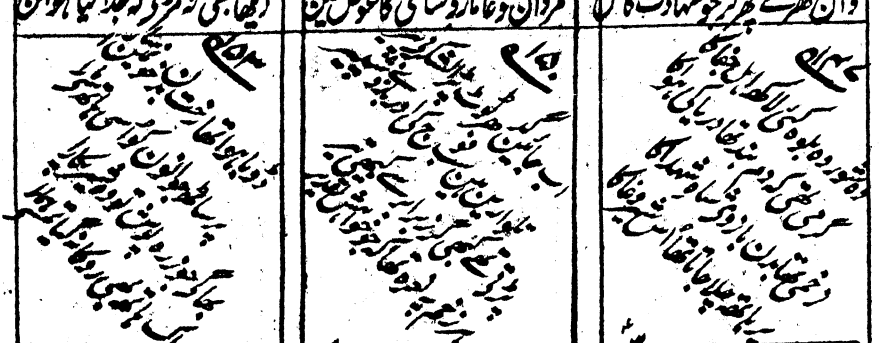
۴۵



ان سب کا بھگانا تھا کہ پیغام اجل تھا
سر کاٹ کے اسکایل نامی کا عوض لین
تلوار چلی فوج ستمگر موج پہ سن سے

واں گھر گئے پھر کر جو شہادت کا محل تھا
مردان وغا مارو شامی کا عوض لین
دیکھا بھی نہ مڑ کر کہ جدا کیا ہوا تن سے

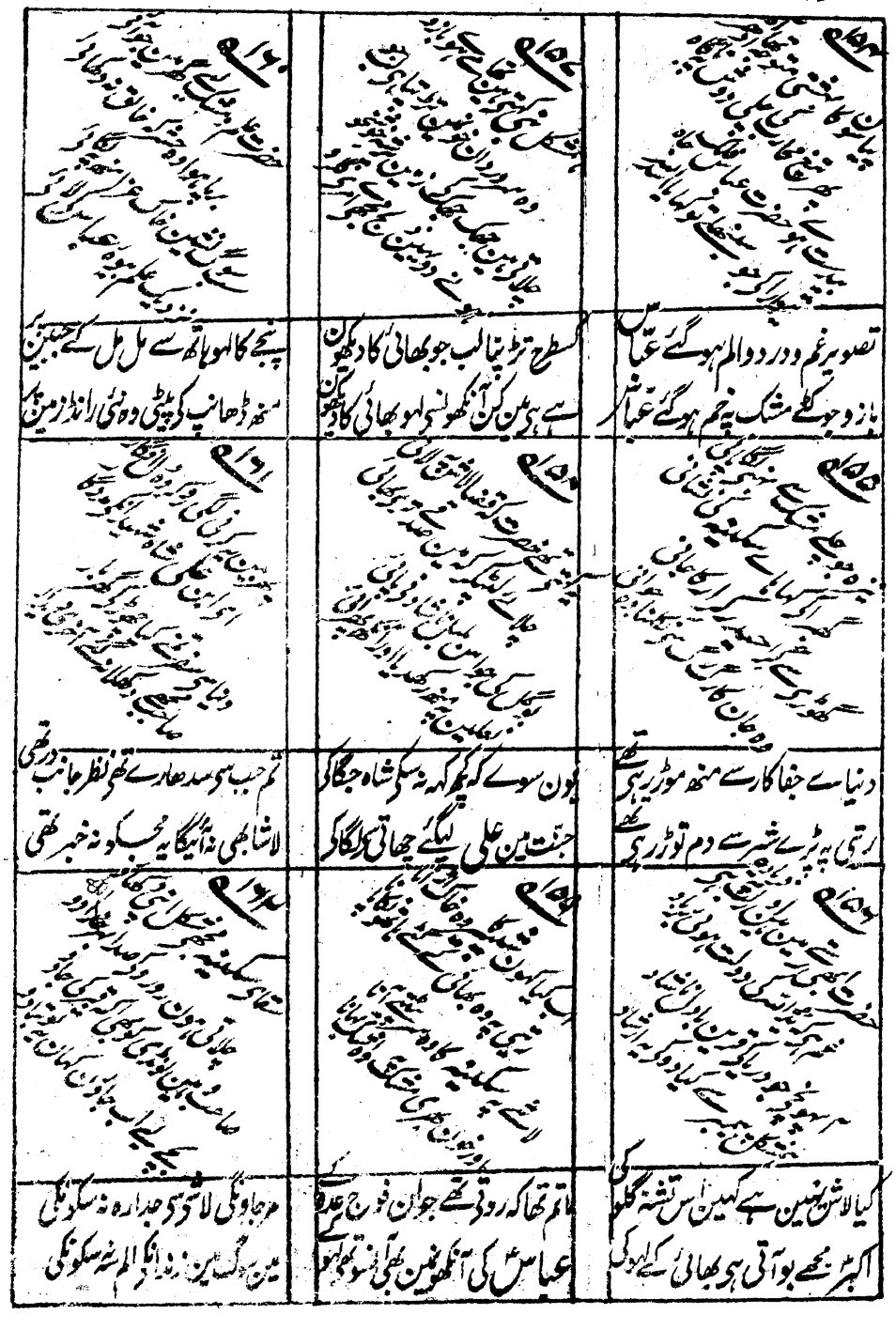
۴۶



تلوار نے کی خنجل مین نہ گھبراتے تھے عباس
خوشبو ہے پسینے سے ترائی لب جوئی
بپسا ہوے پستی اسے کہتے ہین بہادر

یا غول سے لڑ بھڑ کے نکل آتے تھے عباس
چھینٹین تھین پھریرے پہ بہشتی کے لہو کی
شمشیر دو دستی اسے کہتے ہین بہادر

۱ ظاہر ہے
۲ ایک دوسرے کی ضد ہیں
۳ بیچ



۱۵۴
تصویر غم و درد و الم ہو گئے عباس
بازو جو کٹے مشک پہ خم ہو گئے عباس

۱۵۵
دنیا سے جفا کار سے منہ موڑ رہے تھے
رستی پہ پڑے شہر سے دم توڑ رہے تھے

۱۵۶
کیا لاش نہیں ہے کہیں اس تشنہ گلو کی
اکبرؑ مجھے بو آتی ہے بھائی کے لہو کی

۱۵۳
کس طرح تڑپتا لب جو بھائی کا دیکھوں
ہے ہے میں کن آنکھوں سے لہو بھائی کا دیکھوں

۱۵۴
بولوں سوے کہ کچھ کہہ نہ سکے شاہ جگاکر
جنت میں علی لیگئے چھاتی سے لگاکر

۱۵۵
ماتم تھا کہ روتے تھے جوان فوج عدو کے
عباسؑ کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے لہو کے

۱۵۶
پنجے کا لہو ہاتھ سے مل مل کے جبیں پر
منہ ڈھانپ کے پٹی وہ گئی رانڈ زمیں پر

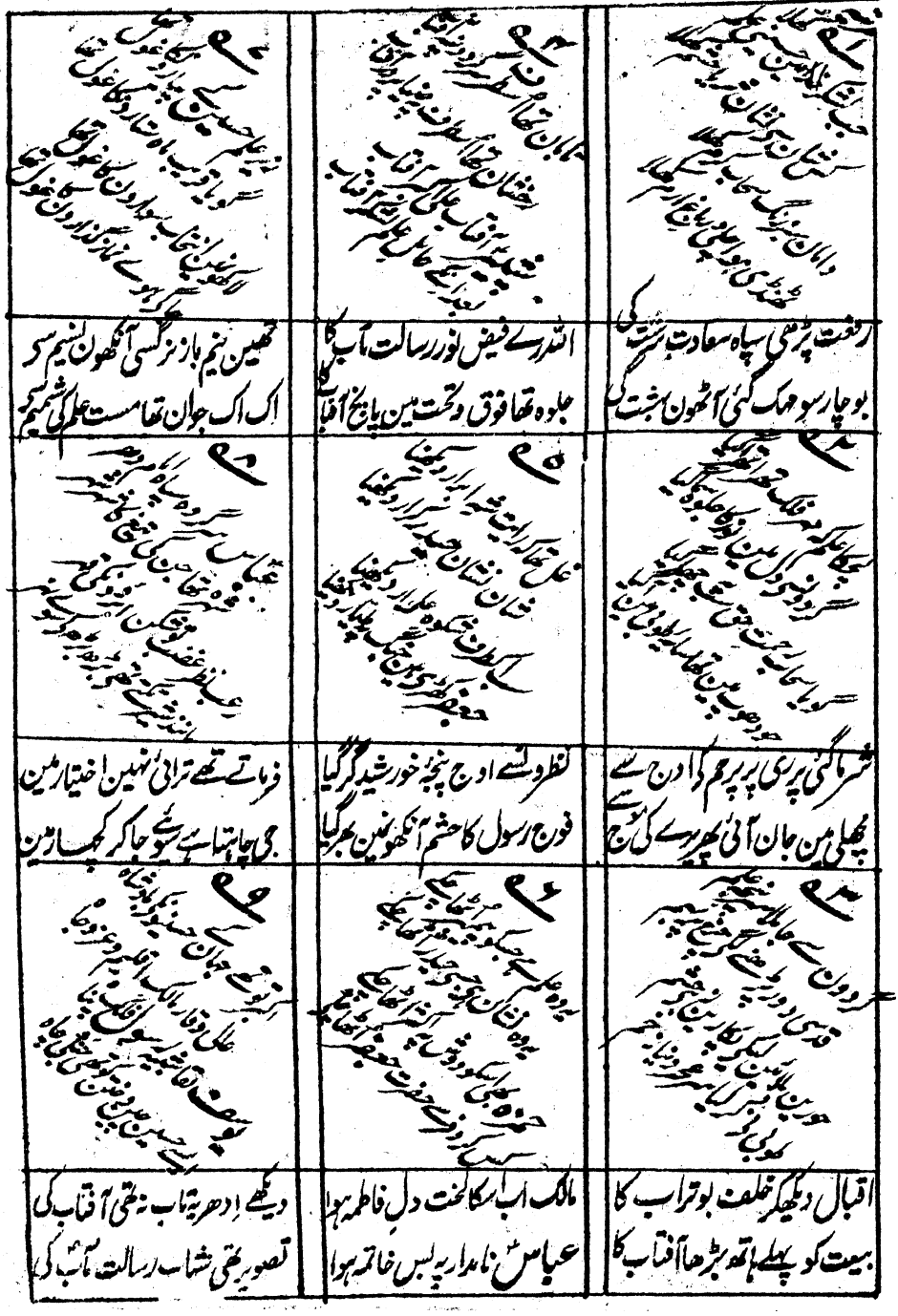
۱۵۷
تم جب ہی سدھارے تھے نظر جانب در تھی
لاشا بھی نہ آئیگا یہ مجکو نہ خبر تھی

۱۵۸
مر جاؤنگی لاشہ ہی جدا رہ نہ سکونگی
میں رنڈ سی زندا نہ الم سہ نہ سکونگی

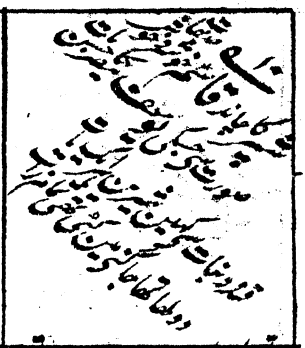
بیڑا مرا اس قافلہ قہار مین چھوڑا
تم یار ہوئے اور مین منجدھار مین چھوڑا

زخم تبر و تیر و سنان کھاتی ہین ہم بھی
حلق اپنا کٹانے کے لیے جاتی ہین ہم بھی

ماتم کا ہی اک شور ہر اک دل پہ ہے غالب
اکبرؑ کے جدا ہونیکا احوال غضب ہے

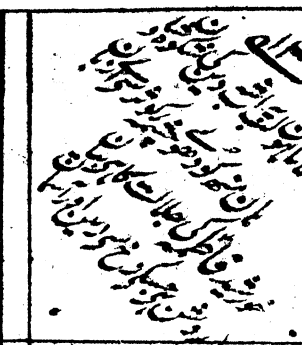


۱۱



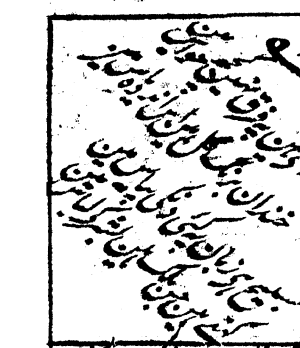
سوتے وہ کیا کہ حسرت تیغ آزمائی تھی
بچپن کی نیند نرگسی آنکھوں میں جھائی تھی

۱۲



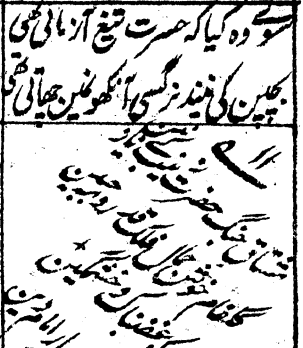
چہرہ پہ حسن دیکھ کے زلف سیاہ کا
دھوکا ہی شامیوں کو رسالت پناہ کا

۱۳



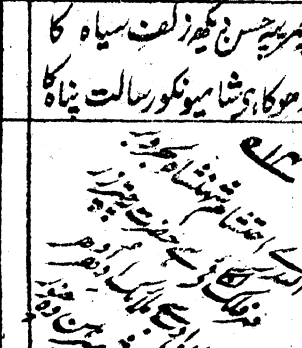
پر یوں میں غل ہی فاطمہ کی جان آئے ہیں
شوکت گواہ ہے کہ سلیمان آئے ہیں

۱۴



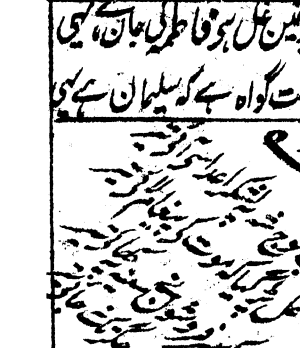
پیارے نواسے فاتح و بدر و حنین کے
مہر و حسن کے جوشن بازو حسین کے

۱۵



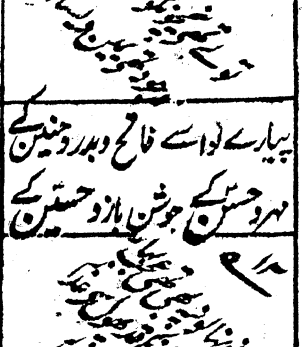
جوہر ہار السن و عین ہیں برابر حسین کے
یاقوت ہو رہے ہیں نچھاور حسین پر

۱۶



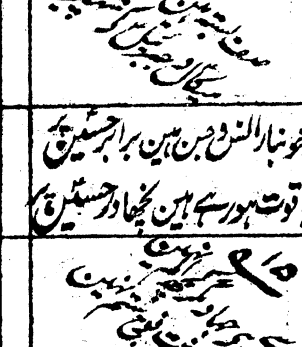
حضرت سے پہلے آپ ہی بیجان ہو گیا
چھبیں جوان حسین کی قربان ہو گئے

۱۷



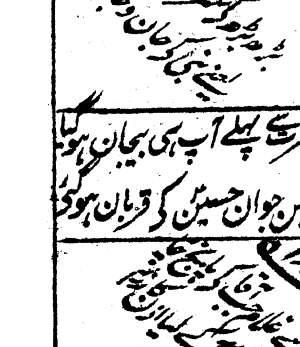
خون جوشمیں تھا فوج ستمگر کو دیکھکر
مچلے ہوئے تھے کونیکے لشکر کو دیکھکر

۱۸



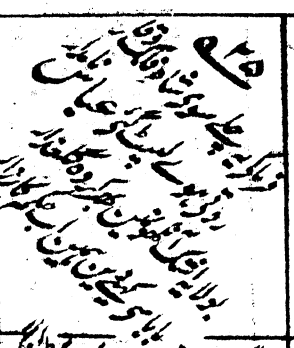
تکتا جو منہ ہر ایک بہادر حسین کا
سب سے بڑھا ہوا ہی تہور حسین کا

۱۹



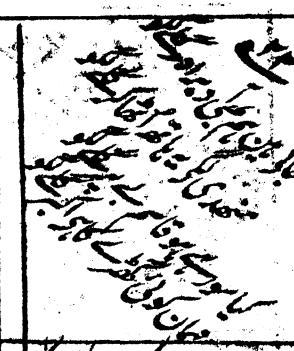
تیغوں نے انکی ناریوں کا منہ پھرا دیا
اک اک جری کو نا شہ پہ لاشہ گرا دیا

۱۹



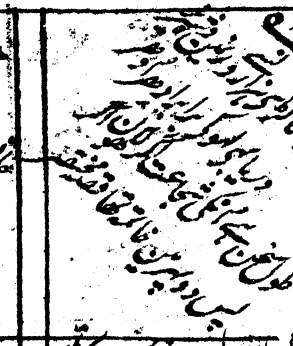
ماتم کدا غ دل پہ شہ مجتبیٰ کے تھے
باقی وہ رہ گئے کہ جو ٹکڑے جگر کے تھے

۲۰



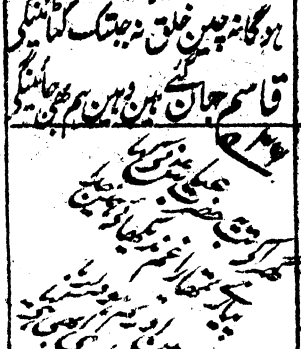
اس تیغ برق دم کی صفائی بھی دیکھیو
بھیا اٹھو ہماری لڑائی بھی دیکھیو

۲۱



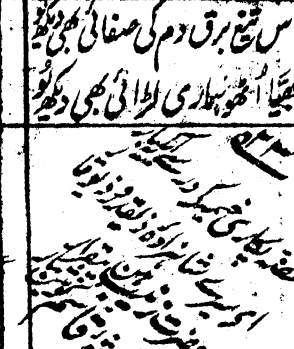
ہوگا نہ چین خلق نہ جبتک کٹا نیگے
قاسم جہاں گئے ہیں وہیں ہم بھی جائینگے

۲۲



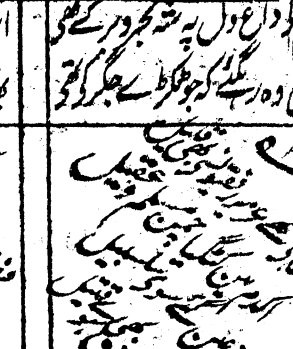
ہنگام ظہر عالم تنہائی رہ گیا
بیکس کے پاس اک پسر بھائی رہ گیا

۲۳



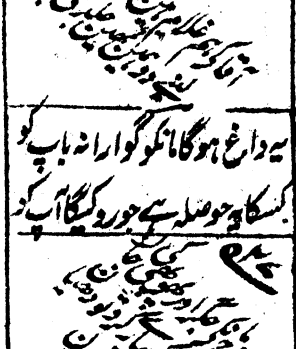
مقتل سے گھر میں آکر تسلی بہن کو دو
قربان جاؤں نیچ دلھا کا پرساد دھن کو دو

۲۴



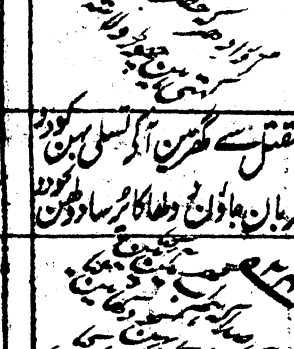
یہ داغ ہوگا انکو گوارا نہ باپ کو
کس کا یہ حوصلہ ہے جو روکیگا آپ کو

۲۵



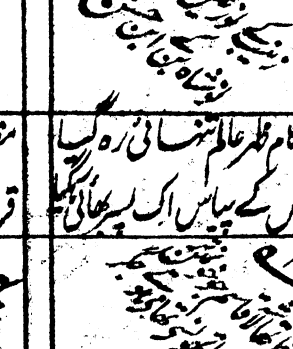
داغ فراق اپنے فدائی کو دیگئے
منزل کا کچھ پتا بھی نہ بھائی کو دیگئے

۲۶



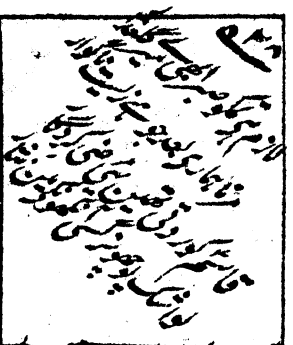
بر پا ہے گھر میں دو دلھا کا ماتم نہ آپ منگے
لاشا ہمارا آئیگا اب ہم نہ آپ منگے

۲۷



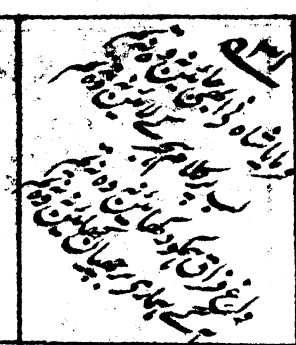
خادم کو تیغ ظلم سے گردن کٹا نہ دو
لو ہا تھ جوڑتی ہیں ہمیں ان کو جانے دو

۲۰



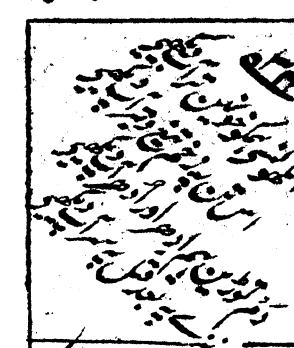
آنا پدر کے ساتھ تن پاش پاش کا
اک تھوڑی دیر رویئو عمو کی لاش کا

۲۱



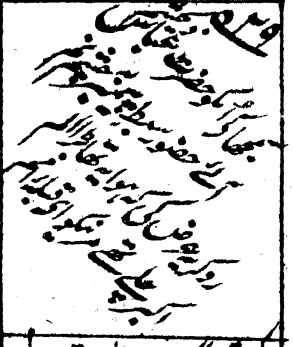
بھائی ہمین یہ جبر بہت ناگوار ہے
مرے حسین پہلے تو پھر اختیار ہے

۲۲



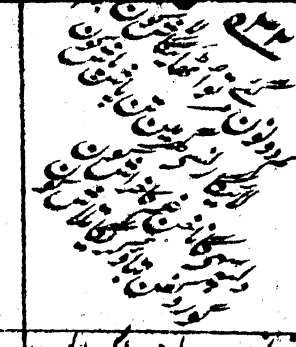
صبر و رضا ہے کام شہ تشنہ کام کا
ہمسے نہ دیکھا جائیگا لاشہ امام کا

۲۳



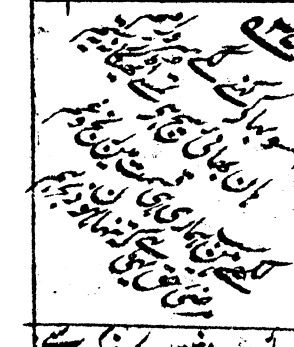
دیکھا تو ہوگا سرور عالی مقام نے
ہاتھونکو جوڑ جوڑ کے روکا غلام نے

۲۴



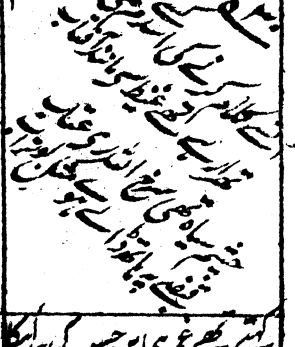
تم رہین بعد دلبر زہرا کے جائیو
میت ہماری قبر مین دفنا کے جائیو

۲۵



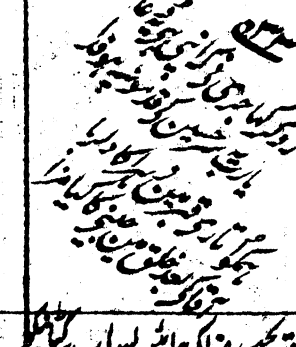
جائے یہ سر دشت مین کونی کی راہ سے
چلیے تلک لاش اٹھے قتل گاہ سے

۲۶



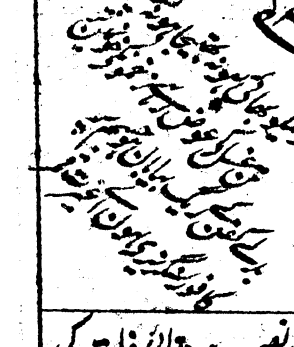
کہتے تھے غم ہی ابن حسن کی جدا کا
ہم ظالمو سے لینگے عوض اپنے بھائی کا

۲۷

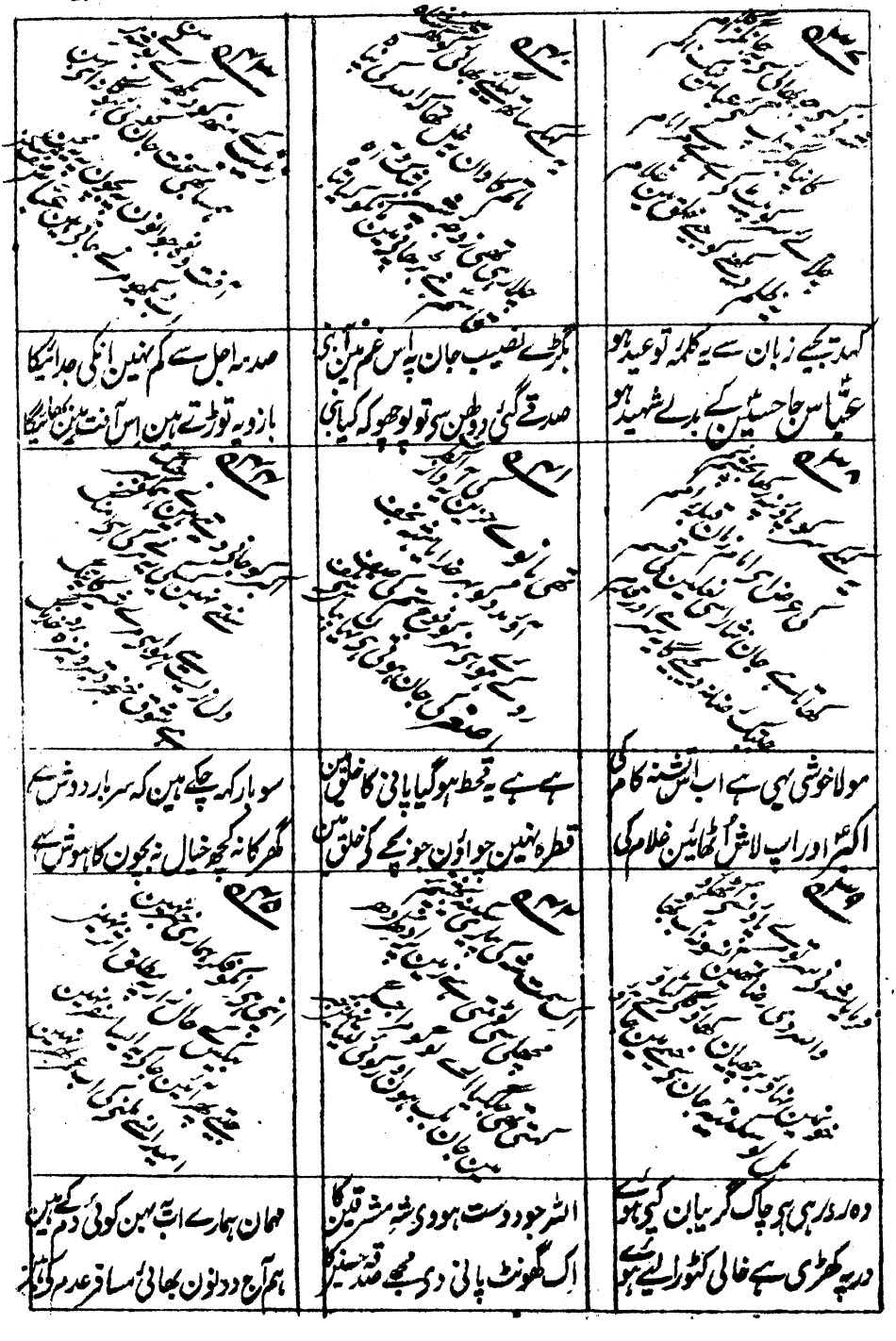


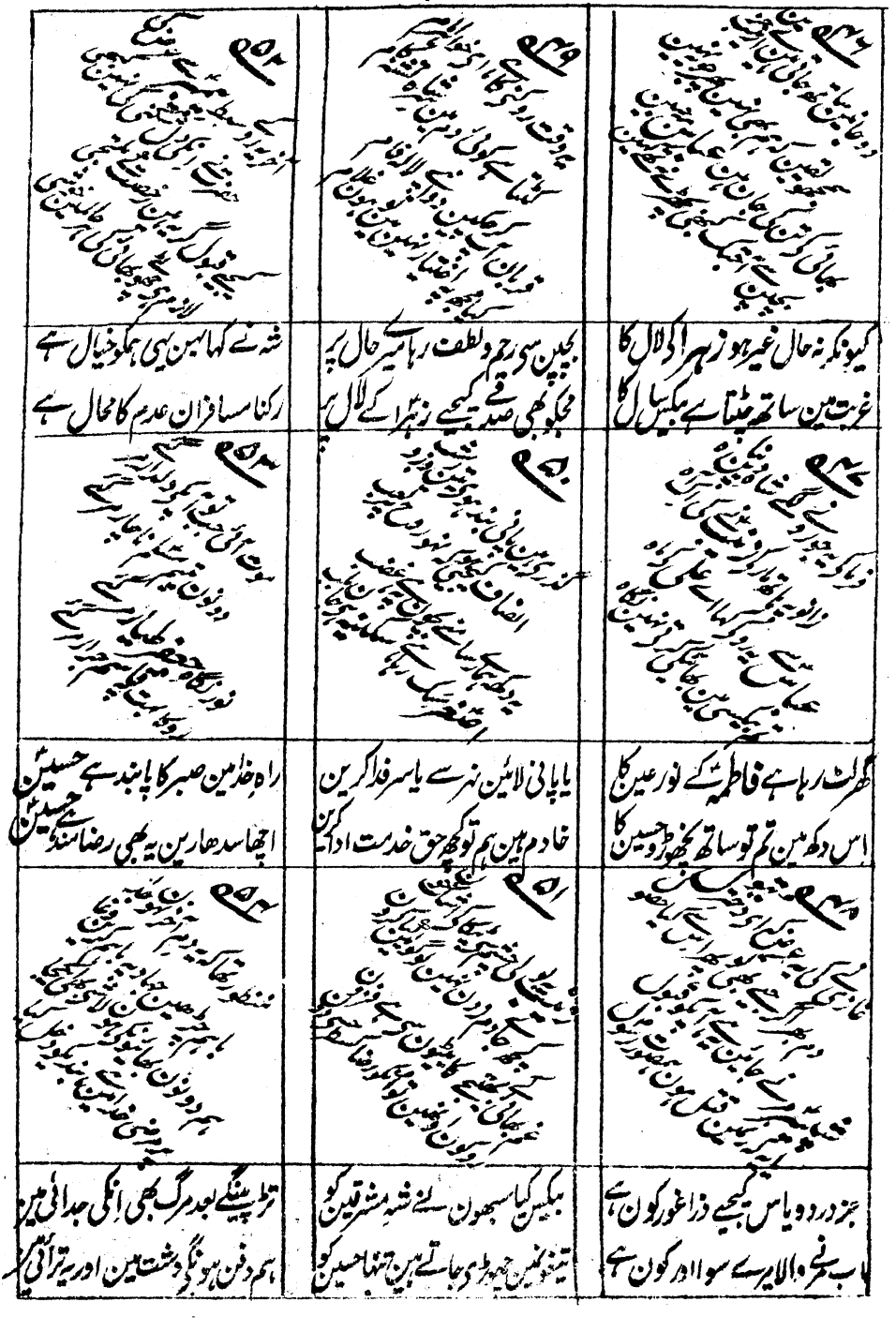
دیکھیے رضا کہ جائین بس اب سر کٹائیکے
اکبر کو روک لیجیے لاشا اٹھانے کو

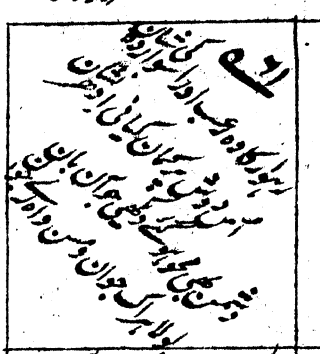
۲۸



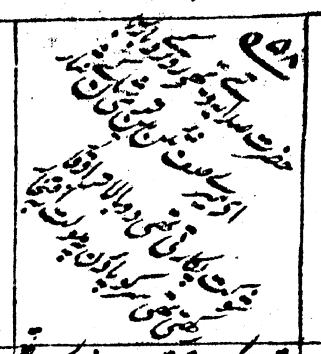
سایہ نصیب ہو نہ ترائی فرات کی
زخمونپہ دن کی دھوپ ہو اوس رات کی



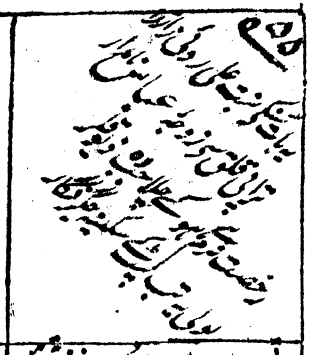




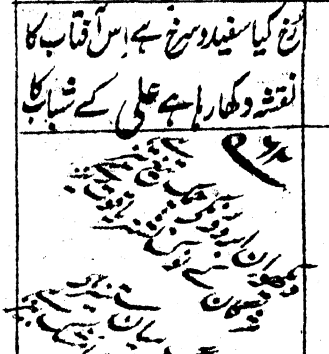
مرتی ہون پیاس سے مجھے پہنچا غش آمیز
پانی وہان ملیگا جہان آپ جاتے ہین



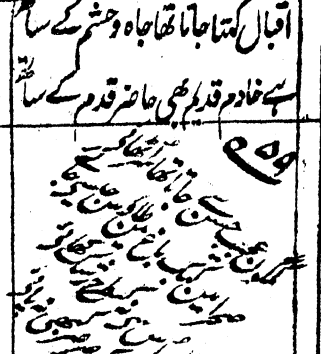
اقبال کہتا جاتا تھا جاہ و حشم کے ساتھ
ہے خادم قدیم بھی حاضر قدم کے ساتھ



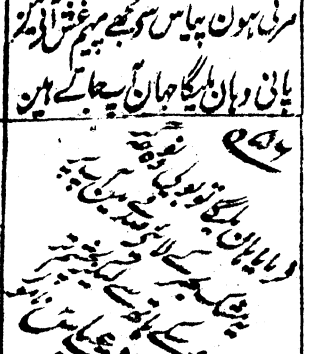
رنگ کیا سفید و سرخ ہے اس آفتاب کا
نقشہ دکھا رہا ہے علی کے شباب کا



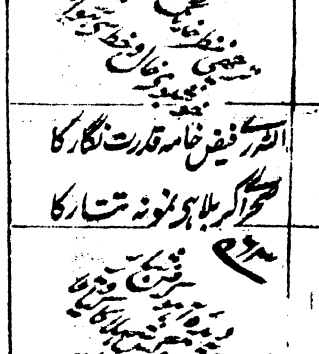
غرفے سے حوریں تکنے لگین اس حسین کو
جھاڑ اپر دن سے دوڑ کے پریون نے زین کو



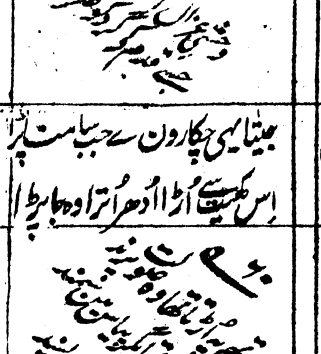
جیتا یہی چکارون سے جب سامنا پڑا
اس کھیت سے اڑا ادھر اترا وہ جا پڑا



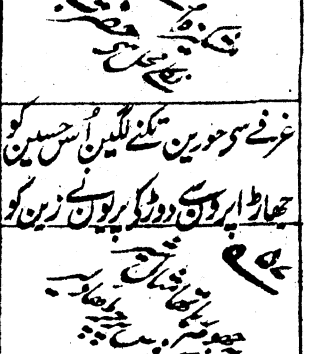
اللہ رے فیض خامہ قدرت نگار کا
صحرا کربلا ہی نمونہ ستار کا



خنکی ہے رایت شہ والا کے سایے مین
شیر آکہ جاتے ہین طوبی کے سایے مین

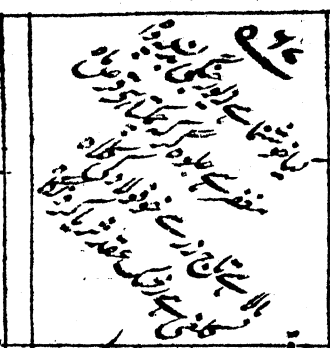


دیکھے پری تو ہو وے جنون اک لگام مین
سایہ چھلاوہ نیگیا تھا رزم گاہ مین



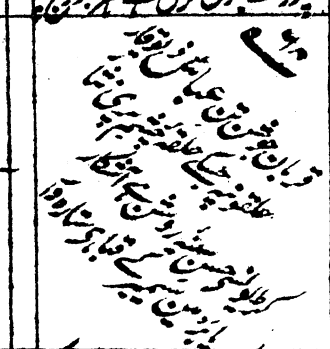
کیسان سیاہیو پہ نظر ہے گڑی ہوئی
دو لاکھ سے ہے شیر کی پتلی لڑی ہوئی

۶۴



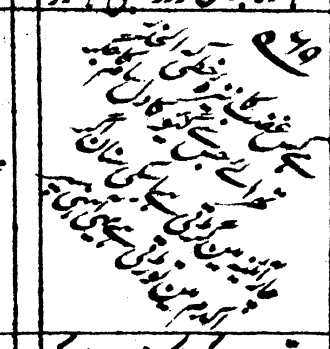
نایاب کیون نہو دہن اُس خوش صفا کا
چشمہ ہے نور چشم علی کی حیات کا

۶۵



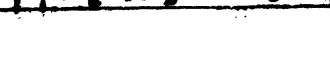
باندھے ہی مرگ پردہ کمر اشتیاق سے
پشت حسین خم ہوئی جسکے فراق سے

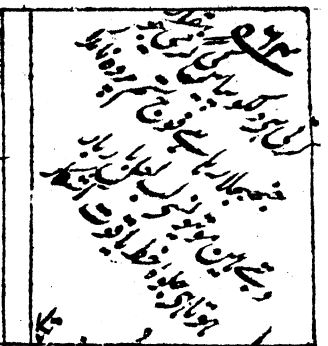
۶۶



قائم اُنھین سے ہی برکت کائنات کی
رکھی ہے بات فیض قدم نے ثبات کی

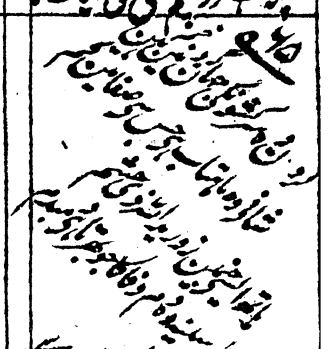
۶۷





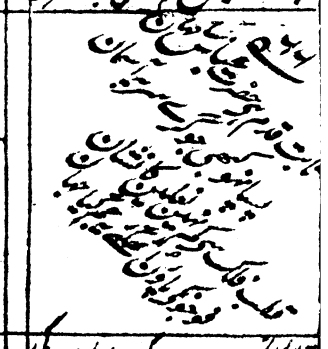
کم ہین حواس خمسہ مجال رقم نہین
مصرعہ ہر اک دو لخت ہے نقطے بہم نہین

۶۸



جرارت مین فرد غیرت برق آب تابین
قبضے مین فتح رہتی ہی اقبال تابین

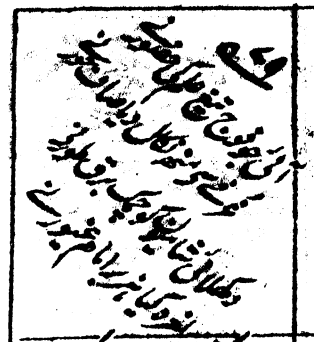
۶۹



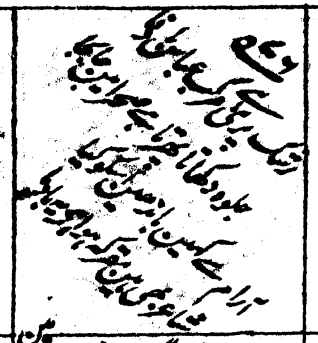
دم بند ہین جنون کی اس آتش زبان سے
ملتا تھا اک پری فی ہزار دو جان سے

۷۰

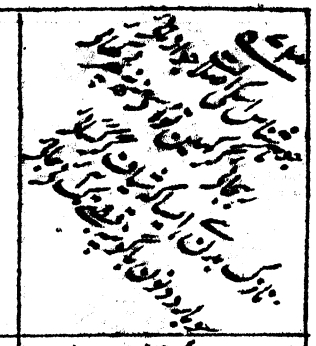




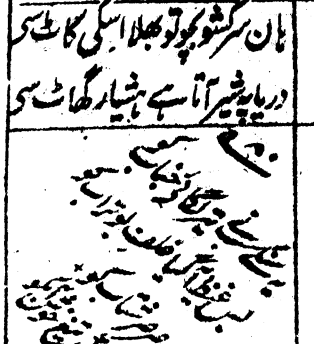
اِس حسن سے کہ تیغ مہ نو پہ فوق ہو
گر راست ہو سپہر تو گے خم ہو کہ طوق ہو



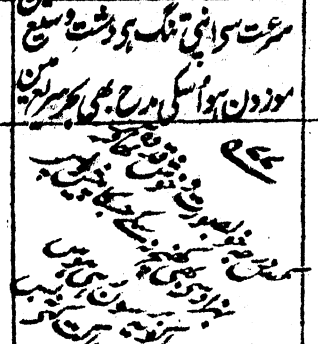
سرعت سے اپنی تنگ ہو دشت وسیع میں
موزون ہو اسکی رمح بھی بحر سریع میں



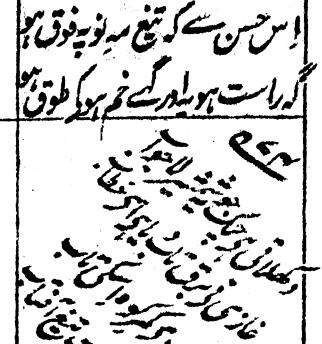
ہاں سرکشو کہو تو بھلا اسکی کاٹ سی
دریا پہ شیر آتا ہے ہشیار گھاٹ سی



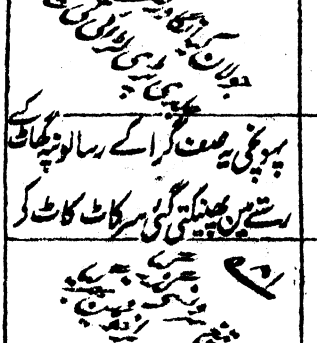
بڑھ جا اور دم اگر آہن میں غرق ہو
نہ آب میں کمی نہ روانی میں فرق ہو



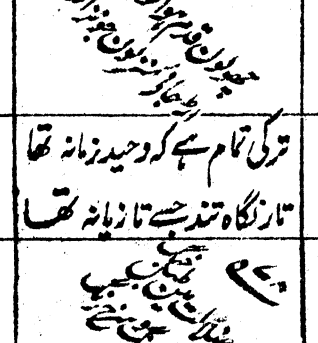
ترکی تمام ہے کہ وحید زمانہ تھا
تا رنگاہ تند جسے تا زیانہ تھا



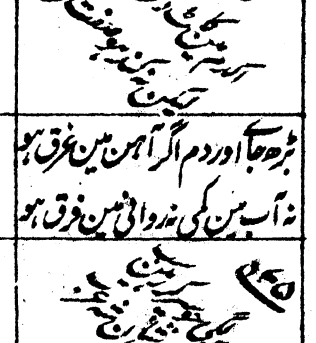
پہونچی یہ صف گرا کے رسالو نپہ گھاٹ کے
رستے میں پھینکتی گئی سر کاٹ کاٹ کے



شک اسمیں کیا ہے صاف نمودار بحم ہیں
سب اک ہلال جلوہ گر اور چار بحم ہیں

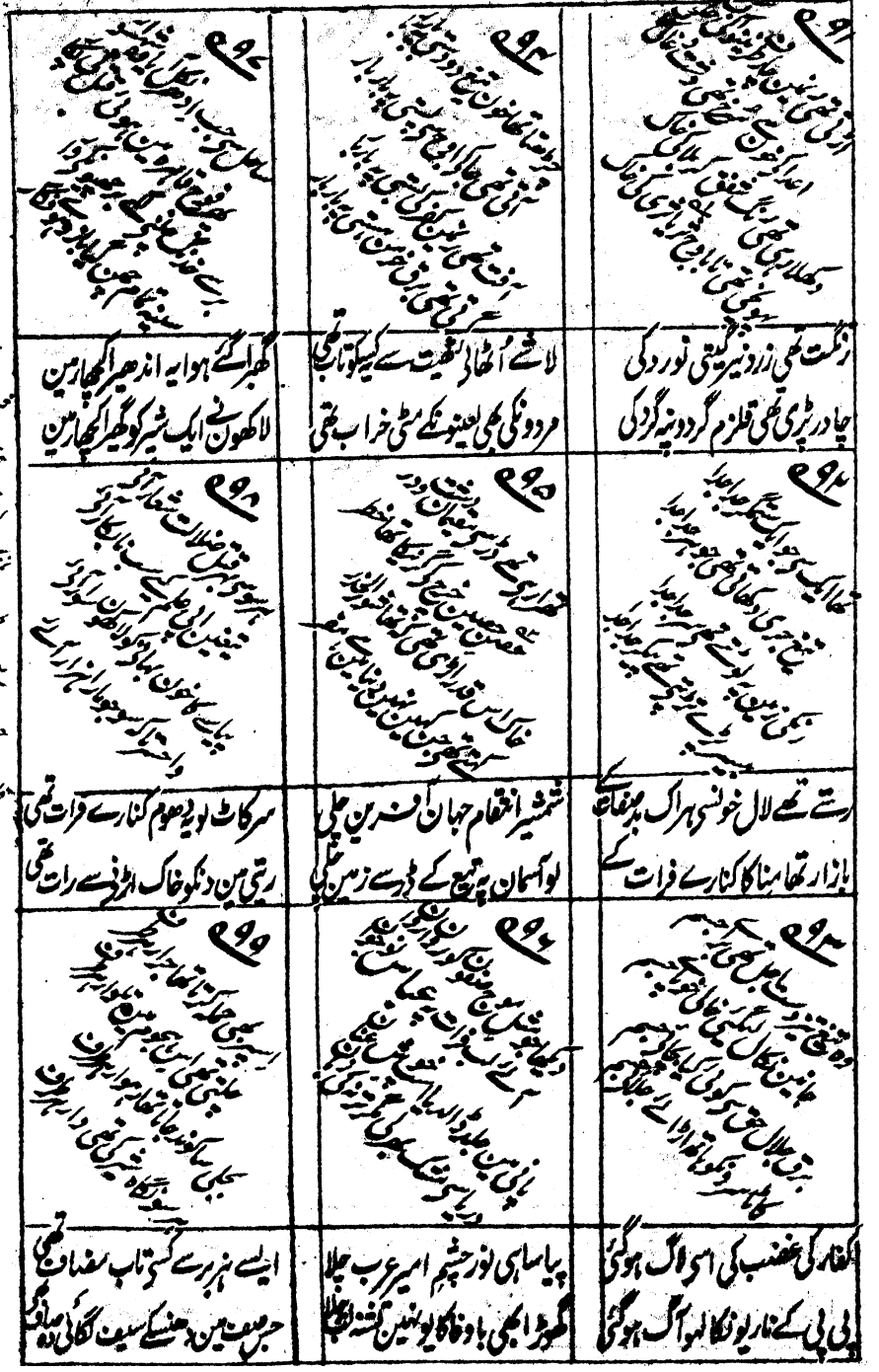


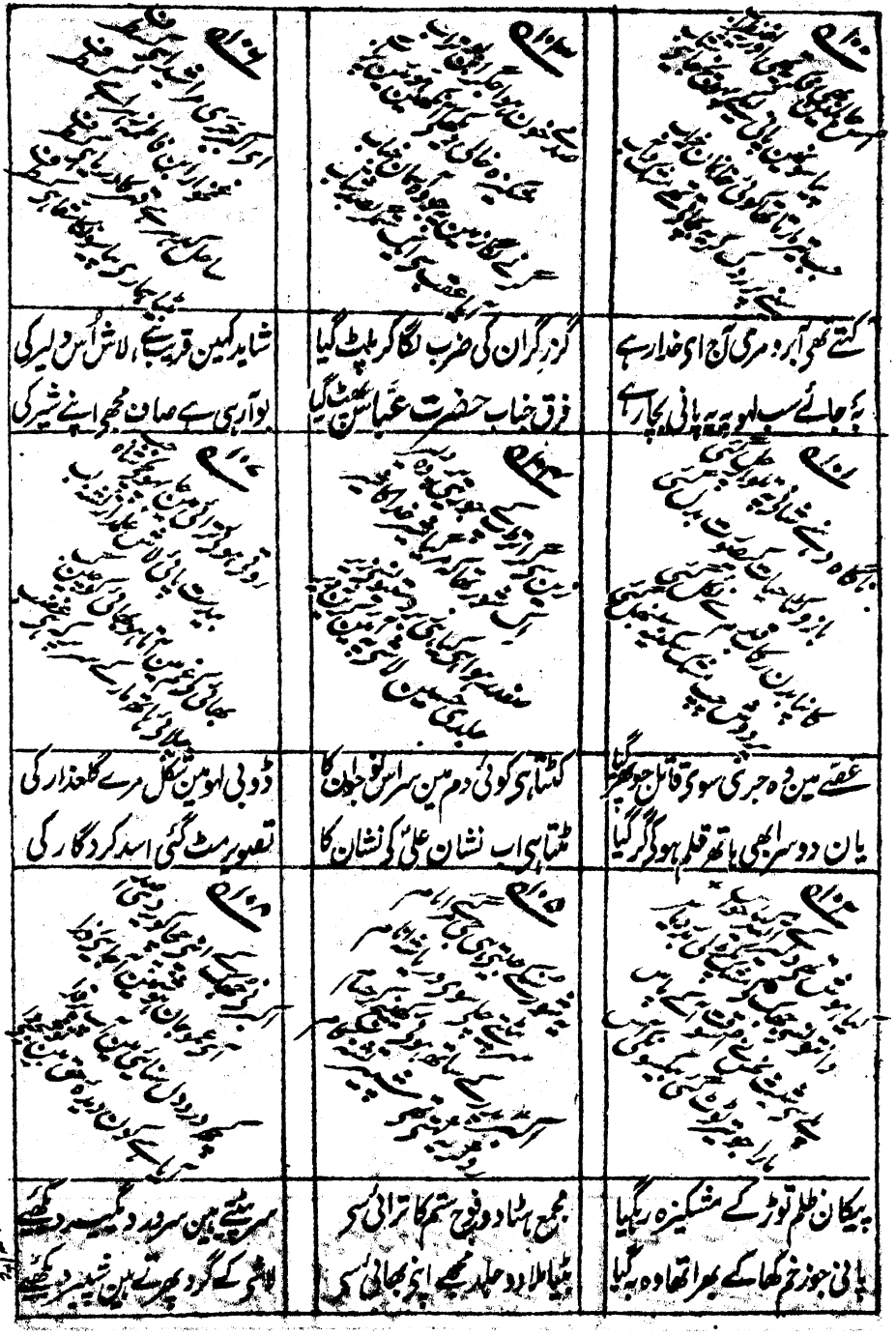
یوں بڑھ گئے قدم بہ قدم اس لڑائی میں
تم تم کر شیر جاتا ہے جیسے ترائی میں



شیاست فرس سے پشت کی بھل کھنچنے لگی
باقی جو ہاتھ تھا وہ اجل کھینچنے لگی




۹۱
رنگت تھی زرد نیر گیتی نورد کی
چادر پڑی تھی قلزم گردوں پہ گرد کی
۹۲
رستے تھے لال خونسی ہر اک بدھنات کے
بازار تھا مینا کا کنارے فرات کے
۹۳
انگار کی غضب کی اسی آگ ہو گئی
پی پی کے ناریونکا لہو آگ ہو گئی
۹۴
لاشے اٹھائے کثرت سے کیسو تاب تھی
مردونکی بھی لعینونکے مٹی خراب تھی
۹۵
شمشیر انتقام جہان آفرین چلی
لو آسمان پہ تیغ کے ڈر سے زمین چلی
۹۶
پیاسا سپاہی نور چشم امیر عرب چلا
گھوڑا بھی باوفا کا یونہی تشنہ لب چلا
۹۷
گھبرا گئے ہوا یہ اندھیرا کچہار مین
لاکھون نے ایک شیر کو گھیرا کچہار مین
۹۸
سرکاٹ لو یہ دھوم کنارے فرات تھی
ریتی مین دنکو خاک اڑنے سے رات تھی
۹۹
ایسے ہزار سے کب تاب مصاف تھی
جس صف مین دھنسکے سیف لگائی وہ صاف تھی



کہتے تھے آبرو مری آج ای خدا رہے
یہ جائے سب ولے یہ پانی بچا رہے

گرز گران کی ضرب لگا کر پلٹ گیا
فرق جناب حضرت عباس کٹ گیا

شاید کہیں قریب ہے لاش اس دلیر کی
لو آرہی ہے صاف مجھے اپنے شیر کی

عصے میں وہ جری سوی قاتل جو پھر گیا
یاں دوسرا بھی ہاتھ قلم ہو کر گر گیا

کٹتا ہی کوئی دم میں سر اس نوجوان کا
مٹتا ہی اب نشان علی کی نشان کا

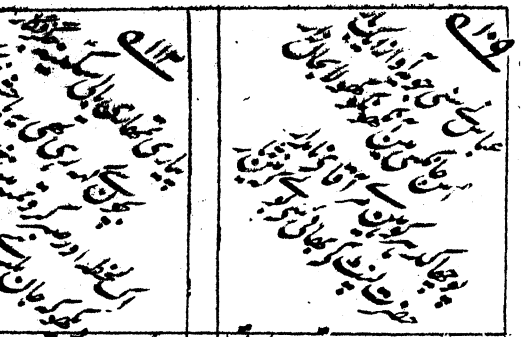
ڈوبی لہو میں شکل مرے گلعذار کی
تصویر مٹ گئی اسد کردگار کی

بیکان ظلم توڑ کے مشکیزہ رہ گیا
پانی جو زخم کھا کے بھرا تھا وہ بہ گیا

مجمع ہٹا دو فوج ستم کا ترائی سے
بیٹا ملا ہے دھلد مجھے اپنے بھائی سے

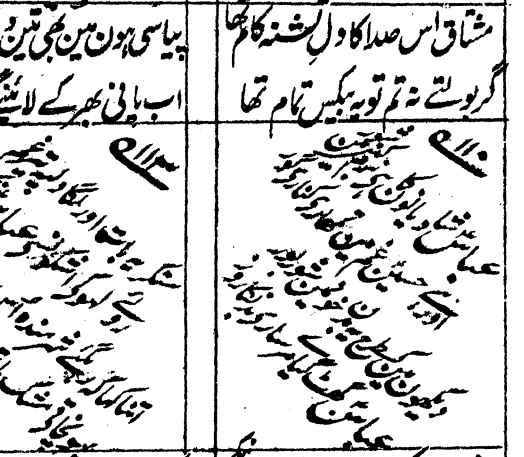
سر پیٹتے ہیں سرور و گیسو کو کھولے
لاشے کے گرد پھرتے ہیں شبیر روکھے

۱۰۹



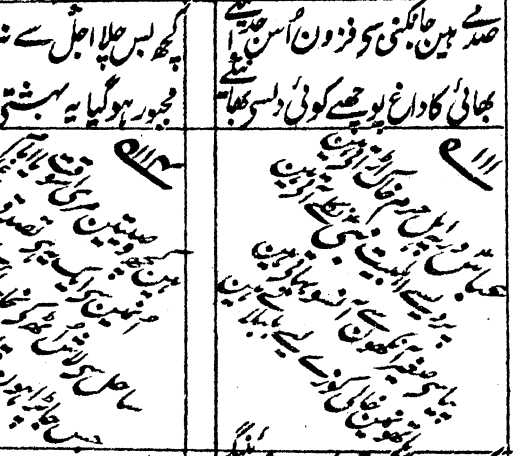
مشتاق اس صدا کا دلِ تشنہ کام تھا
گر بولتے نہ تم تو یہ بیکس تمام تھا

۱۱۰



صدمے ہیں جانکنی سے فزوں اُس جدے کے
بھائی کا داغ پوچھے کوئی دلسی بھائی سے

۱۱۱



کہتے ہیں کہ گئے تھے کہ ہم پانی لائینگے
کبتک جناب حضرت عباس آئینگے

۱۱۲

پیاسی ہوں مین بھی تین دن و تین رات سے
اب پانی بھر کے لائینگے عمو فرات سے

۱۱۳

کچھ بس چلا اجل سے نہ اِس بے قصور کا
مجبور ہو گیا یہ بہشتی حضور کا

۱۱۴

سر کے نہ خانہ زاد امام دلیر کا
مسکن ہے ترائی مین حضرت کے شیر کا

۱۱۵

آئے لحد مین بوئے امام زمن مجھے
بخشین حضور اپنی عبا کا کفن مجھے

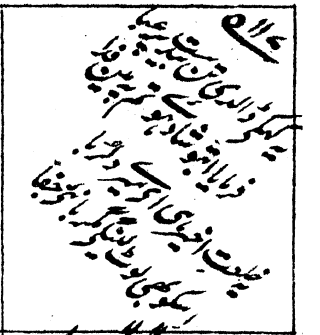
۱۱۶

سچ ہے کہ بہر شیر ترائی ضرور ہے
بھائی مگر ہماری لحد سے دور ہے

۱۱۷

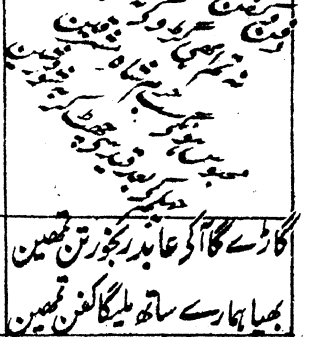
لیجائینگے ردائین بھی اُس اژدہا مین
سر ننگے رانڈین نکلین گی پلوا عام مین

۱۱۹



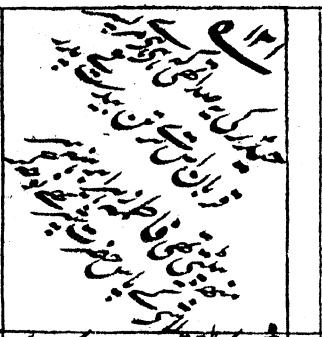
دامانِ زخم ہونگے مگر جسم پاک پر
عریاں پڑی رہینگی تری لاش خاک پر

۱۲۰



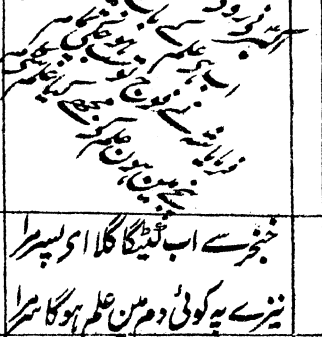
گاڑے گا آکے عابد رنجور تن تمھین
بھیا ہمارے ساتھ ملیگا کفن تمھین

۱۲۱



شبّیر کوٹتے تھے جو سینے کو روز ہی
دریا کا گھاٹ ہلتا تھا ماتم کے شور سے

۱۲۲

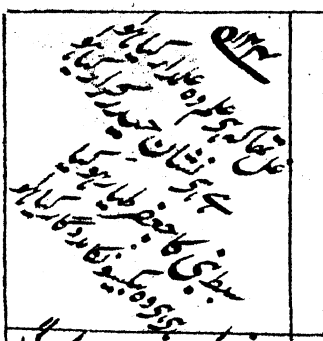


خنجر سے اب کٹیگا گلا اے پسر مرا
نیزے پہ کوئی دم مین علم ہوگا سر مرا

۱۲۳

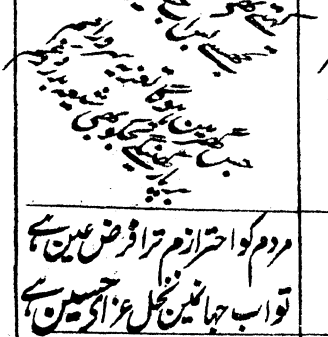
رایت لٹا دیا جو شہِ مشرقین کا
کایا نی زمین پہ غل ہوا ہی حسین کا

۱۲۴



ای شاہ کی علم ترا حامل کدھر گیا
ہی ہی یہ کسکا خون تری دامن مین بھر گیا

۱۲۵

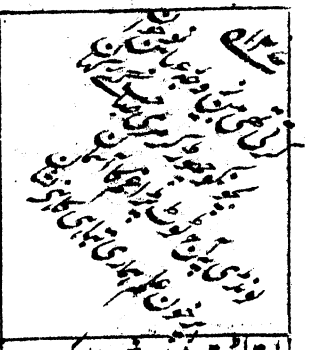


مردم کو احترازم ترا فرض عین ہے
تو اب جہانین نخل عزای حسین ہے

۱۲۶

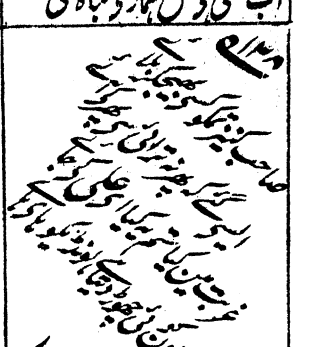
جان اپنی کھوئی ہاتھ بھتیجی پہ وار کے
سقے ترے نثار مین اس چاہ پیار کے

۱۲۸



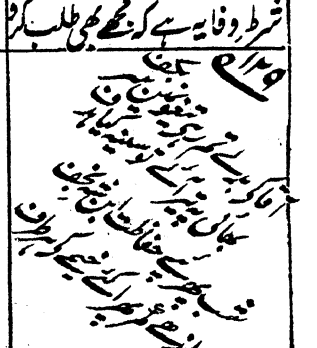
بستی لٹی ترائی مین شیر الہ کی
اب کونسی ہے شکل ہماری نباہ کی

۱۲۹



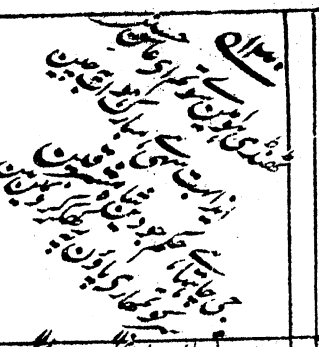
در در پھرون اسیر نہ ایسا غضب کرو
شرط وفا یہ ہے کہ مجھے بھی طلب کرو

۱۳۰



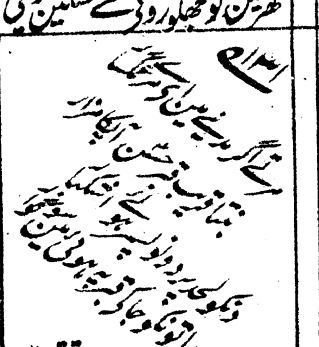
لٹتے ہین ہم بس اب کوئی دم مین سفر ہے
صاحب تمھین کچھ آج کی خبر نہین

۱۳۱



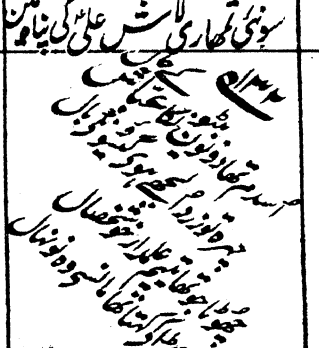
صاحب تسلّی دل غمگین نہوگی
گھر مین تو مجھکو روئے سے تسکین نہوگی

۱۳۲



بے بس ہون یان گذر بھی نہین قتل گاہ مین
سونپی تمھاری لاش علیؑ کی پناہ مین

۱۳۳



روتی ہین آپ منھ کو دھرے کیون نشان پر
کہیے تو کچھ گذر گئی کیا بابا جان پر

۱۳۴

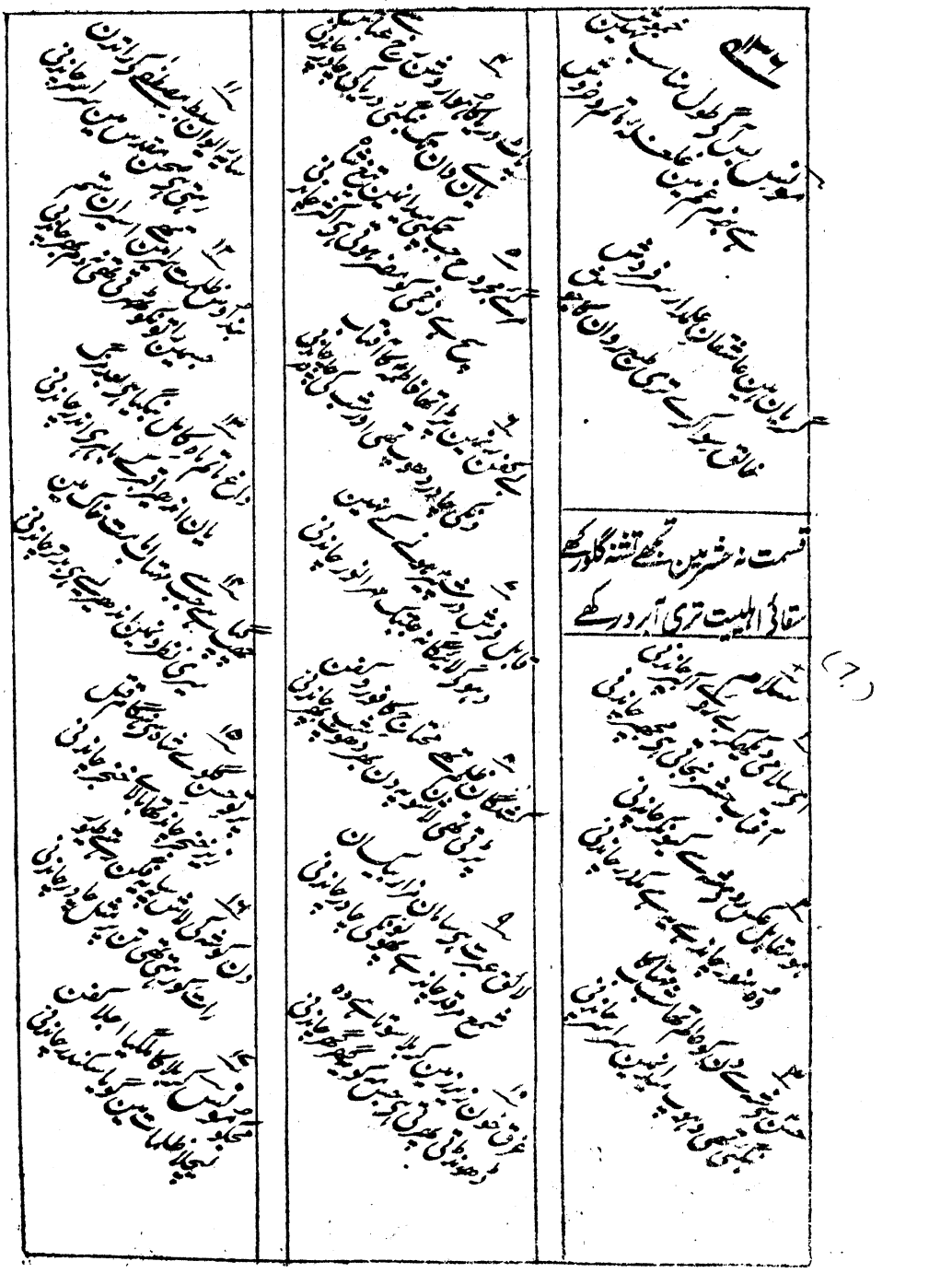
روئی نہ وہ جسے یہ ملال عظیم ہو +
اب ہم جہانگین انڈا ہین اور تم یتیم ہو

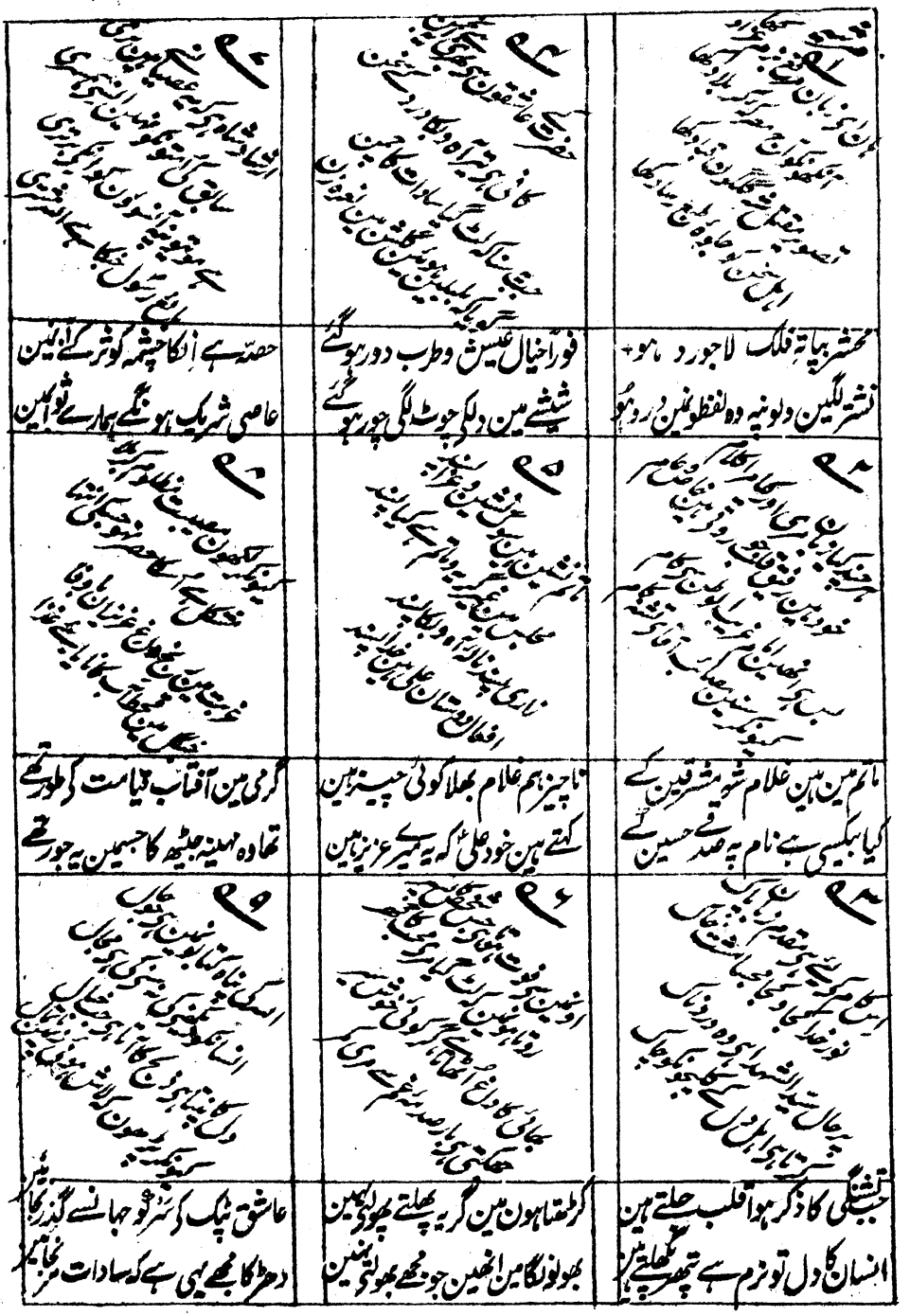
۱۳۵

میّت نہ اُٹھ سکیگی تو خالی نہ آئینگے
گود مین ہم کیے ہوئے ہاتھو نکو لائینگے

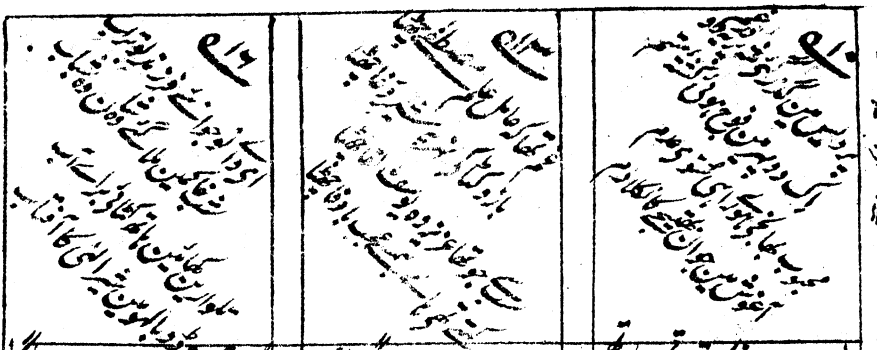
۱۳۶

رونا اتلاش کرتے شہید جفا کی لاش
اب تم اُٹھانا باپ کے بدلے چچا کی لاش



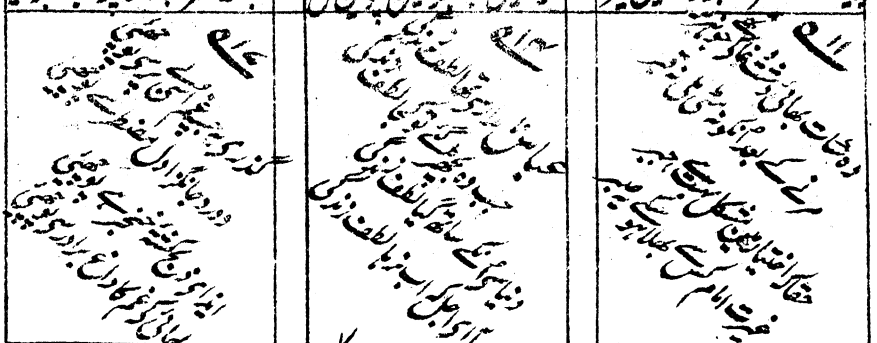


۱۰



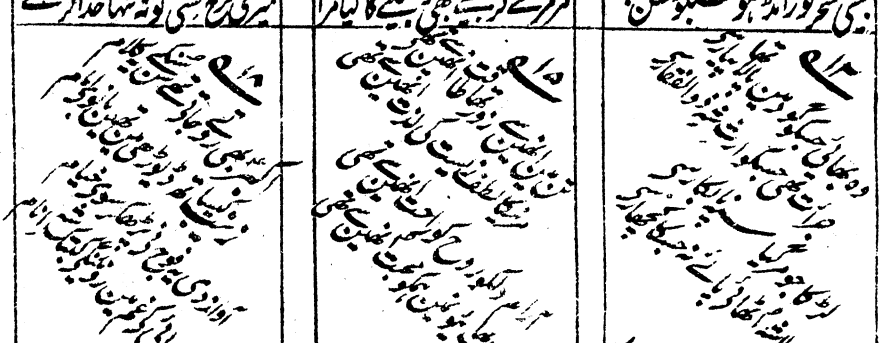
ایسے حسین جو رشک قمر تھے دلیر تھے
پیارے وہ مر گئے جو زمانہ مین شیر تھے

۱۱



امام تیرسینہ ابن حسن بنے
بیٹی سحر کو رانڈ ہو شبکو دلھن بنے

۱۲



نرغہ ظالمون کا نہ پیٹے نہ رد ہوے
جبتک کٹا نہ حلق تو سید ہے نہو سکے

۱۳

زندہ رہین یہ وہ الم جان گسل نہین
سینے مین اب جگر نہین پہلو مین دل نہین

۱۴

وہ کیا اٹھے کہ اٹھ گیا سب زیست کا مزا
مرکے گر جیئے بھی تو جینے کا کیا مزا

۱۵

آئین علی سا خوش قد و خوش رو کوئی نہ تھا
بھائی تھے سب پر بھوشن بازو کوئی نہ تھا

۱۶

اسوقت تفرقہ جسد و جان مین پڑ گیا
ابتک گھر اجاڑ تھا پر اب اجڑ گیا

۱۷

بیہمات اب یہ بیکس و مظلوم کیا کرے
میری طرح کسی کو نہ تنہا خدا کرے

۱۸

رہین کسی جوان دلاور کو بھیج دون
یا آپ آئین یا علی اکبر کو بھیج دون

۱۹ وفات ۱۲ فتح اول ۱۲ فرد و فوت ۱۲ کسر اول ۱۲ دفع ثانی ۱۲ سوئے اشارت ۱۲ درد نشۂ غفلت ۱۲ نشۂ خانہ ۱۲ نقا ۱۲ کسر اول ۱۲ بیٹے دیرن ۱۲ اصلاں ۱۲ اور یہ خیال ۱۲ غلط شہرت ۱۲ بحث بلیغ ۱۲ اول بیہار ۱۲ بہم غلط شہرت ۱۲

۱۹

۲۰

جا کر حرم سرائے رسالت پناہ مین
کی عرض لو حضور چلے رزمگاہ مین

۲۱

کیونکر قبول پاک کی دلبر کو رد کرون
مجکو نہ روکیے تو مین سر در کو رد کرون

۲۲

چرچا رہا کہ خون شہ بیکس کا بہگیا
بابا تو قتل ہو گیا فرزند رہ گیا۔

۲۳

۲۴

بدتر اجل سے ہجر شبیہ رسول ہے
حضرت یہین تو موت مصیبت قبول ہے

۲۵

۲۶

ہر چند صبر ہجر پسر مین محال ہے
پر یہ تمہارا لال وہ زہرا کا لال ہے

۲۷

۲۸

خونمین نہاؤ سید والا کے سامنے
مارو کو مہر رو کر زہرا کے سامنے

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

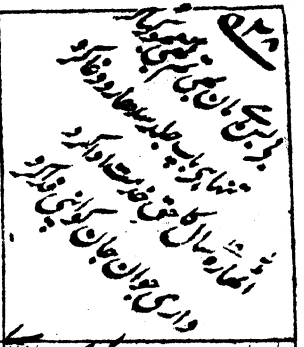
۳۳

۳۴

۳۵

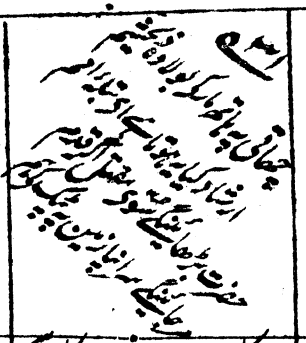
۳۶

۲۹



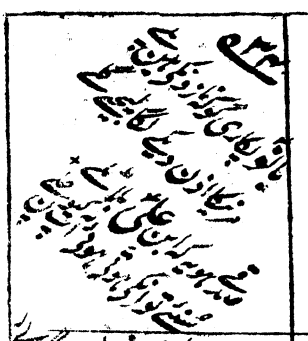
بس اب زبان سے وہ نکلو جو سنا نجائے
ڈرتی ہوں مجکو جوش محبت کا آجائے

۳۰



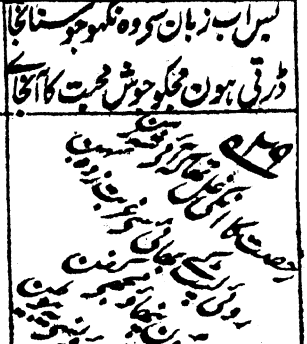
مولا کلیجہ ہوتا ہے شق اس کلام سے
عابدؑ سے کہیے یہ جو کہا ہے غلام سے

۳۱



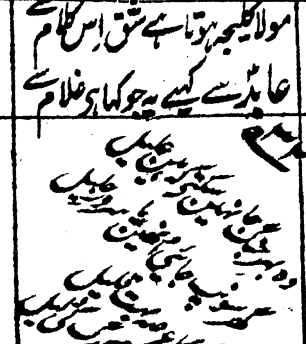
حضرت تو جائیں تیغوں میں لخت جگر کٹائے
صاحب جو ان بسر کہیں صدمے سے مر نجائے

۲۹



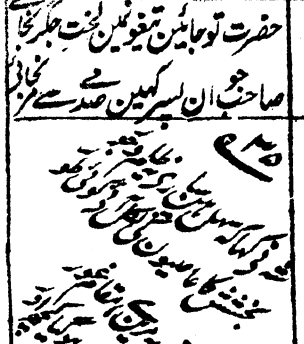
آخر ہے دن کا مہ مدت جدائی کی
عباس راہ تکتے ہیں کوثر پہ بھائی کی

۳۰



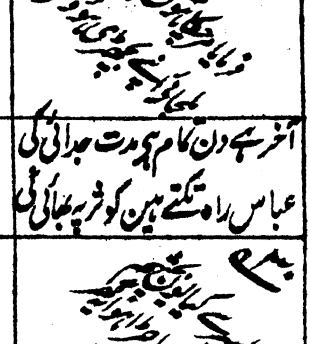
تمکے تو کیا بعید ہے حضرت کی صبر سے
اب گھر سے کیا غرض ہمیں مطلب ہے سبر سے

۳۱



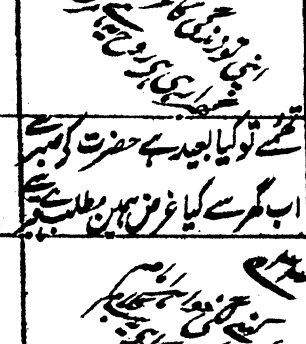
دم بھر یہ صبر کرکے ٹھہرتے تو خوب تھا
بانو ہم انکے سامنے مرتے تو خوب تھا

۲۹



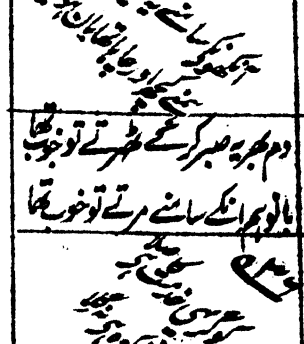
دم بھر تم انسے اور ستم سے جدا نہوں
بلو ہیں اہلبیت نبی بے ردا نہوں

۳۰

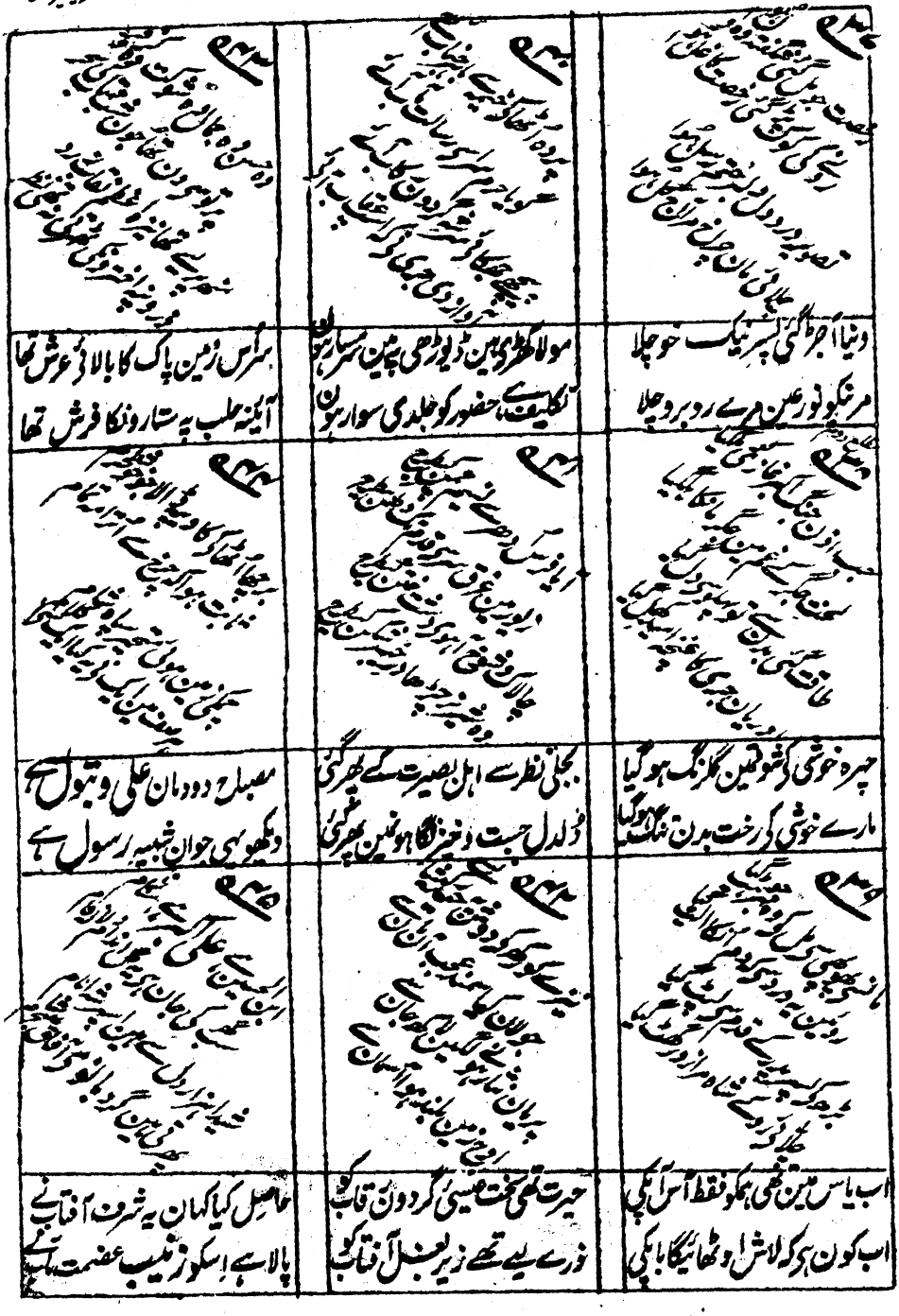


عاقل ہو نوجوان ہو شبیہ رسول ہو
یہ ننگ واقعی تمہیں کیونکر قبول ہو

۳۱



جائیگی اپنی جان کچھ ان کا نہ جائیگا
اچھا سہ جائیں باپ ہی لاشہ اٹھائیگا



دنیا اجڑ گئی پسر نیک خو چلا
مرنکو نور عین مرے روبرو چلا

مولا کھڑے ہین ڈیوڑھی پہ مین سر برہنہ پا
تکلیف ہے حضور کو جلدی سوار ہون

سرسر زمین پاک کا بالائے عرش تھا
آئینہ طلب پہ ستارونکا فرش تھا

چہرہ خوشی کے نور سے مین گلرنگ ہو گیا
مارے خوشی کے رخت بدن تنگ ہو گیا

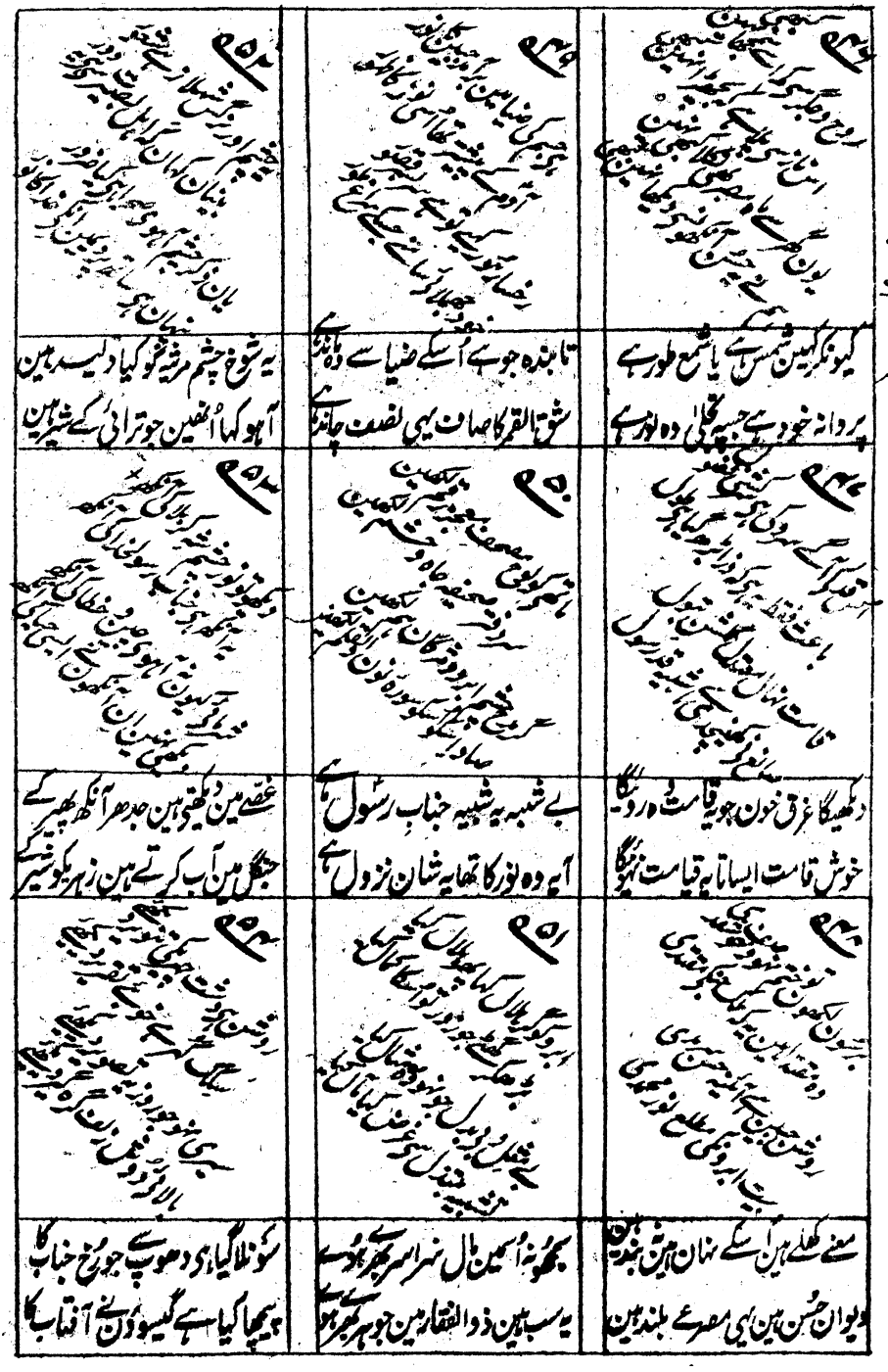
بجلی نظر سے اہل بصیرت کے پھر گئی
دل دل جست و خیز نگاہون مین پھر گئی

مصباح دودمان علی و بتول ہے
دیکھو یہی جوان شبیہ رسول ہے

اب یاس مین تھی ہمکو فقط آس آپکی
اب کون ہے کہ لاش اوٹھائیگا باپکی

حیرت تھی بخت عیسی گردون قاب کو
نورے لیے تھے زیر بغل آفتاب کو

حاصل کیا کہان یہ شرف آفتاب نے
پالا ہے اسکو زینب عصمت مآب نے



۴۹
کیونکر کہین شمس ہے یا شمع طور ہے
پروانہ خود ہے جسپہ تجلی وہ نور ہے

۵۰
تابندہ جو ہے اُسکے ضیا سے وہ ماہ ہے
شق القمر کا صاف یہی نصف چاند ہے

۵۱
یہ شوخ چشم مرثیہ گو کیا دلیر ہین
آہو کہا اُنھین جو ترائی کے شیر ہین

۴۶
دیکھیگا غرق خون جو قیامت وہ دن گیا
خوش قامت ایسا تا بہ قیامت نہوگا

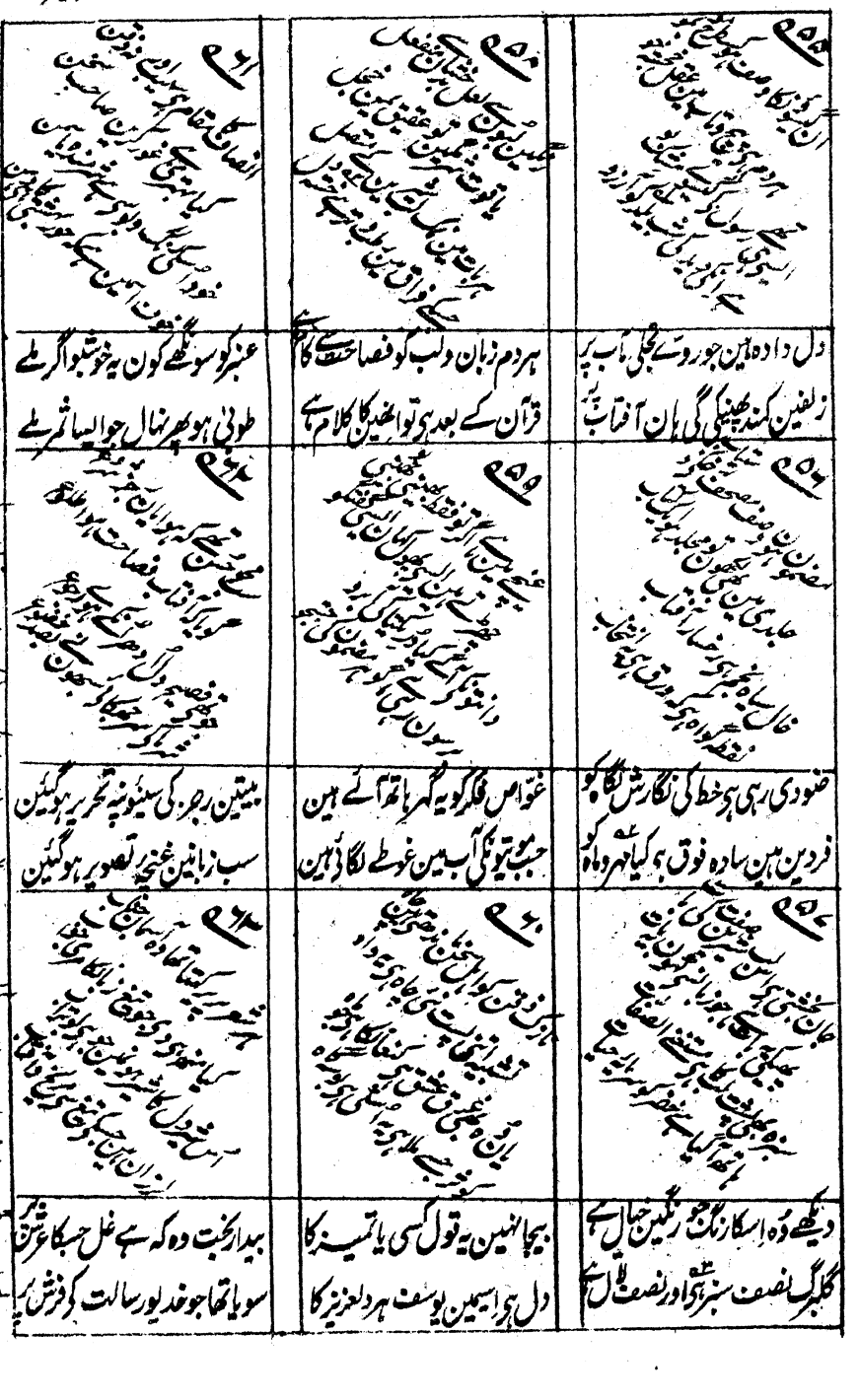
۴۷
بے شبہہ یہ شبیہ جناب رسول ہے
آیہ وہ نور کا تھا یہ شان نزول ہے

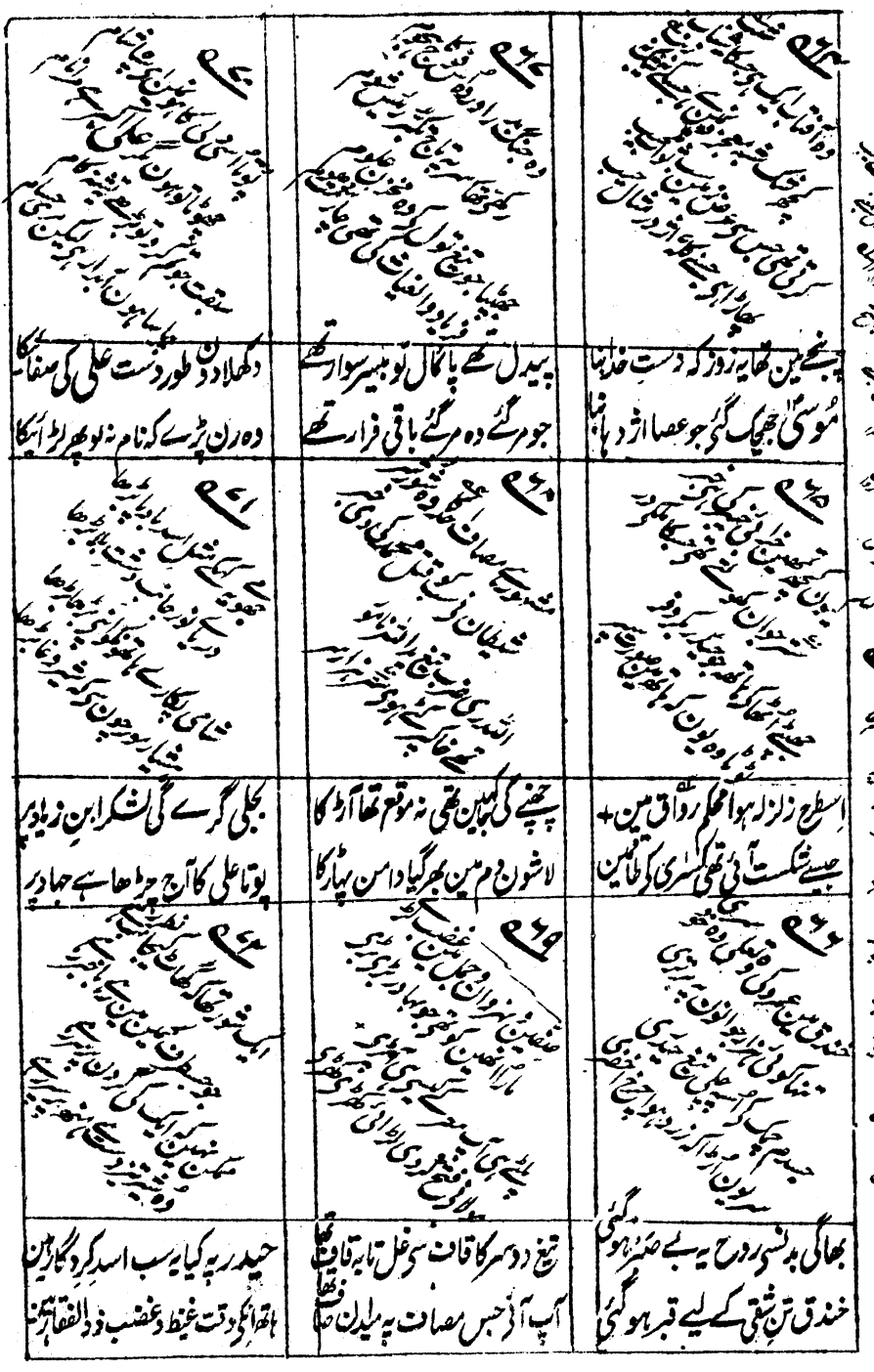
۴۸
غصے مین دیکھتے ہین جدھر آنکھ پھیر کے
جنگل مین آب کرتے ہین زہر ہلکو شیر کے

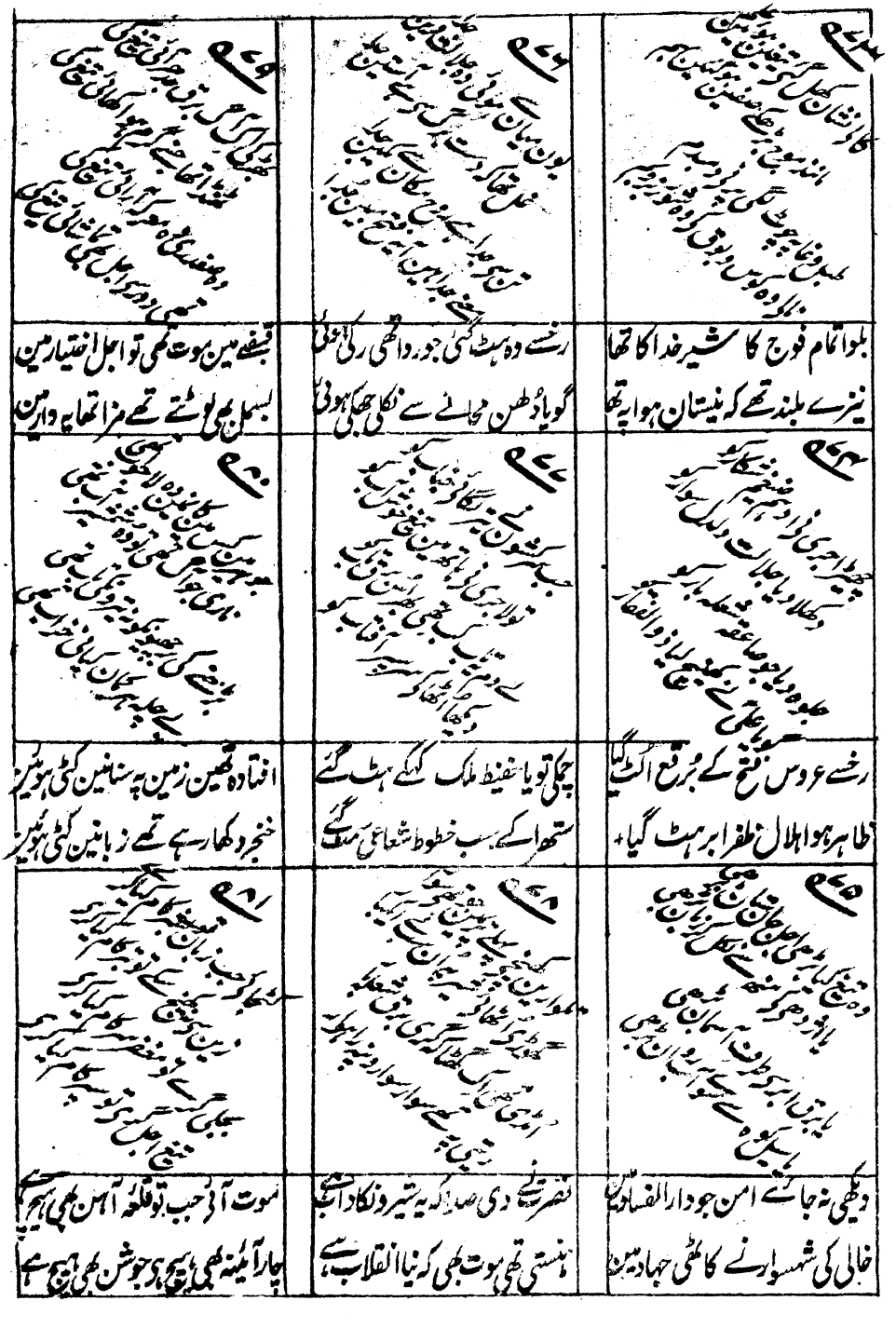
۴۳
معنے کھلے ہین اُسکے نہان ہین بند ہین
دیوان حسن مین یہی مصرعے بلند ہین

۴۴
بجھونہ اُسمین بال سر اسر بھرے ہوئے
یہ سب ہین ذوالفقار مین جوہر بھرے ہوئے

۴۵
سونا نکلگیا ہی دھوپ سے جو رخ جناب کا
پیچھا کیا ہے گیسوؤن نے آفتاب کا







بلوا تمام فوج کا شیر خدا کا تھا
رخسے وہ ہٹ گئی جو رواں تھی رکی عنی
قبضے میں موت تھی تو اجل اختیار میں

نیزے بلند تھے کہ نیستان ہوا یہ تھا
گویا دُھن مجانے سے نکلی جھکی ہوئی
بسمل بھی لوٹتے تھے مزا تھا یہ وار میں

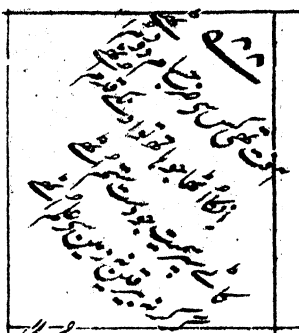
رخسے عروس فتح کے بُرقع اُلٹ گیا
چمکی تو یا حفیظ ملک کہکے ہٹ گئے
افتادہ تھیں زمین پہ سنانیں کٹی ہوئیں

ظاہر ہوا ہلال ظفر ابر ہٹ گیا
سطحوں کے سب خطوط شعاعی سمٹ گئے
خنجر دکھا رہے تھے زبانیں کٹی ہوئیں

دیکھی نہ جائے امن جو دار الفساد میں
نصرت نے دی صدا کہ یہ تیور ونکاد ہے
موت آئی جب تو قلعۂ آہن بھی ہیچ ہے

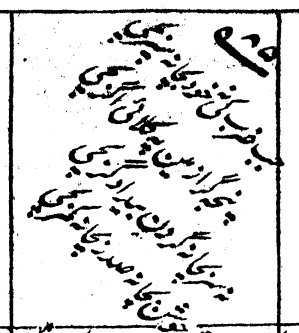
خالی کی شہسوار نے کاٹھی جہاد میں
ہنستی تھی موت بھی کہ نیا انقلاب ہے
چار آئینہ بھی پیچ ہے جوشن بھی ہیچ ہے

۶۸



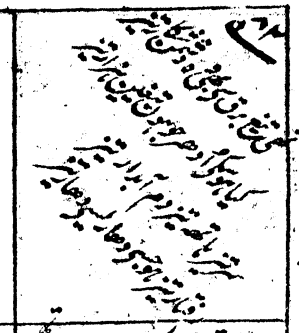
باز و قلم تھے اُنکے جو مرد مصاف تھے
خود پاؤن پہ تیر اجل آنے سے اُٹھ گئے

۶۹



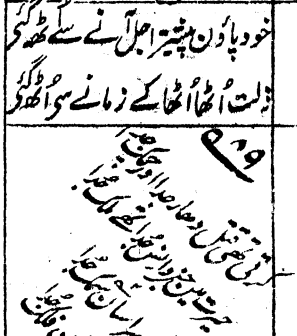
کیا تیزیان تھین تیغ بہادر کی دھار مین
پانی تھا وہ چھری کہ کلیجے شگاف تھے

۷۰



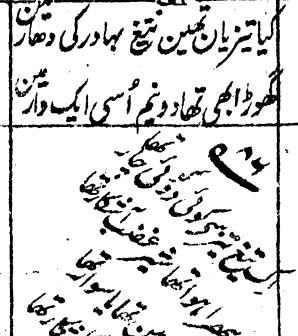
گھوڑا بھی تھا دو نیم اُسی ایک وار مین
ذلت اُٹھا اُٹھا کے زمانے سے اُٹھ گئے

۶۳



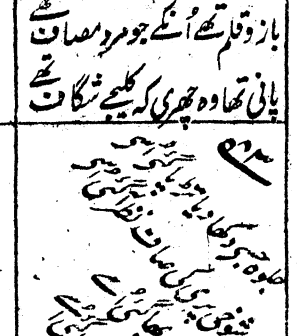
نقشہ اجل کا دیر تلک رُوبرو رہا
نہ استخوان رہے نہ رگون مین لہو رہا

۶۴



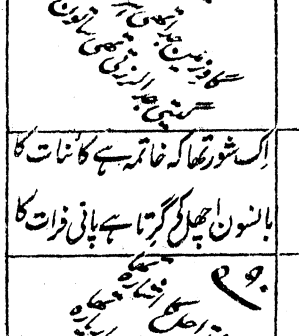
جاتے کہان کہ دام ہلاکت مین قید تھے
صیاد ایک تیغ تھی اور لاکھ صید تھے

۶۵



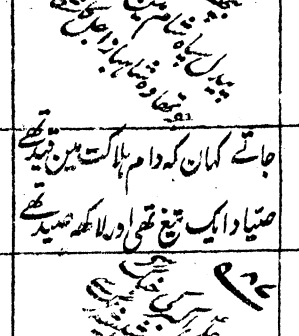
اِک شور تھا کہ خاتمہ ہے کائنات کا
بالنسون اچھل کے گرتا ہے پانی فرات کا

۶۶



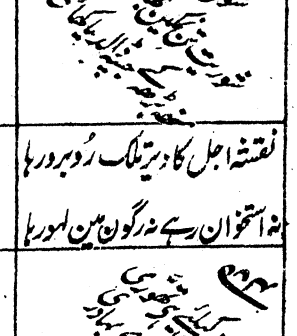
سر گر رہے ہین یون سپہ تیرہ بخت کے
جیسے خزان مین گرتے ہین پتے درخت کے

۶۷



افلاکیون کی صف مین صدا یہ جوش تھی
سبزے سمیت رنگی زمین سرخ پوش تھی

۶۸



نزدیک کون آئے کسے اُسکا ڈر نہ تھا
جسکا قدم جگہہ سے بڑھا تن پہ سر نہ تھا



دکھلائی اپنے جوہر ذاتی جہان رہی
آفت کی کاٹ چھاٹ ہی دیر اکیدم نہو
آتی نہین وہ تیز روی کچھ قیاس مین

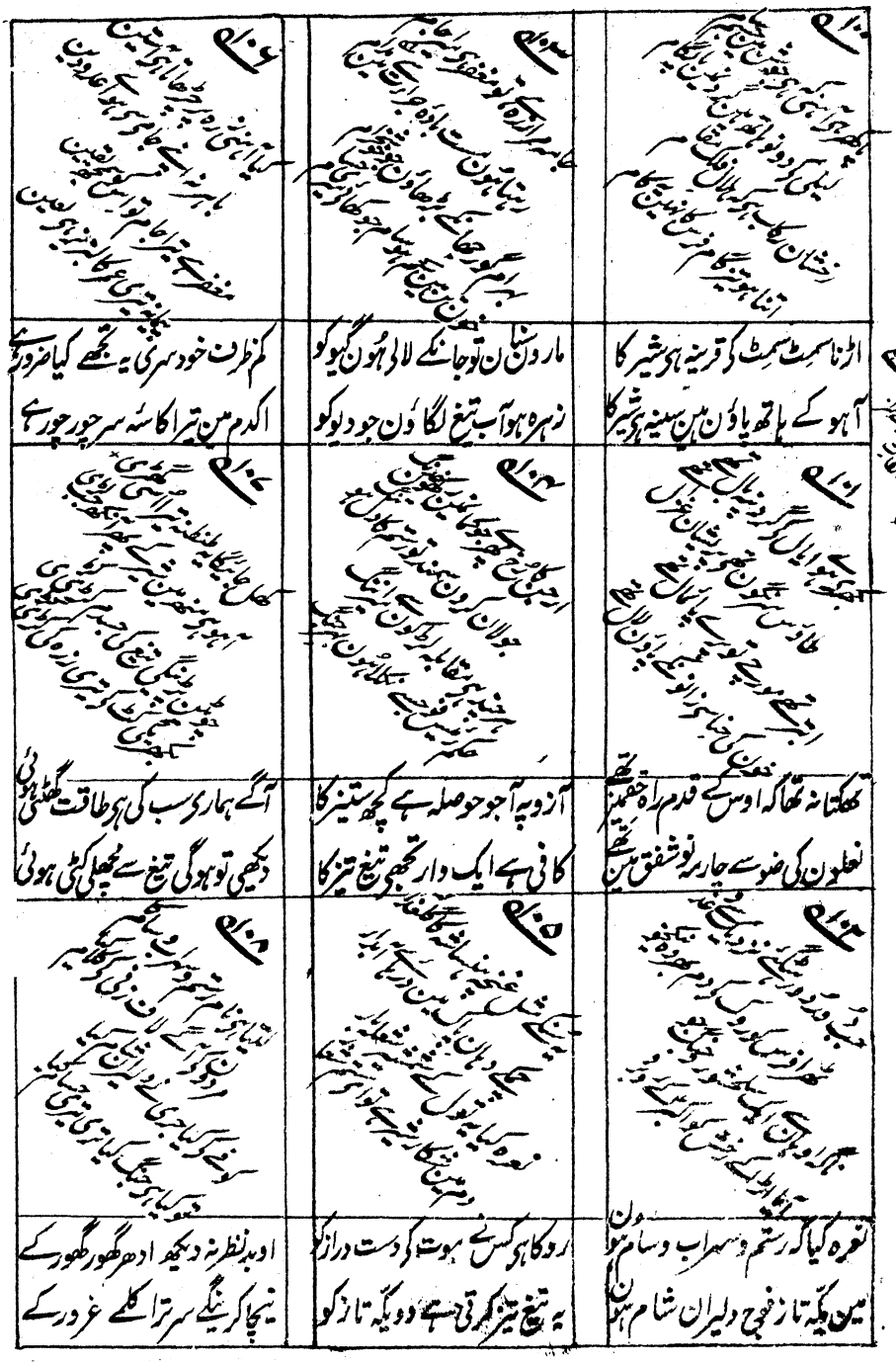
دھبا ہی جب لگا تو اصالت کہان رہی
جلدی ہوا ہو یان سے کہین سر قلم نہو
رہوار کیا ہوا ہی پر کی لباس مین

تن چاک چاک کرتی تھی ہر بند صال کا
کہتا تھا رہرو فلک نہ رواق ہون
شبنم کے موتیون کو سمونکی خبر نہو

قطرہ بھی چھوڑتی تھی نہ خون حلال کا
دعوی یہ تھا کہ برق ہی کیا مین براق ہون
دوڑی گلو پہ گر تو قدم کا اثر نہو

یان کچھ مری بساط نہین بے ثبات ہون
کاوے مین تیز برق ہو اور پھر تکان نہین
نور یکا حسن چہرے سے پیدا ہی گرد مین

کٹتی ہون کوئی دم مین کہ پھر رات ہون
گویا کمین اسکے کوئی استخوان نہین
تحت الحنک کو باندھی ہی رستم نبرد مین





۱۱۰
کرزان ہے آسمان کا جگر دہ لہو ہوا
لڑکا مجھے نہ جان میں شیر و نگاہ شیر

۱۱۱
چھپکی پلک نہ فوج کہیں غاز یکا مر گیا
زد پر سنان جب آگئی رہوار اڑ گیا

۱۱۲
ہم شیر نیزہ باز یمن بھی سر بلند ہیں
مشکل کشا نے باندھی ہیں جو یہ سند میں

۱۱۳
مہلت ہو مثل شمع سحر ایک آن کی
کاٹیگی سر ترا یہ درازی زبان کی

۱۱۴
آیا جو پھر وحشی اڑا کر دلیر نے
دو تین جا سے کاٹ دیا ڈانڈ شیر نے

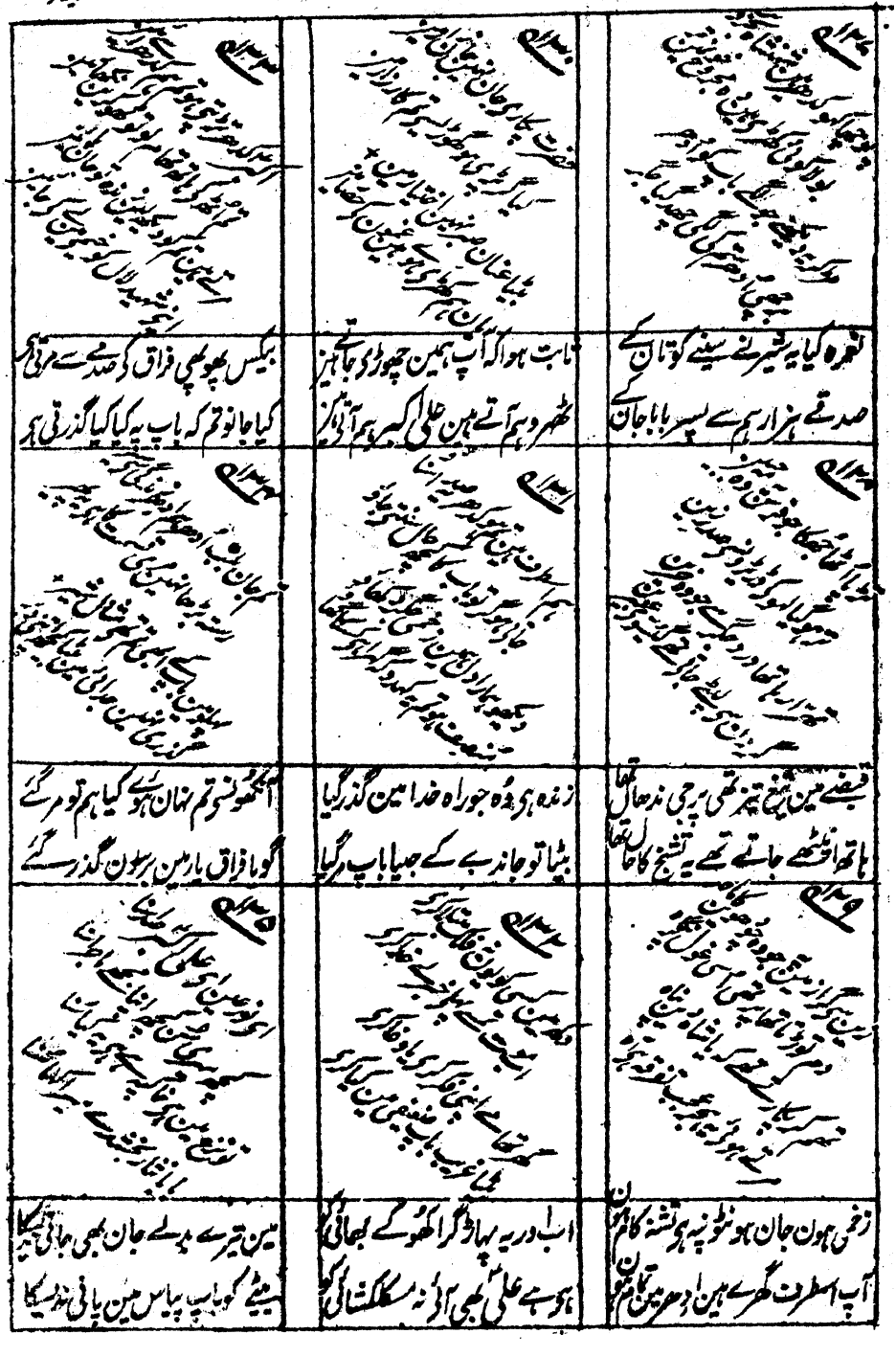
۱۱۵
کانپا کلیجہ رنگ اڑا خانہ جنگ کا
چلہ تھا کمان کا نہ یکان خدنگ کا

۱۱۶
سرکش ہی معرکہ میں تردد وہ کیا کرے
دست خدا جسے ید طولیٰ عطا کرے

۱۱۷
سیکھا ہو تو یہ کس سے کہ میدان میں تھم نہ سکے
ریگ روان ہو خاک ثبات قدم نہ ہو

۱۱۸
حیرت ہوئی ہر ایک کو زمین پر زمان میں
غل پڑ گیا پری گئی آئینہ خانے میں





۱۲۶
نعرہ کیا یہ شیر نے سینے کو تان کے
صدقے ہزار ہم سے پسر باپ جان کے

۱۲۷
ثابت ہوا کہ آپ ہمین چھوڑ دی جا تیز
ٹھہرو ہم آتے ہین علی اکبر ہم آواز کے

۱۲۸
بیکس پھوپھی فراق کی صدمے سے مرتی ہے
کیا جانو تم کہ باپ پہ کیا کیا گذرتی ہے

۱۲۹
قبضے مین تیغ تیز تھی برچی ندھال تھا
ہاتھ اٹھتے جاتے تھے یہ تشنج کا حال تھا

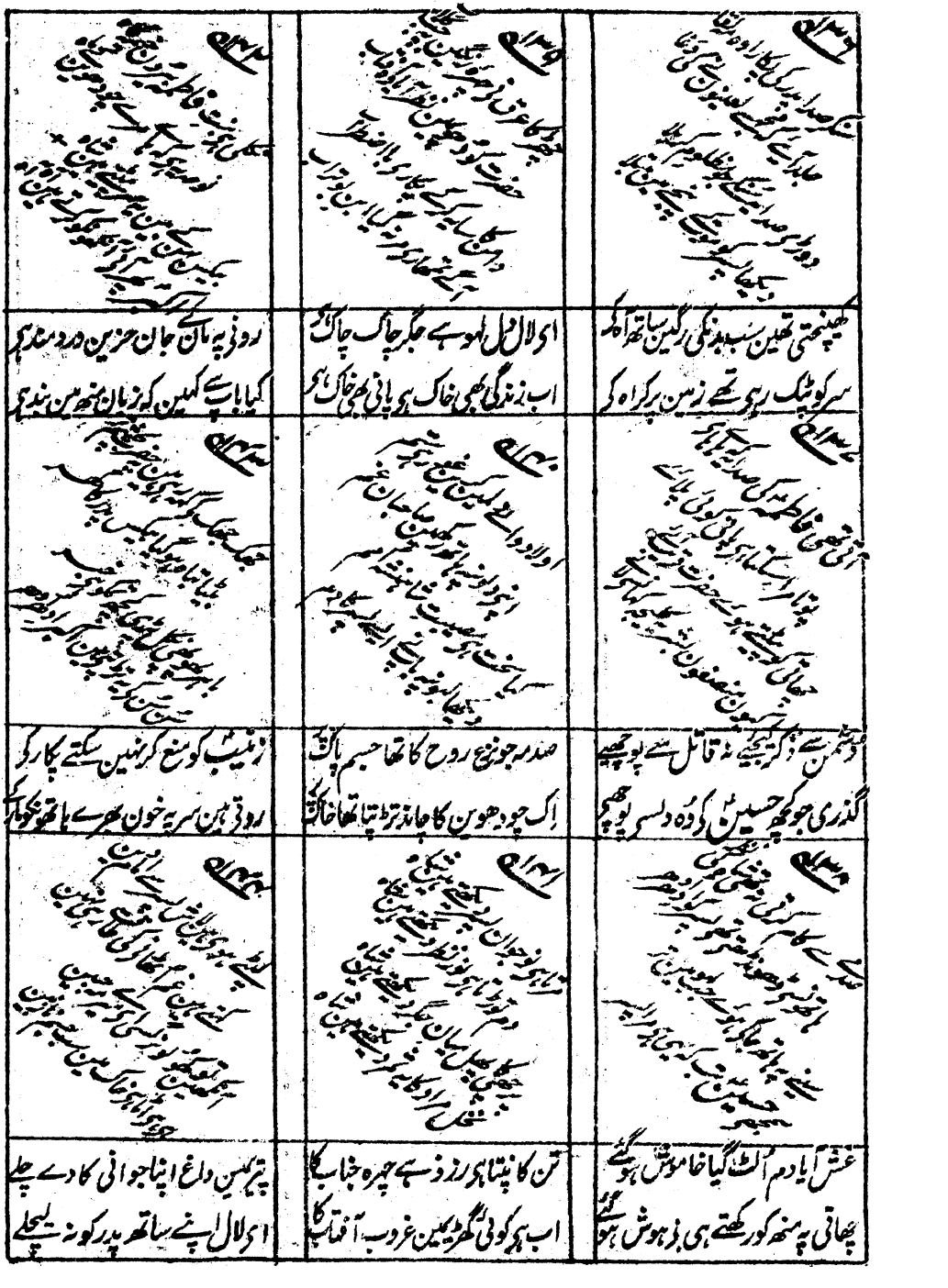
۱۳۰
زندہ ہے وہ جو راہ خدا مین گذر گیا
بیٹا تو جاندے کے جیا باپ مر گیا

۱۳۱
آنکھون سے تم نہان ہوئے کیا ہم تو مر گئے
گو ما فراق یار مین برسون گذر گئے

۱۳۲
زخمی ہون جان ہو نثار پیہ ہے تشنہ کام ہون
آپ اسطرف گھرے ہین ادھر مین تمام ہون

۱۳۳
اب اور یہ پہاڑ سا اکھو کے بھائی کو
ہو ہے علی بھی آئے نہ سکتا کسی کو

۱۳۴
مین تیرے بدلے جان بھی جاتی ہے کیا کہا
بیٹے کو باپ پیاس مین پانی نہ دے سکا



مقتل ہے اہلبیت ہے ماتم ہے بین ہیں
رونا تو اب یہ ہے کہ اکیلے حسینؑ ہیں

بیان حضرت
انسوبازان
نسر حوران
سے مراد ہے"

۱۹ بند
اے بھائی تم تو چلی سے جو بڑی ہو گئے
یہ حالت تھی تو کبھی ہو سکتے ہیں وارد
تم پر بلا خود بھی ہو سکتے ہیں وارد
تم پر بلا خود بھی ہو سکتے ہیں وارد

۲۰ بند
اکبر سے فرمایا شکل آتی ہیں تمہیں
کہ ہم غلامی میں ہیں خیر کشائی کی
کہ ہم ہیں در خلد کا کھول لینے والے
کہ ہم ہیں خلد میں خیر کشائی کی

۲۱ بند
علی سے بخشا ہے وہ دولت عطا کی
غنی ہو گیا دل وہ عباس بے بہا کی
سکینہ کے صدقے تجھ کو
سکینہ کے صدقے تجھ کو

۲۲ بند
سلیمان عالم کے صدقے میں جاؤں
دہن ہی کی پروا نہ بال ہما کی
دہن ہی کی پروا نہ بال ہما کی

۲۳ بند
دہن میں زباں کی نہ تھی نہ ہے نہ ہوگی
لبوں پر ہمیشہ ہے مہر خموشی
لبوں پر ہمیشہ ہے مہر خموشی

۲۴ بند
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی

۲۵ بند
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی

۲۶ بند
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی

۲۷ بند
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی

۲۸ بند
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی

۲۹ بند
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی

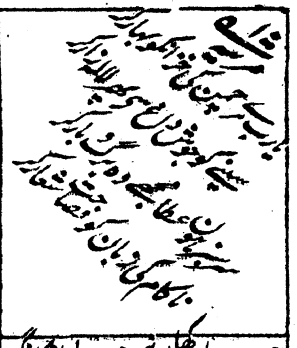
۳۰ بند
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی

۳۱ بند
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی

۳۲ بند
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی

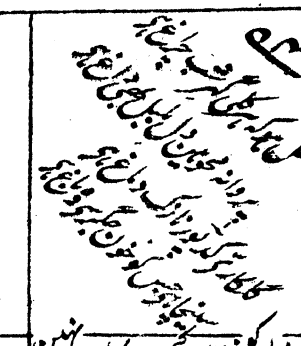
۳۳ بند
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی
ہوا ذبح جب شیر حق کا پسر بھی

۱



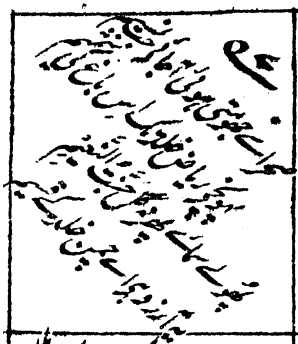
جسدم یہ لب کھلین تو بندھی بلبلو نکا رنگ
رنگین بیانیون سے اڑاؤن گلو نکا رنگ

۲



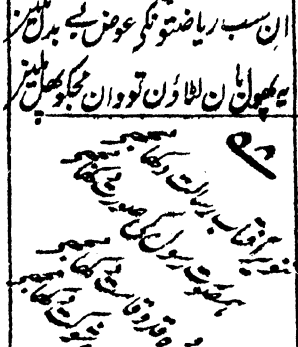
رضوان کو خلد مین کبھی یہ پھل ملے نہین
پھول اس روش کے باغ ارم کھلے نہین

۳



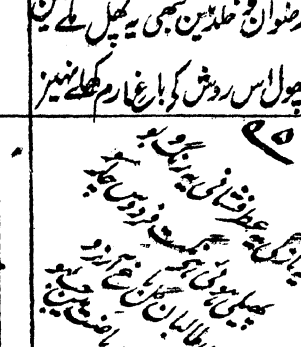
ان سب ریاضتو نکی عوض بے بدل ملین
یہ پھول جان لٹاؤن تو وان مجکو پھل ملین

۴



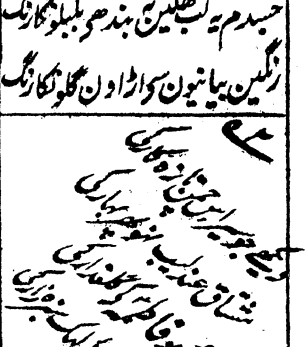
کوثر سے آبرو مین فنون جوی اشک ہو
ایسا لگاؤن باغ کہ رضوان کو رشک ہو

۵



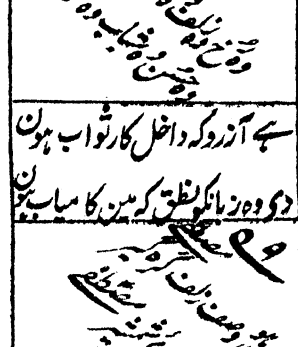
تختہ ہو خون دل کا جو پھول اس مین جڑ کا ہے
ہر پنکھڑی کٹا ہوا ٹکڑا جگر کا ہے

۶



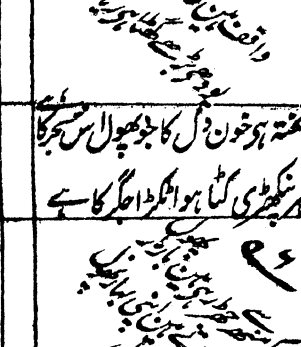
سے آزرو کہ داخل کار ثواب ہون
دی وہ زبان کو نطق کہ مین کامیاب ہون

۷



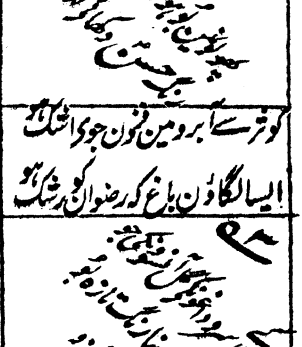
ڈالین نگاہ اہل نظر جس نہال پر
پھیرے ہو خط و حسن رسالت مآب کا

۸



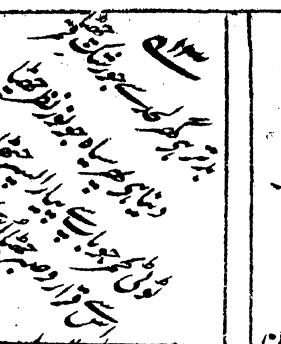
پہنے کہین ہین اور کہین ہیرے لگے ہوئے
سینے مین لاکھ جا ہین ذخیرے لگے ہوئے

۹



پھیرے ہو خط و حسن رسالت مآب کا
ذرے زمین پہ دیکھ لین نور آفتاب کا

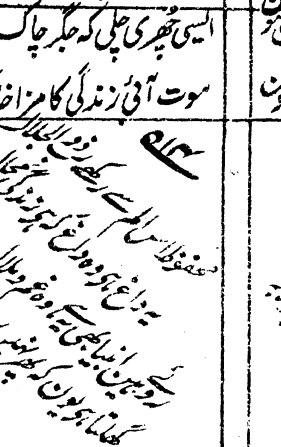
۱۰



مضمون ہوا ورد خیر سحر دلخراش ہوا

وہ برچھیاں چلیں کہ جگر پاش پاش ہوا

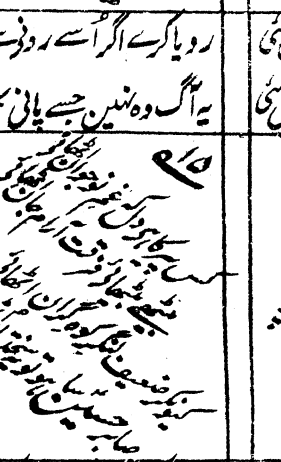
۱۱



بیٹا چھٹا تو جان بدن سے نکل گئی

اور دن کو کیا خبر کہ چھری کس پہ چل گئی

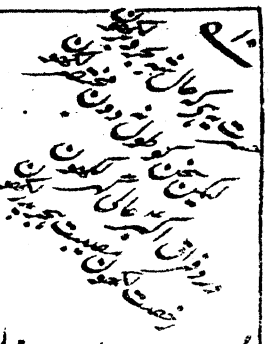
۱۲



صرصر کو کیا چمن پہ جو صدمہ گذر گیا

برسوں ریاض جس نے کیا وہ تو مر گیا

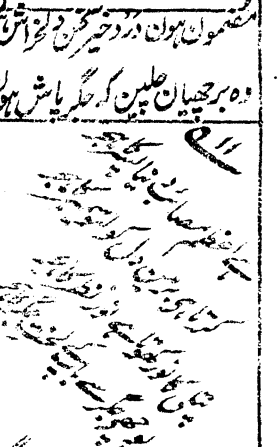
۱۳



ایسی چھری چلی کہ جگر چاک ہو گیا

موت آئی زندگی کا مزا خاک ہو گیا

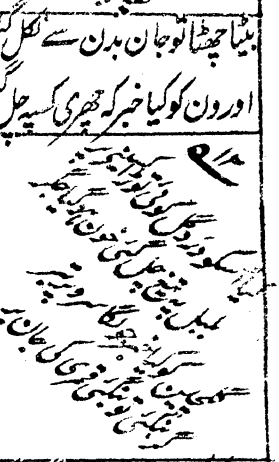
۱۴



رویا کرے اگر اُسے رونے سے پاک کر

یہ آگ وہ نہیں جسے پانی بجھا سکے

۱۵



آنکھوں کے آگے خاک پہ بیٹے کی لاش ہو

یہ دُکھ پہاڑ پر جو پڑے پاش پاش ہو

۱۶

وہ بھی جہاں سے جانے کا جب نام لیتے میر

اچھا سدھارو کہہ کے جگر تھام لیتے میر

۱۷

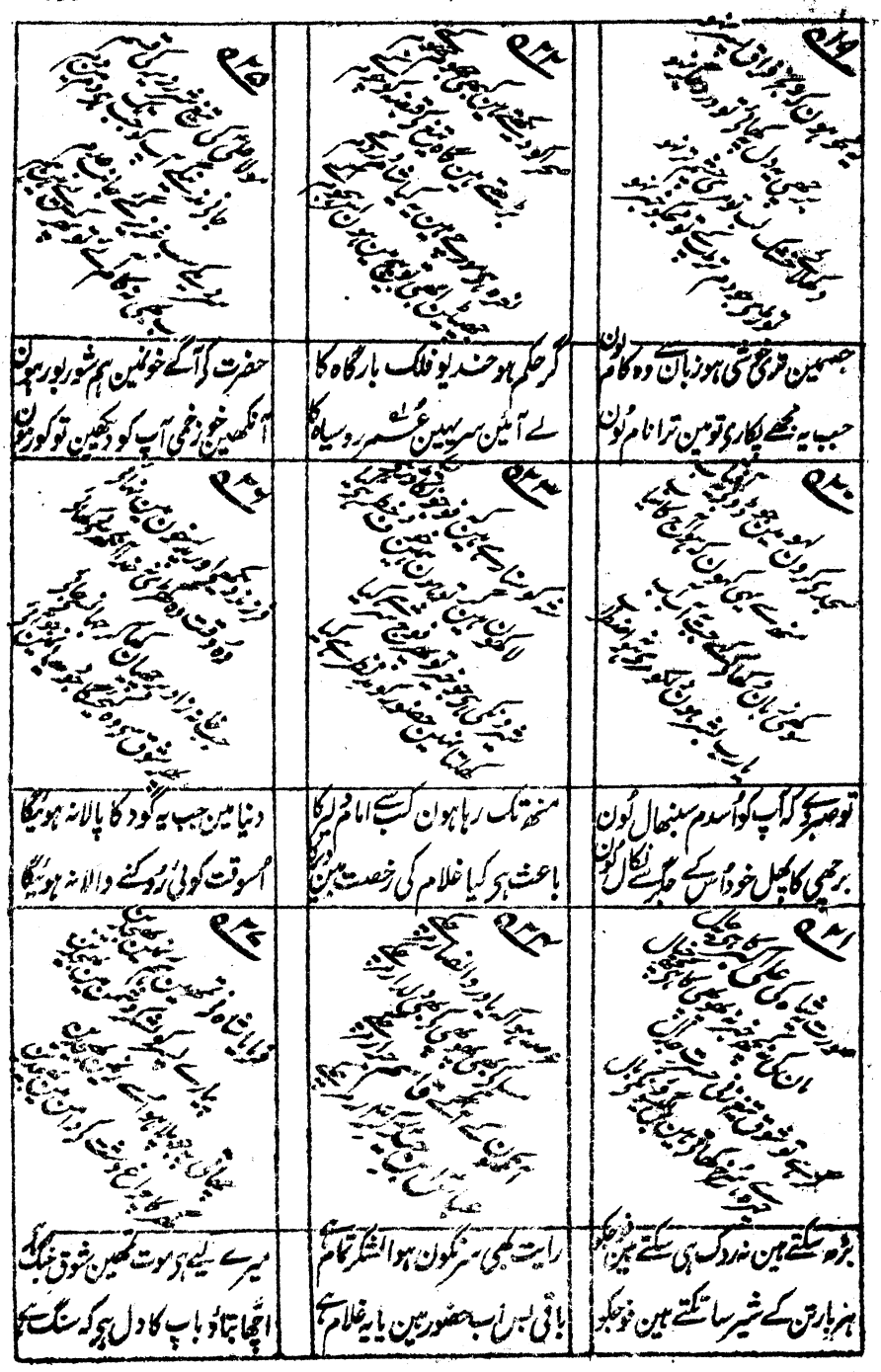
خوشرو وہی بیمثال ہے یوسف جمال ہے

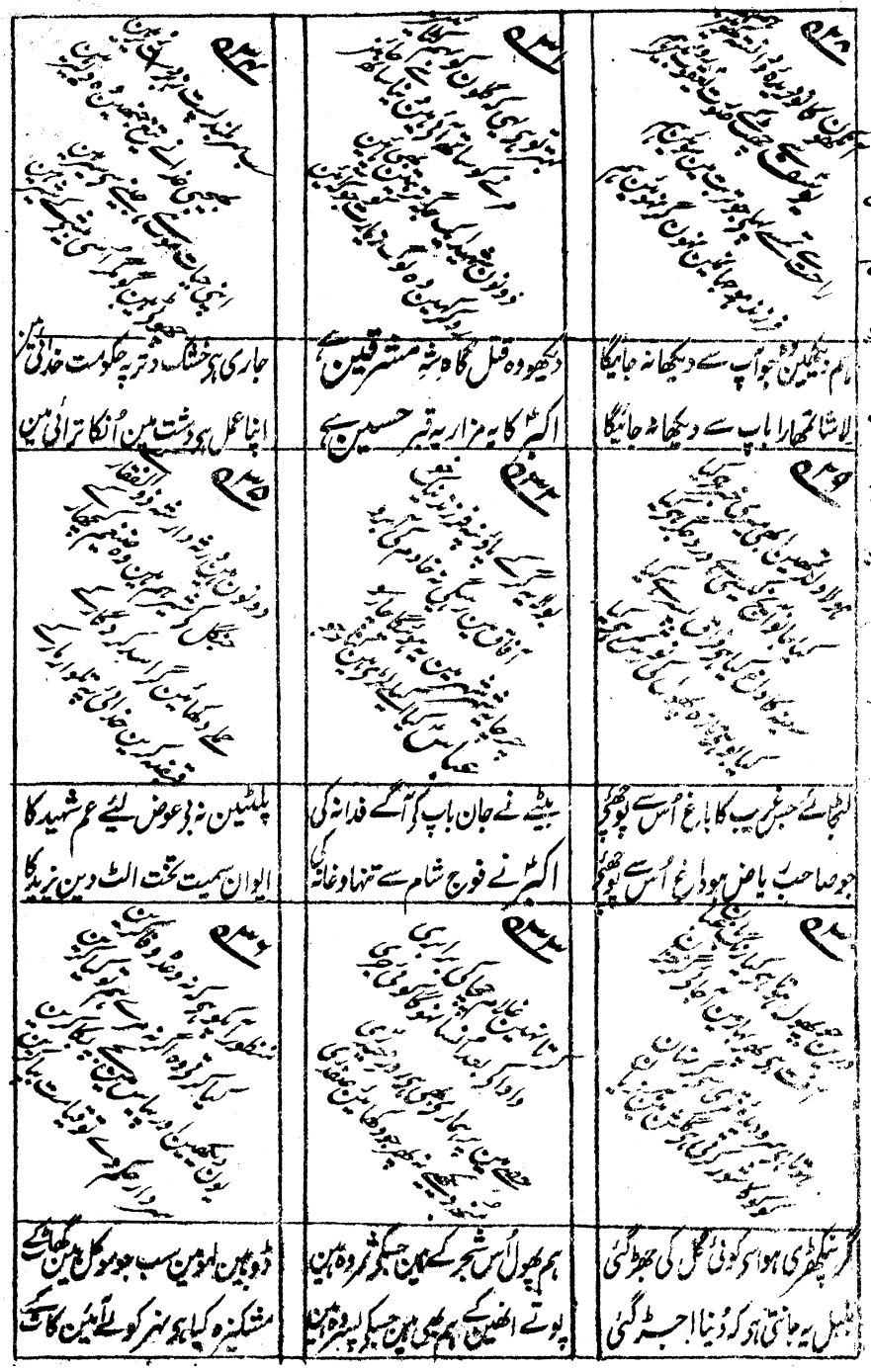
اللہ کی پناہ برابر کا لال ہے

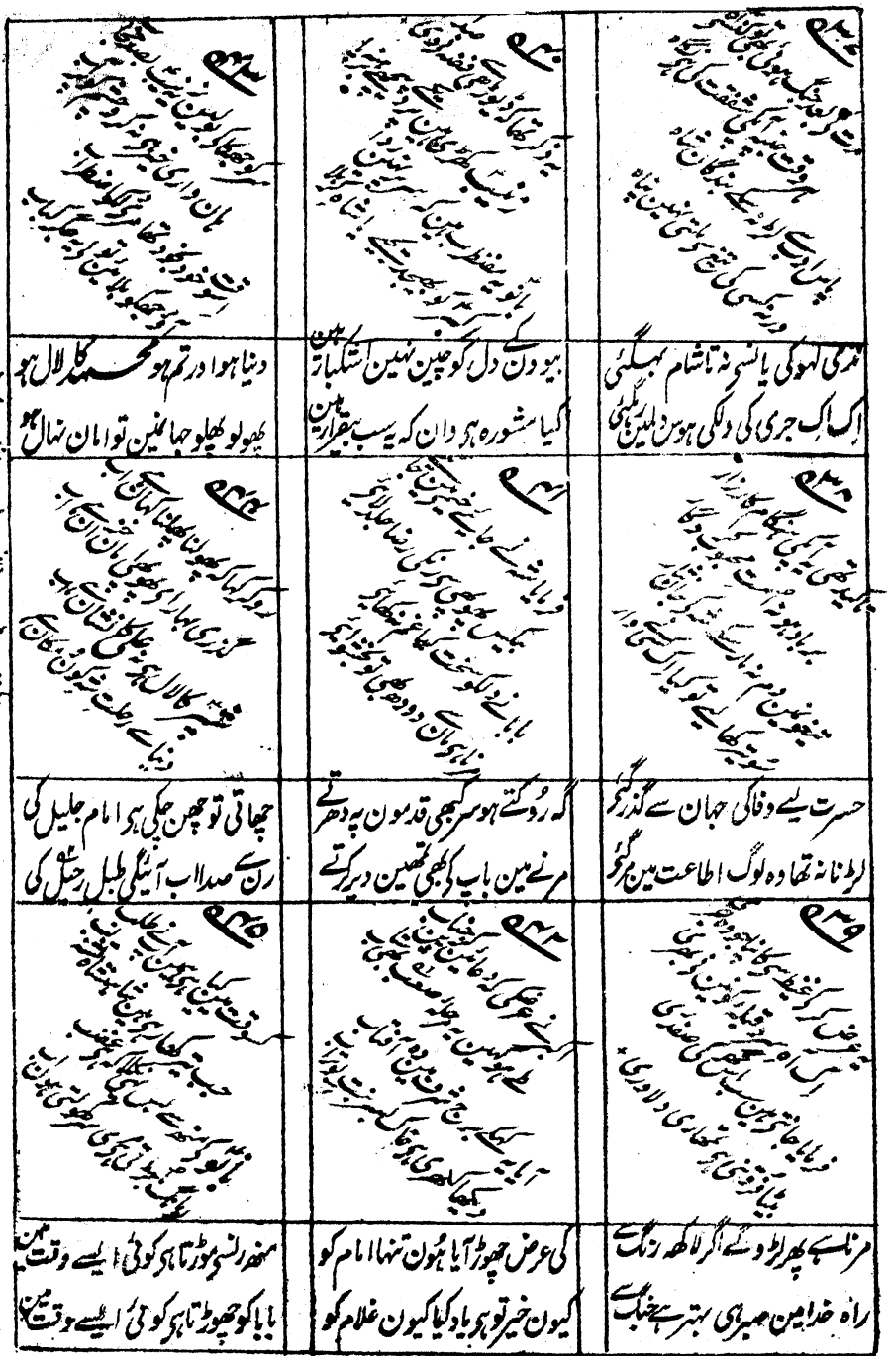
۱۸

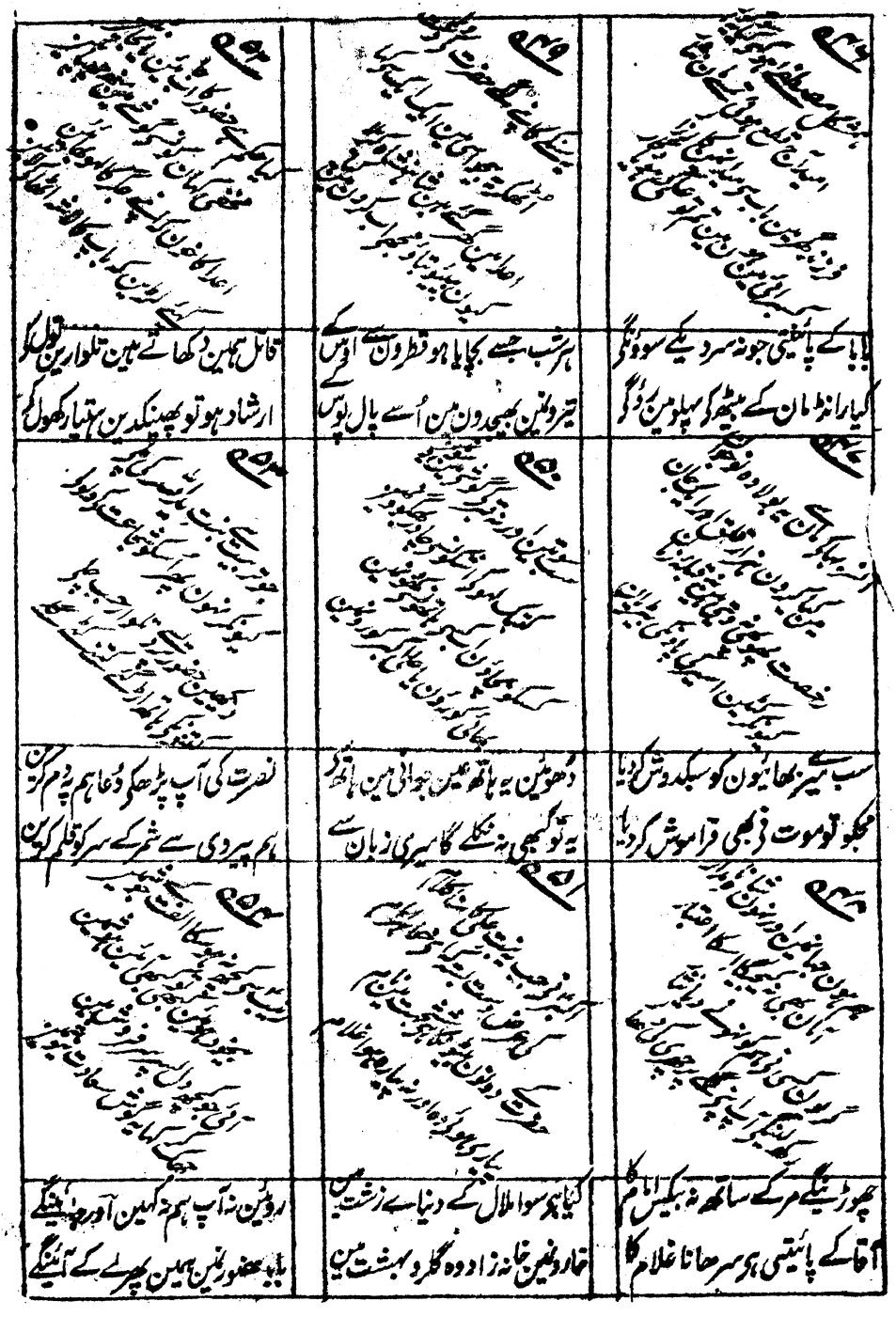
بیٹا جو مرنے جائے پیمبر کی شان سے

غیر از خدا خدا نکھوں میں زبان سے


۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
جسمین قوی نہیں ہے جو زبان سے وہ کام لون
حضرت کرآگے خونین ہم شور بور ہون
حب یہ مجھے پکارے تو مین ترا نام لون
آنکھین جو زخمی آپ کو دیکھین تو کور ہون
گر حکم ہو خدیو فلک بارگاہ کا
تو صبر کر کہ آپ کو اسدم سنبھال لون
لے آئین سر پہ عشر سیاہ کا
دنیا مین جب یہ گود کا پالا نہ ہوگا
برچھی کا پھل خود اُس کے جگر سے نکال لون
منھ تک رہا ہون کب سے امام زمان کا
اُسوقت کوئی رونے کو والا نہ ہوگا
باعث ہے کیا غلام کی رخصت مین دیر کا
بڑھ سکتے ہین نہ دیکھ ہی سکتے ہین تجھکو
رایت بھی سرنگون ہوا لشکر تمام ہے
میرے لیے ہے موت تمھین شوق جنگ ہے
ہر بار تن کے شیر سا تکتے ہین تجھکو
باقی بس اب حضور مین یا یہ غلام ہے
اچھا بتاؤ باپ کا دل ہے کہ سنگ ہے







۵۸

تم رکھین کیا سدھارتے ہو خود مری ہوئین
سہرا دکھاتے جاؤ کہ حسرت بھری ہوئین

۵۹

حیرت ہوئی زمین کو ذروں کی شان پر
تارے چلے چمکتے ہوئے آسمان پر

۶۰

کھولیگا اسکے سامنے کیا شاہ بازیر
پانی نشیب مین تو ہوا ہے فرازیر

۵۷

دل اہلبیت کے کوئی ہاتھون سے ملگیا
مان غش ہوئی بیوہی کا کلیجہ نکل گیا

۵۸

پھر کے جو عکس گیسو و عنبر فشان پڑی
لگ جا بھول بھی تو مدینہ نشان پڑی

۵۹

راکب کی گرد آنی سے بیتاب ہوگیا
کیا آگ تھا مزاج کہ سیماب ہوگیا

۵۶

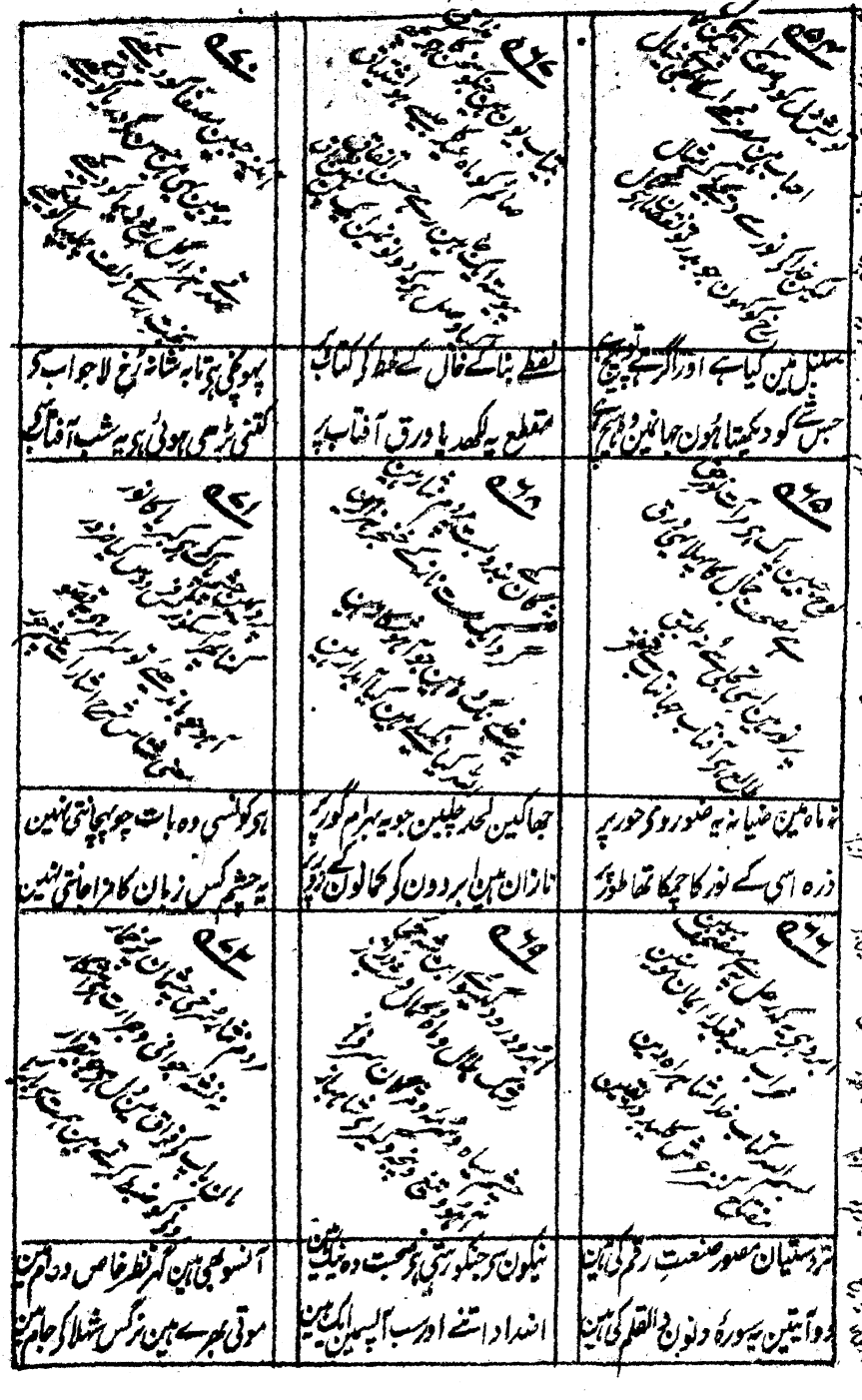
دنیا نظر مین رانڈ و نکی اندھیر ہوگئی
فریاد خش لاؤ بڑی دیر ہوگئی

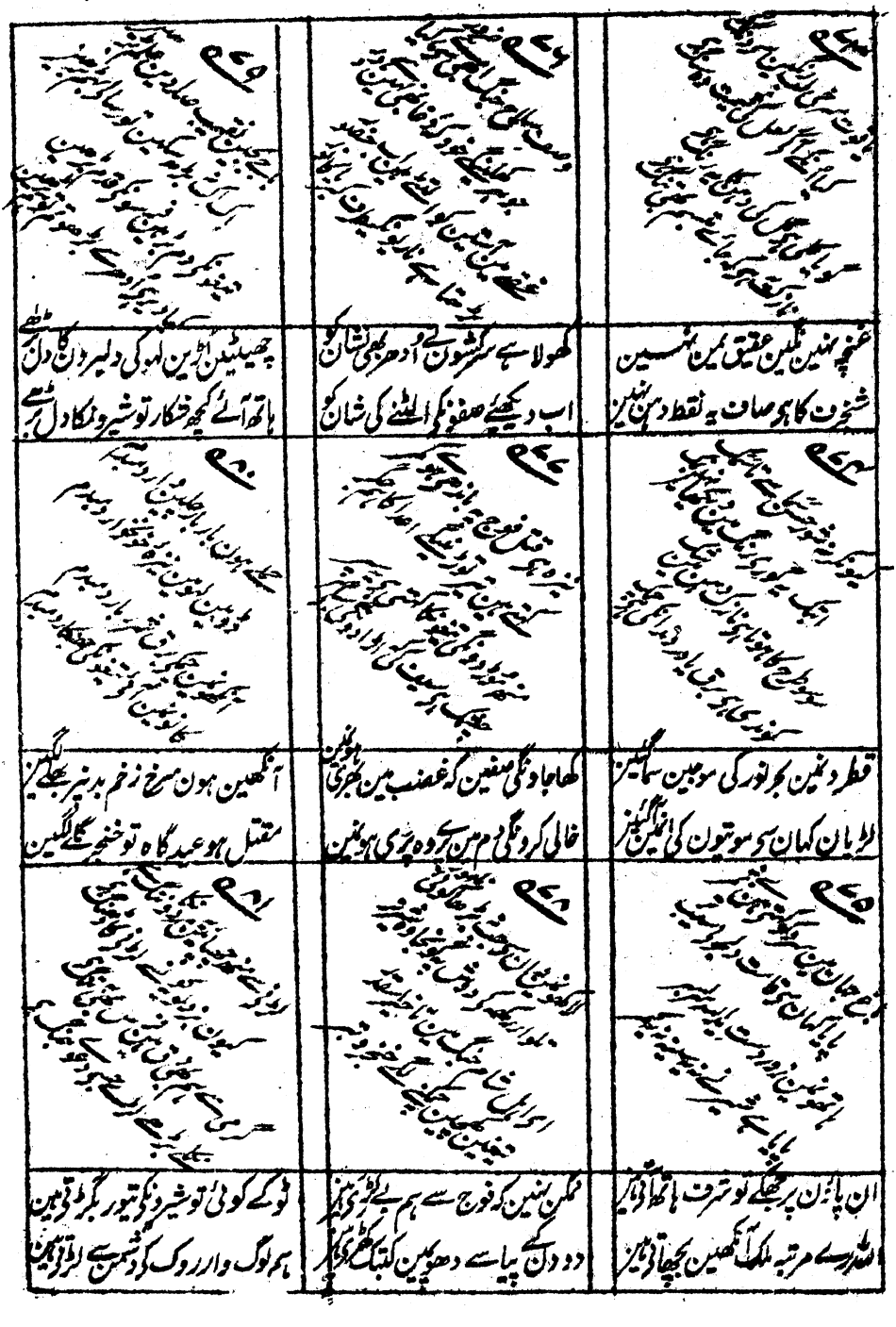
۵۷

چوما ہے دشت ظلم درختون کی آڑ کا
ٹاپون سے کانپتا ہے کلیجہ پہاڑ کا

۵۸

دیکھا جو آفتاب فلک احتشام کو
علمون نے ہاتھ اٹھائے برابر سلام کو





غنچہ نہیں نگین عقیق یمن نہیں
شنجرف کا ہے صاف یہ نقطہ دہن نہیں

کھولا ہے سرکشوں نے اُدھر بھی نشان کو
اب دیکھیے صفوں کے الٹنے کی شان کو

چھیٹیں اڑیں لہو کی دلیروں کا دن پڑے
ہاتھ آئے کچھ شکار تو شیروں کا دل بڑھے

قطرے نہیں بحر نور کی موجیں سمائیں
لڑیاں کہاں سے موتیوں کی انگیں گئیں

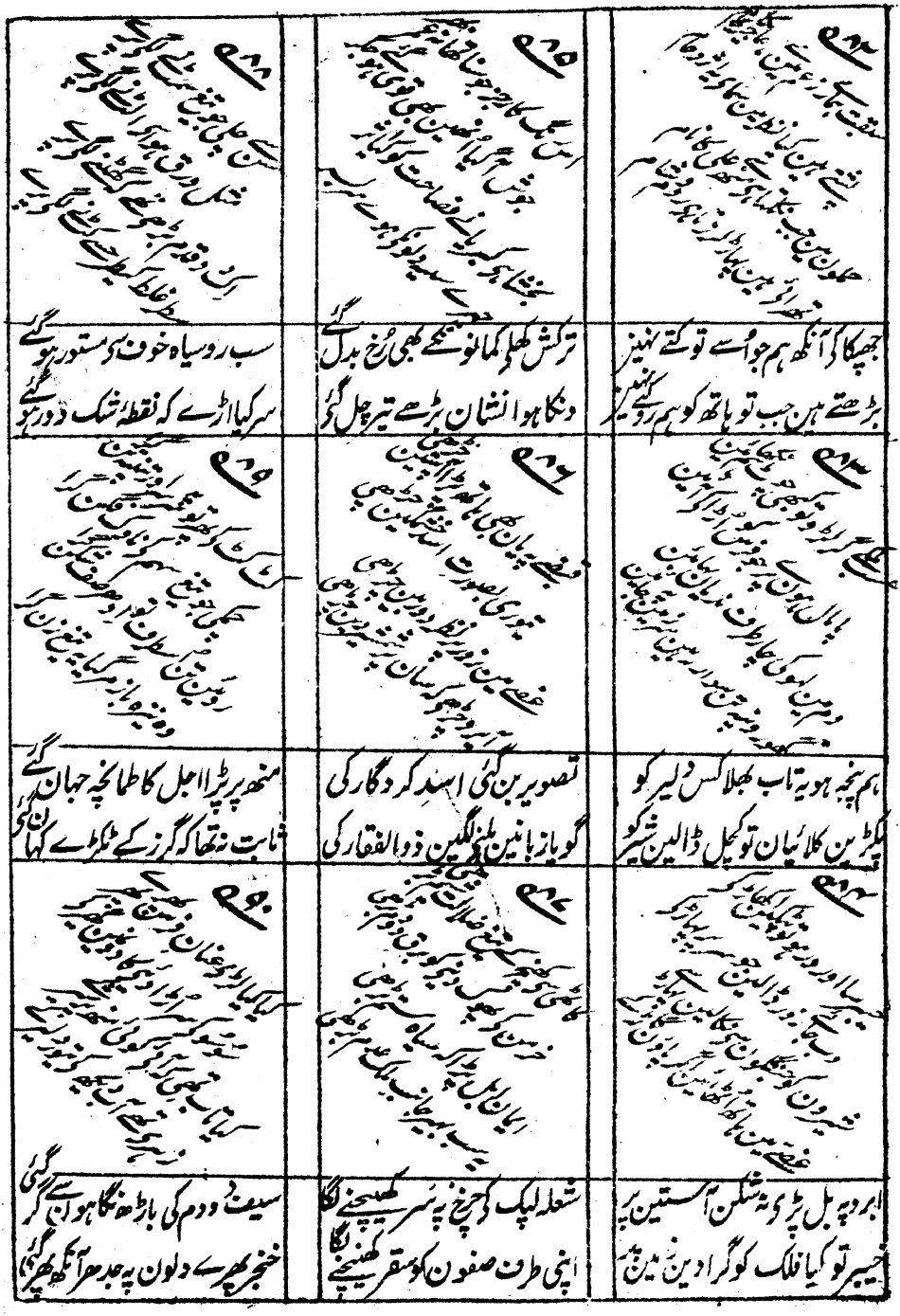
کھا جاؤنگی صفیں کہ غضب میں بھری ہوئیں
خالی کروں گی دم میں یہ وہ پر بھری ہوئیں

آنکھیں ہوں مرخ زخم بدن پر بھلے لگیں
مقتل ہو عید گاہ تو خنجر گلے لگیں

ان پاؤں پر جھکے تو شرف ہاتھ آئے
اللہ رے مرتبہ ملک آنکھیں بچھائے

ممکن نہیں کہ فوج سے ہم بے لڑے ہٹیں
دو دن کے پیاسے دھوپ میں کب تک کھڑے رہیں

ٹوکے کوئی تو شیر دلی تیور بگڑتی ہیں
ہم لوگ وار روک کہ دشمن سے لڑتی ہیں



۸۴
جھپکا کی آنکھ ہم جو سے تو کتے نہیں
بڑھتے ہیں جب تو ہاتھ کو ہم روکتے نہیں

۸۵
ترکش کھلا کمانو سنبھلے بھی رخ بدل گئے
دنکا ہوا نشان بڑھے تیر چل گئے

۸۶
ہم پنجہ ہو یہ تاب بھلا کس دلیر کو
پکڑیں کلائیاں تو کچل ڈالیں شیر کو

۸۷
تصویر بن گئی اسد کردگار کی
گویا زبانیں ملنے لگیں ذوالفقار کی

۸۸
سب روسیاہ خوف سے مستور ہو گئے
سر کیا اڑے کہ نقطۂ شک دور ہو گئے

۸۹
منھ پر پڑا اجل کا طمانچہ جہان گئے
ثابت نہ تھا کہ گرز کے ٹکڑے کہاں گئے

۹۰
ابرو پہ بل پڑی نہ شکن آستین پر
خیبر تو کیا فلک کو گرا دیں زمین پر

۹۱
شعلہ لپک کے چرخ پہ سر کھینچنے لگا
سیف دودم کی باڑھ نگاہوں سے گر گئی
اپنی طرف صفوں کو مقرر کھینچنے لگا
خنجر پھرے دلوں پہ جدھر آنکھ پھر گئی

۹۱

لب بن سے سر اڑا دیا کب ہاتھ چل گیا
گھوڑا یہ تھا کہ آگے چھلاوا نکل گیا

۹۲

مفر کہان کے دوش پہ سربار ہو گئے
چار آئینہ گرے ہوئے دیوار ہو گئے

۹۳

دفتر شناس دیکھ کے حیران ہو گئے
اجزائے جسم نحس پریشان ہو گئے

۹۴

کیا جانے کوئی دست قوی کی مروڑ کو
نشکلات سے پوچھیے اس جر تور کو

۹۵

اک شور تھا کہ خاتمہ ہے کائنات کا
بالنسون اچھل کے گرتا تھا پانی فرات کا

۹۶

جو ہر نہ کھلنے پائے تھے دست تیز کے
اعضا بدن کے کٹ کٹ کے گرتے تھے میز کے

۹۷

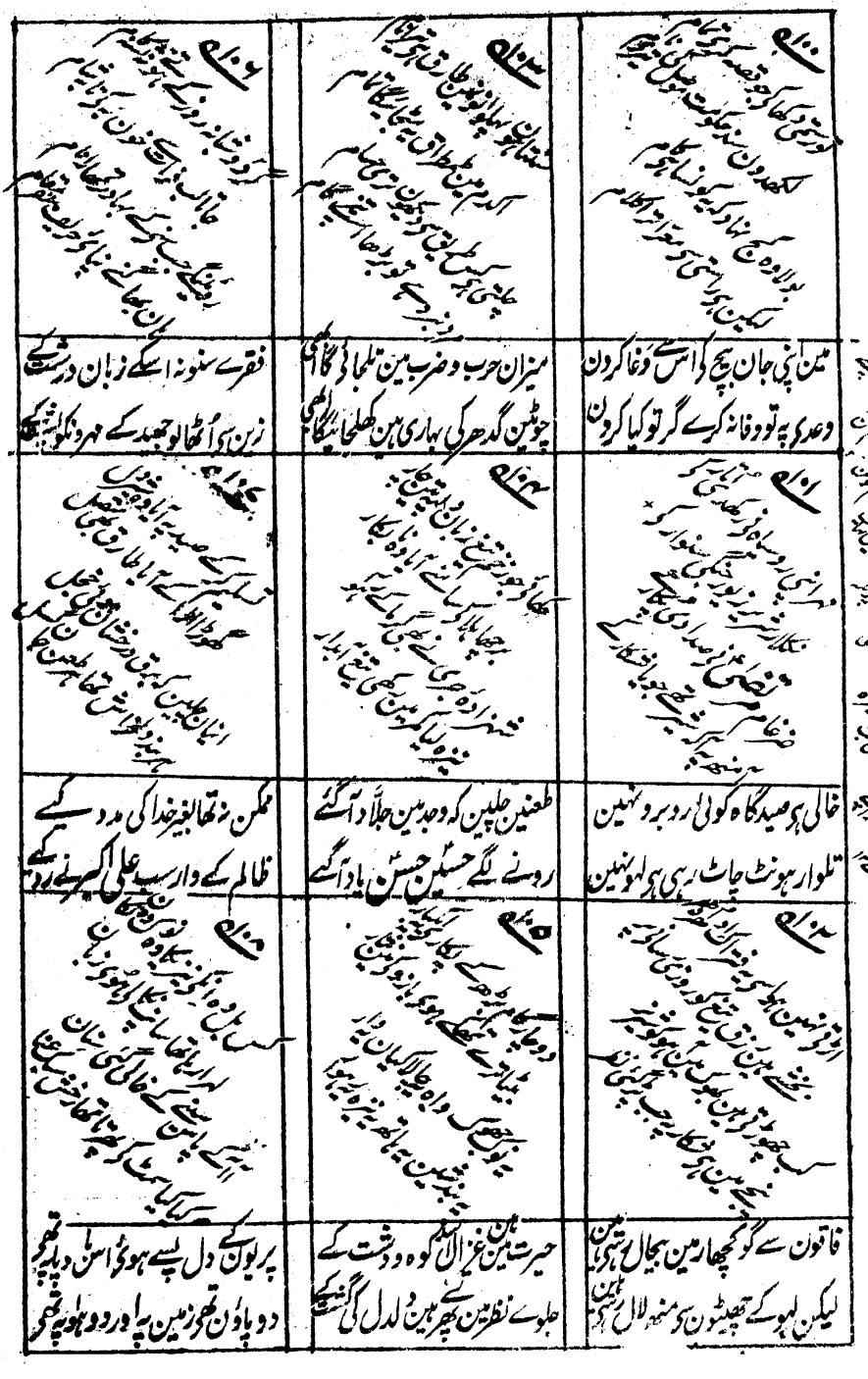
گلرنگ تھا غضب ہوا سرخ پوش تھا
مقتل کی سب زمین مسند گاہ فروش تھا

۹۸

رنگین یہ بند نذر شہید رسول ہیں
یا گلچون یہ گل ریاض شہادت کے پھول ہیں

۹۹

بھاگڑ امیر شام کے لشکر میں پڑ گئی
غالب ہوا وہ شیر لڑائی بگڑ گئی



۱۰۰
تو رستمی دکھا کہ جو قصد کرے تنگ
لکھدون سنہ حکومت جنگل تیرے نام
بولا وہ مج نہار کہ یہ ہوں نہ ہوں
لیکن ہو اسکی مونس و معراج کا کلام

۱۰۱
ہوں اسکی رو سیاہ کو کھلی کرے
نکلا ہے شیر بیشہ صفدر کی طرح سے
فضا میں شیر بیشہ صفدر کی طرح سے
سر منھ پہ

۱۰۲
آکر میں طرف خیمہ کے دیکھیں زری جو ہم
چلتی ہے کس طرح سے تو تلوار بھالے کام
فرزند کے ہے تو دل بیمار بھالے کام

۱۰۳
ہوں اسکے سر پہ تیغ کے ہر ہر قدم پہ ہم
خالب کہ ہو کے بندہ ہمارا کرے سلام
ایسے کو جانتے ہیں نمکخوار بھالے کام

۱۰۴
من اپنی جان بیچ کے اس سے وفا کروں
وعدے پہ تو وفا نہ کرے گر تو کیا کروں

۱۰۵
میزان حرب و ضرب میں تلمیائی گا ابھی
چوٹیں گدھر کی بھاری ہیں کھلجائیگا ابھی

۱۰۶
فقرے سنو نہ اسکے زبان درشت کے
زین پر اُٹھا لو جھید کے مہر و نکو شناس کے

۱۰۷
خالی ہے صید گاہ کوئی رو برو نہیں
تلوار ہونٹ چاٹ رہی ہے لہو نہیں

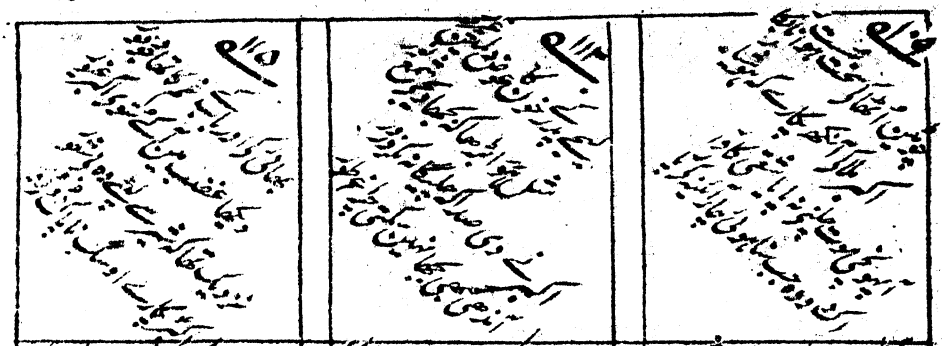
۱۰۸
طعنیں چلیں کہ وجد میں جلاد آگئے
رونے لگے حسین حسن یاد آگئے

۱۰۹
ممکن نہ تھا بغیر خدا کی مدد کے
ظالم کے وار سب علی اکبر نے رد کئے

۱۱۰
فاقوں سے گو کچھار میں بیحال ہیں ببر
لیکن لہو کے چھینٹوں سے منھ لال ہے ابھی

۱۱۱
حیرت میں ہیں غزال کوہ و دشت کے
جلوے نظر میں پھرتے ہیں دلدل کی گشت کے

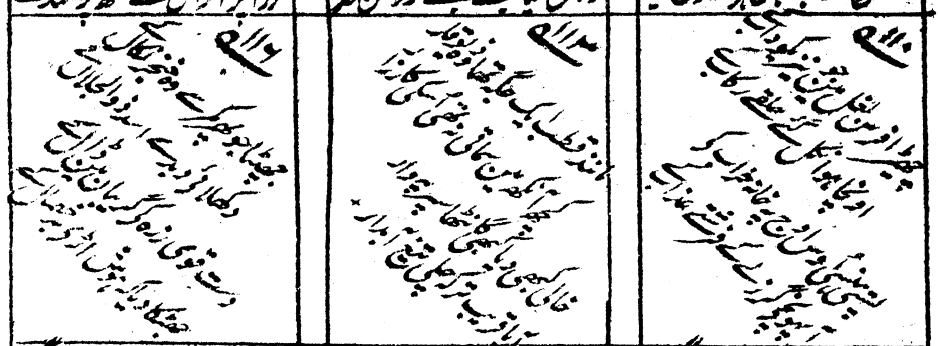
۱۱۲
پر یوں کے دل پسے ہوئے اس دشت کے تھے
دو پاؤں تھے زمین پہ اور دو ہوا پہ تھے



درائی یون الی تن سخت شریمن
جسطرح ڈوب جاتی ہی سوزن حریر مین

فانوس بنکے آپ حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

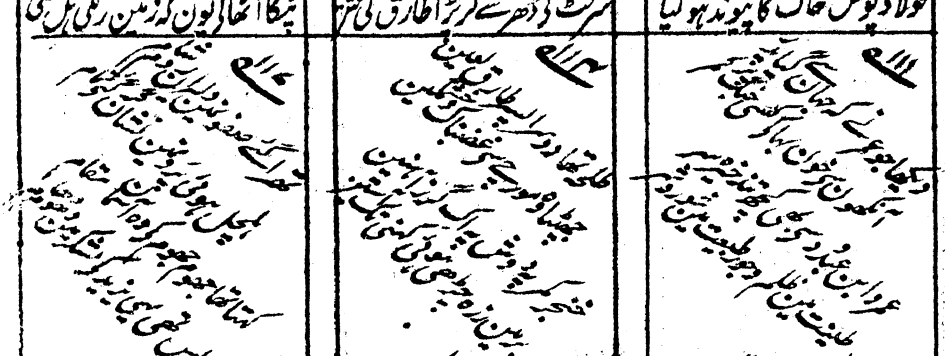
نیزہ چلا نہ کھل سکے حلقے کمند کے
کوڑا پڑا اتراق سے منہ پر سمند کے



ٹپکا تو چور چور ہر اک بند ہو گیا
فولاد پوش خاک کا پیوند ہو گیا

اور اک بلاگری جسد پاش پاش
سر کٹ کے دھڑ سے گر پڑا طارق کی للکار

گردن شقی کی ٹوٹ کے سینے سے جا لگی
ٹپکا اٹھا کہ یون کہ زمین رنگی ہل گئی

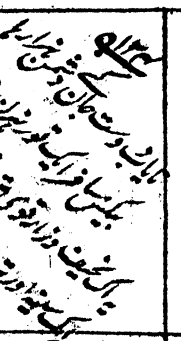


سینہ بمقام کفر کا دل گھر عناد کا
تصویر مکر و کید کی تپلا فساد کا

گھوڑا صبا بھی پا نہ سکے جسکی گرد کو
سمجھے یہ سب کہ نکلا ہی رستم نبرد کو

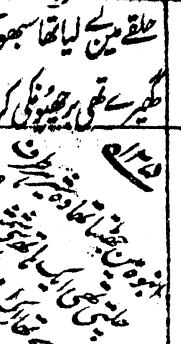
ایسا بھی پہلوان ہو کوئی اس سپاہ مین
جرارت دکھائی جسکے لڑی رزم گاہ مین

۱۱۸



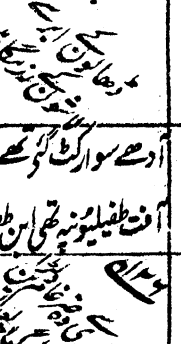
کہتا تھا زور مین کوئی ہمسر ہے گر مرا
غالب ہونگین کہ مین غالب لقب مرا

۱۱۹



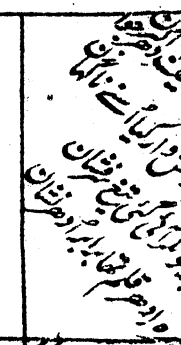
بیجا نہ رنگ سُرخ تھا رومی کلاہ کا
سر پر چڑھا تھا خون کسی بیگناہ کا

۱۲۰



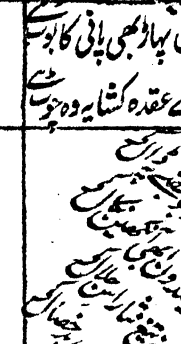
کم جانتا تھا پیل کو وہ پائے مور سے
بڑھ کے نکالے ہاتھ بڑی زور شور سے

۱۲۱



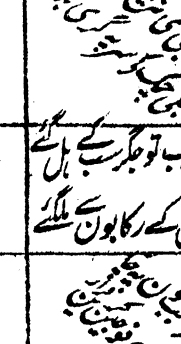
غل تھا یہان پہاڑ بھی پانی کا بوسے
مُوجد ہین جسکے عقدہ کشایہ وہ چوٹ ہے

۱۲۲



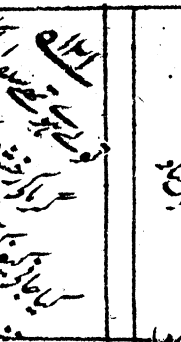
نکلی کمر سے جب تو جگر سب کے ہل گئے
ٹکڑے سر نخیس کے رکابون سے مل گئے

۱۲۳



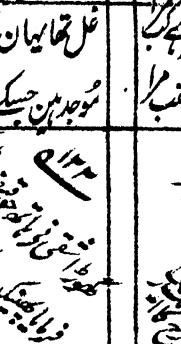
تیر و پہ تیر کھے تو کمان بھی کمان پر
کیا کیا چڑھائیان نہ ہوئین ایک آن پر

۱۲۴



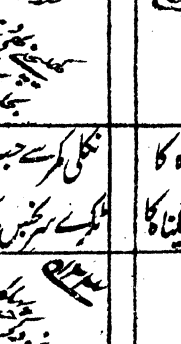
حلقے مین لے لیا تھا سبھون نے جناب کو
گھیرے تھی برچھیون کی کرن آفتاب کو

۱۲۵

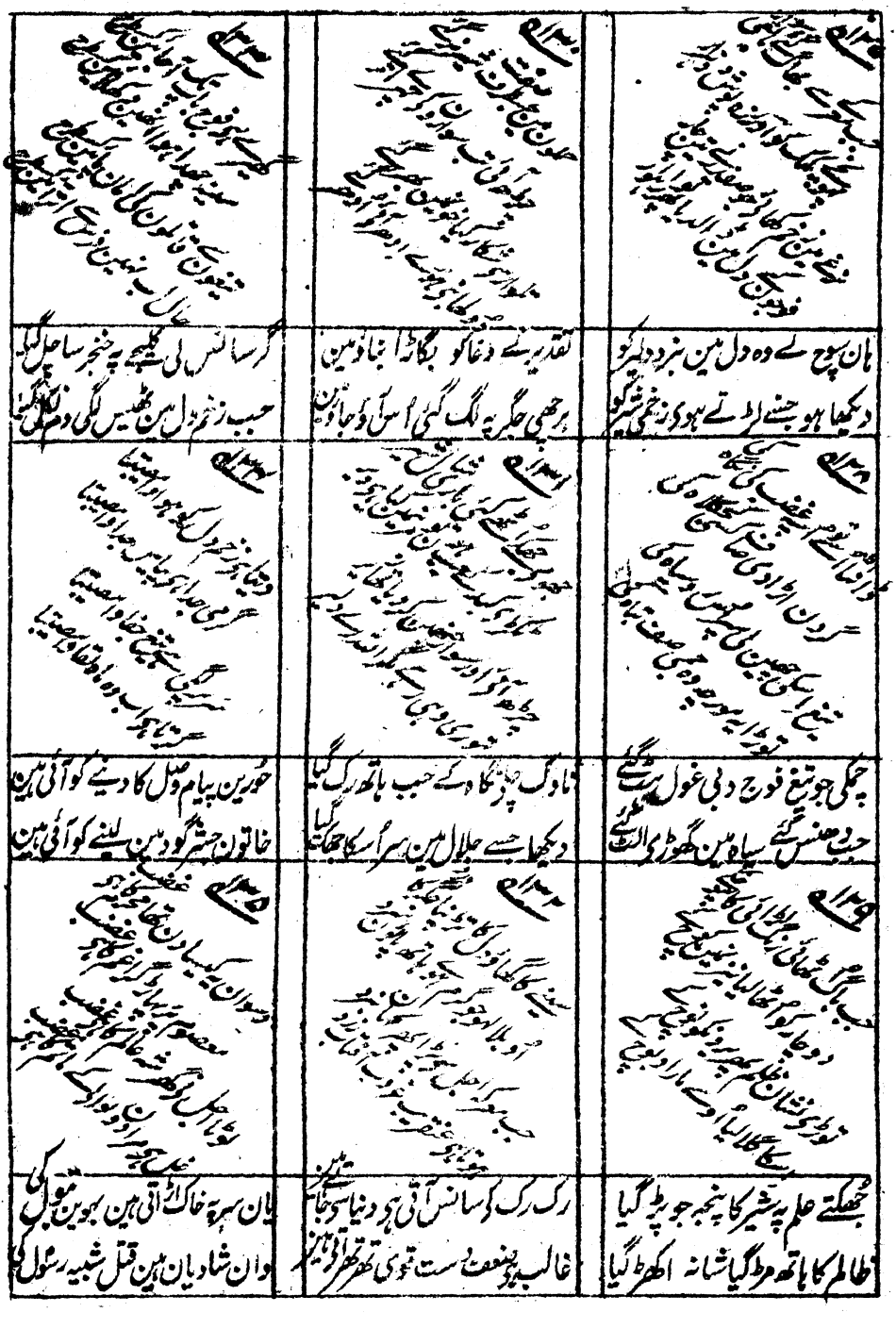


آدھے سوار کٹ گئے تھے اسکی ذبل سے
آفت طفیلیون پہ تھی ابن طفیل کے

۱۲۶



سارا چلن دکھا دیا دادا کی حرب کا
سکہ علیؑ کے بعد پڑا اسکی ضرب کا



۱۲۸

جب بڑھ کے کوئی شیر علم تک نہ آسکا
ہاتھ اک بڑھا کہ جانب علم جو شیر کے
ہاں سوچ لے وہ دل میں نبرد دلیر کو
دیکھا ہو جسنے لڑتے ہوئے زخمی شیر کو

۱۲۹

جب ہاتھ علم تک نہ کسی کا بڑھا سکا
دو چار کو اٹھا لیا باقی نہ ہو سکے
جھکتے علم پہ شیر کا پنجہ جو پڑ گیا
ظالم کا ہاتھ مڑ گیا شانہ اکھڑ گیا

۱۳۰

تقدیر نے دغا کو بگاڑا بنا دیا
ہر جھی جگر پہ لگ گئی اس آ جا دین
رک رک کے سانس آتی ہے دنیا سے جا دین
غالب ہے ضعف دست قوی تھرتھرا دین

۱۳۱

ناوک پھینکا دے جب ہاتھ رک گیا
دیکھا جسے جلال میں سر اسکا جھک گیا

۱۳۲

۱۳۳

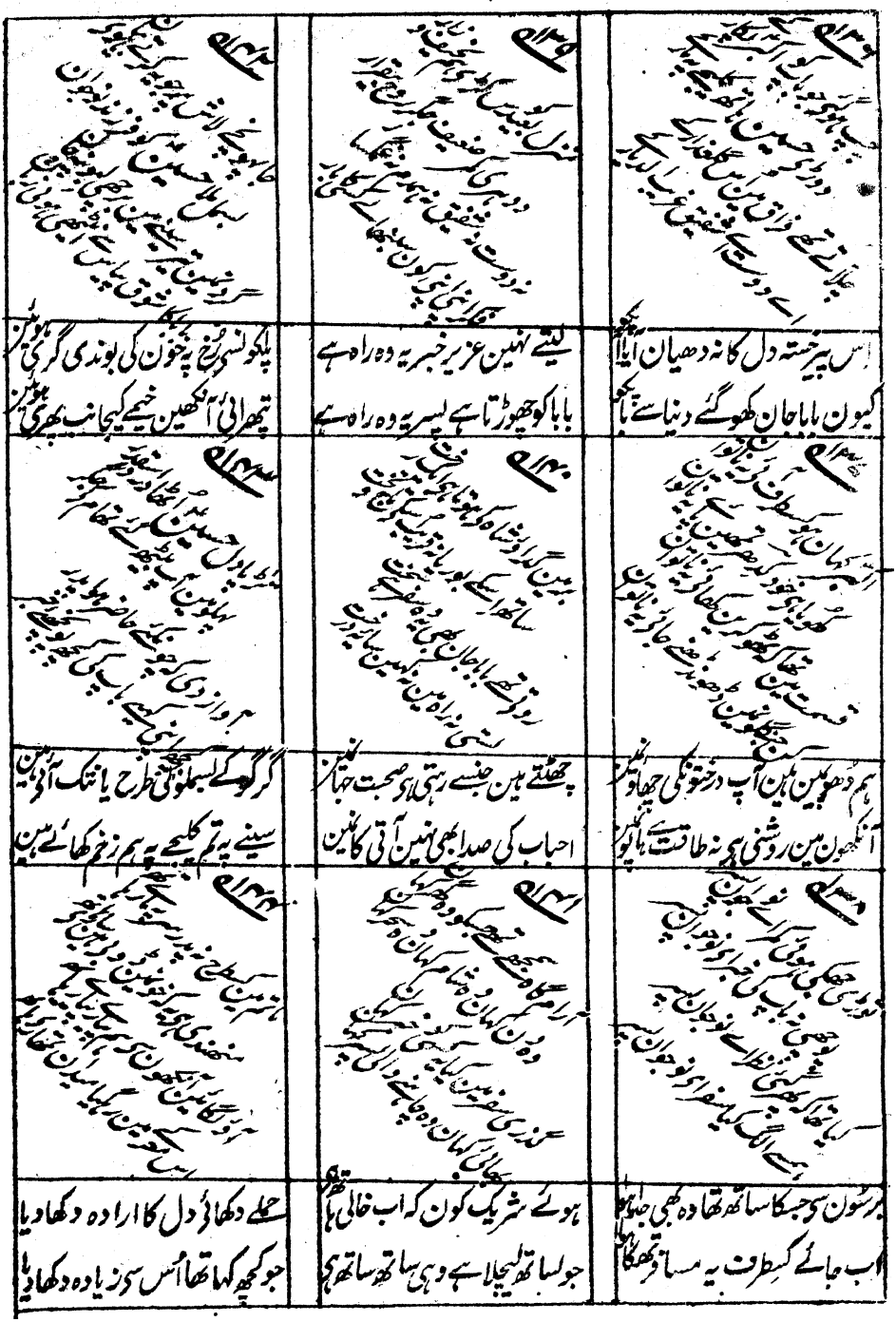
گر سانس لی کلیجے پہ خنجر سا چل گیا
جب زخم دل میں ٹھیس لگی دم نکل گیا

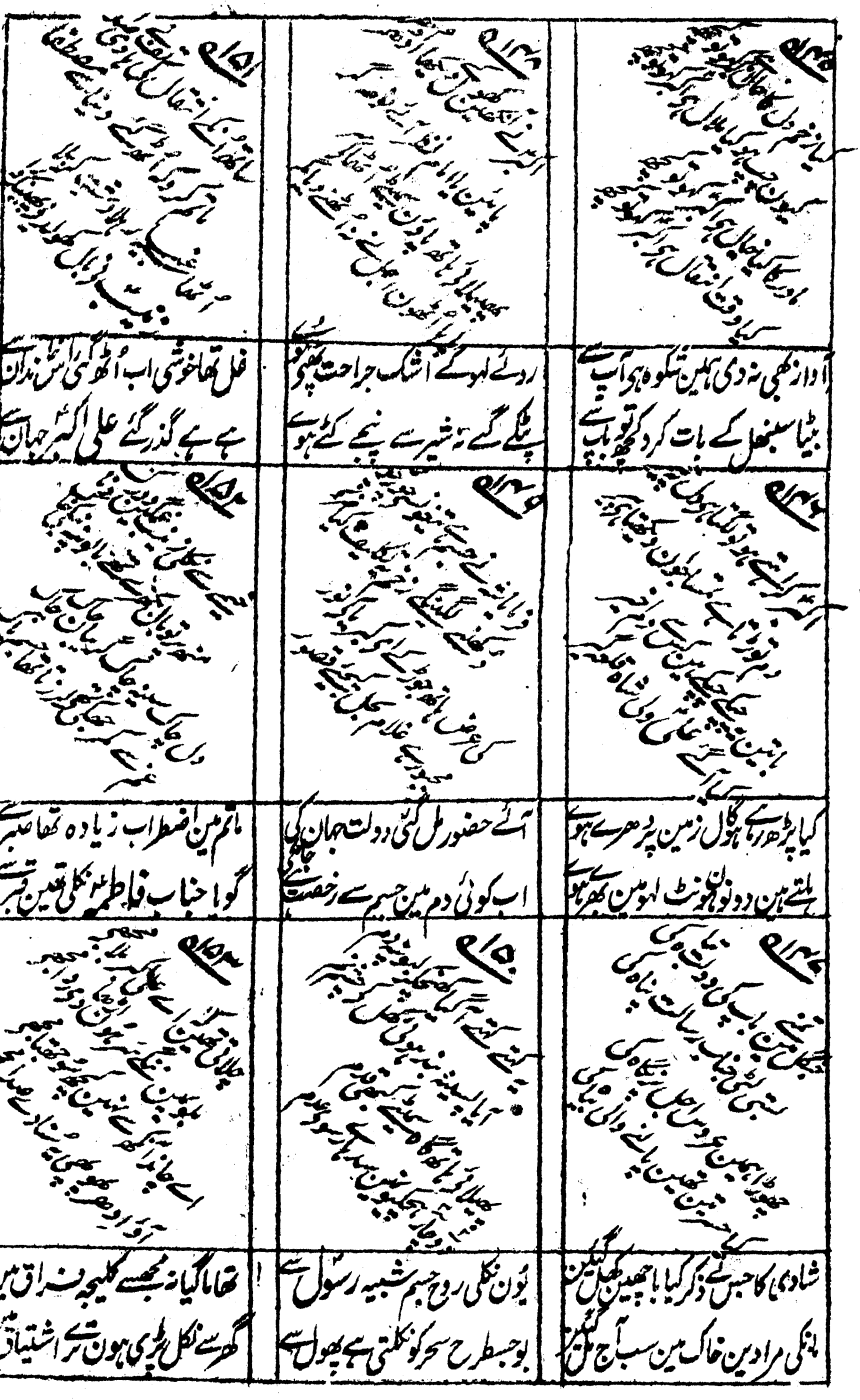
۱۳۴

حوریں پیام وصل کا دینے کو آئی ہیں
خاتون جنت گود میں لینے کو آئی ہیں

۱۳۵

یاں سر پہ خاک اڑاتی ہیں بہنیں بتول کی
واں شادیاں ہیں قتل شبیہ رسول کی





۱۴۵
آواز بھی نہ دی ہمین شکوہ ہی آپ سے
بیٹا سنبھل کے بات کرد کچھ تو باپ سے

۱۴۶
روئے لہو کے اشک جراحت پھٹی ہوئی
پٹکے گئے نہ شیر سے نیچے کٹے ہوئے

۱۴۷
غل تھا خوشی اب اٹھ گئی اس خاندان سے
ہے ہے گذر گئے علی اکبر جہان سے

۱۴۸
کیا پڑھ رہا ہے ہاتھ کو مل زمین پر دھرے ہوئے
ملتے ہین دونو ہونٹ لہو مین بھرے ہوئے

۱۴۹
آئے حضور مل گئی دولت جہان کی
اب کوئی دم مین جسم سے رخصت ہے جان کی

۱۵۰
ماتم مین اضطراب زیادہ تھا صبر سے
گویا جناب فاطمہ نکلی ہین قبر سے

۱۵۱
شادی کا جس نے ذکر کیا پھیکی پڑ گئین
بانکی مرادین خاک مین سب آج مل گئین

۱۵۲
یون نکلی روح جسم شبیہ رسول سے
بو جسطرح سحر کو نکلتی ہے پھول سے

۱۵۳
تھا ما گیا نہ مجھسے کلیجہ فراق مین
گھر سے نکل پڑی ہون ترے اشتیاق مین

پیدل جناب فاطمہؑ الاثر کے ساتھ آگے
لٹکے ہیں پانوں باپ کی گردن میں ہاتھ ہیں

فنجر اٹھا کا اکبر مہرو پہ چل گیا
تم سامنے سے آگئیں تب دم نکل گیا

مجمع الٹ پلٹ نظر آیا ہے بزم کا
یہ مرثیہ نہیں ہے مرقعہ ہے رزم کا

۱

قبضہ رہے تیغ کا قلم وہ بیاں کرے
اُس ملک کو لے زور سے شمشیر زباں کرے

۲

تحریر مصیبت جگر خامہ کا شق ہے
جو بند ہے ماتم کے مرقع کا ورق ہے

۳

مجلس میں تو سب جمع ہیں اک نور کے تن کے
دنیا میں نہیں ایسے مسافر وطن کے

۴

ضربیں جو لکھوں خسرو خورشید علم کی
تلوار کی چل پھر ہو روانی میں قلم کی

۵

ماتم تھا کبھی اور کبھی فریاد و عطش تھی
بانو کہیں بیہوش تھی زینب کہیں غش تھی

۶

جھلکا کبھی کی آہ کبھی دل کو سنبھالا
بسمل نے تڑپتے ہوئے بسمل کو سنبھالا

۷

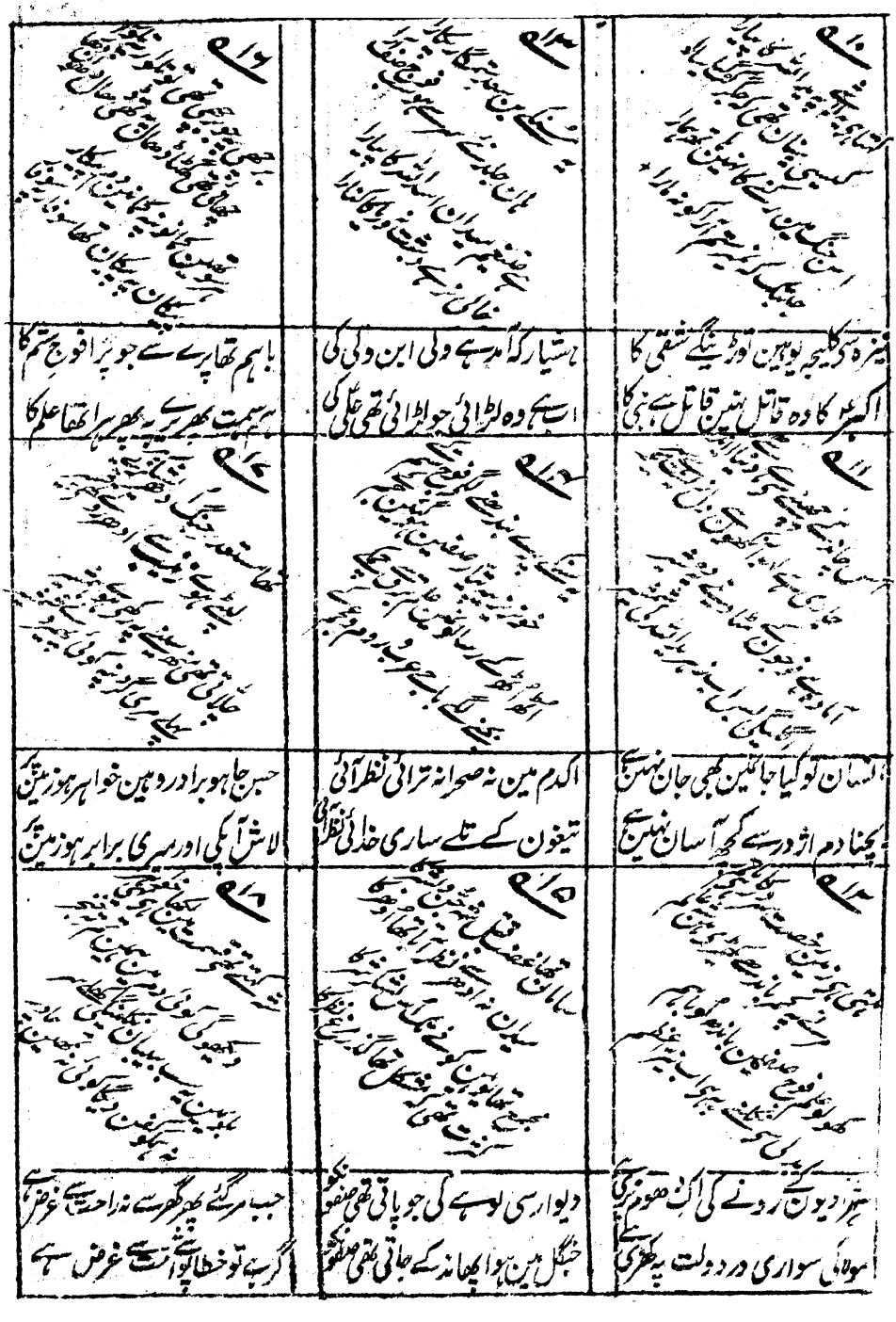
شادی کی عوض دھوم ہے یاں غم کی تمہارے
خیمے میں صفیں نعش کی ہیں ماتم کی تمہارے

۸

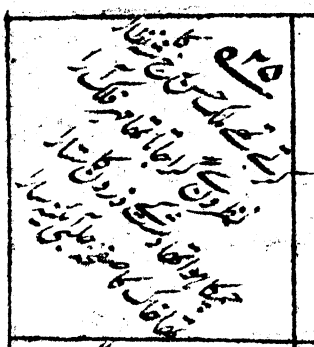
اندھیر ہے بے شمع جو پروانہ کی شب ہے
ہو جائے ذرا گل دلیل تو غضب ہے

۹

حملوں سے الٹ دیگا صفوں کو کوئی دم میں
وہ شیر غضبناک ہے بچے کے الم میں

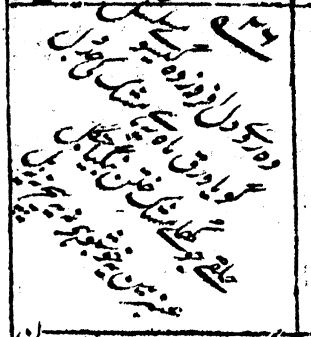


۱۹



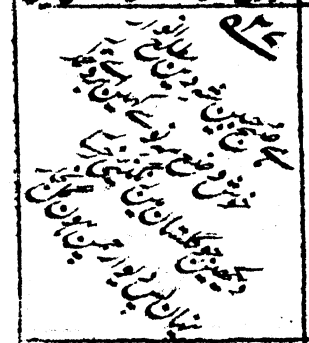
خادم تھا نہ اُس شمع کا پروانہ تھا کوئی
جز موت نہ اپنا تھا نہ بیگانہ تھا کوئی

۲۰



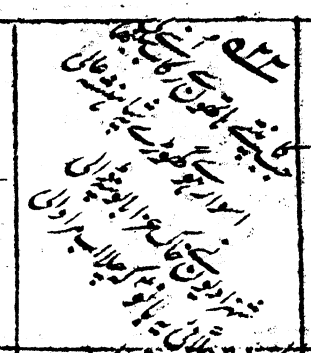
ٹکڑے نظر آتے ہین کلیجے کے زمین پر
اس ضعف مین کسطرح چڑھین خانۂ زین پر

۲۱



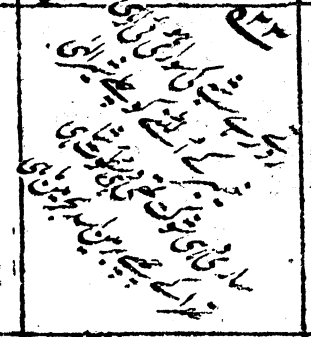
فرقت کی جفا غالم غربت مین لکھی تھی
یہ آخری خدمت مری قسمت مین لکھی تھی

۲۲



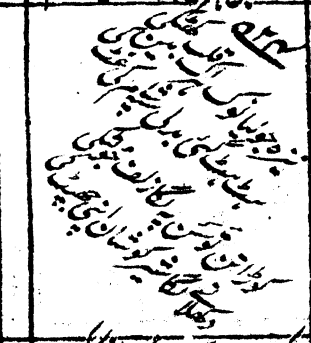
اک حشر تھا اچھڑی تھی سکینہ جو پدر سے
ہے ہے مرے بابا کی صدا آتی تھی گھر سے

۲۳



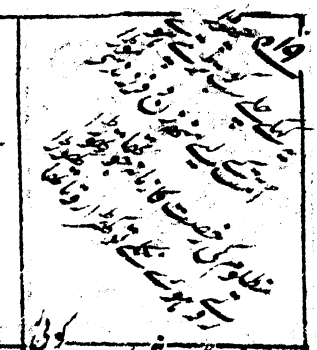
کانپے جو قدم دبدبۂ شیر اجم سے
آہو بھی ہرن ہو گئے میدان ستم سے

۲۴



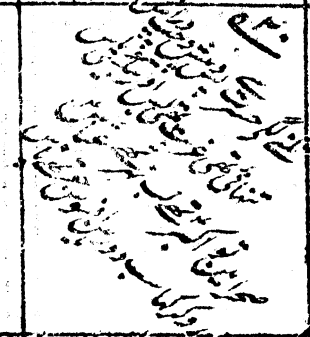
اک زلزلہ ہر سمت ہوا لشکر کین مین
جان آگئی گھوڑی کی تک و دو زمین مین

۲۵



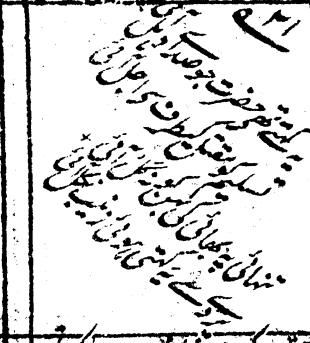
عالم تھا دم ظہر کی جلوہ گری کا
رُخ نے ورق اُلٹا تھا بیاض سحر کا

۲۶



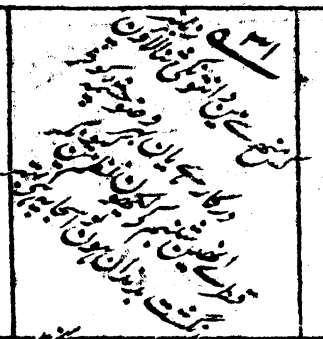
مہکے ہین دماغ ایسے کہ اترائی ہین پریان
برسون سے اسی زلف کی سودائی ہین پریان

۲۷



ڈالی جو نظر حسن شہ جن و ملک پر
گیندے کی ہے زردی گل خورشید فلک پر

۲۹



نرگس ہے، تو کیا چشم کی بیمار ہے وہ بھی
گل کیا ہے عرق زادۂ رخسار ہے وہ بھی

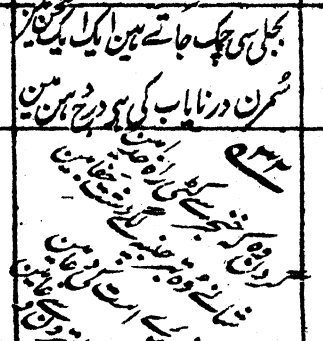
۳۱

بجلی سی چمک جاتے ہین ایک ایک سخن مین
سُمرن در نایاب کی ہے درج ہن مین

۳۳

آواز سے جنبش مین زمین کے طبق آئی
غل خیبریون مین یہ ہوا شیر حق آئی

۲۸



طاقت نہین اندوہ فراق شہ دین سے
گلشن مین عصا ٹیک کے اُٹھی ہے زمین سے

۳۰

وہ بیشت دوتا ہو گئی جو بھائی کو اٹھایا
وہ باؤن جو سر کے نہین میدان ستم مین

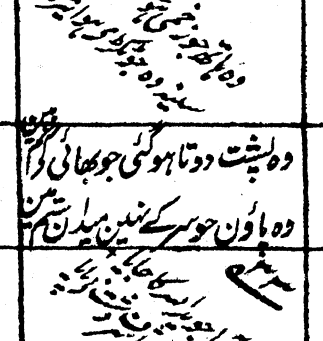
۳۲

کر دیتی ہے دو خو ہی یہ اس آئینہ رو مین
سر کاٹتی ہے پیر کے اعدا کے لہو مین

۳۴

خوشبو ورق گل سے تو نازک ہے گل سے
تر ہین یہ لعاب دہن ختم رسل سے

۳۵



ٹپکا سر میدان جو عرق آکے جبین پر
چھڑکاؤ ہوا نور کے قطرون کا زمین پر

۳۶

ایجاد ہوا سیف سے اس تیغ کے پھل کا
پرآب مین اسکے ہے مزا تیغ اجل کا

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

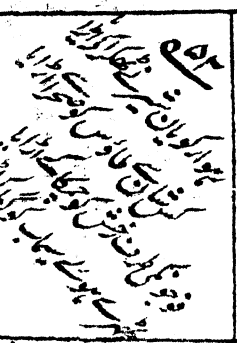
۴۳

۴۴

۴۵

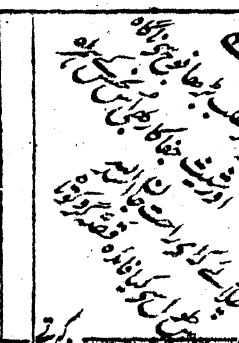
۴۶

۴۶



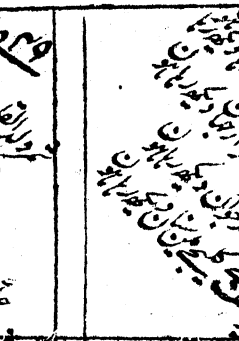
جیتے نہ یہ نذرہ جو یعقوبؑ پہ ہوتا
پھٹجاتا جگر دکھ جو یہ ایوبؑ پہ ہوتا

۴۷



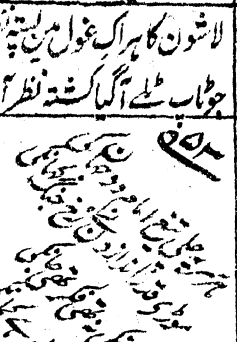
کیوں شام کے حاکم کی اطاعت نہیں کرتے
تقصیر یہ تھوڑی ہے کہ بیعت نہیں کرتے

۴۸



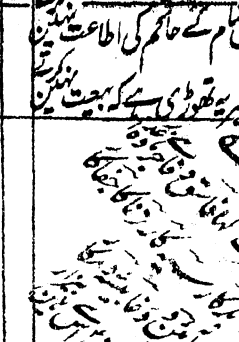
لاشوں کا ہر اک غول میں لیتا تھا نظارا
جوتاب ٹلے آگیا کشتہ نظر آیا

۴۹



باتوں میں جو کچھ درد کے پہلو نکل آئے
اُدنٹوں کے بھی گھوڑوں کے بھی آنسو نکل آئے

۵۰



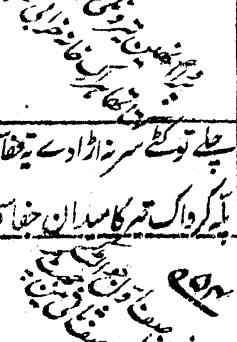
میں دین کی عزت کبھی ساتھ اسکے نہ دونگا
سر دونگا مگر ہاتھ میں ہاتھ اُسکے نہ دونگا

۵۱



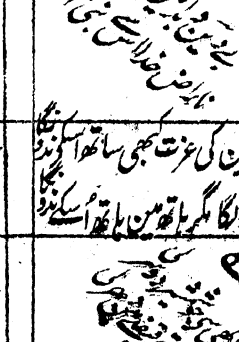
چلے تو کٹے سر نہ اڑا دے یہ جفا کر
پایہ کرو اک تیر کا میدان جفا کو

۵۲



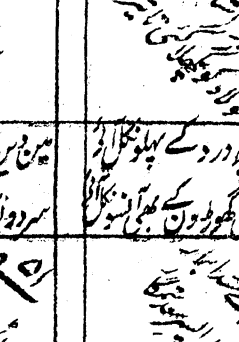
مقتل کی زمین ہنکی دلکی ڈھرکے
کرکا ہوا امید انہیں کمانوں کی کرک سے

۵۳

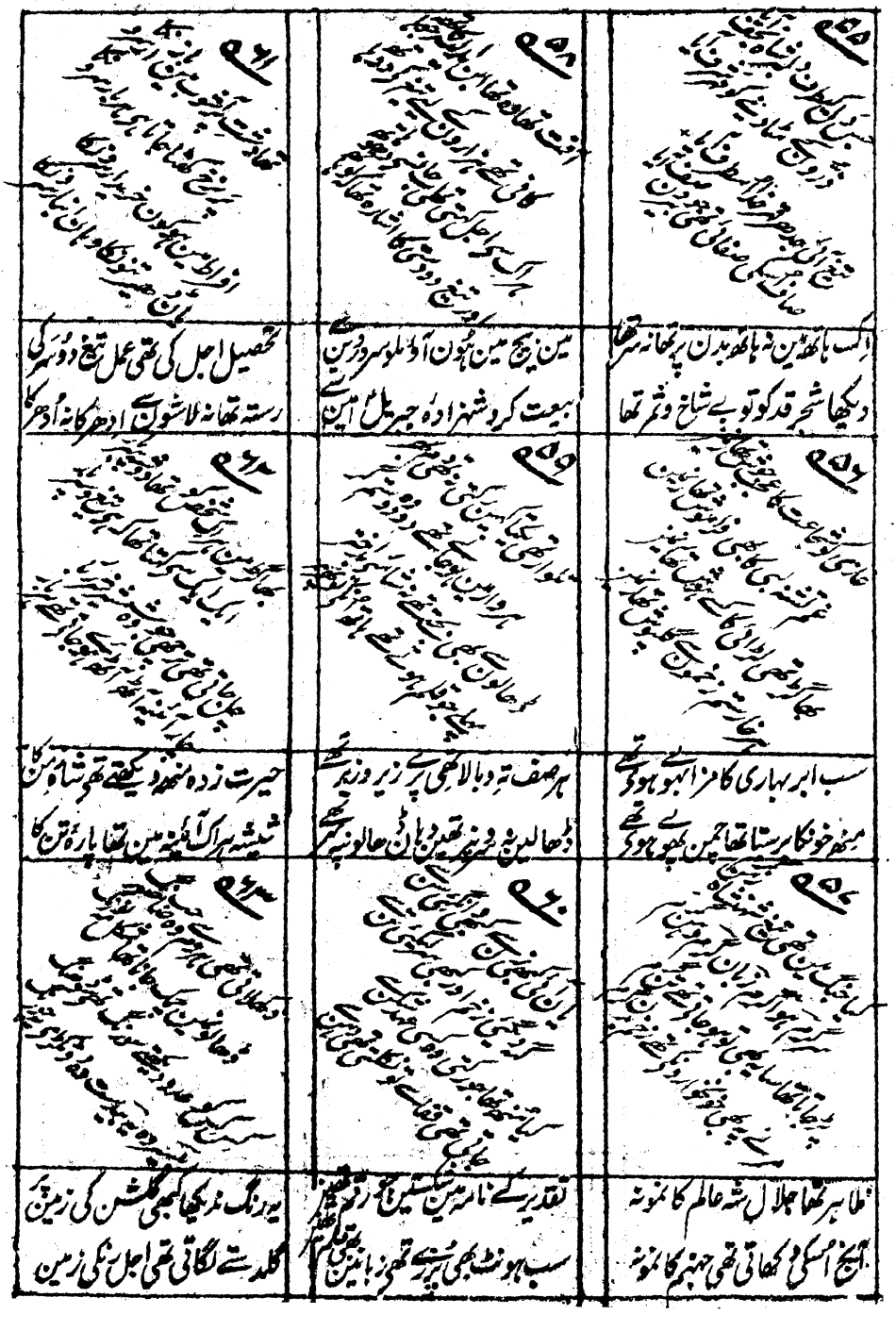


کی عرض کہ ڈھڑکا ہے دل اے میرے کرم گو
وہ تیغ کھینچی کاٹ گئی تھی جو زمیں کو

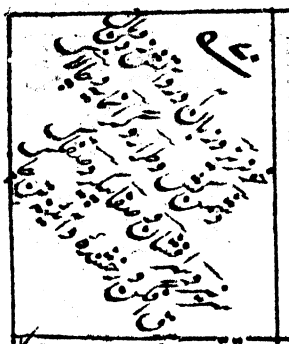
۵۴



بیدم نہوں جبتک نہ انھیں چھوڑ دم کو
دم کو بھی تو لشکر کا جگر توڑ کے دم لو

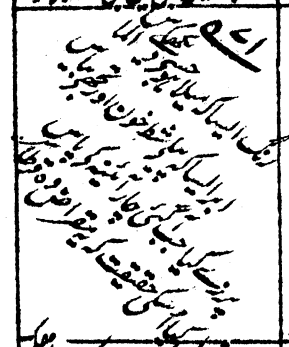


۶۴



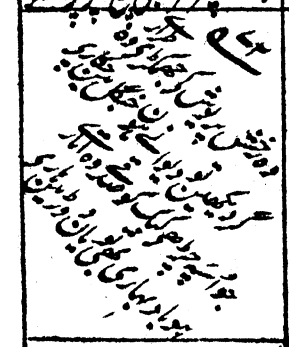
ٹھہرا اسے ہو راہ سے ملجا تھے ناری
فقرہ نہیں یہ گرمی تھی کہ جلجا کے تھے ناری

۶۵



ملجل میں در امن جو نایاب ہوا تھا
ہر ساکن و زیا کا جگر آب ہوا تھا

۶۶



حیران ہوں رقم تیغ کی تصویر ہو کیونکر
کاغذ بھی تو صد چاک ہی تحریر ہو کیونکر

۶۷

خونریز نبے کفار مین مصروف بدل تھی
مُنھ سرخ یہ صفائی تھی کہ بجلی بھی خجل تھی

۶۸

رُخ تھا اسی وادی کیطرف اہل ستم کا
نابین تھین کہ جادہ تھا بیابان عدم کا

۶۹

پھرتی وہ کہ رکتی تھی نہ اکدم سپر و پر
بے پاؤن تھی اور جلتی تھی اعدا کے جگر پر

۷۰

اس قتل پہ تھا صاف بدن عزیدہ کا
دھبا کہین بجلی مین بھی لگتا ہی لہو کا

۷۱

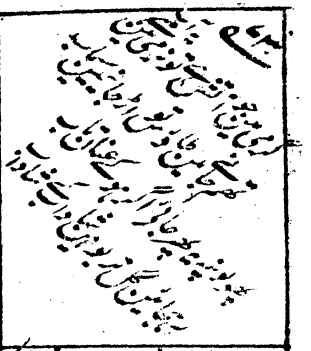
چاہے تو فلک کوتہ و بالا کرے لبر مھکر
کاٹے سپہر مہر ابھی چرخ پر چڑھکے

۷۲

رکتا نہین سُم ارض بیابان بلا پر
گھوڑا ہی سلیمان کا کہ پھرتا ہی ہوا پر

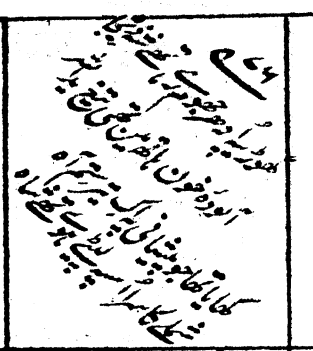
بیت تھا ضبط ہاتھ سے چھوٹا ہوا تھا چھوٹا + چھوٹا ہوا تھا کہ تو ہوسکتا ہوا تھا چھوٹا +

۷۳



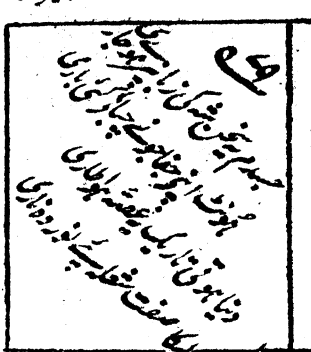
اس چال کا شبدیز ہمایون نہین دیکھا
ایسا تو سبک دوڑ کوئی گلگون نہین دیکھا

۷۴



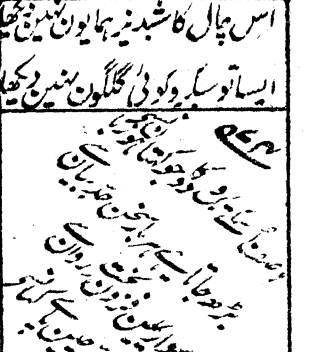
تھا زخم نہان پارچہ نرم و سبک سے
نکلا ہوا تھا نصف قمر ابر تنک سے

۷۵



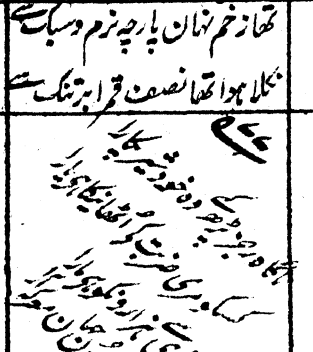
سر کے نہ قدم فیض ضرغام احد کے
ظالم کی سنان لگ گئی سینہ سے سند کے

۷۶



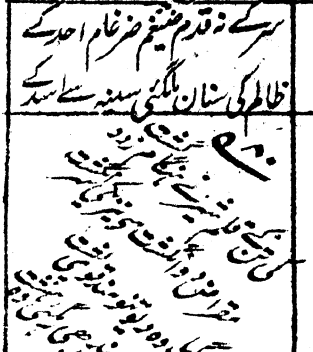
معشوق ہی گر حی نہو کیون حالمین اسکی
پریون کے دل الجھے ہوے ہین یالمین اسکی

۷۷



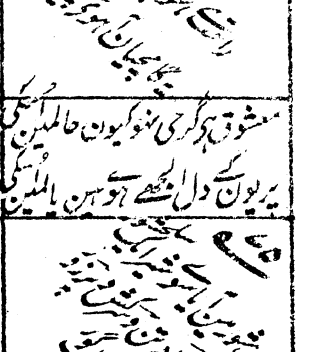
ہر شہر مین شہرہ ہی مری تاب و توان کا
مین وہ ہون کہ ہمتن ہون تہمتن سے انکا

۷۸



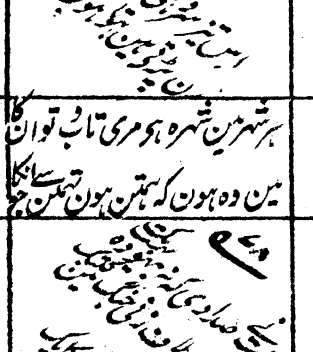
دی شہ نے صدا اُس ہدف تیر اجل کو
یون توڑتے ہین ہم شجر کفر کے پھل کو

۷۹



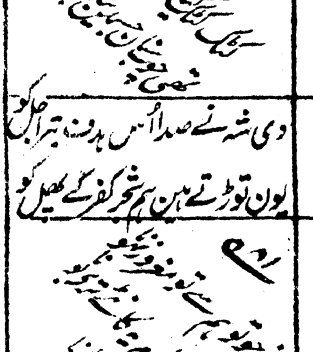
سر مین یہ غرور اور کبھی شور نہوتا
گرتا نہ جہنم مین اگر کوہ نہ ہوتا

۸۰

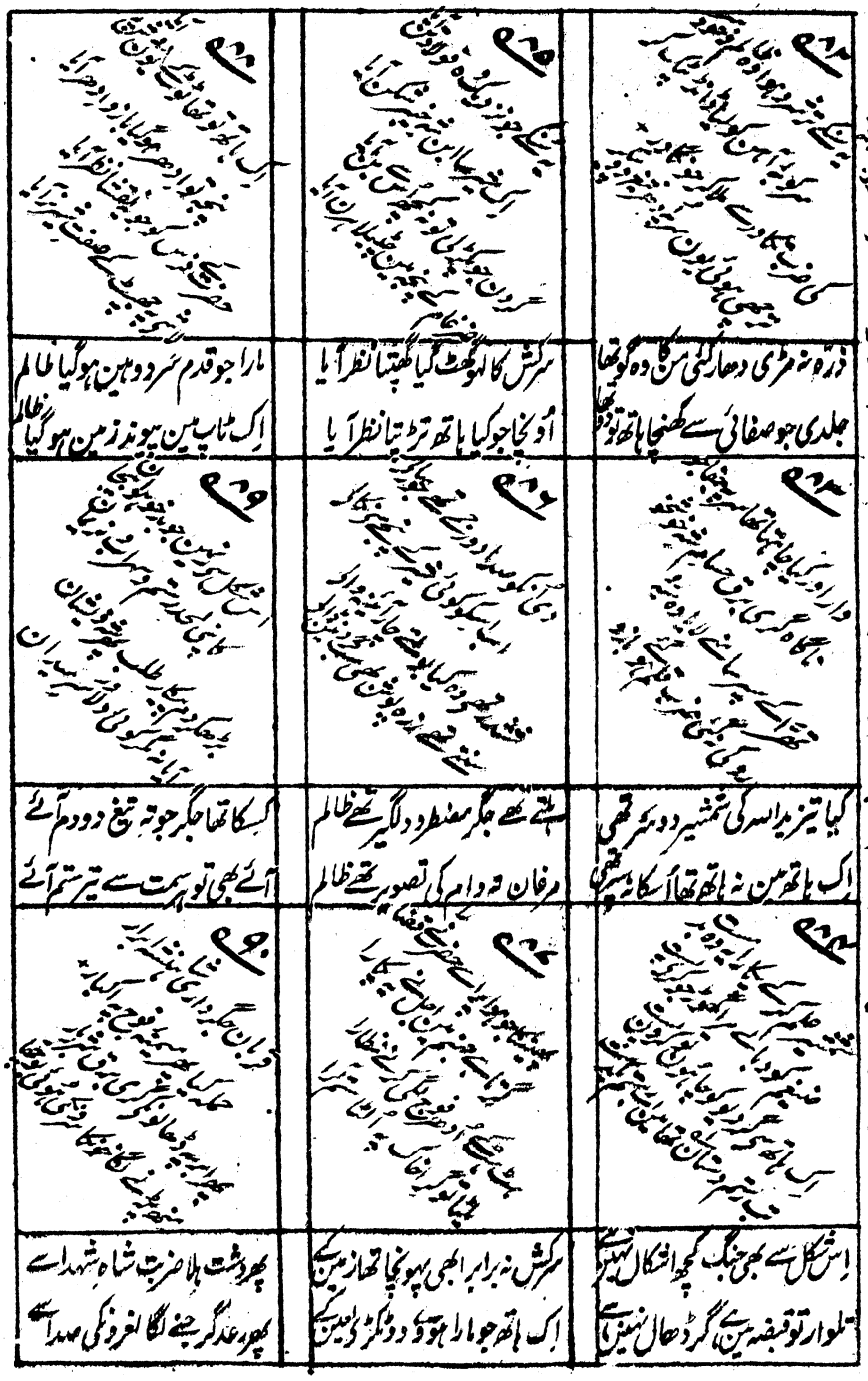


تو آپ سے آیا نہین شمشیر کے منھ پر
کافر تجھے لائی ہے اجل شیر کے منھ پر

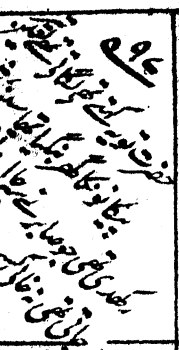
۸۱



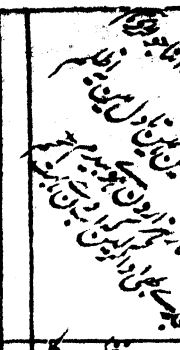
خونخوار ہی سرسبز نہ تو ہوے گا ظالم
پائیگا وہ ثمرہ کہ بہت روئیگا ظالم



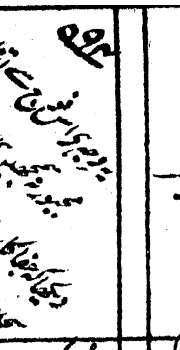
۹۱



۹۲



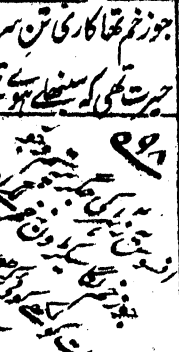
۹۳



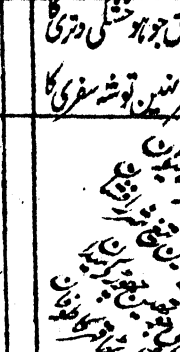
گنتی تھی اجل زخم سہو تیغ دودم کے
یاد اُسکی ہو خالق جو ہو خشکی و تری کا
جو زخم تھا کاری تن سرور دین پر

وہ پھل ہیں تو یہ پھول ہیں سب نخل ستم کے
اس سے کوئی بہتر نہیں توشہ سفری کا
حیرت تھی کہ سنبھلے ہوئے تھے غازہ زین پر

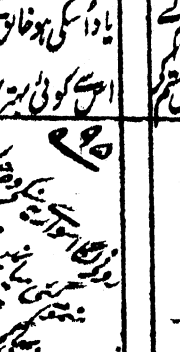
۹۴



۹۵



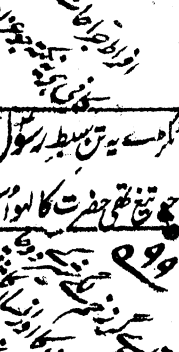
۹۶



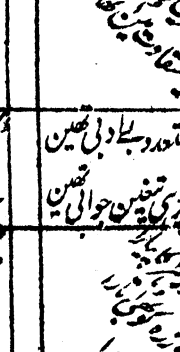
ہلچل تھی مگر جنگ کا قصد نہ چکا تھا
خونخوار صفیں مستعد و بے ادبی تھیں
گرکے یہ تن بسط رسول دوسرا تھا

جوانوں کا کوہیہ تھا وہ لاشوں سے رکا تھا
پڑنے لگیں تن پر وہی تیغیں جو انی تھیں
جو تیغ تھی حضرت کا لہو اس میں بھرا تھا

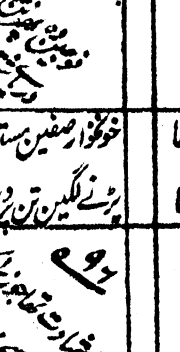
۹۷



۹۸

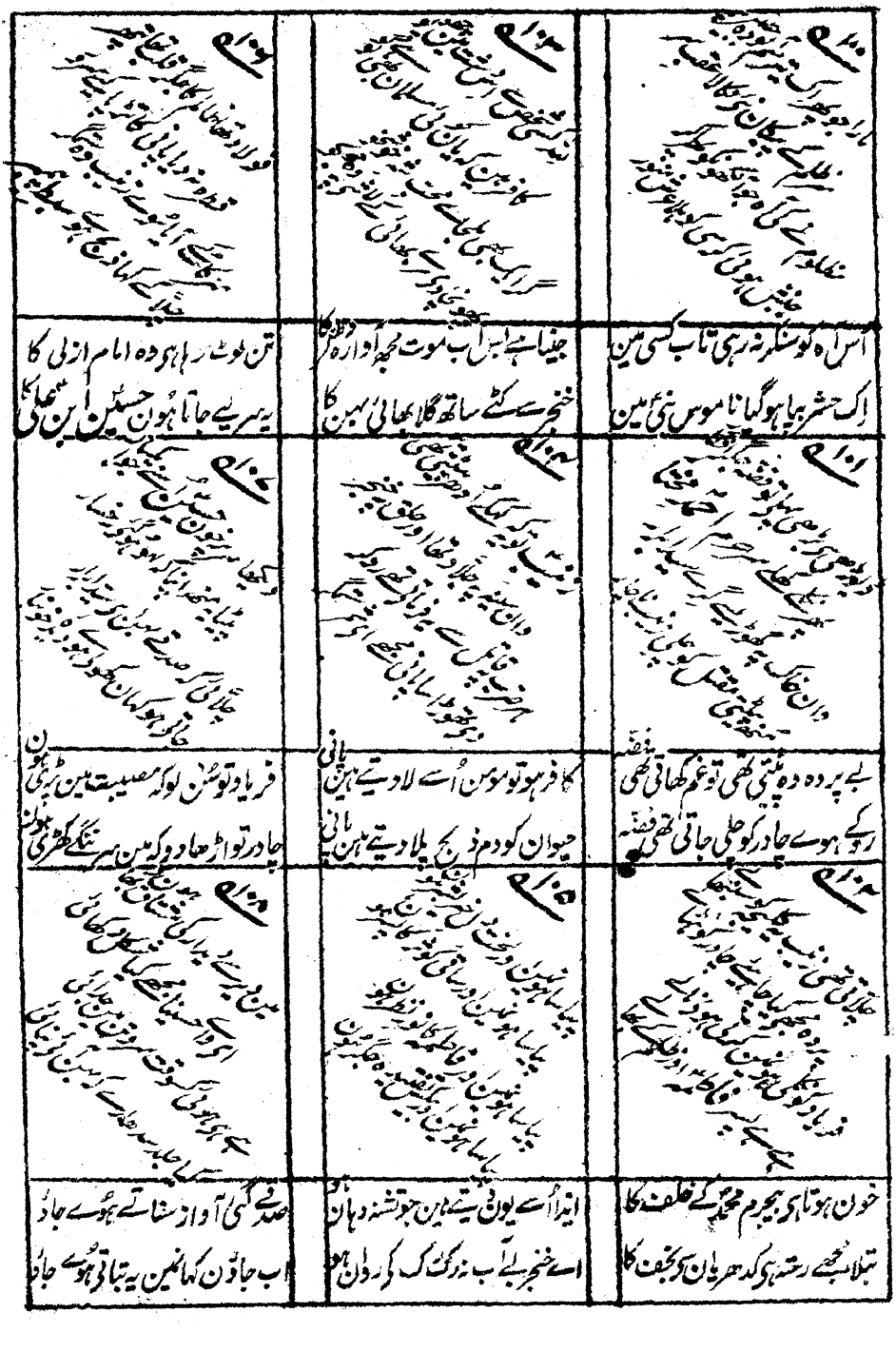


۹۹



بس لڑ چکے اکدم میں شہادت سے ہمارے
ہمت میں دم قتل ہی قاصر نہ سمجھنا
یہ ظلم یہ بیداد شہنشاہ زمن پر

اب صبح ہی بھی تجھ سے بھی رخصت ہے ہماری
پیچھے جو ہٹے پاؤں تو صابر نہ سمجھنا
بولے بھی نہ تھے کچھ کہ لگا تیر دہن پر



۱۰

اعجاز سے تیرے یہ خوشی ہم کو ملی ہے
اس بھید میں ہیں جان جاں و جان علی ہے
ہم خضر سے سب بہتر و سکندر سے سوا ہے
جس خیل سے تو ہے وہ ترا خیل بڑا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۱۱

ہے زین زمرد کی عقیق اس پہ جڑاؤ
رکھتا ہے پری رو کو سلیماں میں بٹھاؤ
ہے شوخی و تمکین کا عجب زین میں ہیلا
ہر بند میں ہر بند کی ہے زین میں کھیلا
ہے زین کی ہر بند میں اک بند کی صنعت
ہر بند سے ہر بند کی ہے بند کی صنعت

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

(۱۵)

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں جا ہے
ثنا خوان محمد مرتضیٰ کا
خدا کے گھر میں فردوس کا ہے
خدا کے گھر میں جو ہے خدا کا
وہی بیمار دن نے صدقہ اترا
وہی بیمار جو ہے مرتضیٰ کا

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۱۲

اس گھر کے خدا کی ہے ثنا ورد زباں پر
ہے ذکر محمد کا درود اس کے دہاں پر
ہے نام علی ورد لب و وصف بیاں پر
ہے مہر علی نقش نگین اس کی کماں پر
ہے تیر پہ نام شہ مظلوم لکھا ہے
ہے ترکش پر نام شہ مظلوم لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۱۳

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۱۴

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۱۵

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۱۶

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۱۷

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۱۸

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۱۹

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۲۰

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۲۱

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۲۲

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۲۳

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۲۴

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۲۵

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۲۶

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۲۷

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۲۸

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۲۹

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۳۰

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۳۱

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۳۲

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۳۳

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۳۴

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۳۵

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۳۶

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۳۷

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۳۸

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۳۹

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۴۰

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۴۱

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۴۲

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۴۳

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۴۴

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۴۵

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۴۶

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۴۷

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۴۸

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۴۹

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۵۰

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۵۱

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۵۲

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۵۳

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۵۴

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۵۵

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۵۶

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۵۷

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۵۸

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۵۹

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۶۰

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۶۱

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۶۲

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۶۳

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۶۴

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۶۵

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۶۶

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۶۷

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۶۸

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۶۹

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۷۰

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۷۱

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۷۲

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۷۳

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۷۴

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۷۵

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۷۶

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۷۷

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۷۸

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۷۹

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۸۰

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۸۱

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۸۲

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے

مطلب تو اسی سے ہے کہ زاری ہو فغاں ہو
تھوڑا بھی بہت سے ہو پر درد بیاں ہو

۸۳

ہے نام حسین اس کی زرہ پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سپر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کمر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کے جگر پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی سنان پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کمان پر لکھا ہے

اور کربلا میں آکے بنا مین یہ ہے حال ہمارا
اب گھوڑا نہ زین پر نہ ہوگا یا مال ہمارا

۸۴

ہے نام حسین اس کی عبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی قبا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ردا پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی ازار پر مرقوم
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر لکھا ہے
ہے نام حسین اس کی کلاہ پر ل

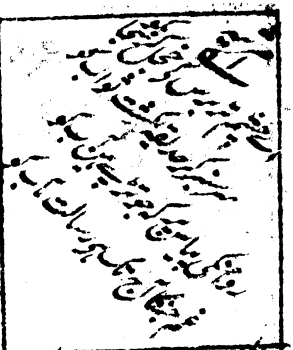
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذر انیس

اول حمد

۱ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱

۱



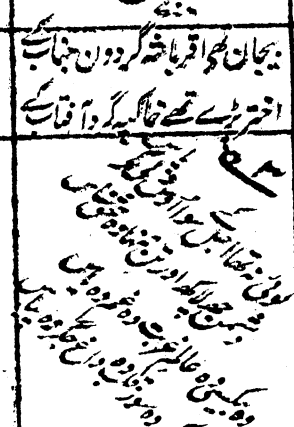
جانکاہ واقعہ ہے امام انام کا
گنتا ہوں ذکر قتل شہ تشنہ کام کا

۲



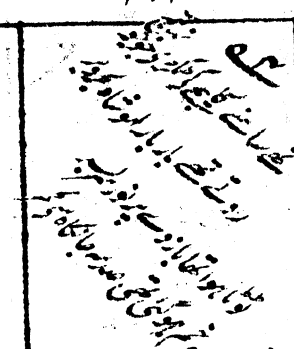
بیجان تھا قرباشہ گردون جناب کے
اختر پڑے تھے خاک پہ گرد آفتاب کے

۳



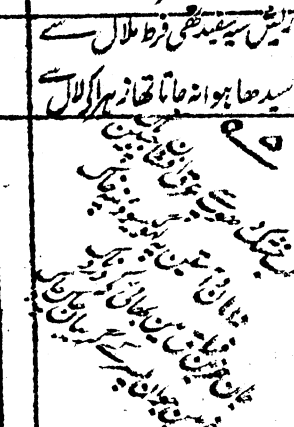
صحرا پہ تھی نگاہ کبھی گاہ نہر پر
نرغہ تھا سور چون کا سلیمان دہر پر

۴



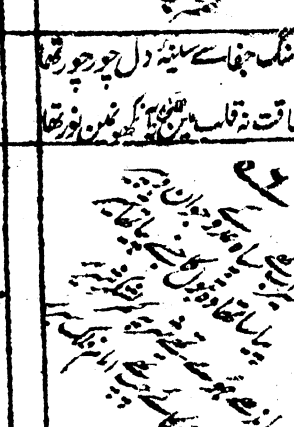
زیش سیہ سفید تھی فرط ملال سے
سیدھا ہوا نہ جاتا تھا زہرا کے لال سے

۵



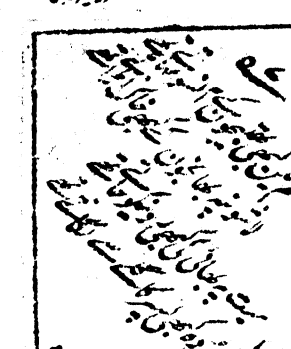
سنگ جفا سے سینۂ دل چور چور تھا
طاقت نہ قلب میں تھی نہ آنکھوں میں نور تھا

۶



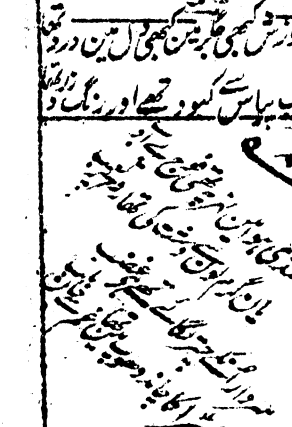
کوہ الم گرا تھا دل پر ملال پر
کیا وقت تھا کہ رد نہ تھا خود ایسے حال پر

۷



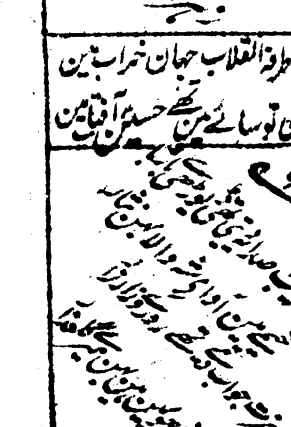
سوزش کبھی جگر میں کبھی دل میں درد تھا
لب پیاس سے کبود تھے اور رنگ زرد تھا

۸



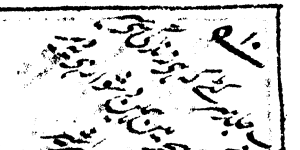
تھا طرفہ انقلاب جہان خراب میں
باری تو سائے میں تھے حسین آفتاب میں

۹



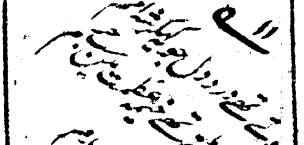
زینب یہ دکھ جہان میں کسی پر پڑے نہیں
واغر بتا کہ قبر میں اکبر گڑے نہیں

۱۰



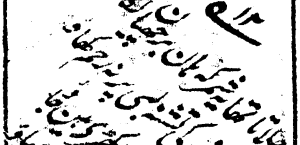
میدان میں دھوپ پڑتی ہے اکبر کی لاش پر
رومال تک نہیں علی اصغر کی لاش پر

۱۱



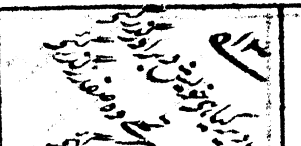
تاکید افسروں کی یہ تھی فوج شام پر
برسائو تیر پانی کے بدلے امام پر

۱۲



سر پیٹتے دو فاطمہؑ نہ ہر کی جائی کو
مارو بہن کے سامنے قلوا رین بھائی کو

۱۳



چھوڑا ہی غازیوں نے نہ تشنہ کام کو
لبسر اب کوئی نہیں جو بچائے امام کو

۱۴



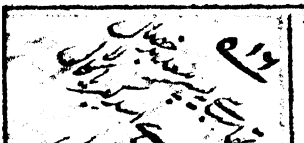
مہلت نہ دو غاکی امام دلیر کو
جیتا پکڑ لو شیر الٰہی کے شیر کو

۱۵



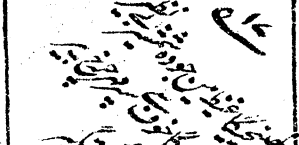
بیکس پسر پہ باپ کے آگے ستم کرو
غا بڈ کا سر بھی باپ کے آگے قلم کرو

۱۶



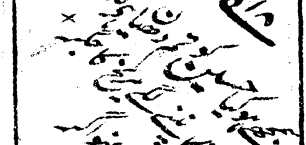
ایسا نہ ہو کہ فوج میں زندہ اسیر ہو
دیکھا نہیں کہ شیر درندہ اسیر ہو

۱۷



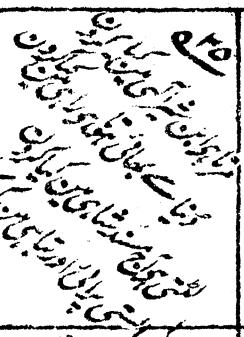
چرچا ہے بیکسی کا جوانی جہانمین
بندھوا دیا تھا آپ گلا ریسمان میں

۱۸



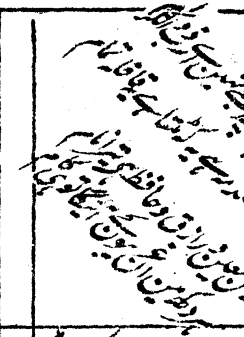
قدرت ہو سب طرح کی اسے گو قتیر ہے
مختار ذوالفقار جناب امیر ہے

۱۹



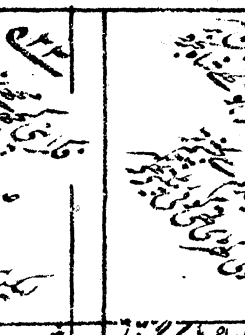
بچہ کوئی لیے ہوئے اُٹھ اُٹھ کے گرتی تھی
کھولے ہوئے سر کے بال کوئی گرد پھرتی تھی

۲۲



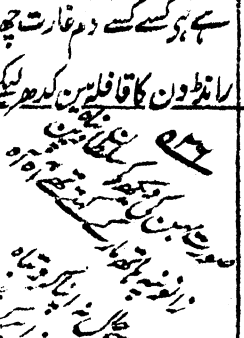
دشمن ہیں سب یزید لعین کی سپاہ میں
میں اُنکو سونپے جاتا ہوں تیری پناہ میں

۲۵



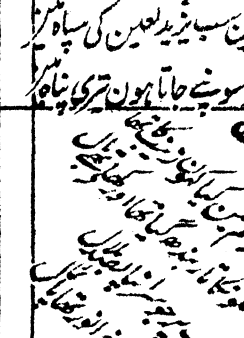
ہے ہے کسے کسے دمِ غارت چھپاؤگی
رانڈوں کا قافلے میں کدھر لیکے جاؤگی

۲۰



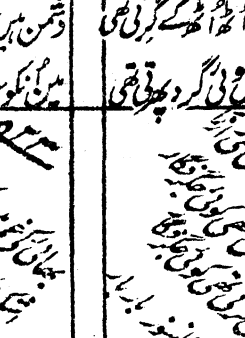
بر پا تھا حشر بیبیوں کے شور و شین کا
گھر ہو گیا تھا مجلس ماتم حسین کا

۲۳



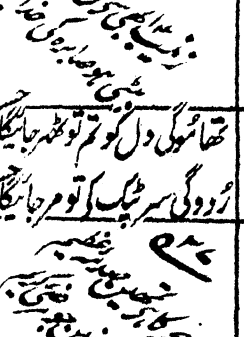
دل مضطرب تھا جان حزیں درد ناک تھی
چادر پڑی تھی خاک پہ اور سر پہ خاک تھی

۲۶



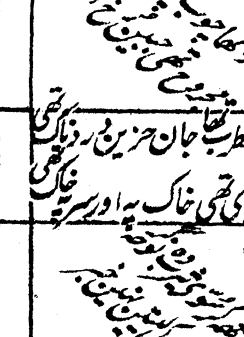
تھامو گی دل کو تم تو ٹھہر جائیگا حسین
رُدوگی سر پٹک کے تو مر جائیگا حسین

۲۱



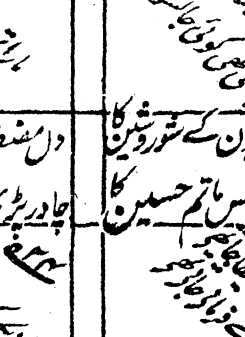
فرماتے تھے قلق ہے دل پُر ملال کو
دے صبر اے کریم محمد کی آل کو

۲۴

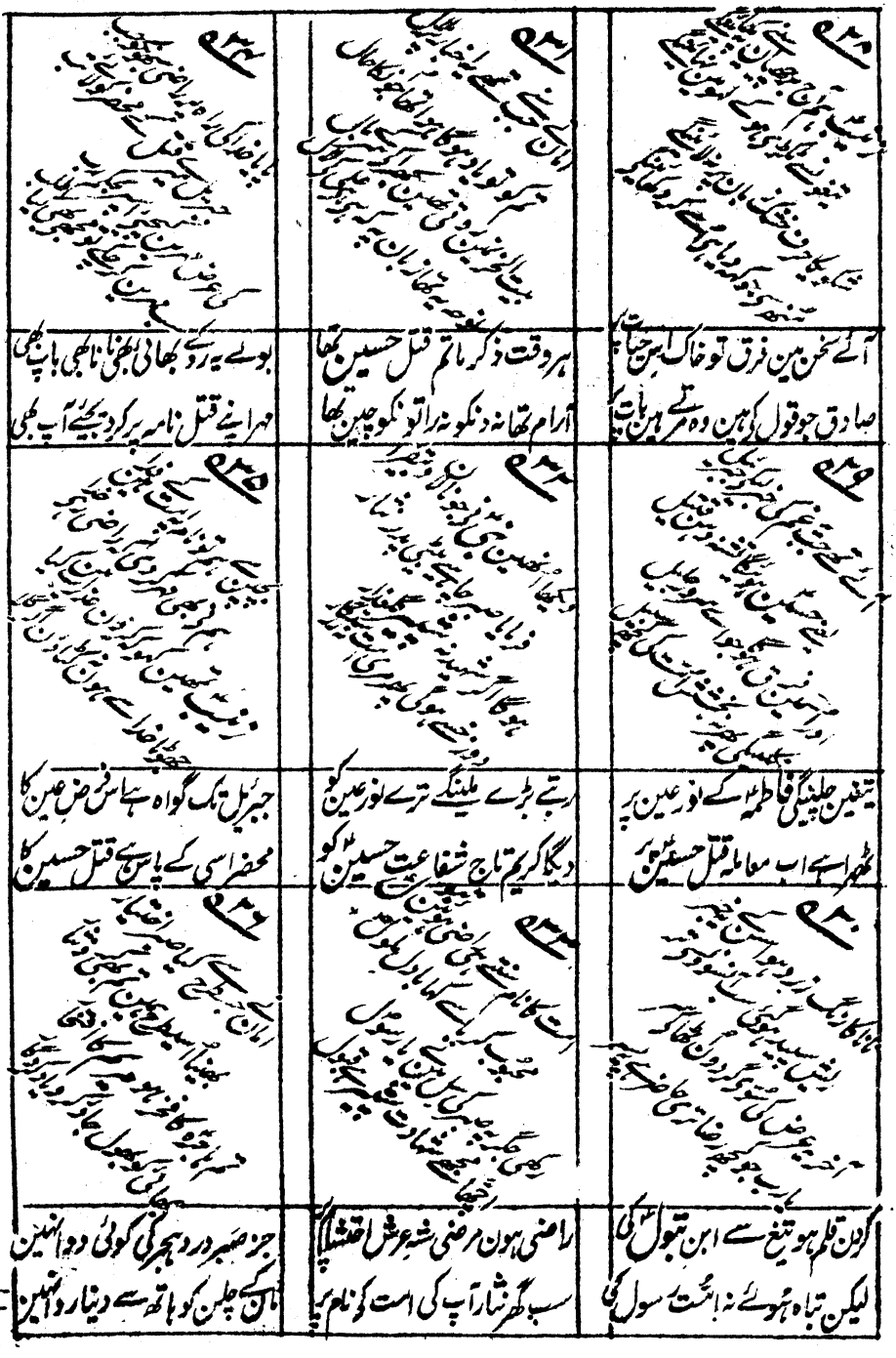


تربت سے آکے حق کی فدائی کو روکیو
قربان ہو گئی مرے بھائی کو روکیو

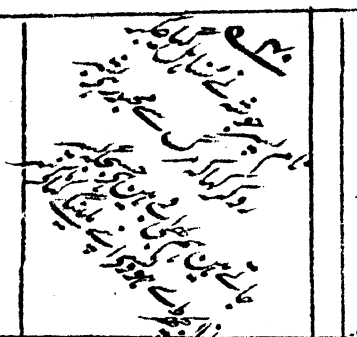
۲۷



جو ہو سو ہو حسین کو مت اب دعا سے روک
پیاسا گلا کٹانے کا وعدہ خدا سے روک

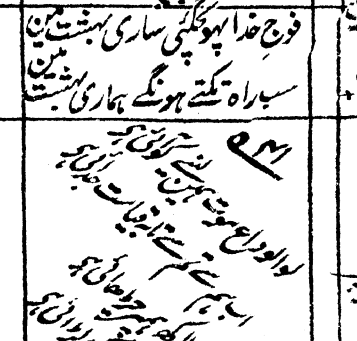


۳۶



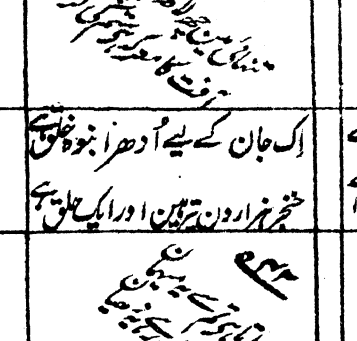
جان اپنی ساتھ دینے نبھائی ہزار حیف
کچھ آپ کے میں کام نہ آئی ہزار حیف

۳۷



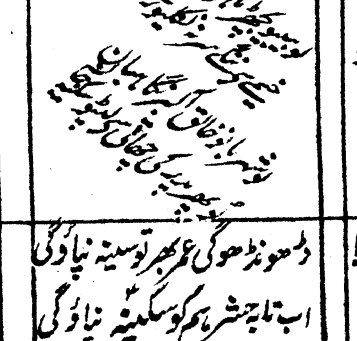
روئیں تو کچھ بھی اپنی کمائی کیو اسطے
ہر طرح تم تو لٹ گئیں بھائی کیو اسطے

۳۸



بیٹوں کو بھی اسی کے الم نے بھلا دیا
پرسے کے غم کو آپ کے غم نے بھلا دیا

۳۹



ڈھونڈھو گی عمر بھر تو سینہ نپاؤ گی
اب تا بہ حشر ہم کو سکینہؑ نپاؤ گی

۴۰

فوجِ خدا پہونچ گئی ساری بہشت میں
سب راہ تکتے ہونگے ہماری بہشت میں

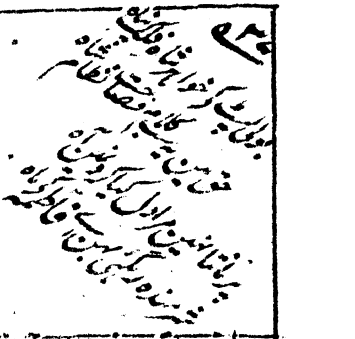
۴۱

اک جان کے لیے اُدھر انبوہ خلق ہے
خنجر ہزار دن تر ہیں اور ایک حلق ہے

۴۲

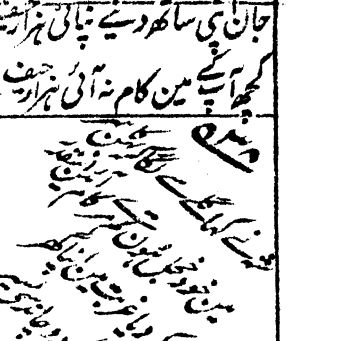
فرقِ مبارک آپ کا جب سے جدا ہوا
ہر بند میں گرا ہے کہ بندِ قبا ہوا

۴۳



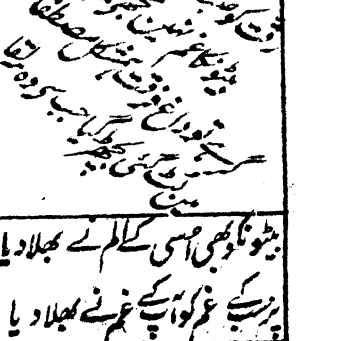
پایا نہ ایک دوست ہر اک سو نگاہ کی
رہوار نے بھی رو دیا یوں دل سے آہ کی

۴۴



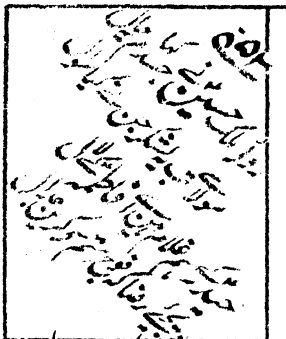
دیکھا ہر ایک سمت شہِ مشرقین نے
جز بیکسی کسی کو نہ دیکھا حسینؑ نے

۴۵



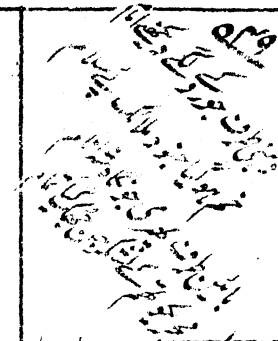
پھونچے نہ زیر بار ابن شہ مشرقین کو
جا تو سوار کر مرے پیارے حسینؑ کو

۴۴۹



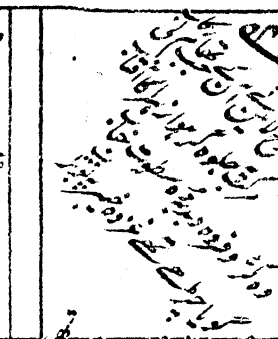
نصرت اِدھر تو فتح اُدھر ساتھ ساتھ تھی
تھا سے ہوئے رکاب ظفر ساتھ ساتھ تھی

۴۵۰



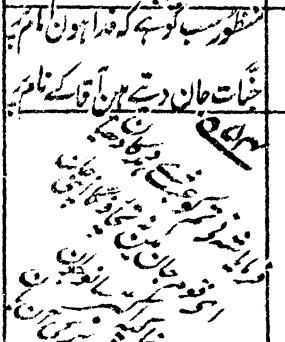
اقبال کہتا جاتا تھا سب سے بڑھے چلو
باہم ملاحظے سے ادب سے بڑھے چلو

۴۵۱



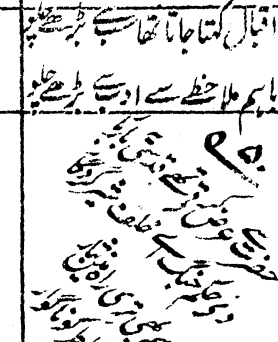
منظور سب کو ہے کہ فدا ہوں امام پر
جنّات جان دیتے ہیں آقا کے نام پر

۴۴۶



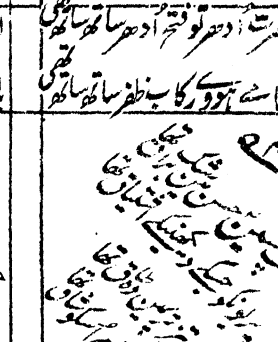
حیران تھی جانور بھی یہ عالم تھا جانکا
کرتا تھا ہر ہزار یہ قصد آسمان کا

۴۴۷



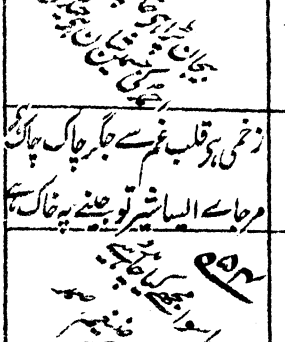
بڑھنے دو غول فوج ضلالت شعار کے
خواہاں ہیں ہم فقط مدد کردگار کے

۴۴۸



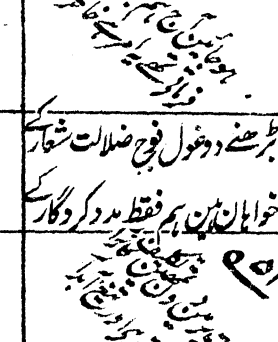
زخمی ہے قلب غم سے جگر چاک چاک ہے
مرجائے ایسا شیر تو جینے پہ خاک ہے

۴۴۳



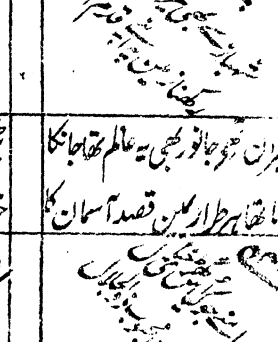
رخت سیاہ بر تن ہے اور لب پہ نالۂ حزیں
دو حور بیٹی دلوں دست مبارک سے ملتی ہیں

۴۴۴



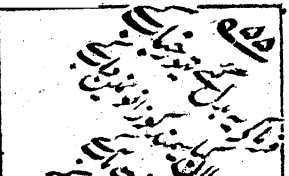
زینب کے اب نکلنے کی ساعت قریب ہے
رخصت ہو تم کہ وقت شہادت قریب ہے

۴۴۵



کافی ہے اسکا فضل جو رب جلیل ہے
بندی ہیں جسکی ہم وہ ہمارا کفیل ہے

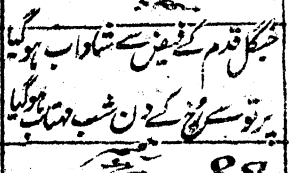
۵۵



جبگل قدم کے فیض سے شاداب ہو گیا
ابرو پہ کج نہیں ہیں جبین جناب پر
بالا ہے اسکی بو کہیں باد بہار پر

پرتو سے رخ کے دن شب مہتاب ہو گیا
ہے عکس ذوالفقار علی آفتاب پر
صدقے ہے بوئے نکہت گل تار تار پر

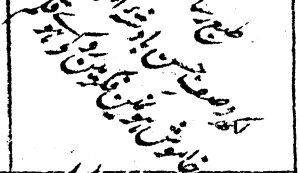
۵۶



ذرہ بنائے مہر جہانتاب کیا کرے
ایسا حسین جہان میں انسان جن ہوا
کیونکر دکھاؤں عارض انور جناب کا

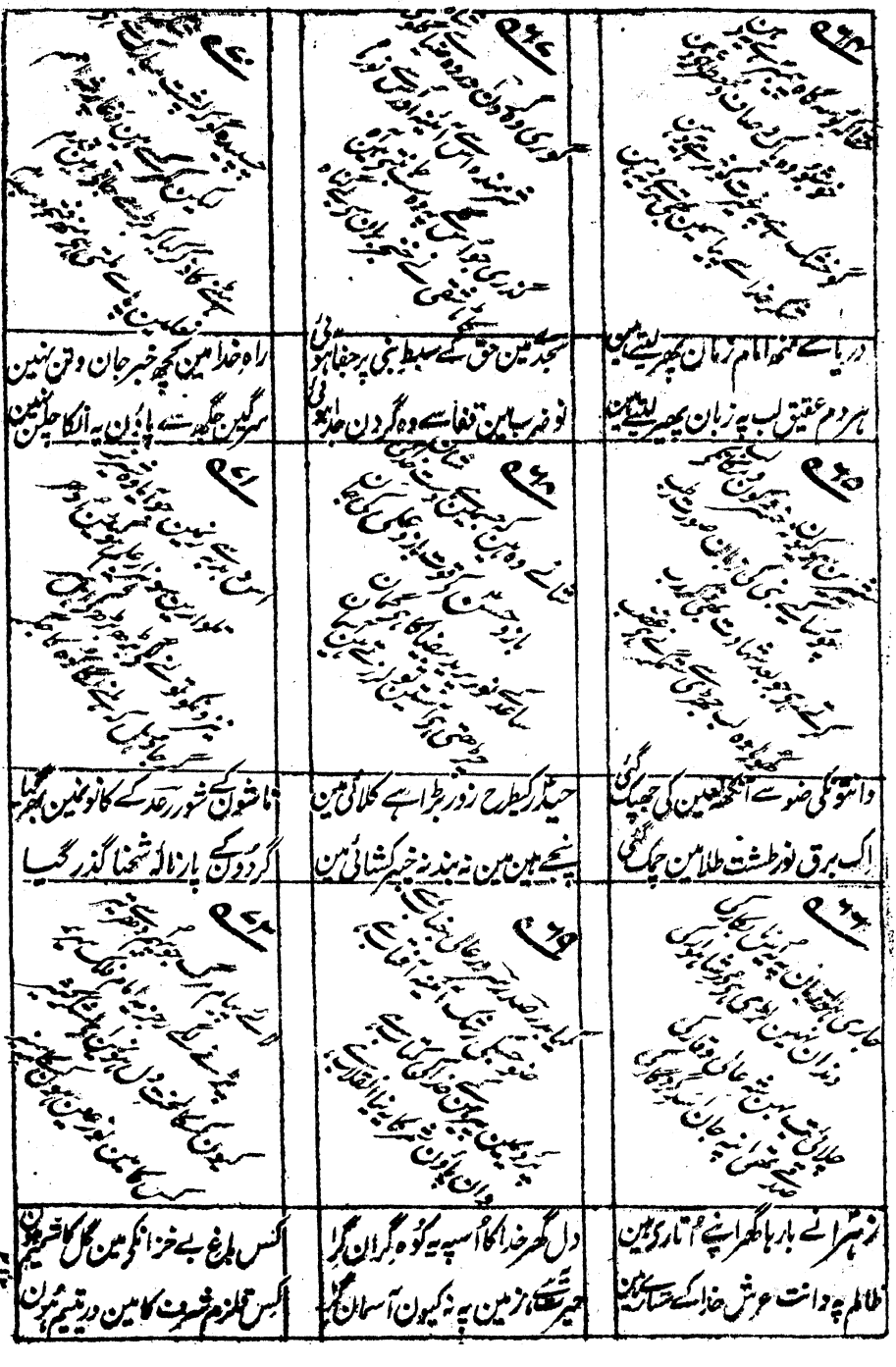
کس منہ سے مور مدح سلیمان ادا کرے
گھر سے اندھیری رات کو نکلا تو دن ہوا
افسوس منہ ادھر کو نہیں آفتاب کا

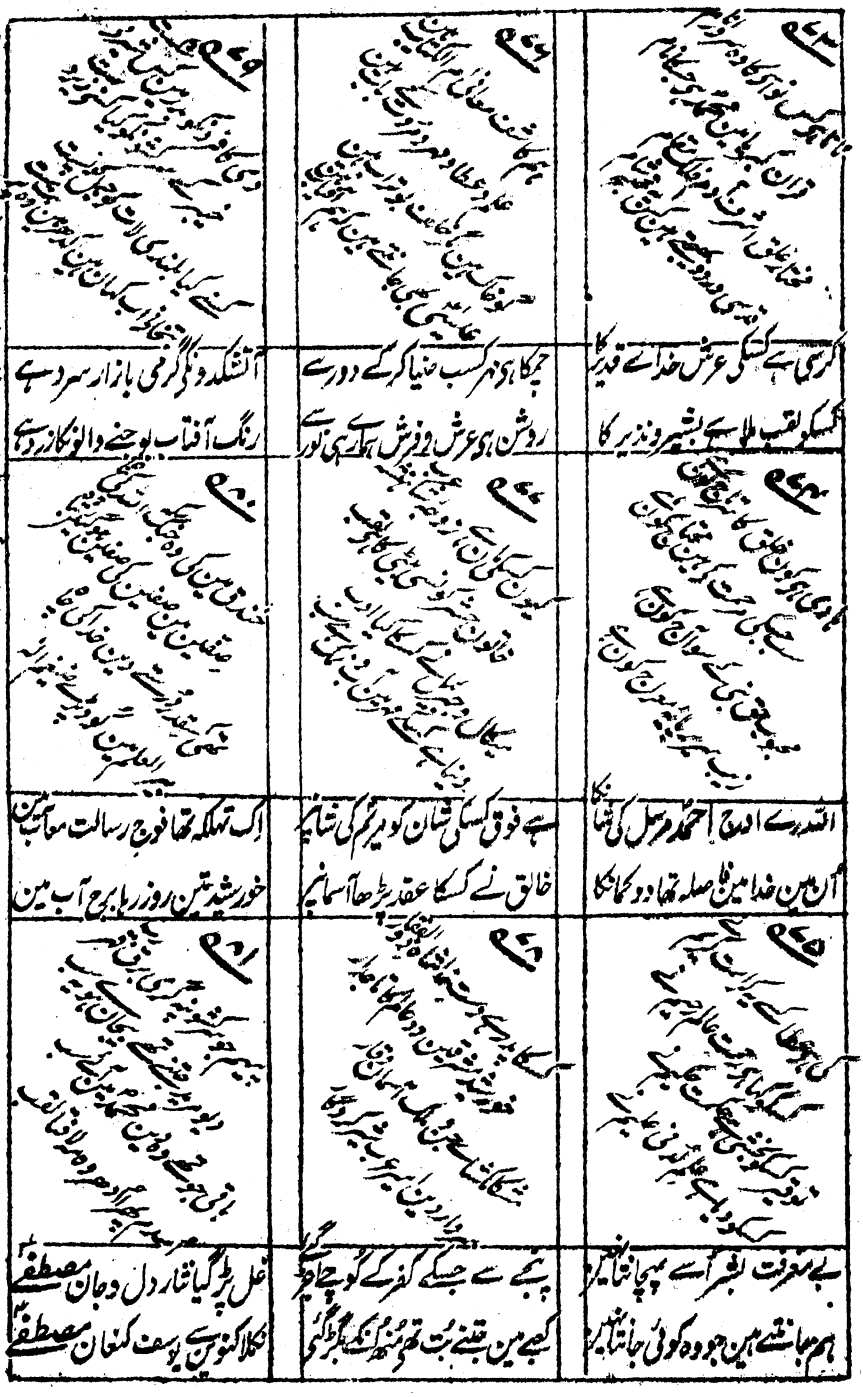
۵۷

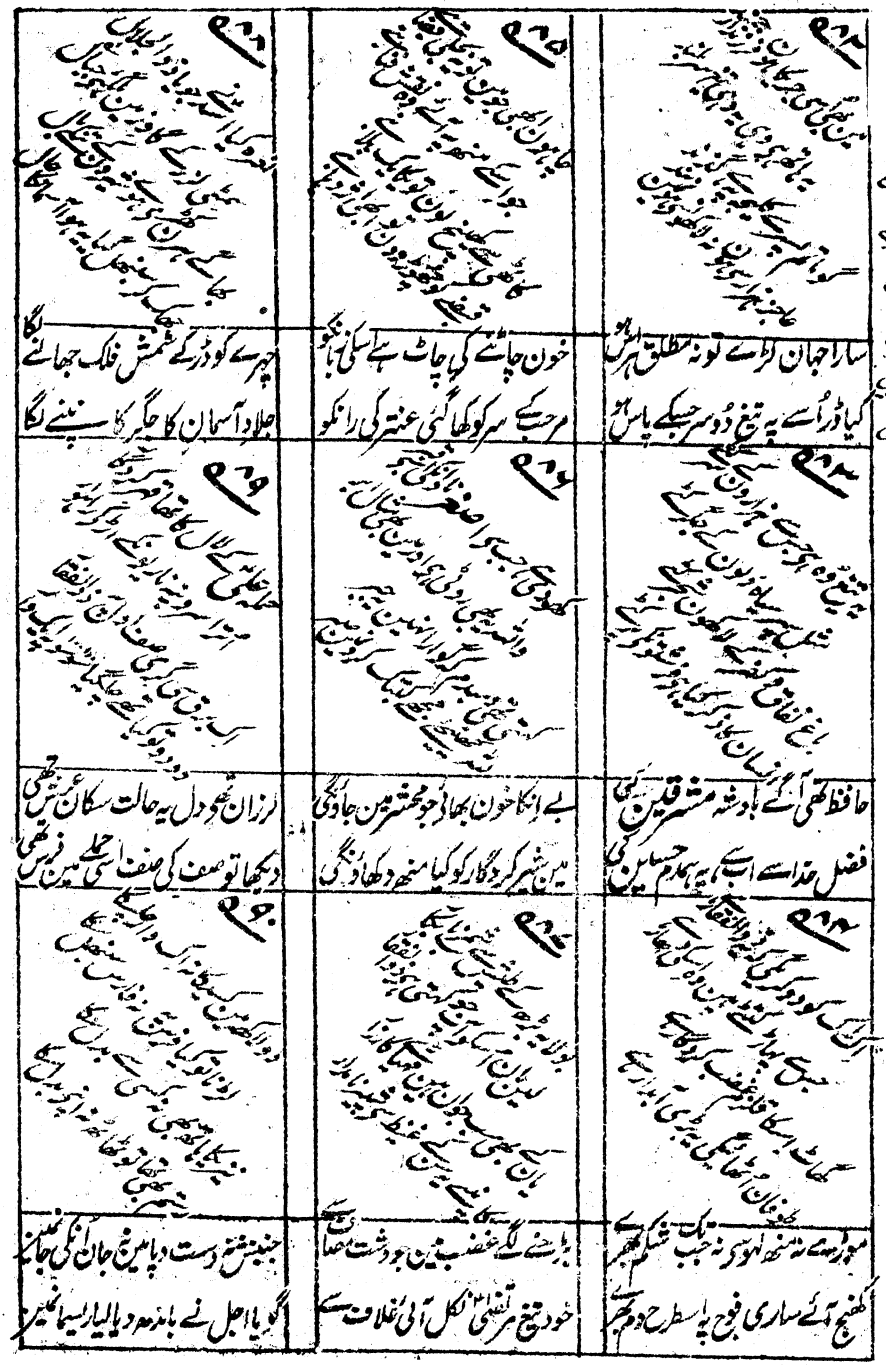


کیا لطف گر کہیں مہ نو یہ کمان ہے
تیرے ہی خمتوں سے یہ سب ور شور ہیں
داغ غم پسس میں خوشی دل سے فوت ہے

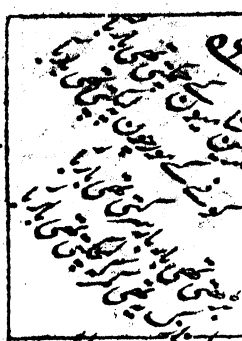
ابرو کی بیت حسن کے دیوانکی جان ہے
وہ بھی تو دیکھیں دیدۂ دل جنکو گور ہیں
گذری شب حیات بس اب صبح موت ہے







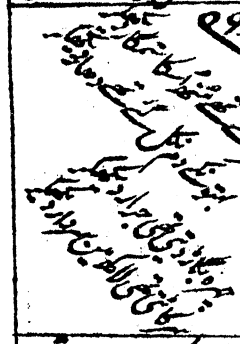
۹۱



بھالے دہن مین ہر چھیولے نوالے دہن مین ہر

ہر ہاتھ مین سروں کے نوالے دہن مین ہر

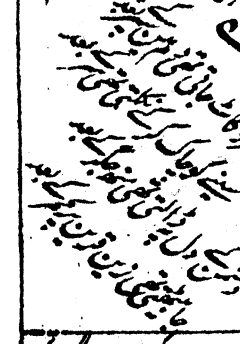
۹۲



خون پی رہی تھی تشنہ دہانی بلا کی تھی

کرتے تھے جو شکار سو فاقہ بلا کی تھی

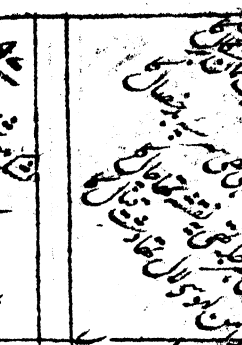
۹۳



تشنہ رہے تھے چار آئینے بکتر خراب تھے

مغفر تو اُسکے سامنے گویا حباب تھے

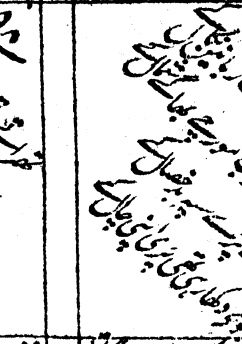
۹۴



ٹکڑے تھے ہر بدن کے برابر بٹے ہوئے

خون کیا ہو بند بند تھے رگوں کے کھلے ہوئے

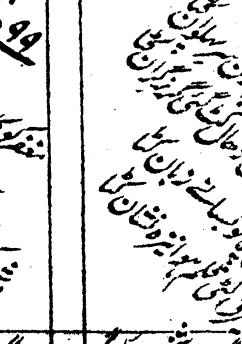
۹۵



جس پر گری وہ خاک سیہ وقت جنگ تھا

اُس شعلہ رو کے سامنے بجلی کا ڈھنگ تھا

۹۶



دو ہو گیا وہ جنگ مین جو شخص تل گیا

اک اک کاٹ تیغ دو پیکر کا کھل گیا

۹۷

سنہ اپنا دیکھتی تھی اجل اسکی آب مین

پڑتا تھا عکس آئینہ آفتاب مین

۹۸

مخفی نگاہ سے کمین اہل ستم نہ تھے

جوہر بھی اُسکے دیدۂ بینا سے کم نہ تھے

۹۹

چورنگ ہر برہن کمیت و سرنگ تھے

کیا قہر کی برش تھی کہ گھوڑی بھی نگ تھے

۱ بھالے دہن مین ہر چھیولے نوالے دہن مین ہر

۱۰۰

مثل کمان کجی تھی نہ آسمین پہ موڑ تھا
برچھی کی نوک جھوک تھی برکا نہ توڑ تھا

۱۰۱

اعدا کے بھاگ جانے کی راہین جو بند تھین
ہر سُو امان امان کی صدائین بلند تھین

۱۰۲

بجلی شرر فشان تھی جو تیغ امام کی
نقل تھا کہ آگ لگ گئی بستی مین شام کی

۱۰۳

بیشل تھی چمک مین صفا مین جمال مین
جوہر جڑے تھے جڑے تھے ستارے بلال مین

۱۰۴

انسان بھی جی چھپا نہ سکیون تھا جا کے
منھ جن بھی موڑ لیتے تھے شعلون سے آگے

۱۰۵

روے زمین پہ رن کبھی ایسا پڑا نہین
تنہا علیؑ کے بعد کوئی ایسا لڑا نہین

۱۰۶

سب بھر گیا غبار سے دامن سحاب کا
دردن سے کر گیا ہوا منھ آفتاب کا

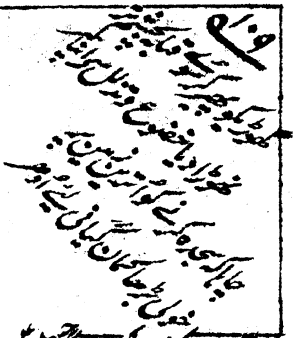
۱۰۷

جس صف مین جا کے آتی وہ دم بھر مین کی
گویا سموم بادیہ لشکر مین چل گئی

۱۰۸

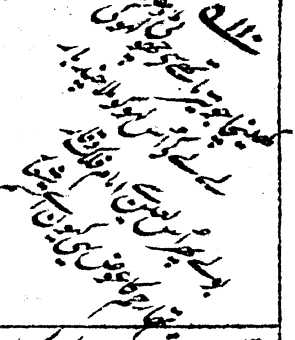
سوجھے کہ بندگی مین نہ حق کی خلل پڑے
چھٹ نماز دیکھ کے آنسو نکل پڑے

۱۰۹



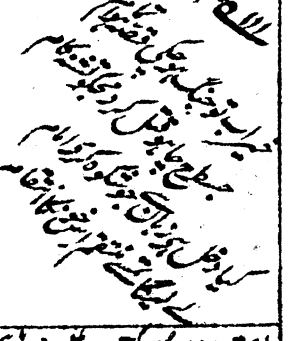
حلقے میں سرکشوں کے اُدھر آگئے حسینؑ
مارا جبین پہ ترکہ تبوز آگئے حسینؑ

۱۱۰



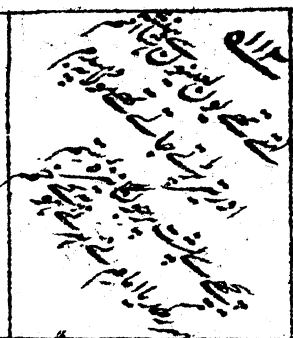
جیتا نہ چھوڑتے یہ کسی نابکار کو
تقصیر کی جو دیکھ لیا ذوالفقار کو

۱۱۱



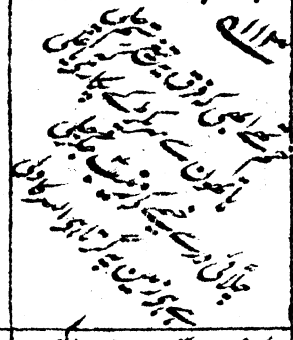
راضی رضا پہ اُسکی حسینؑ غریب ہے
غصہ نہیں قیامت کبرا قریب ہے

۱۱۲



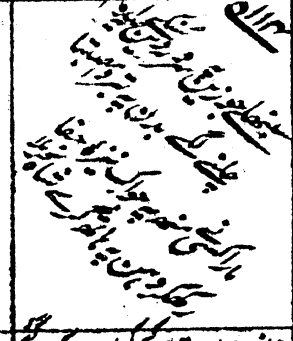
تلوار یں پہلوؤں پہ برابر سے چل گئیں
کانپے جو پاؤں دُولو نور کا بیں نکل گئیں

۱۱۳



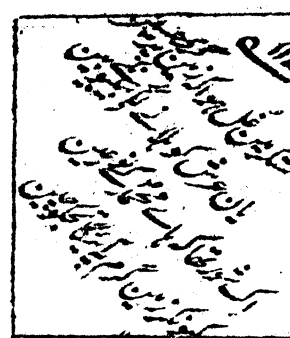
سر کاٹو پاس سے سپہ بدخصال کو
لوگو سنبھالو فاطمہؑ سر اکے لال کو

۱۱۴



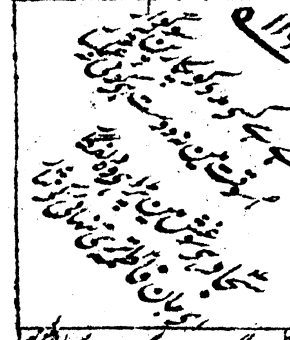
خونمیں تڑپ تڑپ کے کئی بار رک گئے
قبلہ کی سمت خاکپہ سجدہ میں جھک گئے

۱۱۵



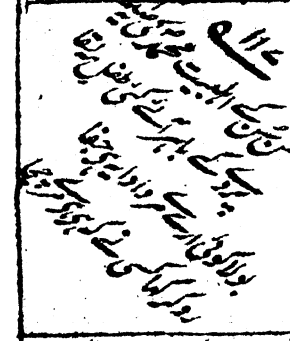
سب منحرف ہیں آگ لگی ہے نساؤ کو
بھیجیں کسے حرم تر الاشہ اُٹھانیکو

۱۱۶



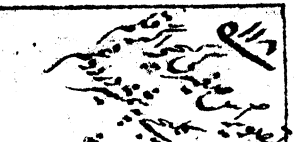
لٹتا ہی گھر سرو پنہ نہ کیوں خاک اُڑ رہی
قدسیو پنہ آنکھیں ملنے کو سطح آئیں ہم

۱۱۷



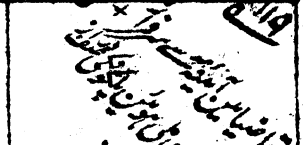
غم سے ہوئی سیاہ جو دنیا نگاہ میں
چھوٹا حسنؑ کا لعل چلا رزم گاہ میں

۱۱۸



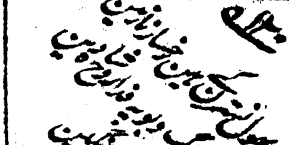
پیک اجل کے ہاتھ مین پنجے کا ہاتھ ہی
سایہ کیطرح روح حسن ساتھ ساتھ ہی

۱۱۹



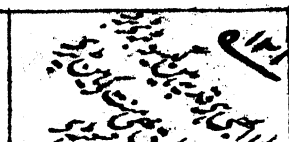
ہاتھ خضاب مین ہی یہ ضو کہ ستارہ بھی
دونون بھین ہین ان ہی حسن نثار کے

۱۲۰



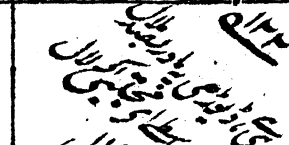
عارض مین ہی یہ ضو کہ ستارہ بھی ہین
دن کو تو آفتاب ہین راتون کو چاند ہین

۱۲۱



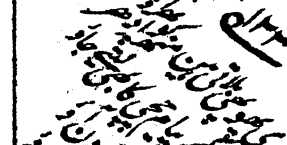
ڈر ہے کہ کوئی تیر نہ لگ جاوے آن کے
لالے پڑے ہین رانڈ ونکو اس گل کے جاے

۱۲۲



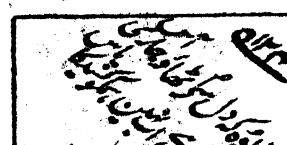
مرنے چلے ہو اشک نہ کیونکر بہاؤن مین
ان چھوٹے چھوٹے پاؤن کے قربان جاؤن مین

۱۲۳



غربت مین تم بغیر ہمارا کوئی نہین
مجھ رانڈ کا اب اور سہارا کوئی نہین

۱۲۴



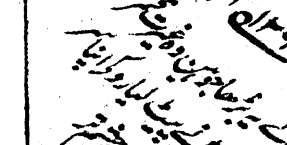
اب پیرہن بھی خاک ہی جینا بھی خاک ہے
تینون سے دان جھاکی قبا چاک چاک ہے

۱۲۵



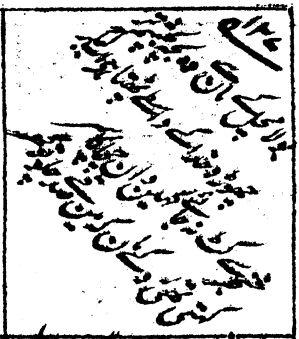
اب لطف زندگی نہین دنیا کے دشت مین
اصغر کے پاس جائینگے باغ بہشت مین

۱۲۶



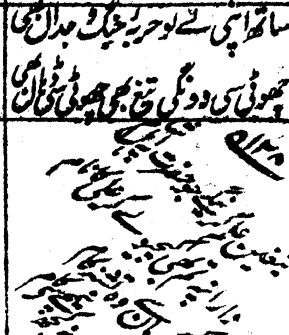
ہاتھ اُسکا دیکھے ہاتھ مین فضہ تو ہٹ گئی
مادر بلائین لیکے گلے سے لپٹ گئی

۱۲۸



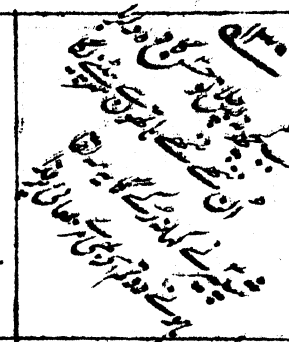
ساتھ اپنی لے کو حربہ خنجر و جدال بھی
چھوٹی سی دو دنگی تیغ بھی چھوٹی سی ڈھال بھی

۱۲۹



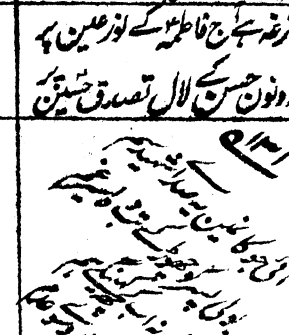
تیغون کے نیچے اپنا گلا دھر دیے جاتے ہین
ہم تو چچا یہ سینہ سپر کرنے جاتے ہین

۱۳۰



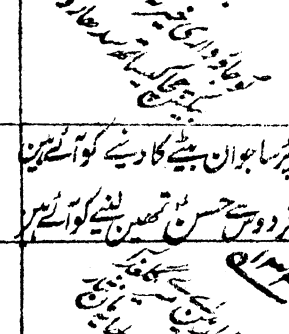
نرغہ ہے آج فاطمہؑ کے نور عین پہ
دونون حسن کے لال تصدق حسینؑ پر

۱۳۱



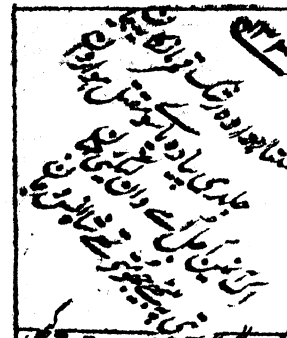
پرسا جوان بیٹے کا دینے کو آئے ہین
فردوس سے حسنؑ تمھین لینے کو آئے ہین

۱۳۲



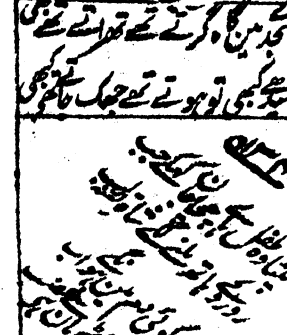
بیٹا دغا نہ کرتی تھی غم کی سنائی سے
اچھا سلوک تم نے کیا اپنی دائی سے

۱۳۳



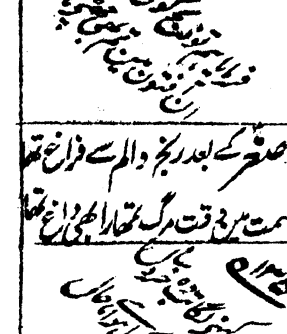
مسجد مین کانپ کر تھے تھراتے تھے کبھی
سجدے کبھی تو ہوتے تھے جھک جاتے تھے کبھی

۱۳۴



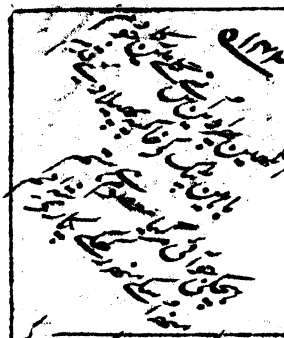
اصغر کے بعد رنج و الم سے فراغ تھا
قسمت مین وقت مرگ تمھارا بھی داغ تھا

۱۳۵



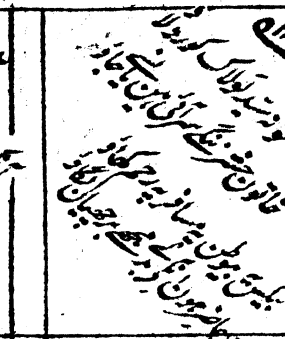
رو رو کے اپنے سر پہ چچی خاک اڑاتی ہین
خیمے سے ننگے پاؤن پھوپھی نکلی آتی ہین

۱۳۸



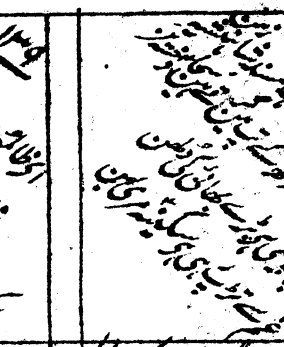
کشتی ہے تو سکاں دیکھونگی زہرا کے جائی کی
سن لیجیے آرہی ہے صدا ہائے ہائی کی

۱۳۹

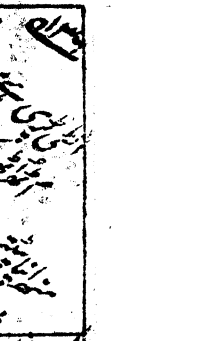


ہر عضو تن پہ ظلم کی تلوار پھیر دو
میرے گلے پہ خنجر خونخوار پھیر دو

۱۴۰

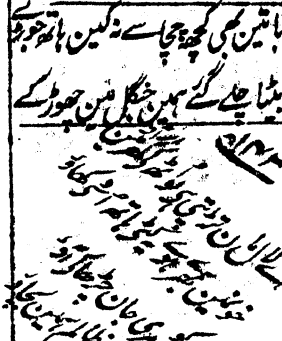


۱۴۱



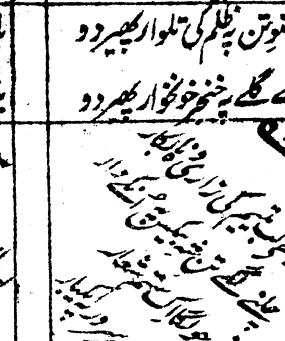
باتیں بھی کچھ چچا سے نہ کین ہاتھ جوڑ کے
بیٹا چلے گئے ہیں جنگل میں چھوڑ کے

۱۴۲



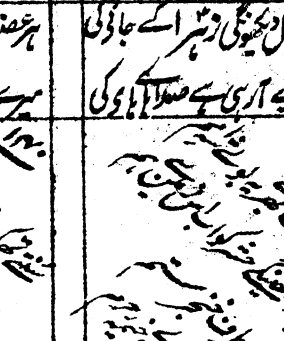
مقتل کی خاک پکڑے ہے دامان احتیاج
ہے پنجۂ اجل میں گریبان حسین کا

۱۴۳



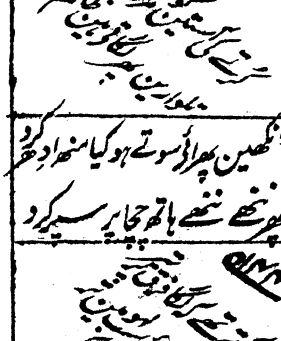
کیوں آسمان نہ ٹوٹ پڑا پھٹ کے خاک پر
بچے کے دونوں ہاتھ گرے کٹ کے خاک پر

۱۴۴



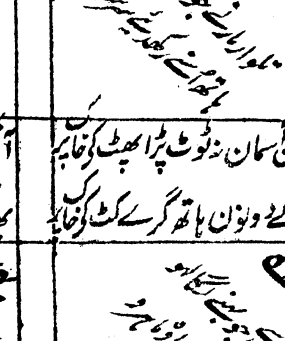
آنکھیں پھرائی سوتے ہو کیا منہ ادھر کرو
پھر ننھے ننھے ہاتھ چچا پر سپر کرو

۱۴۵



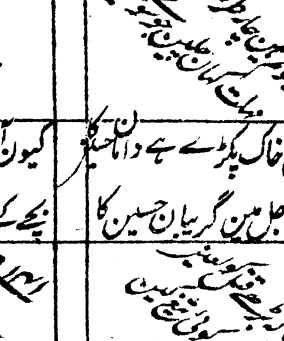
زخمی تو ہیں پھر اب یہ جفا کیا ضرور ہے
سارا مرے چچا کا بدن چور چور ہے

۱۴۶



مارا وہ تیر ظلم کہ بچہ دہل گیا
پیکان گلے کو توڑ کے باہر نکل گیا

۱۴۷



زانو رکھا جو سینے پہ زہرا کے جائی کے
دہنی طرف سے آئی صدا ہائے ہائی کی

۱۴۵

ڈر قہر حق سے دست دراز یکو چھوڑ دی
صدقہ نبی کا میرے نماز یکو چھوڑ دی

۱۴۶

خلعت لے اسپ لے گہر شاہوار لے
تن سے سر حسینؑ کو جلدی اتار لے

۱۴۷

خنجر سے ذبح لخت دل فاطمہؑ ہوا
جس جا تھی قتل گاہ وہیں خاتمہ ہوا

۱۴۸

بیکس کی بیکسی پہ ترس کھا کے رو دیا
بے چارگی پہ غربت و بے کس کی رو دیا
ہے ہے حسینؑ کا یہ ستم ہائے ظلم ہے
بیٹے کو ذبح کرتا ہے ماں کے سامنے

۱۴۹

ثابت ہوا مجھے کہ اجل اب قریب ہے
کہدے ابھی ہی دور کہ زینبؑ قریب ہے

۱۵۰

بھائی کے مرتے وقت بہن کا گذر نہو
یوں ذبح کر مجھے کہ کسی کو خبر نہو

۱۵۱

آنکھوں سے یہ عیاں تھا کہ دنیا سے جاتے ہیں
ثابت یہ خشک ہونٹوں سے تھا مسکراتے ہیں

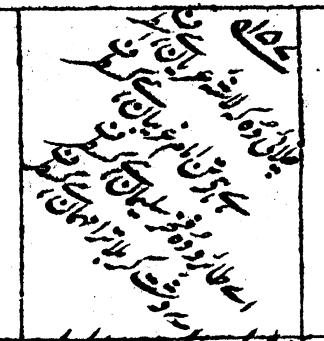
۱۵۲

تھی خاک مجد گاہ میں پر حسینؑ کی
آنکھیں کھلی تھیں فاطمہؑ کے نور عین کی

۱۵۳

اب حشر ہوگا اس جسد پاش پاش پر
سر کھول زینبؑ آتی ہے بھائی کی لاش پر

۱۴۸



شاید ابھی چلی ہے چھری حلق پاک پر
تازہ لہو رگون سے ٹپکتا ہی خاک پر

۱۴۹

زہرا کی عمر بھر کی کمائی کو کیا کیا
تہلا دے آ زمین نے بھائی کو کیا کیا

۱۵۰

موت آئی تو فریب عزا کون ہوئیگا
جو سال بھر جیگا وہ پھر شہ کو روئیگا

۱۵۱

خنجر گلے پہ سینے پہ قاتل سوار تھا
اس جبر مین بہن مرا کیا اختیار تھا

۱۵۲

اے شام غم وہ گیسوؤن والا کدھر گیا
اے آفتاب تیرا اجالا کدھر گیا

۱۵۳

ہدیہ کسی فقیر کا اُس در سے رد نہین
ایسے صلے ملینگے کہ کچھ جسکی حد نہین

۱۵۴

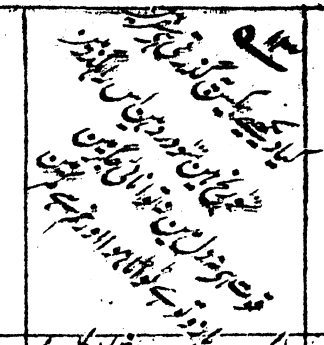
بیٹی ترے شہید برادر کے ساتھ ہون
تو ڈھونڈھ لاش اُس کی کہ مین سر کے ساتھ ہون

۱۵۵

کچھ غم نہین جو ختم مین ناکام ہو چکا
اُست کی مغفرت کا سرانجام ہو چکا

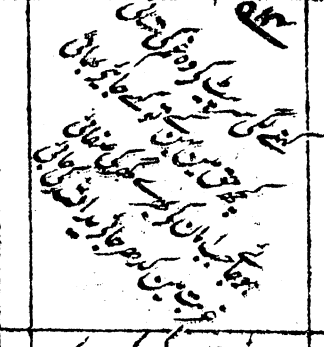


۱۰



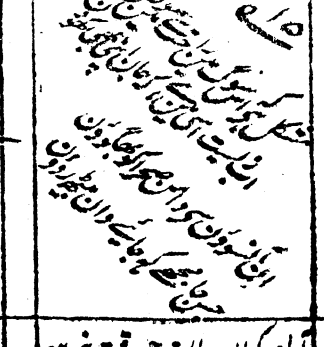
پالا ہے نہین گود مین بابا تو یہی ہین
بن باپ کے بچون کے مسیحا تو یہی ہین

۱۱



گھوڑی منوا سن غریب و محتاج کی منزل
جا پھونچون کہ بھاری ہے بہت آج کی منزل

۱۲



اسپر بھی ہر اک دل متاسف نہین زینب
پر راہ وہ ہے جس سے مین واقف نہین زینب

۱۳

طے کر دے خدا مرحلہ مشکل کا ہماری
جادہ ہے دم تیغ کا منزل کا ہماری

۱۴

دے بجائے دنیا ہو جو کچھ حکم بہن کو
لاشے پہ رہون آپ کے یا جاؤن وطن کو

۱۵

آرام کہان جان پہ جسوقت بنی ہو
یکسان ہے وطن ہو کہ غریب الوطنی ہو

۱۶

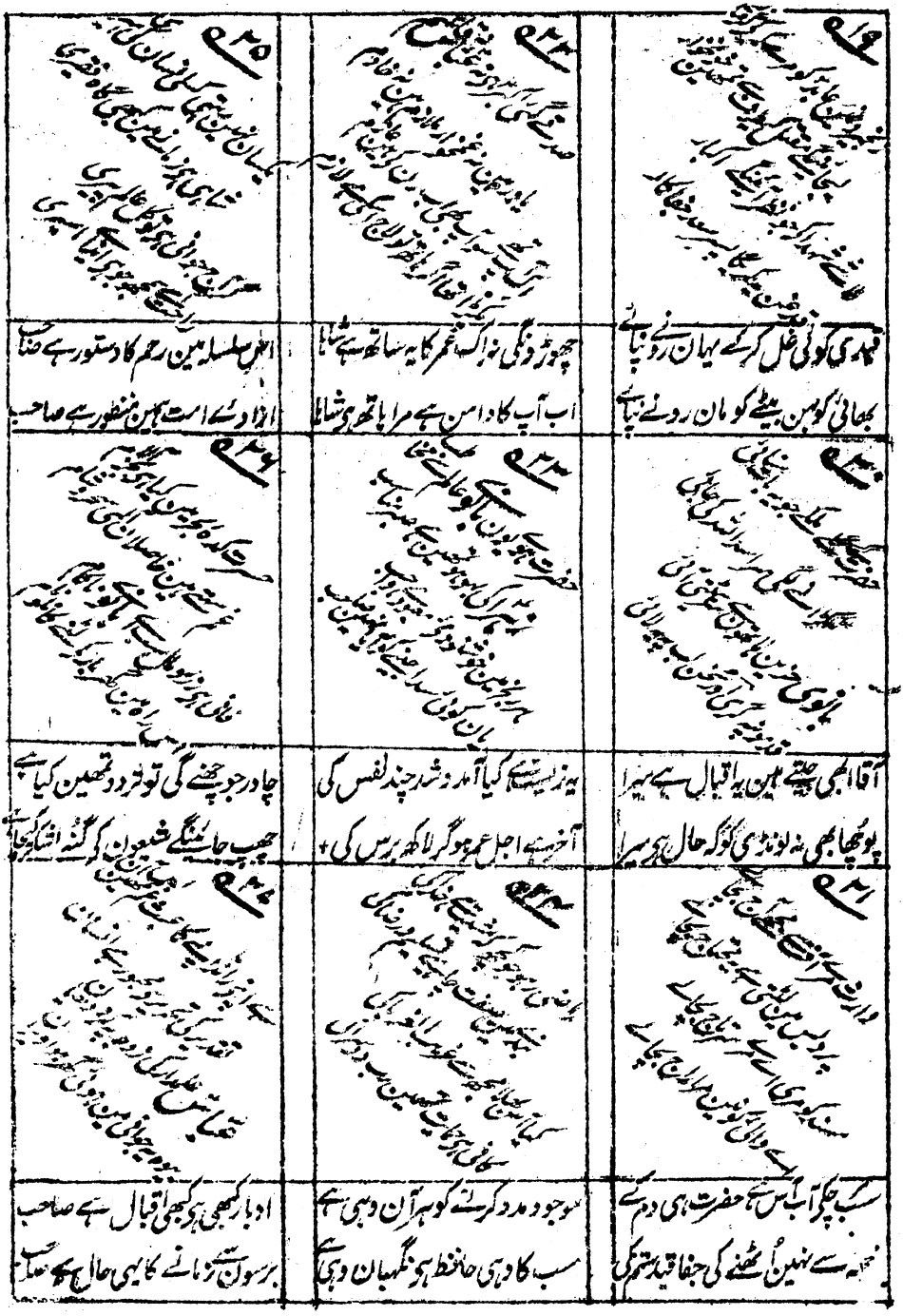
تلوارون مین گر ذکر کوئی چلا دے سکینہ
پرسے کو بھی ہیکس کے کوئی آ کہ سکینہ

۱۷

اب قید مین تم شام تلک جاؤ گی زینب
یان تو نہین روؤ گی بھی نہ تم پاؤ گی زینب

۱۸

منھ پیٹو گی کن ہاتھون سے اس رنج مین زینب
یہ چاند سے بازو تو بندھے ہونگے رسن مین



۱۹
فہمیدی کوئی غل کرکے یہاں رونے پیٹنے
بھائی کو بہن بیٹے کو ماں رونے پیٹنے

۲۰
آقا ابھی جیتے ہیں یہ اقبال ہے میرا
پوچھا بھی نہ لونڈی کو کہ کہ حال ہے میرا

۲۱
سب چلکر آپ اس سے حضرت ہی دم کے
خیمہ سے نہیں اُٹھنے کی جفا قید ستم کی

۲۲
چھوڑونگی نہ اک عمر کا یہ ساتھ ہے شاہا
اب آپ کا دامن ہے مرا ہاتھ ہے شاہا

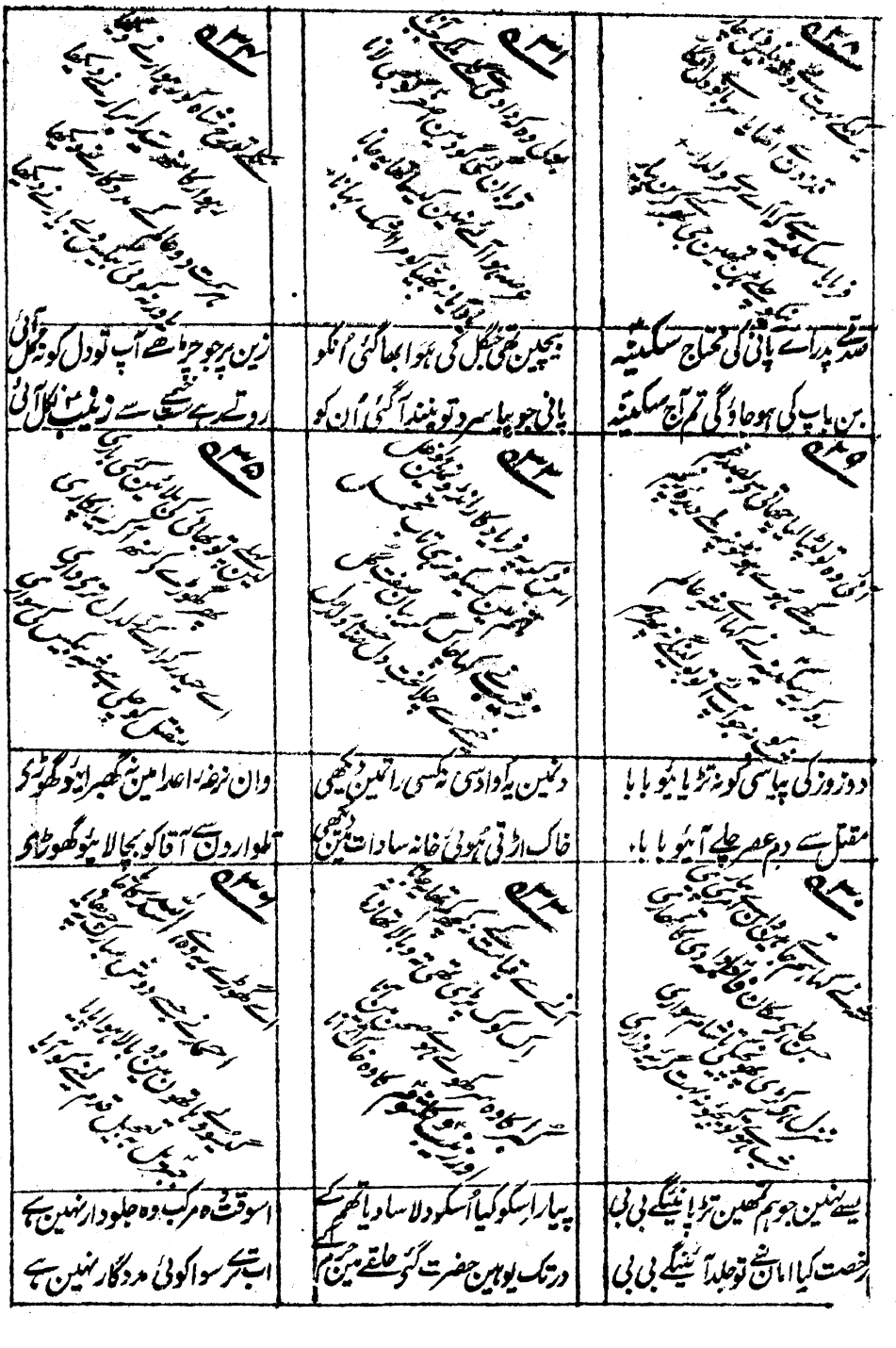
۲۳
یہ زیست ہے کیا آمد و شد چند نفس کی
آخر ہے اجل عمر ہو گر لاکھ برس کی

۲۴
سو جود مدد کرنے کو ہر آن وہی ہے
سب کا وہی حافظ ہے نگہبان وہی ہے

۲۵
اہل سلسلہ میں رحم کا دستور ہے صاحب
ارزاں دے است ہمیں منظور ہے صاحب

۲۶
چادر جو چھنے گی تو فزوں تھمیں کیا ہے
چھپ جائینگے شبیر کی گنہ اشکار کیا ہے

۲۷
ادبار کبھی ہے کبھی اقبال ہے صاحب
برسوں سے زمانے کا یہی حال ہے صاحب



۲۸
صدقے پدرائے پانی کی محتاج سکینہ
بن باپ کی ہو جاؤ گی تم آج سکینہ

۲۹
دو روز کی پیاسی کو نہ تڑپایو بابا
مقتل سے دم عصر چلے آیو بابا

۳۰
ایسے نہیں جو ہم کھہیں تڑپا ینگے بی بی
رخصت کیا اماں نے تو جلد آئینگے بی بی

۳۱
بیچین تھی جنگل کی ہوا بھا گئی اُنکو
پانی جو پیا سرد تو نیند آگئی اُن کو

۳۲
دنیں یہ کوادسی نہ کسی رات نہیں دیکھی
خاک اڑتی ہوئی خانہ سادات نہیں دیکھی

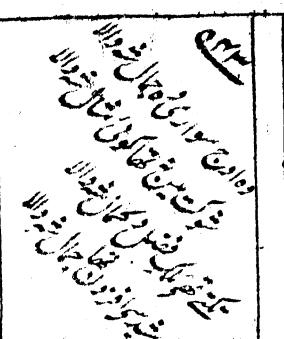
۳۳
ایسے نہیں جو ہم کھہیں تڑپا ینگے بی بی
رخصت کیا اماں نے تو جلد آئینگے بی بی

۳۴
زین پر جو چڑھاتے آپ تو دل کو نہ مل آئی
رو تے رہے سب منھ سے زینب نکل آئی

۳۵
دو روز کی پیاسی کو نہ تڑپایو بابا
مقتل سے دم عصر چلے آیو بابا

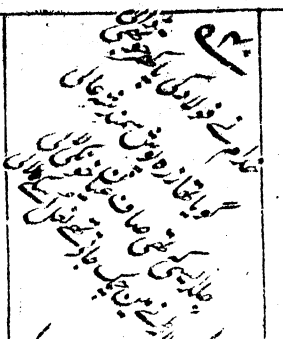
۳۶
ایسے نہیں جو ہم کھہیں تڑپا ینگے بی بی
رخصت کیا اماں نے تو جلد آئینگے بی بی

۳۳۶



رخصت کرو ہمکو تمھیں زہرا کی قسم ہے

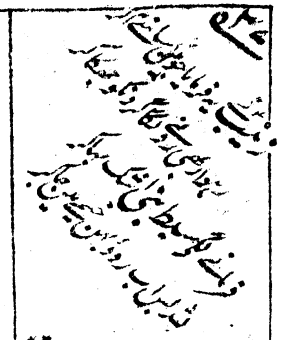
۳۳۷



بجتا تھا کبھی اور گرجتی بڑھتا تھا لپک کر

نجاتا تھا سیماب پسینہ بھی ٹپک کر

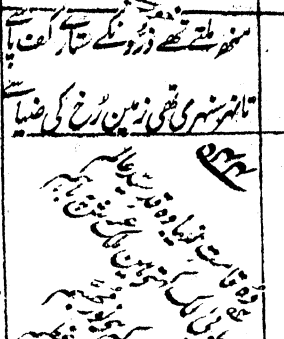
۳۳۸



منھ ملتے تھے ذرّونکے ستارے کف پا سے

تابانہ سنہری تھی زمین رُخ کی ضیا سے

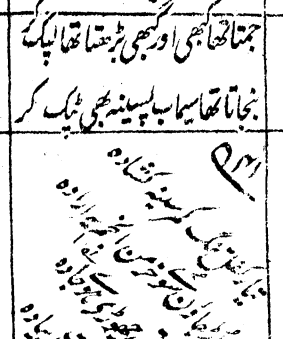
۳۳۹



جاتا نظر آیا نہ وہ مڑتا نظر آیا

سایا سا پری زاد کا اڑتا نظر آیا

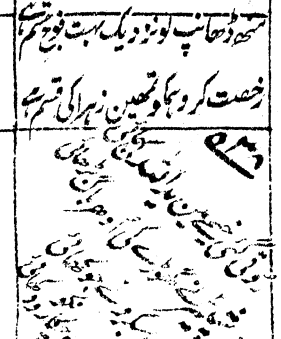
۳۴۰



کہتا تھا ابھی پھولیگا دم چھونہ سکیگی

یوں جاؤنگا سرپٹ کہ قدم چھو نہ سکیگی

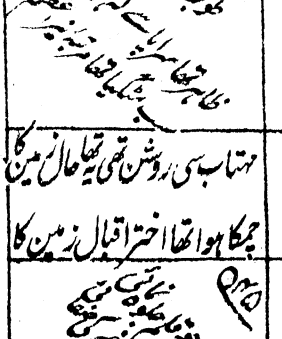
۳۴۱



مہتاب سی روشن تھی یہ تھا حال زمین کا

چمکا ہوا تھا اختر اقبال زمین کا

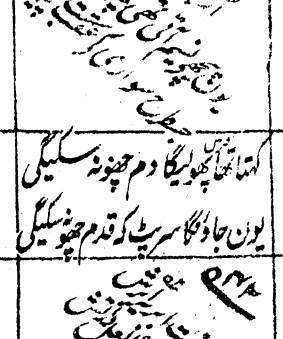
۳۴۲



کف گرتا تھا منھ سے پہ تکلّف تھی جبین پر

بکھرے ہوئے تھے چاندنی کے پھول زمین پر

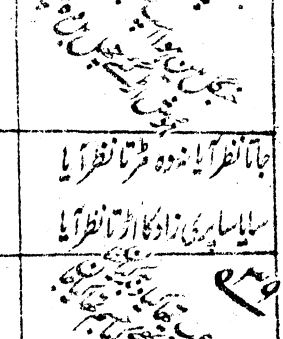
۳۴۳



عالم کہوں کیا زیں مُضع کی پھبن کا

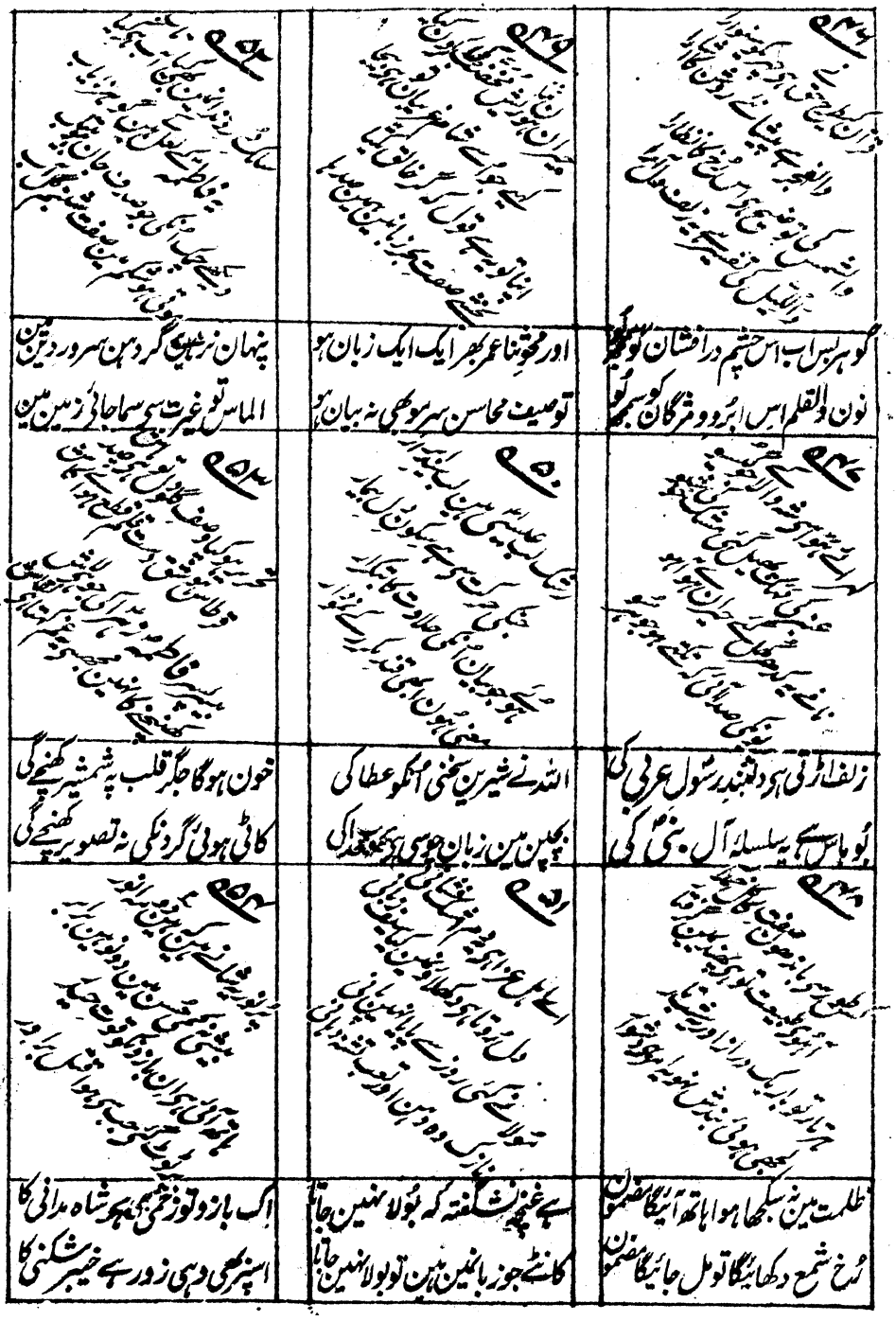
طاؤس اُترآیا ہے پرستان کے چمن کا

۳۴۴



پر زخم لگا جب تو یہ سامان نظر آیا

آئینے میں عکس گل خندان نظر آیا



۵۵

بخشا اُسے زر اِسکو گہر دیگئے لاکے
دن رات لٹاتے ہین خزانے خدا کے

۵۶

یوں دست نگر جن کے سدا اہل جہان ہون
ہیہات کہ وہ ہاتھ ہو خاک نہان ہون

۵۷

خود بھی ہے صفا دل بھی صفا رہتا ہے اکثر
کعبہ سے کہیے کہ مُحدا رہتا ہے اکثر

۵۸

دکھلائیو ثابت قدمی ہم کو وغا مین
بڑھتے ہی چلے جائیو تم راہ خدا مین

۵۹

نعرہ کیا صنیعم نے کہ ہشیار صفون سے
لڑنے کو ہم آتے ہین خبردار صفون سے

۶۰

کہتے تھے کہ تقریر مین کب بند ہے شبیر
جبرئیل کے اُستاد کا فرزند ہے شبیر

۶۱

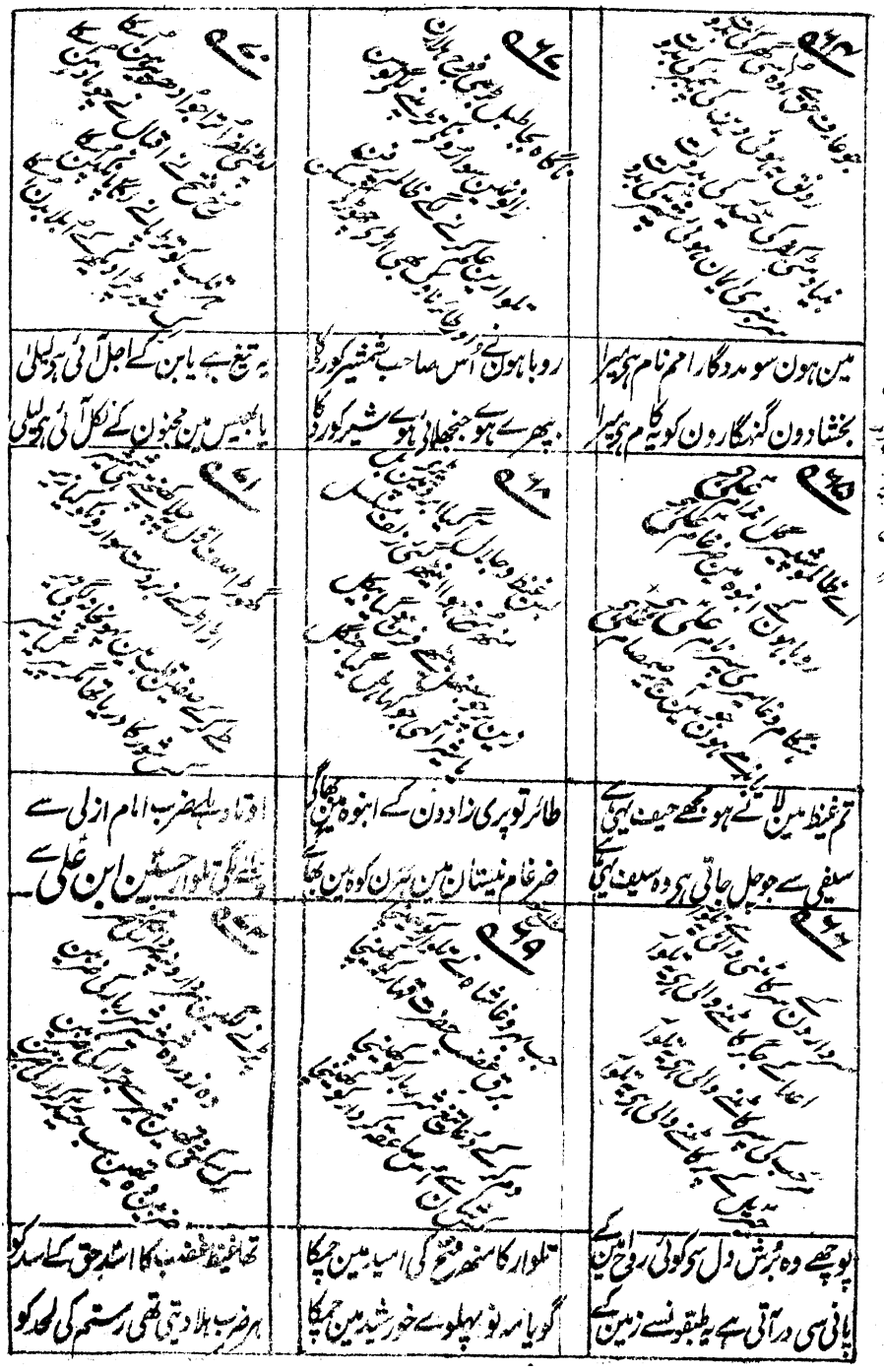
آگاہ وہ ہو جائے جو آگاہ نہین ہے
ہمسا کوئی دنیا مین شہنشاہ نہین ہے

۶۲

سویا کئے ہم سینۂ اقدس پہ نبی کے
چڑھتے رہے کاندھے پہ رسول عربی کے

۶۳

سر کٹنے کا کچھ رنج سر مو نہین دیکھو
سب مر گئے اور آنکھ مین آنسو نہین دیکھو



مین ہون سو مددگار امم نام ہے میرا
بخشا دون گنہگارون کو یہ کام ہے میرا

روبا ہون نے اُس صاحب شمشیر کو دیکھا
بپھرے ہوے جنجلائے ہوے شیر کو دیکھا

یہ تیغ ہے یا بن کے اجل آئی ہے لیلی
یا بھیس مین مجنون کے نکل آئی ہے لیلی

تم غیظ مین لاتے ہو مجھے حیف یہی ہے
سیفی سے جو چل جاتی ہے وہ سیف یہی ہے

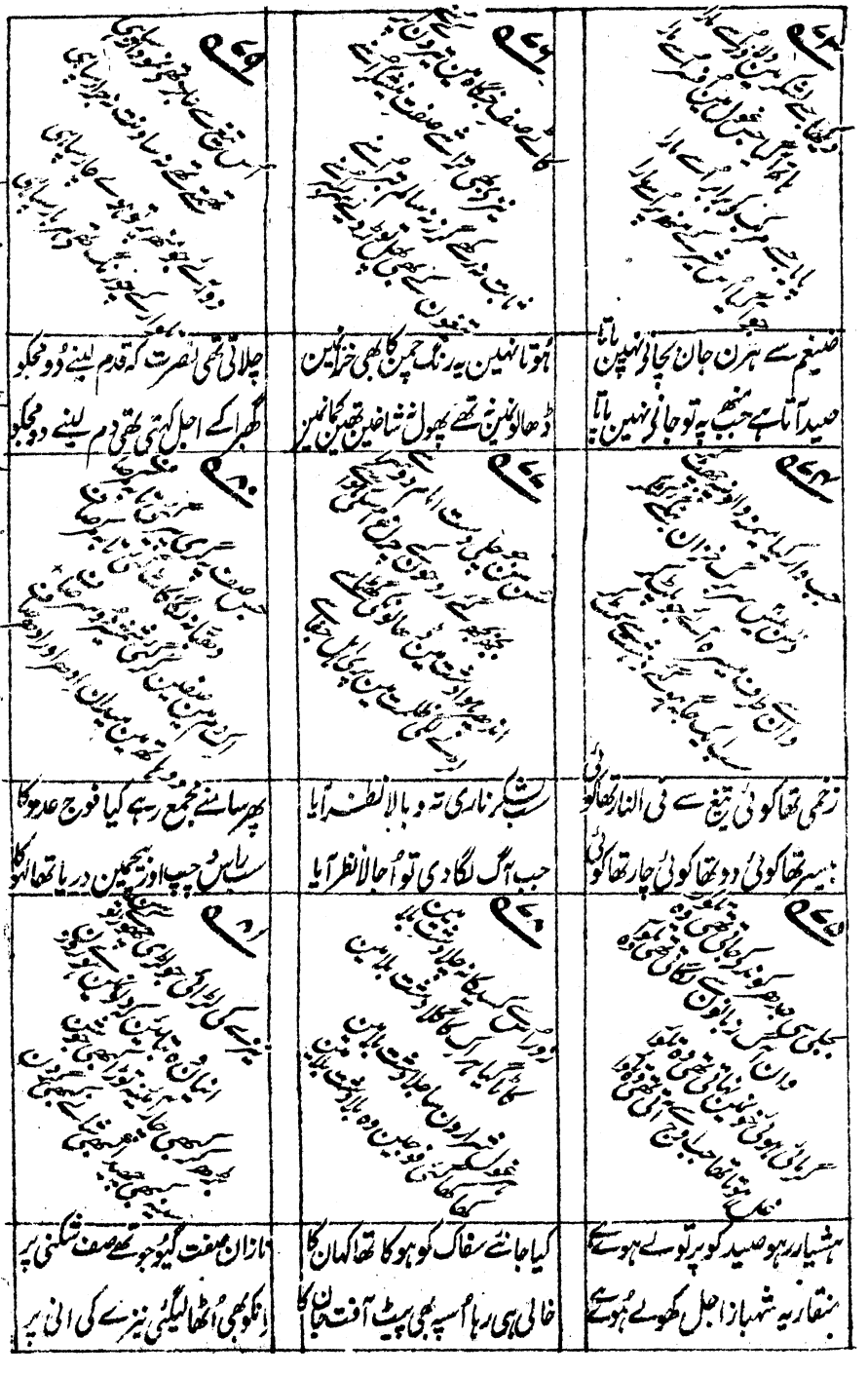
طائر تو پری زادون کے انبوہ مین بھاگے
خر غام نیستان مین ہرن کوہ مین بھاگے

اے تیغ دو پہلے ضرب امام ازلی سے
اے تیغ کی تلوار حسین ابن علی سے

پوچھے وہ برش دل سے کوئی روح امین کے
پانی سی در آتی ہے یہ طبقون سے زمین کے

تلوار کا منھ فتح کی امید مین چمکا
گویا مہ نو پہلوے خورشید مین چمکا

تھا غیظ غضب کا اسد حق کے اسد کو
ہر ضرب بلا دیتی تھی رستم کی لحد کو



۸۴
چھایا یہ اندھیرا کہ نہ بستی نظر آئی
آندھی جو تھمی خاک برستی نظر آئی

۸۵
پڑنے لگیں تیغین پہ نہ پسپا ہوئے شبیر
سر آپ کٹانے پہ مہیا ہوئے شبیر

۸۶
ٹپکا ہوا ماتھے کا لہو گال سے پونچھا
سینے کے کبھی زخم کو رومال سے پونچھا

۸۷
سب سرکشی و تاب و تواں چھوٹ گئی تھی
اُس تیغ کی ضرب سے کمر ٹوٹ گئی تھی

۸۸
تا حشر نہ بھولیگا یہ رن جن و ملک کو
لرزہ کی اُسی دن سے تب مہر فلک کو

۸۹
ہر گل کی زبان آگ سی جلتی تھی دہن میں
خشخاش سے بلبل نہ نکلتی تھی چمن میں

۹۰
جب تیغ پہ غرقی ہوئی تلوار کی دھاری
تھا دھوپ کا چمکل سے ہر اک بوند پہ عالم

۹۱
دیکھا نہ کوئی تشنہ دہن ایسا کسی نے
سوکھا ہوا کانٹا تھا ہر اک خار زمیں کا

۹۲
دیکھا نہ کسی نے کبھی ایسا کسی نے
سوکھا ہوا کانٹا تھا ہر اک خار زمیں کا

۹۳
دیکھا نہ کسی نے کبھی ایسا کسی نے
سوکھا ہوا کانٹا تھا ہر اک خار زمیں کا

۹۴
دیکھا نہ کسی نے کبھی ایسا کسی نے
سوکھا ہوا کانٹا تھا ہر اک خار زمیں کا

۹۵
دیکھا نہ کسی نے کبھی ایسا کسی نے
سوکھا ہوا کانٹا تھا ہر اک خار زمیں کا

۹۶
دیکھا نہ کسی نے کبھی ایسا کسی نے
سوکھا ہوا کانٹا تھا ہر اک خار زمیں کا

۹۷
دیکھا نہ کسی نے کبھی ایسا کسی نے
سوکھا ہوا کانٹا تھا ہر اک خار زمیں کا

۹۸
دیکھا نہ کسی نے کبھی ایسا کسی نے
سوکھا ہوا کانٹا تھا ہر اک خار زمیں کا

۹۹
دیکھا نہ کسی نے کبھی ایسا کسی نے
سوکھا ہوا کانٹا تھا ہر اک خار زمیں کا

۱۰۰
دیکھا نہ کسی نے کبھی ایسا کسی نے
سوکھا ہوا کانٹا تھا ہر اک خار زمیں کا

۹۱

جن روتے تھے غربت پہ شہِ تشنہ گلو کی
اک آگ تو تھی دھوپ کی اک آگ لہو کی

۹۲

مرتے ہوئے پانی سے بھی محروم ہو بیٹا
بیچ ہے کہ عجب بیکس و مظلوم ہو بیٹا

۹۳

ساداتِ کا مقتل جو یکایک نظر آیا
روتا ہوا جلدی وہ زمین پر اتر آیا

۹۴

پیکاں کئی پیوست ہین گر زین گلو مین
خورشید درخشان ہے کہ ڈوبا ہے لہو مین

۹۵

زہرا کا جگر بند ہے خالق کا ولی ہے
باپ اسکا علی تھا یہ حسین ابن علی ہے

۹۶

جسدم یہ سنا تشنہ لبی ہے کے دنکی
صدمہ ہوا ایسا کہ بنی جا نہ جن کی

۹۷

فوجین یہ وہ ہین خوف الٰہی نہین جنکو
اس ظلم کی دون جا کے خبر حضرتِ حق کو

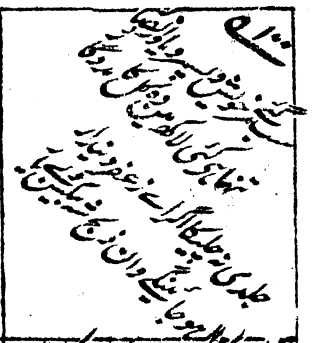
۹۸

مارا ہے کسی نے تجھے یا لوٹ لیا ہے
کیون آیا ہے فریاد دلونکی شکل یہ کیا ہے

۹۹

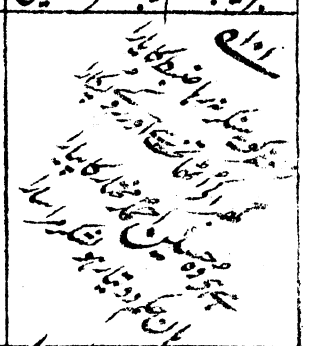
ابر ستم اٹھتا ہے امام ازلی پر +
تلوارین برستی ہین حسین ابن علی پر

۱۰۰



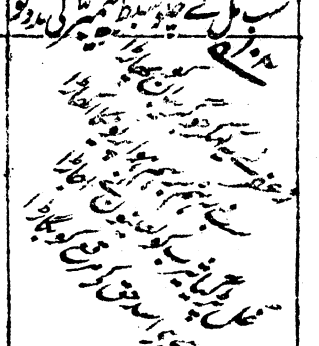
مظلوم کو گھیرے ہوئے جلاد کھڑے ہین
خنجر لیے بارہ ستم ایجاد کھڑے ہین

۱۰۱



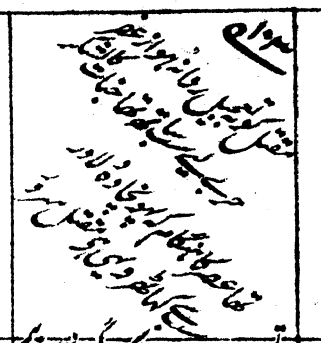
محشر مین دکھانا ہی منھ اُسکے وجد کو
سب مل کے چلو بیٹھ کے ہمشیر کی مدد کو

۱۰۲



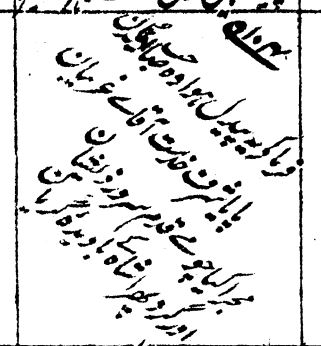
نرغے مین ہے محسن ملک وجن و بشر کا
اس کشتہ ہی پردیس مین زہرا کے پسر کا

۱۰۳



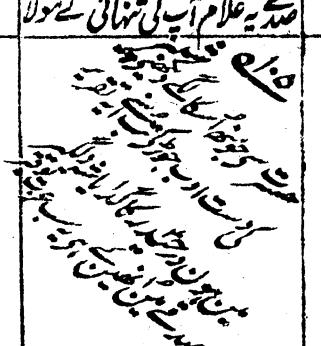
سوتے ہین وہ یان جنکے ہین گہوارے پہ جھولے
پھیلے ہین ورق مصحف رخسار کے نیچے

۱۰۴



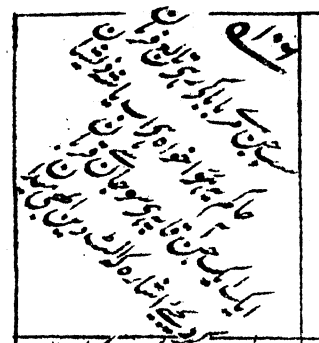
کی عرض یہ یعنی ہین شکیبائی کے مولا
صدقے یہ غلام آپ کی تنہائی کے مولا

۱۰۵



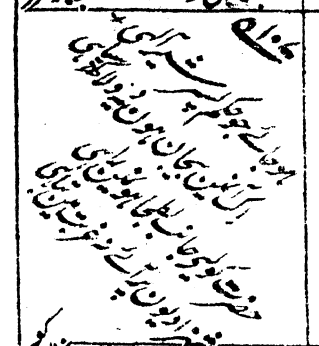
جنات پہ جب پائی ظفر شاہ نہ انے
والد کو کیا تخت نشین شیر خدا نے

۱۰۶



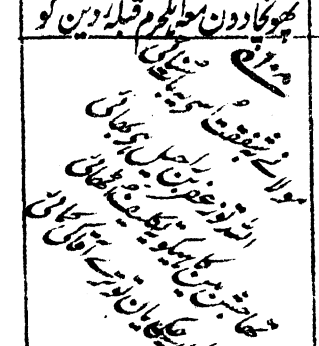
تیغین لیے مرجانے کو تیار کھڑے ہین
سب جنگ کی رخصت کے طلبگار کھڑے ہین

۱۰۷

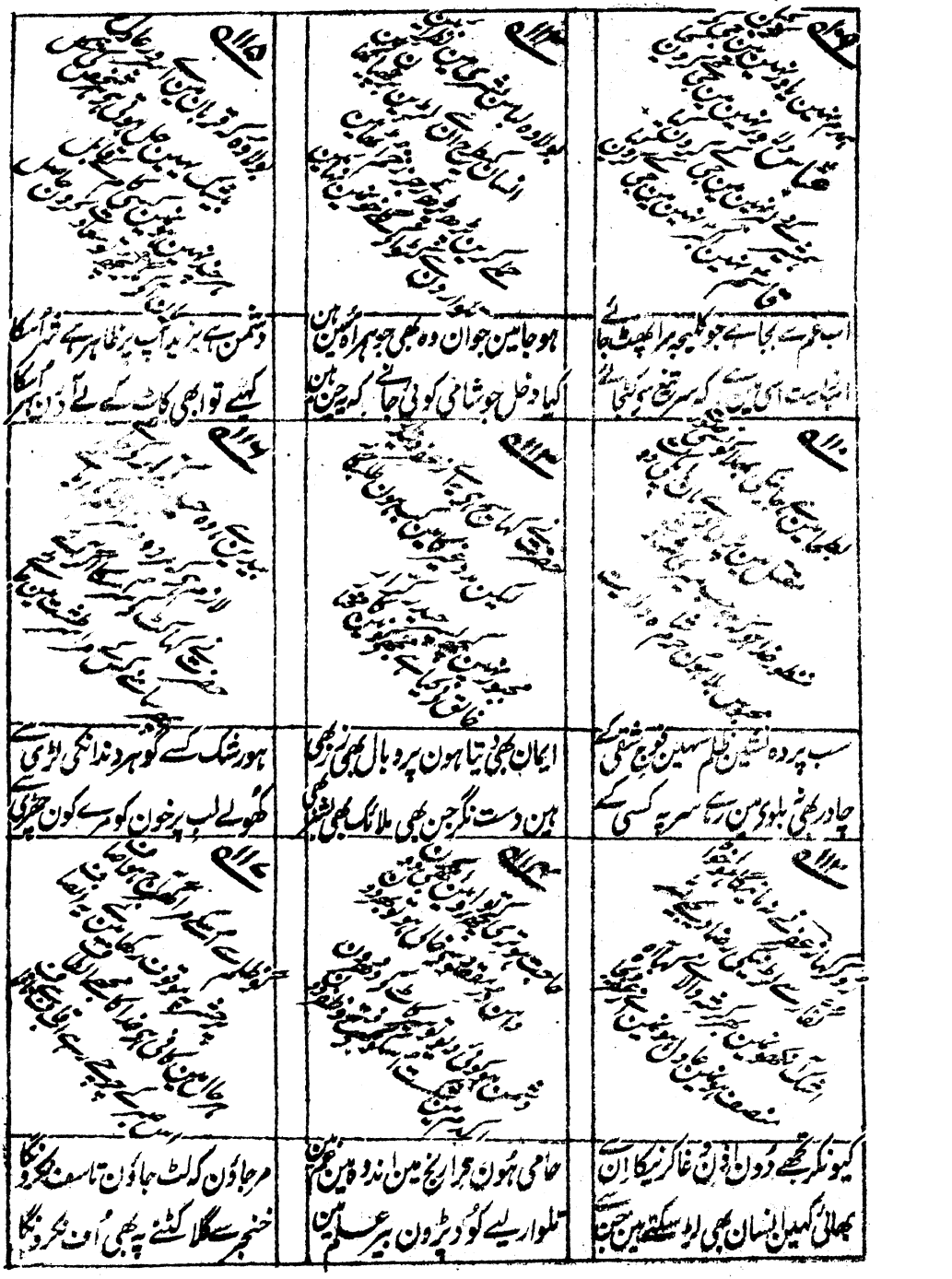


رونق ہو پھر ان قدمون سے کعبہ کی زمین کو
پھر جا دون معہ اہلحرم قبلہ دین کو

۱۰۸



سر گھل گئے ماتم کی صفین بچھ گئین گھر مین
گھڑی ہوئے ہفتاد و دو تن تین پسر مین



۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

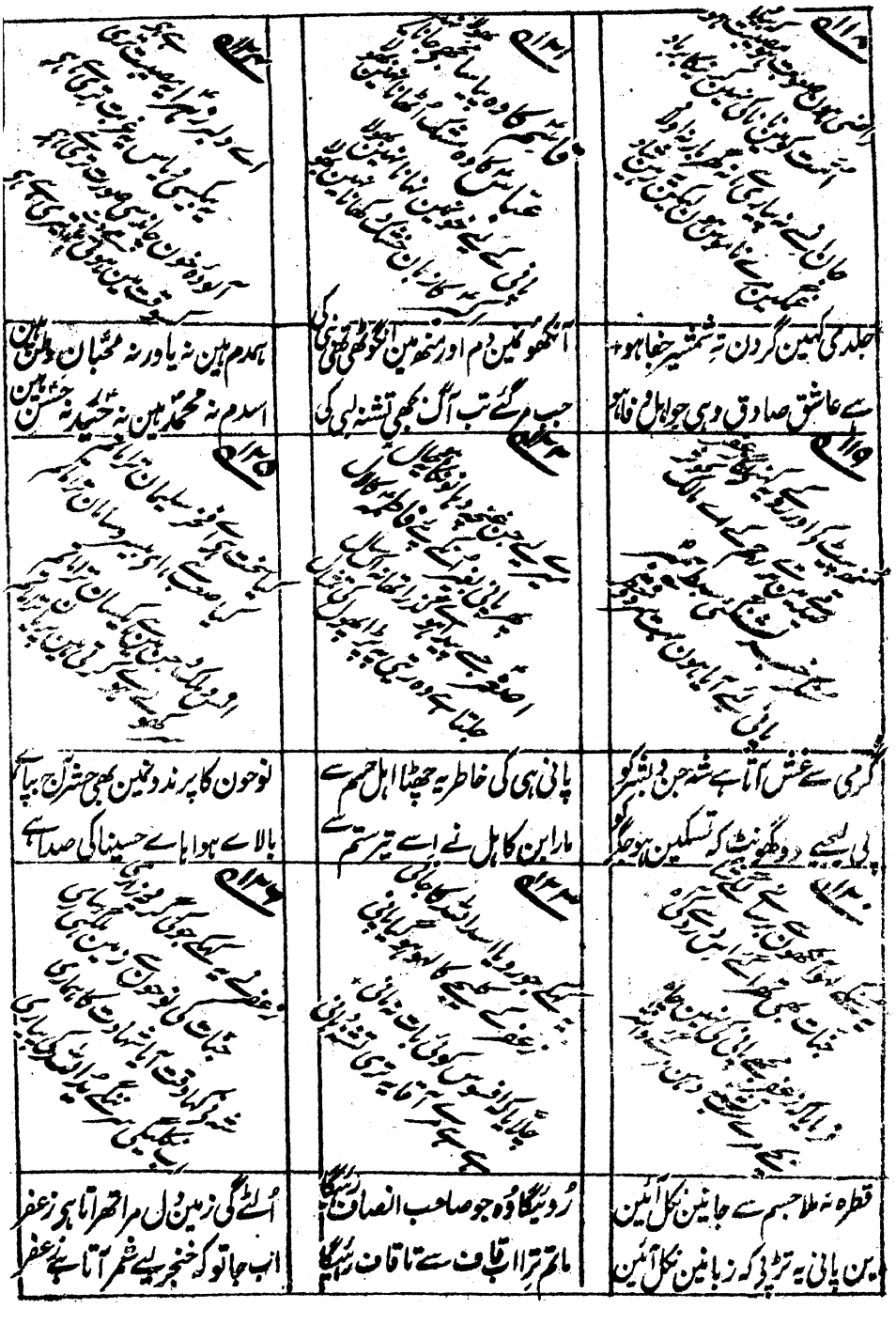
۱۲۲

۱۲۳

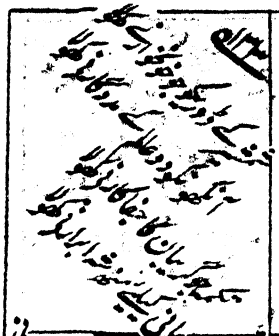
۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

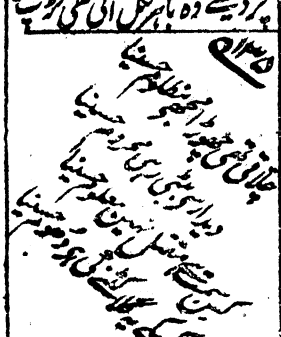


۱۲۸



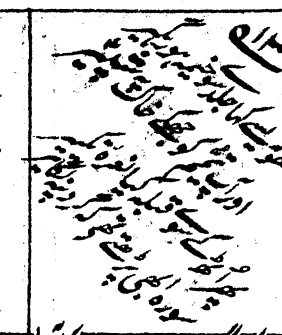
راحت کی نہ کچھ فکر نہ آرام کی رکھنا
دان جا کے سبیلین تو مرے نام کی رکھنا

۱۲۹



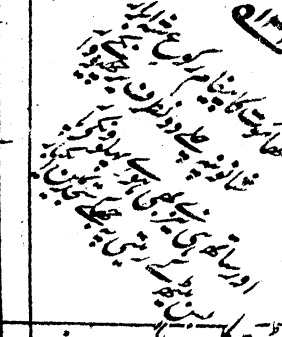
حضرت پہ ہو بدا ہی کہ غم کھاتا ہوں مولا
مین خاک اڑاتا ہوا اب جاتا ہوں مولا

۱۳۰



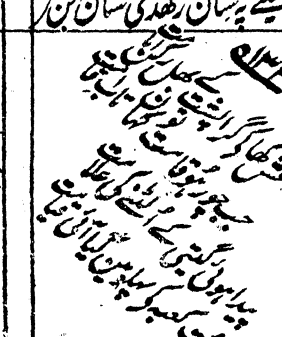
دم رک گیا خون شہ ذیشان نکل آیا
گردن سے ادھر تیر کا پیکان نکل آیا

۱۳۱



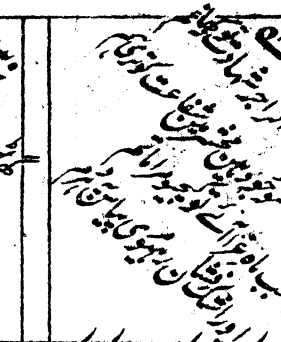
اٹھے تو کلیجے پہ لگے تیر برسنے
سینے پہ سنان رکھدی سنان ابن انس نے

۱۳۲



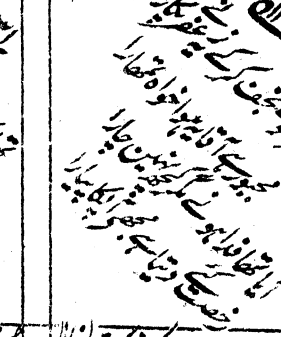
کی سخت جفا مارع فرمان خدا پر
مس کرنے لگا پاؤن کو قرآن خدا پر

۱۳۳



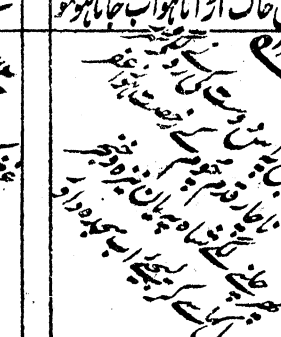
قسمت مین تو تھا تیغ جفا کار کا پانی
رک رک کے گیا حلق مین تلوار کا پانی

۱۳۴

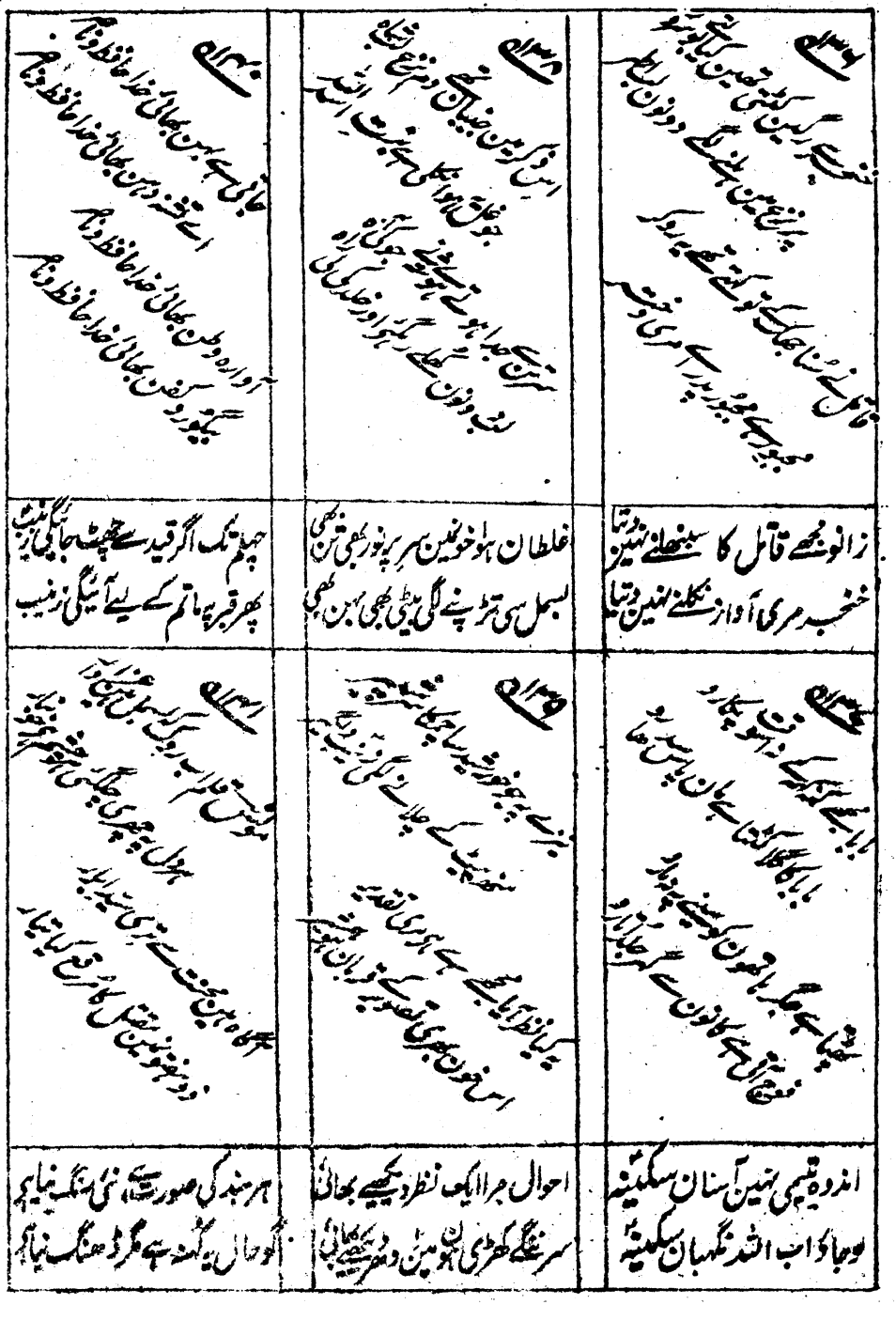


جو تھا ستا تھا ہاتھ چھڑاتی تھی تڑپ کر
پردیسے وہ باہر نکل آتی تھی تڑپ کر

۱۳۵



میدان مین جدھر دیکھتی ہون سینہ زنی ہے
آواز تو دیجے کہ مرے دل پہ بنی ہے



۱۳۶

قاتل نے جس گھڑی کہ تعین کیا تھا قتل
پرانے تھے جس گھڑی کہ تعین کیا تھا قتل
قاتل نے جس گھڑی کہ تعین کیا تھا قتل
مجبور ہے مجبور پدر سے مری دختر

زانو نہ مجھے قاتل کا سنبھلنے نہیں دیتا
خنجر مری آواز نکلنے نہیں دیتا

۱۳۷

اس فکر میں تھے جبکہ یہ دونوں رفیق راہ
جو خلق ہوا ہو نہ کسی پر جو کسی کا
کرتے تھے جدا ہو نہ کسی پر جو کسی کا
لب دونوں کے تھے خشک جگر اور جگر کی

غلطاں ہو خوں میں سر پہ نور بھی تن بھی
بسمل سی تڑپنے لگی بیٹی بھی بہن بھی

۱۳۸

آوارہ وطن بھائی خدا حافظ و ناصر
اے تشنہ دہن بھائی خدا حافظ و ناصر
جاتی ہے بہن بھائی خدا حافظ و ناصر
یکتا و کفن بھائی خدا حافظ و ناصر

چہلم تک اگر قید سے چھٹ جائیگی زینب
پھر قبر پہ ماتم کے لیے آئیگی زینب

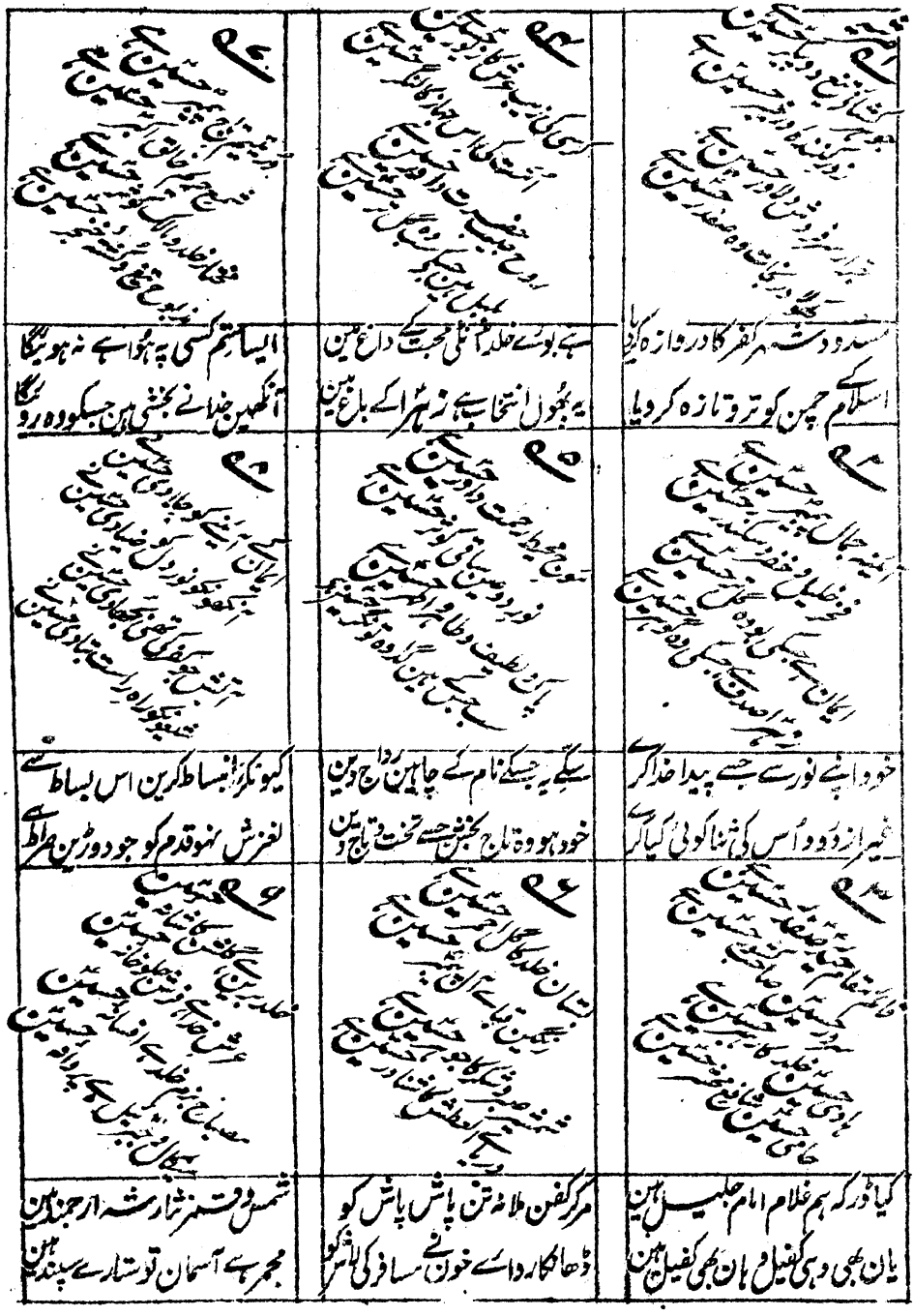
۱۳۹

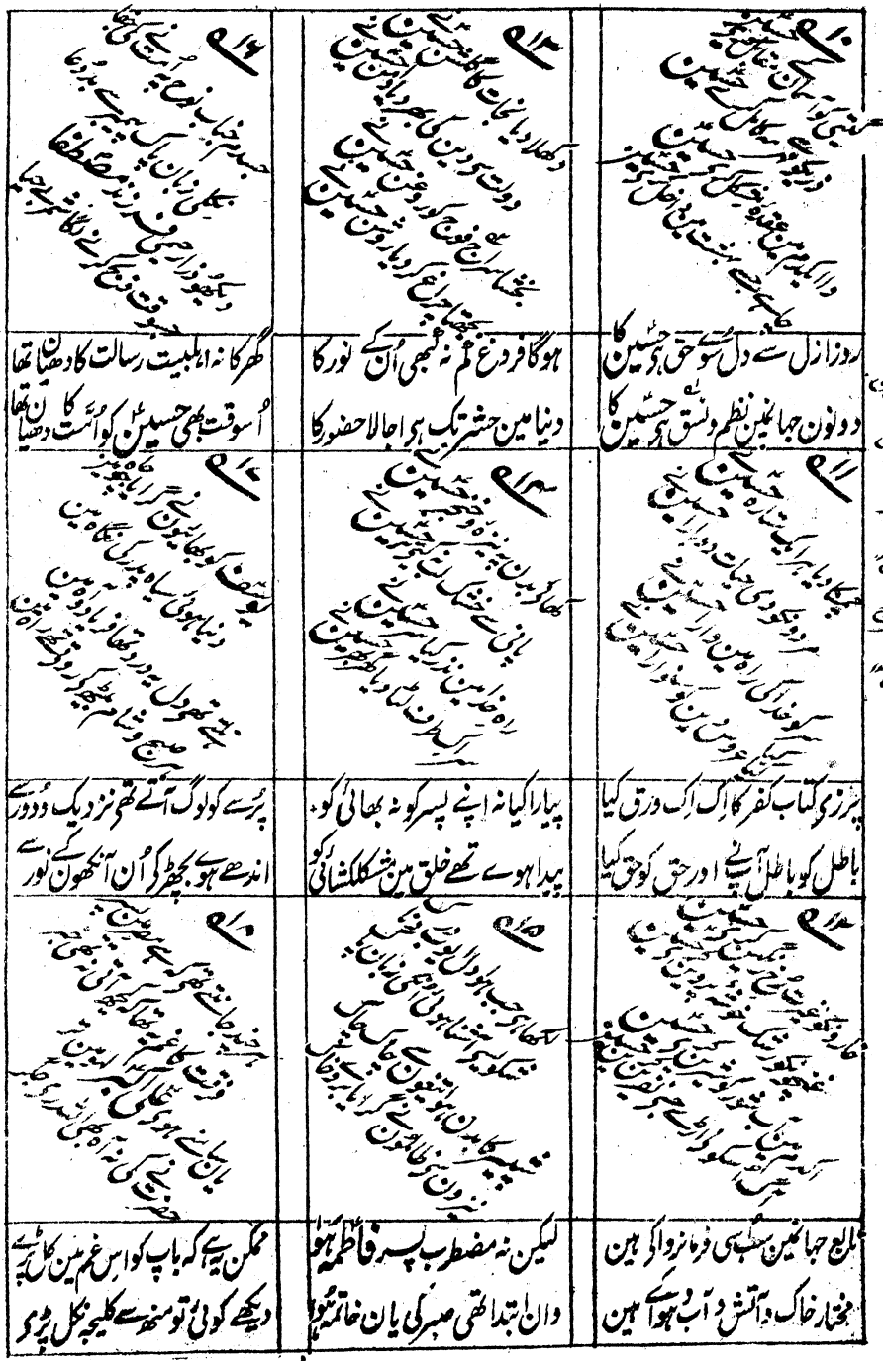
اندوہ قیامت نہیں آسان سکینہ
لو جاؤ اب اللہ نگہبان سکینہ

احوال مرا ایک نظر دیکھیے بھائی
سر ننگے کھڑی ہوں میں دھر دیجیے بھائی

۱۴۰

ہر بند کی صورت ہے نئی رنگ نیا ہے
گو حال یہ کہنہ ہے مگر ڈھنگ نیا ہے





۱۰
روز ازل سے دل سوے حق ہے حسین کا
دونون جہانین نظم و نسق ہے حسین کا

۱۱
پیدا کیا جو آپ نے اور حق کو حق کیا
باطل کو باطل آپ نے اور حق کو حق کیا

۱۲
عالم جہانین سب کی فرمانروا کی ہین
مختار خاک و آتش و آب و ہوا کے ہین

۱۳
ہوگا فروغ ظلم نہ کبھی اُن کے نور کا
دنیا مین حشر تک ہے اجالا حضور کا

۱۴
پیارا کیا نہ اپنے پسر کو نہ بھائی کو
پیدا ہوے تھے خلق مین شکلکشائی کو

۱۵
لیکن نہ مضطرب پسر فاطمہ ہوا
واں ابتدا تھی صبر کی یان خاتمہ ہوا

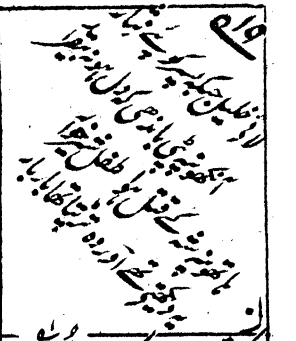
۱۶
گھر کا نہ اہلبیت رسالت کا دھیان تھا
اُسوقت بھی حسینؑ کو اُمت کا دھیان تھا

۱۷
پرزے کیے کتاب کفر کا اک اک ورق کیا
پرسے کو لوگ آتے تھے نزدیک دُور سے

۱۸
ظلمت کدے مین ظلم کے نور ہدیٰ ہوا
اندھے ہوے بچھڑ کے اُن آنکھون کے نور سے

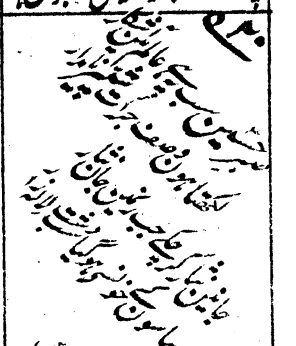
۱۹
ممکن یہ ہے کہ باپ کو اس غم مین کل پڑے
دیکھے کوئی تو منھ سے کلیجہ نکل پڑے

۱۹



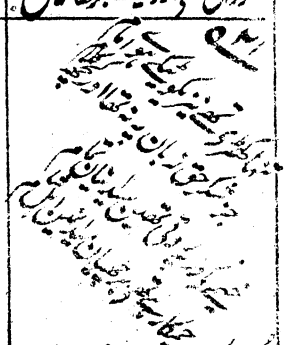
کہتے تھے صبر دے کہ نہ خاطر ملول ہو
پروردگار ہدیۂ بیکس قبول ہو

۲۰



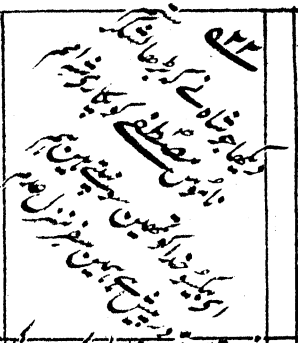
نہ بھائی تھا نہ ثانی پسر تھا حسین کا
سوداغ تھا اور ایک جگر تھا حسین کا

۲۱



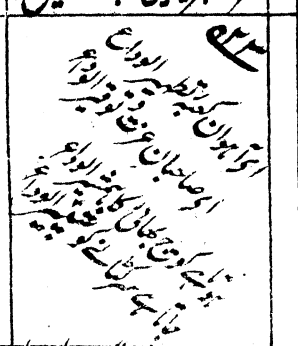
غل تھا کہ شہید شہ خوشخصال کو
جلدی گراؤ گھوڑی سے زہرا کے لال کو

۲۲



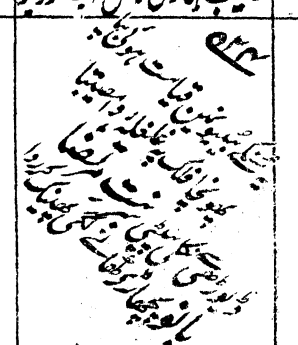
رخصت ہے تجھ سے فاطمہ کے نورعین کی
سرکار کبریا میں طلب ہے حسین کی

۲۳



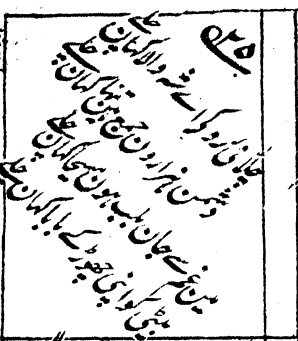
اعدائے دین ہنسینگے نہ چلاؤ کہ رو دیو
زینب ہماری لاش پہ اب آکے رو دیو

۲۴



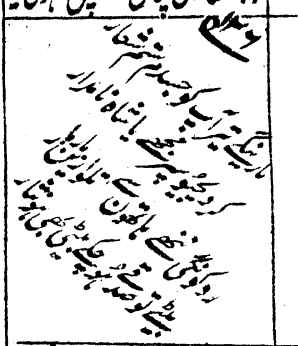
مانوس تھی جو سبط رسالت مآب سے
بالی سکینہ دوڑ کے لپٹی رکاب سے

۲۵



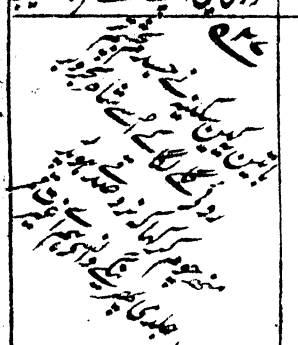
لیتے چلو نہ داغ جدائی سہونگی میں
بابا تمہاری چھاتی سے لپٹی رہونگی میں

۲۶



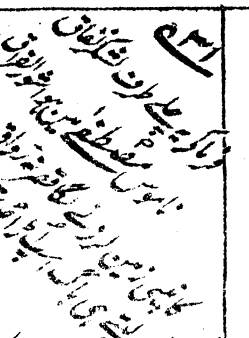
حضرت کے ساتھ خونمیں بھرنا نصیب ہو
گودی میں آپکے مجھے مرنا نصیب ہو

۲۷



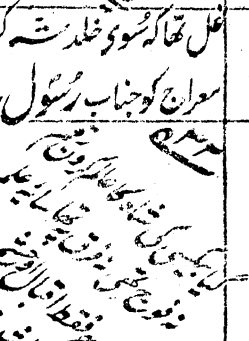
معشوق کو بھلا کہیں عاشق رلاتے ہیں
بیٹی ہم اپنے بھائی سے ملنے کو جاتے ہیں

۲۹



کہیو مری طرف سے کہ پائی نہ لائے تم
صدقے بھتیجی واہ چچا خوب آئے تم

۳۰



قالب جلا ہی جانکو ہم چھوڑے جاتے ہیں
دم پے اجل ہوئی ہے جو منھ موڑے جاتے ہیں

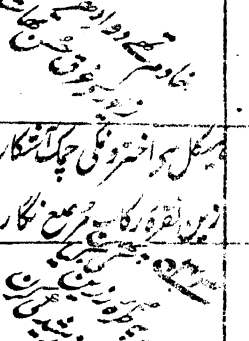
۳۱

غل تھا کہ سوی خلد سدھارے شہ کربلا چلے
معراج کو جناب رسول خدا چلے

۳۲

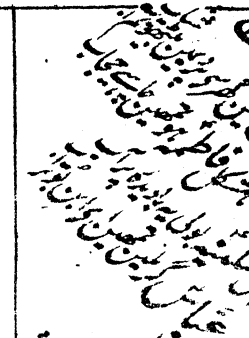
مشکل ہے اختروں کی چمک آشکار تھی
زیر لقوہ رکاب مرصع نگار تھی

۳۳



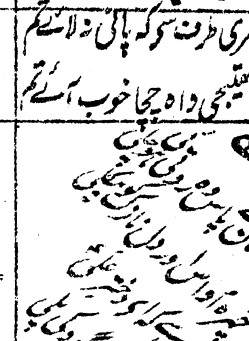
بجلی کو اپنی چال سے کم جانتا تھا وہ
آندھی کو گشت گرد قدم جانتا تھا وہ

۳۴



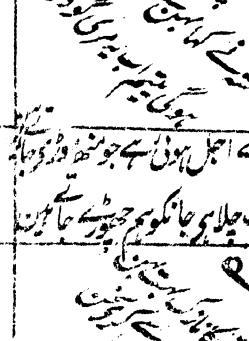
معراج میں نبی نے جو پہنا وہ جامہ تھا
خاکستری عبا تھی کلاہی عمامہ تھا

۳۵



کاٹونگی سر بدن سے ہر اک بے صفا کا
بچھڑے تو جامہ قطع ہے قطع حیا تکا

۳۶



دریاے قہر خالق ارض و سما ہوئے ہیں
دست خدا حسینؑ ہے سیف خدا ہوئے ہیں

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

جل جائین دشت و کوہ اگر شعلہ بار ہون
مین اور کوئی تیغ نہین فی والفقار ہون

پرتو سے رخ کے مہر فلک کو حجاب تھا
البدر دن کو لطف شب ماہتاب تھا

گریان لہو کی اشکون سے گو آج ہی چشم
چشم و چراغ صاحب معراج ہی چشم

کانپا جو کوہ قاف تو پریان اچھل پڑین
دریا سے ڈر کے مچھلیان باہر نکل پڑین

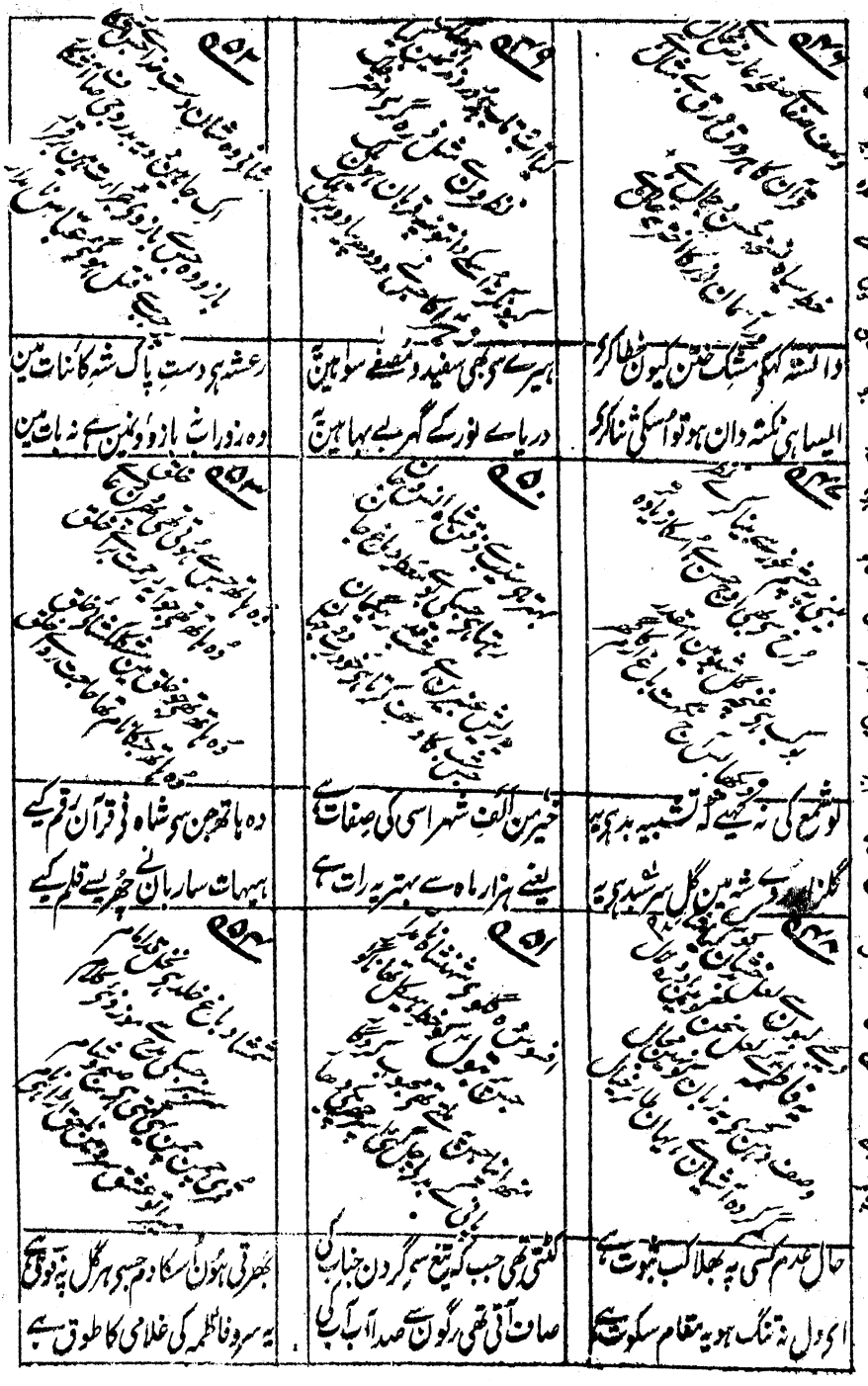
دیکھو نشان سجدہ جبین جناب مین
اختر نے گھر کیا ہے دل آفتاب مین

دل جا بجا اٹکتا ہی اسکی مثال مین
وابستہ جان فاطمہ ہے بال بال مین

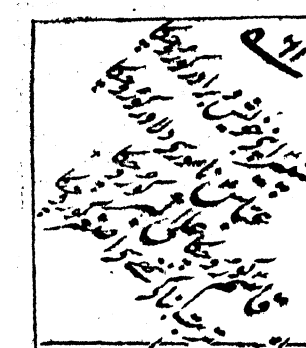
کانپے جو ہاتھ پر چھیان بڑھ کے گھٹ گئین
اللہ ری رعب حق کہ صفین سب الٹ گئین

اس اوج سے جو صورت محراب خم ہی یہ
کعبہ پرست کہتے ہین طاق حرم ہی یہ

جلوہ دکھائے مہر ہزارا اپنی شان کا
ہے اسمین اسمین فرق زمین آسمان کا

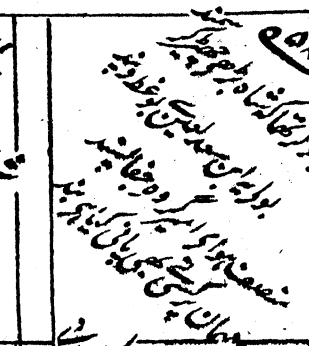


۵۵



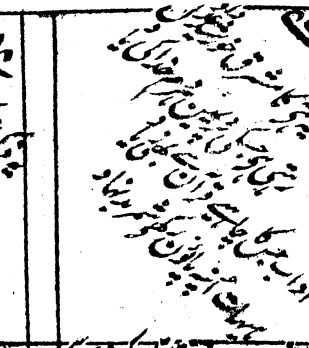
دکھائی وہ جو الوہی قاتل کے زور سے
زہرا نہ کیوں تڑپ کے نکل آئیں گور سے

۵۶



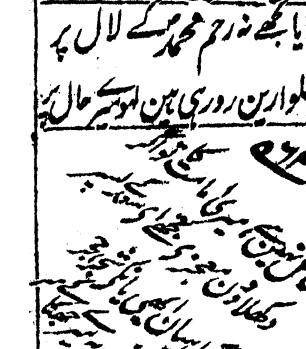
پیاسا ہوں مین روز سے اک جام دے مجھے
یا کچھ مرے سوال مین انکا جواب دے

۵۷



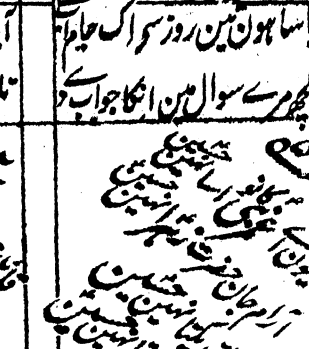
آیا تجھے نہ رحم محمد کے لال پر
تلوار رین روری ہین اسیر حال پر

۵۸



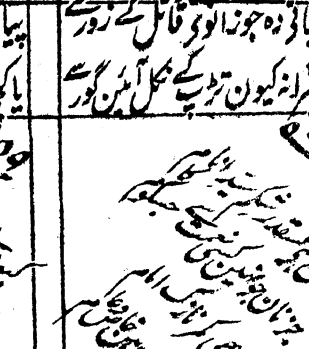
مشکلکشا ازل سے شہ حق پرست ہے
اُمت کی مغفرت کا فقط بند و بست ہے

۵۹



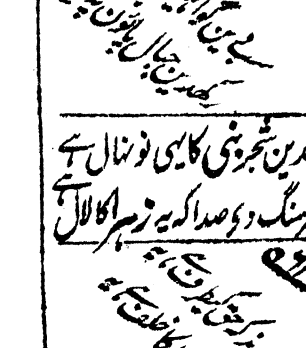
پانی علیؑ کے لال سے پیارا ہوا تجھے
ظالم ہمارا قتل گوارا ہوا تجھے

۶۰



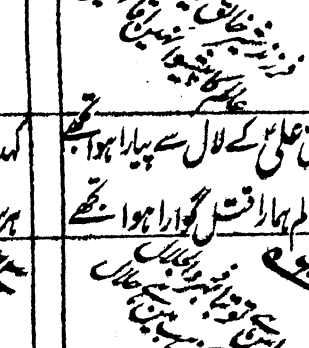
کہدین شجر نبی کا یہی نونہال ہے
ہر سنگ دے صدا کہ یہ زہرا کا لال ہے

۶۱



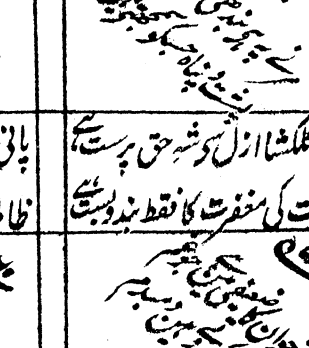
حیران ہے عقل وصف کرے کیا حسینؑ کا
تصویر ہے تمام سراپا حسینؑ کا

۶۲

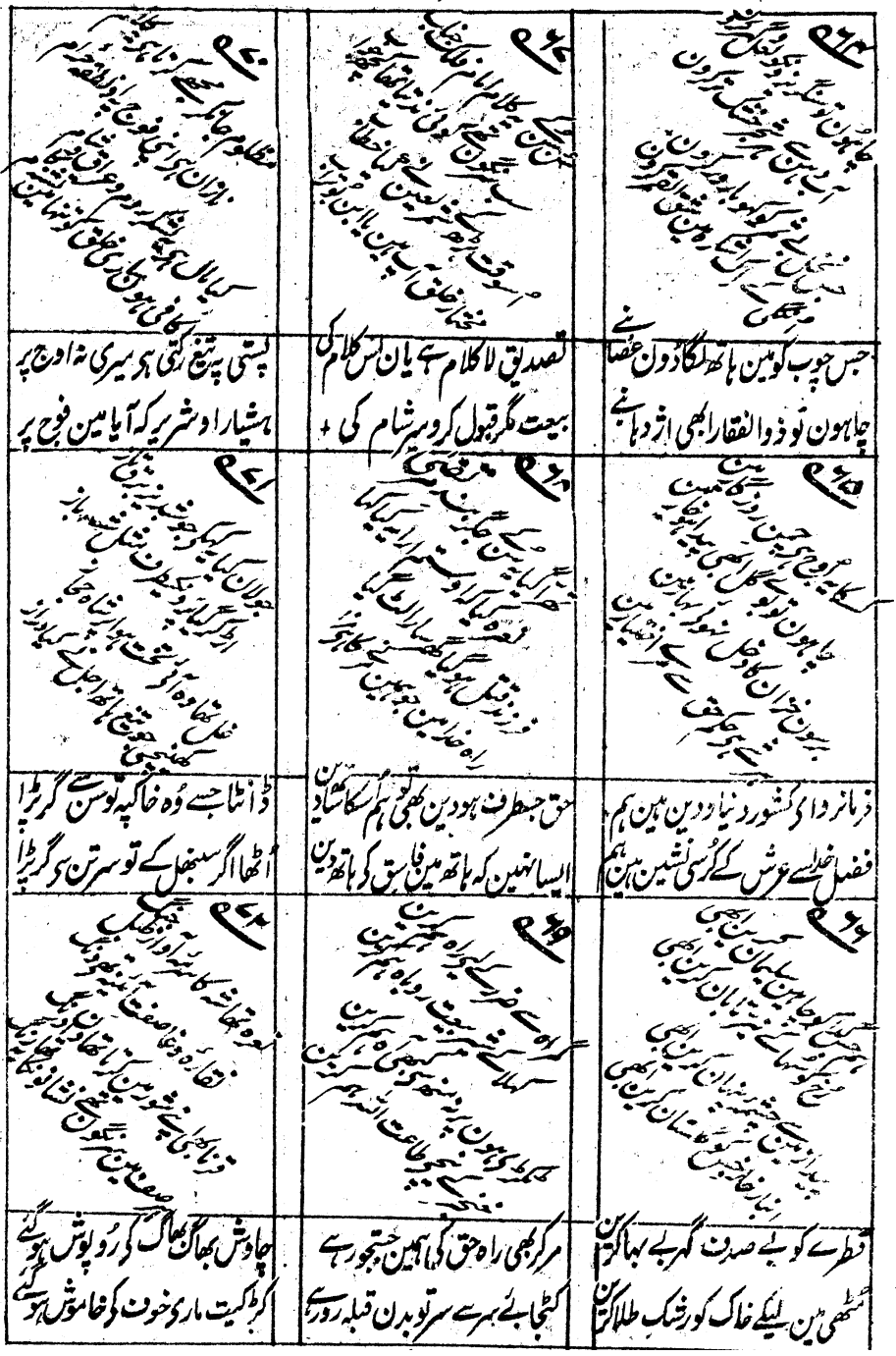


باعث ہو کون سا جو مجھے گھیرتا ہے تو
کیون دل پہ فاطمہ کے چھری پھیرتا ہے تو

۶۳



مانگو تو خضر لا کے نہ مجھے جام آب دین
باتون مین میر مردم آبی جواب دین



جس چوب کو مین ہاتھ لگا دون عصا بنے
چاہون تو ذوالفقار ابھی اژدہا بنے

تصدیق لا کلام ہے یان اس کلام کی
بیعت مگر قبول کرو سر شام کی +

پستی پہ تیغ کرتی ہی سیری نہ اوج پر
ہشیار اوشریر کہ آیا مین فوج پر

فرمانروای کشور دنیا و دین مین ہم
فضل خدا سے عرش کے کرسی نشین مین ہم

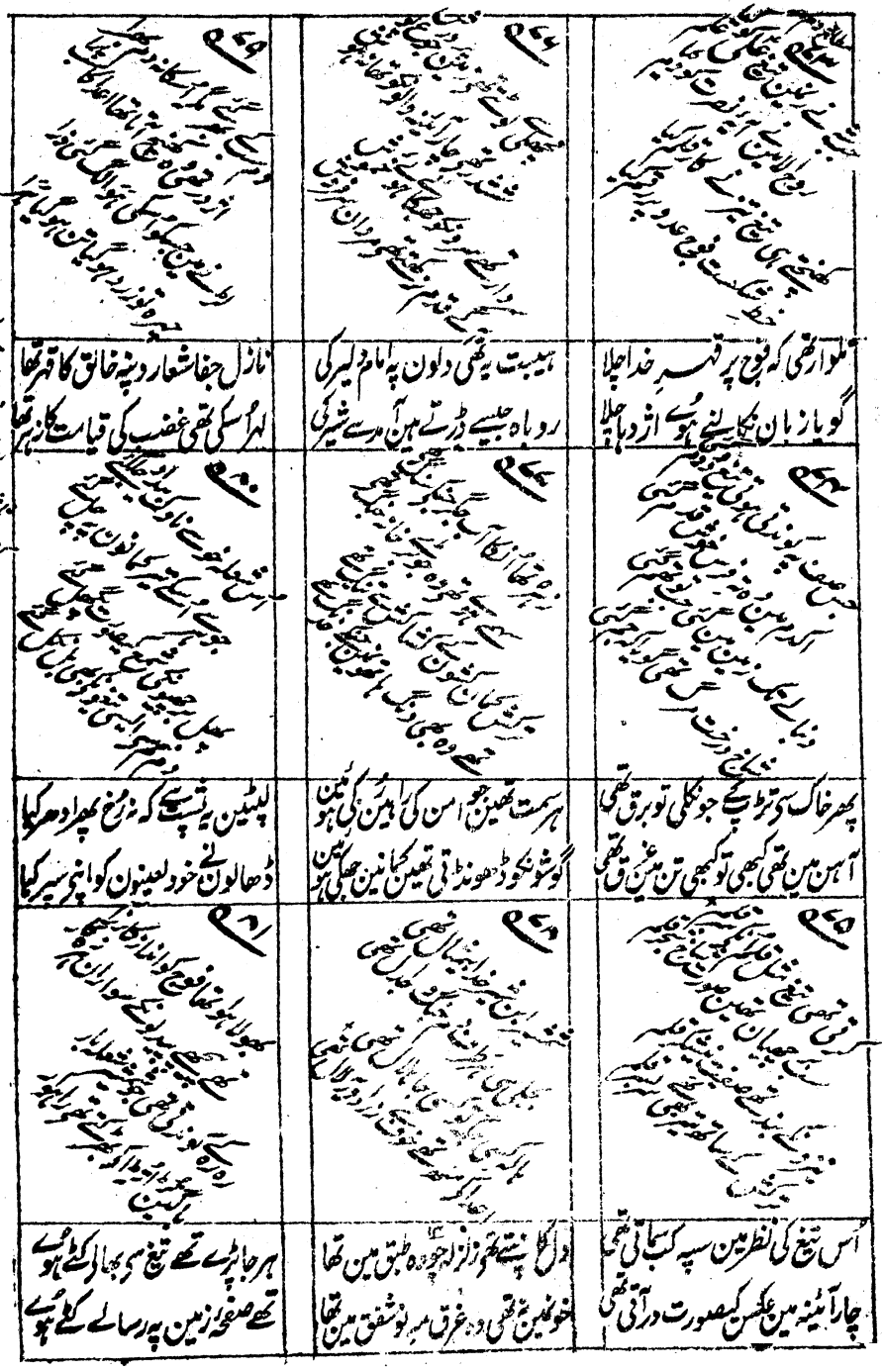
حق جسطرف ہو دین بھی تو ہم سکا ساتھ دین
ایسا نہین کہ ہاتھ مین فاسق کی ہاتھ دین

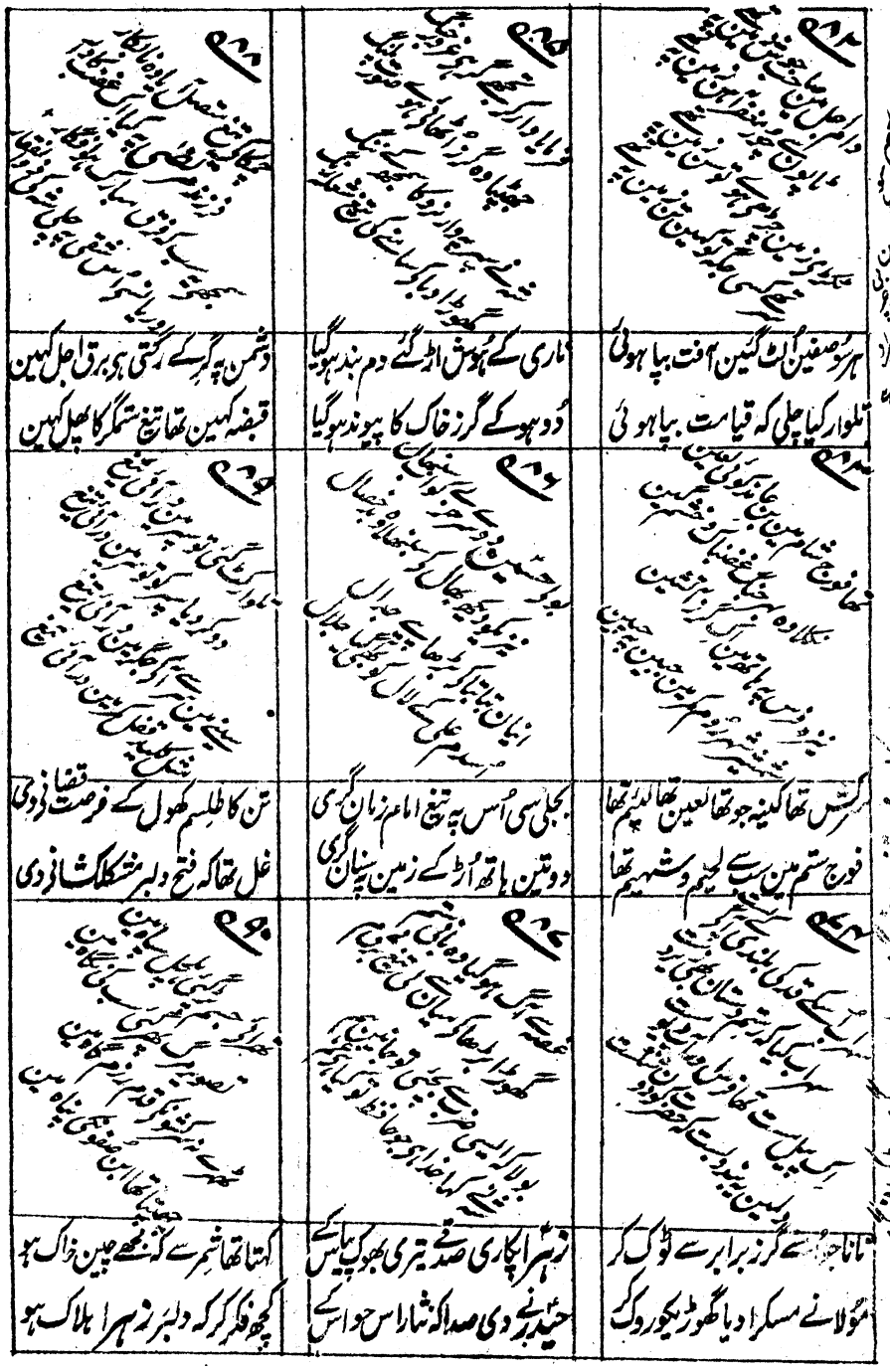
ڈانٹا جسے وہ خاکپہ توسن سے گر پڑا
اٹھا اگر سنبھل کے تو سر تن سے گر پڑا

قطرے کو بے صدف گہر بے بہا کرین
مٹھی مین لیکے خاک کو رشک طلا کرین

مر کر بھی راہ حق کی ہمین جستجو رہے
کٹجا بے سر سے سر تو بدن قبلہ رو رہے

چاوش بھاگ بھاگ کے رو پوش ہو گئے
کڑکیت ماری خوف کی خاموش ہو گئے





۸۲
دارا کہ جس کی تیغ سے تھرّاتے تھے زمین
ہاتھوں سے چھوٹ چھوٹ کے گرتے تھے زین پر
تھا کس کی تاب جو نظر اس پر جمائے
تلوار کیا چلی کہ قیامت بپا ہوئی

۸۳
ہر سو صفیں الٹ گئیں آفت بپا ہوئی
تلوار کیا چلی کہ قیامت بپا ہوئی

۸۴
ناری کے ہوش اڑ گئے دم بند ہو گیا
دُدھ ہو کے گرز خاک کا پیوند ہو گیا

۸۵
دشمن پہ گر کے گرتی ہے برق اجل کہیں
قبضہ کہیں تھا تیغ ستمگر کا پھل کہیں

۸۶
تھا نوف شام میں جو عجائب زمانہ تھا
فوج ستم میں سب سے لحیم و شہیم تھا

۸۷
بجلی سی اُس پہ تیغ امام زمان گری
دو تین ہاتھ اُڑ کے زمین پر سنان گری

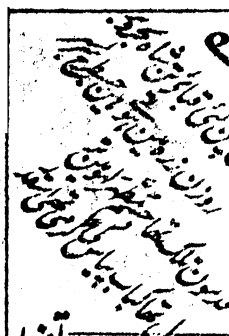
۸۸
تن کا طلسم کھول کے فرصت قضا نے دی
غل تھا کہ فتح و ظفر مشکلکشا نے دی

۸۹
تانا جو ٹوٹ کر گرز برابر سے ٹوک کر
مولا نے مسکرا دیا گھوڑے کو روک کر

۹۰
زہرا پکاری صدقے تیری بھوکپیاس کے
حیدر نے دی صدا کہ نثار اس حواس کے

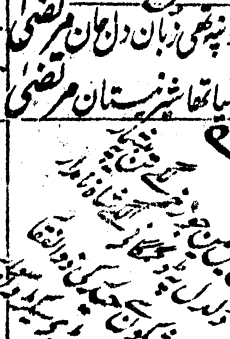
۹۱
کہتا تھا شمر سے کہ مجھے چین خاک ہو
کچھ فکر کر کہ دلبر زہرا ہلاک ہو

۹۱



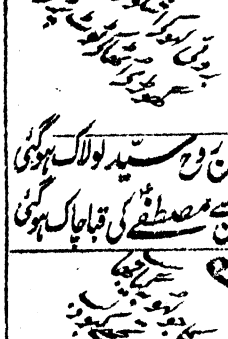
نرغہ کریں قوی تن و سر کش حسینؑ پر
تیغوں میں ہیں دلیر تو تیر و میں شیر ہیں
خالی ہوں ساری فوج کر ترکش حسینؑ پر
چار و نطرف کٹے ہوئے تیروں کے ڈھیر ہیں

۹۲



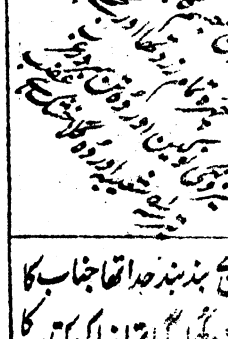
شاید پسند ہے تمہیں جینا حسینؑ کا
لشکر کا ابر چھا گیا زہرا کے ماہ پر
تیروں سے چھانتے نہیں سینا حسینؑ کا
تیروں کا مینھ برسنے لگا بے گناہ پر

۹۳



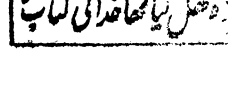
گوشہ نہیں چھپتے پھرتے ہیں زخمی کے پھیر کے
زخمی تمام بازوے پر نور ہو گئے
زخمی حسینؑ کو نہ کیا گھیر گھیر کے
تیروں سے استخوان بدن چور ہو گئے

۹۴



نرغہ کریں قوی تن و سر کش حسینؑ پر
تیغوں میں ہیں دلیر تو تیر و میں شیر ہیں
خالی ہوں ساری فوج کر ترکش حسینؑ پر
چار و نطرف کٹے ہوئے تیروں کے ڈھیر ہیں

۹۵



شاید پسند ہے تمہیں جینا حسینؑ کا
لشکر کا ابر چھا گیا زہرا کے ماہ پر
تیروں سے چھانتے نہیں سینا حسینؑ کا
تیروں کا مینھ برسنے لگا بے گناہ پر

۹۶

گوشہ نہیں چھپتے پھرتے ہیں زخمی کے پھیر کے
زخمی تمام بازوے پر نور ہو گئے
زخمی حسینؑ کو نہ کیا گھیر گھیر کے
تیروں سے استخوان بدن چور ہو گئے

۹۷

نرغہ کریں قوی تن و سر کش حسینؑ پر
تیغوں میں ہیں دلیر تو تیر و میں شیر ہیں
خالی ہوں ساری فوج کر ترکش حسینؑ پر
چار و نطرف کٹے ہوئے تیروں کے ڈھیر ہیں

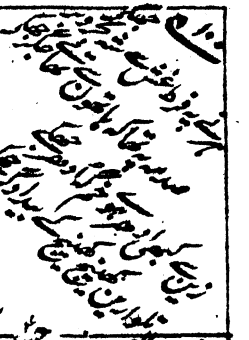
۹۸

شاید پسند ہے تمہیں جینا حسینؑ کا
لشکر کا ابر چھا گیا زہرا کے ماہ پر
تیروں سے چھانتے نہیں سینا حسینؑ کا
تیروں کا مینھ برسنے لگا بے گناہ پر

۹۹

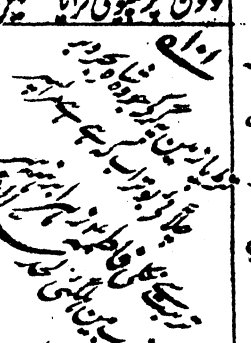
گوشہ نہیں چھپتے پھرتے ہیں زخمی کے پھیر کے
زخمی تمام بازوے پر نور ہو گئے
زخمی حسینؑ کو نہ کیا گھیر گھیر کے
تیروں سے استخوان بدن چور ہو گئے

۱۰۰



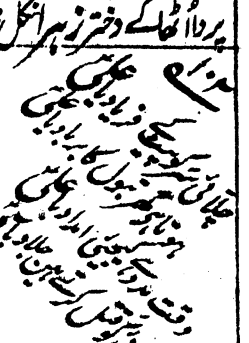
عشق میں ستمگروں نے جو پایا حسینؑ کو
نوکوں سے پر چھیدوں کی گرایا حسینؑ کو

۱۰۱



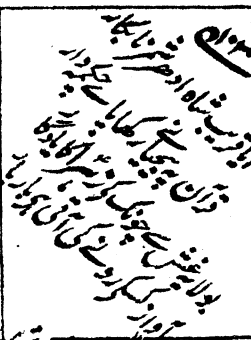
بھائی کے غم سے دل کو بہن کے نہ کل پڑی
پردا اُٹھا کے دختر زہرا نکل پڑی

۱۰۲



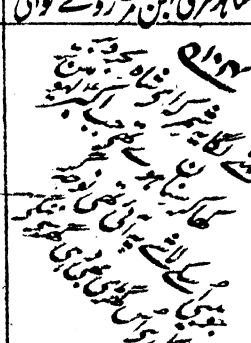
آکر ہٹاؤ ظالموں کو ذوالفقار سے
بابا خدا کے واسطے نکلو مزار سے

۱۰۳



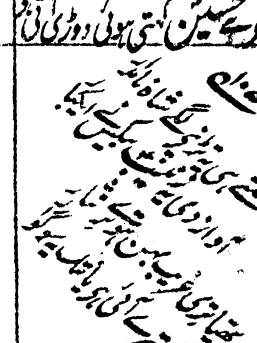
اُس دم غم و الم نے گھٹا دل پہ چھائی ہے
شاہ مری بہن مرے رونے کو آئی ہے

۱۰۴



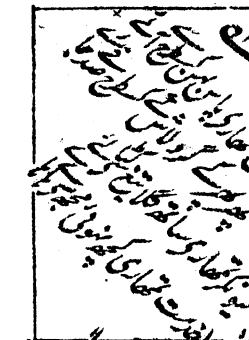
آواز اُسکی روتے ہی گردوں پہ جاتی ہے
ہے ہے حسینؑ کہتی ہوئی دوڑی آتی ہے

۱۰۵



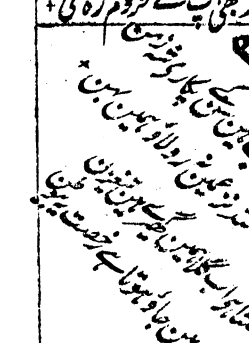
ہٹتا نہیں ہے شام کا لشکر مرے کیا کرتے
نیزوں سے روکتے ہیں ستمگر مرے کیا کرتے

۱۰۶



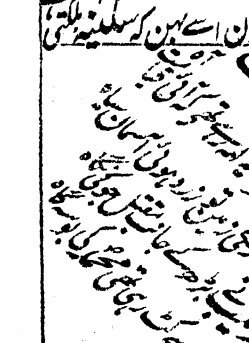
سب گھر پہ بیکس و مغموم رہ گئی
دیدار سے بھی آپ کے محروم رہ گئی

۱۰۷



پردے سے منہ نکالا ہوئے رن کو تکتی ہے
تھامو نہ اسے بہن کہ سکینہ بلکتی ہے

۱۰۸



ناناکو دمبدم شہ دیں یاد کرتے تھے
محبوب ذوالجلال سے فریاد کرتے تھے

۱۰۹

فرمایا نبی کا احمد مختار دیکھیے
مولا حجاب شرم سے ہیں زار دیکھیے

ناناہمارا آخری دیدار دیکھیے
بیوی بچاریوں پہ خدا رحم فرمائے

کیا ہے کہ آپ مرقد انور میں سوئیے
ہم تین دن کے تشنہ دہن فوج ہو نہ ہے

۱۱۰

آتی صدا نبی کی ہے سر کو جھکائے ہیں
حاضر ہوئے ہیں نور دیدہ ساتھ لائے ہیں

زہرا کے لاڈلے نہیں بھائی نہ جائے ہیں
بیٹے بچے ہیں اور کہ باپ اسکے حسین ہیں

پُرسا تو الملک مجھے دینے کو آئی ہیں
جنت سے انبیا ترے لینے کو آئی ہیں

۱۱۱

خاتون جنت سے یہ سردار نے کہا
ان کو تو دور ہی سے بٹھایا نہیں گیا

پہنچے کہ مر رہا بھی بچھایا نہیں گیا
چھپکے رہو ہوئی لو ہوا میں کھجور کی

ماتم تمہارے لاشہ پہ برپا کرونگی میں
پیٹونگی خاک اڑاؤنگی تڑپا کرونگی میں

۱۱۲

کس منھ سے جائیں گے شہ دیں کے سامنے
بیکار کر دیا کہ سکینہ ہوئی یتیم

یوں قتل ناشاد کو جو خاص عام ہے
جھکڑ رہی حسین کی بیکس بہو یتیم

اکسیر ہے حسین کی دار الشفا کی خاک
خالق تجھے نصیب کرے کربلا کی خاک

۱۱۳

غلاف مزار انور میں لپٹے ہوئے ہیں
کہ عبا اشتر و عنبر میں بسائے ہیں

سجی تو بار کر اے کہ نعش جلیل آئے
مستی تو اب جوان ہمیں ہو ہوئے ہیں

سر زیر بار ہے کہ نہ ہو کیوں خمیدہ قد
سر پر ہے آج بوجھ وہ جو تاج پر نہ تھا

پر ساتر الملک مجھے دینے کو آئی ہیں
جنت سے انبیا ترے لینے کو آئی ہیں

پیدا کئی رگوں سے یہ اسدم صدا ہوئی
شکر خدا کہ نام سے امت رہا ہوئی

کیا ہے کہ آپ مرقد انور میں سوئیے
ہم تین دن کے تشنہ دہن فوج ہو نہ ہے

اکسیر ہے حسین کی دار الشفا کی خاک
خالق تجھے نصیب کرے کربلا کی خاک

۱ بگولہ طاق کا ہر قوس حلقہ باندھے ہیں
فلک پر کہکشاں تاروں کی ہے یا کہکشاں پر ہیں

۲ نظر کر یک بہ یک وہ نرگس فتاں بہ غربت میں بھی نہ چھوڑا
وہ نیم خوابی وہ نیم مستی وہ نیم چشمی غضب کیا ہے

۳ بری ہے آرسی کو دست سیمیں میں بہ عالم
غبار آلودہ ہے کس کا کہ یوں پیش نظر ہے

۴ نجف ہے کعبہ و بت خانہ جنات عدن ہے
علی جانان دو عالم ہے کہ اختلاف ہم ہیں

۵ اسی کی بات سے بھڑکے ہے سب کا عالم کو
اسی کی بات سے ٹھہرے ہے سب کا عالم کو

۶ بجز گفتہ ہیں پھر کر خوش آئے کر دلکش
سنجھا سادہ لوحی کو حضرت تو دی عالی صلہ

۷ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۸ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۹ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۱۰ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۱۱ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۱۲ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۱۳ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۱۴ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۱۵ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۱۶ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۱۷ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۱۸ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۱۹ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۲۰ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۲۱ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۲۲ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۲۳ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۲۴ پڑھے جو آکر حضرت تو دی عالی صلہ
بیان سادہ لوحی کو ہیں ہم

۱

۲

۳

۴

۵

۶

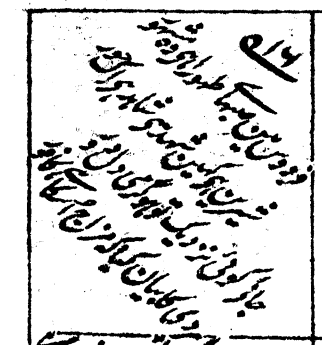
۷

۸

۹

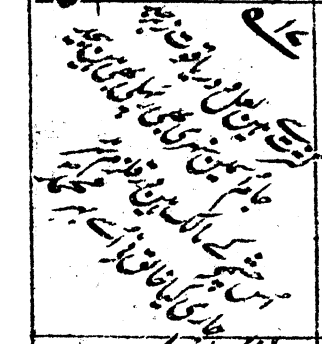
۱۰

۱۰



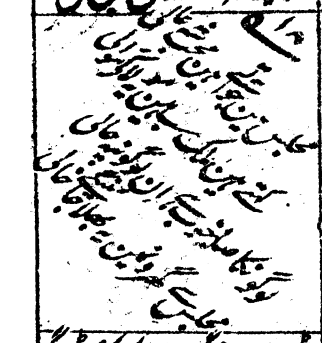
ہین اور فقط سبطِ رسول عربی کی
ہے یہ برکت نام حسین ابن علی کی

۱۱



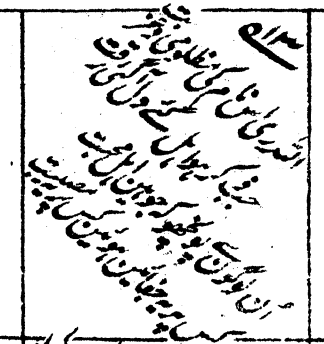
جو اس پہ مرے زندہ جاوید وہی ہے
نقش اسکا ہو جس قلب پہ خورشید وہی ہے

۱۲



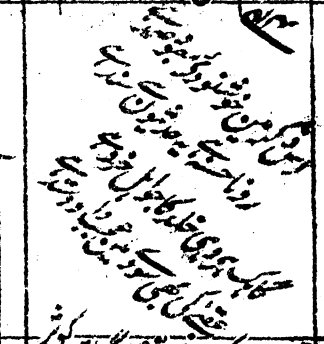
صد پارہ ہو ماتم مین شہِ جن و بشر کے
کیا دور ہے ٹکڑی جو نکل آئین جگر کے

۱۳



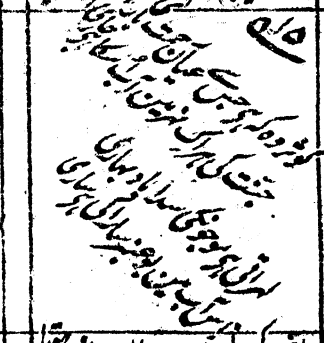
صابر رہے اس ظلم پہ یہ کام ہے کسکا
مظلوم حسینؑ ابن کے سوا نام ہے کسکا

۱۴



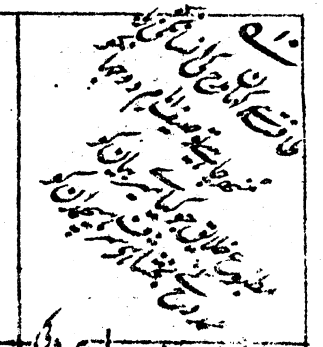
قطرے کے عوض تشنہ جگر لیتے ہین کوثر
دیتے ہین ادھر اشک اُدھر لیتے ہین کوثر

۱۵



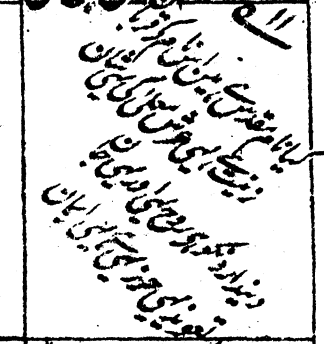
راغب کسی نعمت پہ دل صلا نہین ہوتا
جسنے وہ پیا پھر کبھی پیاسا نہین ہوتا

۱۶



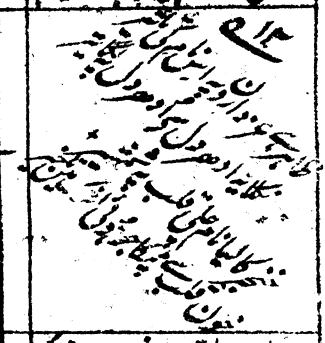
پیاسے نہ ہوگے جو تمھین عشق ولی ہے
ای بادہ کشو ساقیٔ گلفام علی ہے

۱۷



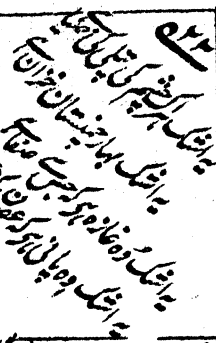
یان آنکے لیے جو کہ سعید ازلی ہین
باقی ہین عزادار حسینؑ ابن علی ہین

۱۸



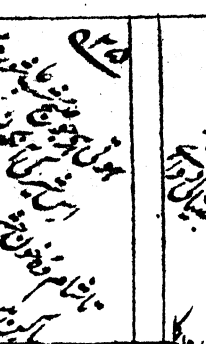
بیٹھے ہین جو غمگین تو بکا کر کر اُٹھینگے
رومالون سے اب موتیون کو بھر کے اُٹھینگے

۲۱



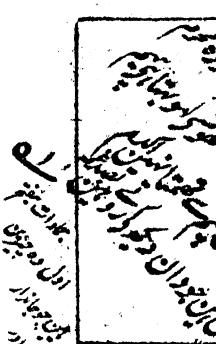
ہر فصل مین یان نفع ہی نقصان نہین ہے
حاصل ہے جو اسکا چمن خلد برین ہے

۲۲



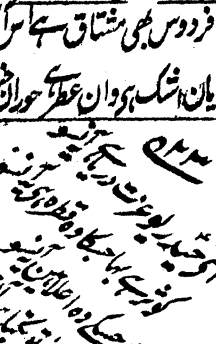
ہے مملکت روم جو سلطان کے عمل مین
پتھر کا ہی اکثیر وہان شعب جبل مین

۲۳



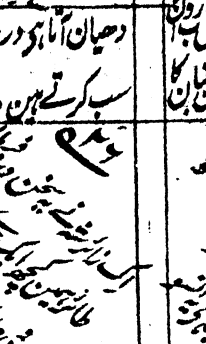
جنات ہین حورین ہین ملائک ہین بشر ہین
پشیر کے ماتم مین یہ سب خاک بسر ہین

۲۴



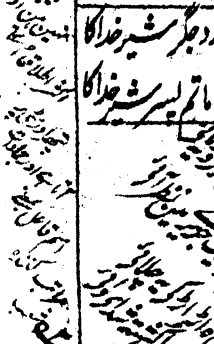
گر ہوگی تو مشکی مین تری ہوگی اسی سے
عنصے کی جو ہے کشت ہری ہوگی اسی سے

۲۵



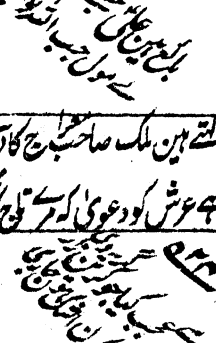
ہے عرش کو دعوی کہ مرے تاج کا در ہے
کہتے ہین ملک صاحب معراج کا در ہے

۲۶



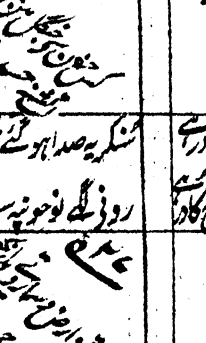
سنکر یہ صدا ہو گئے ٹکڑے جگرون کے
رونے لگے نوحہ یہ سب ان جانورون کے

۲۷



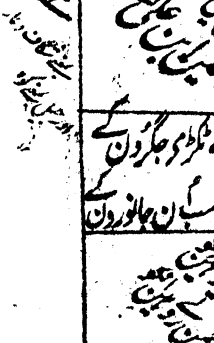
ہوتی ہین غنی عشق امام ازلی مین
کیا فیض ہے دربار حسین ابن علی مین

۲۸



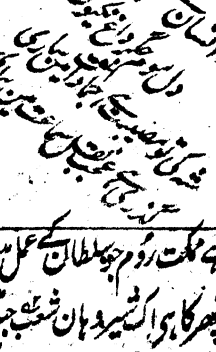
فردوس بھی مشتاق ہے اس آب رون کا
یان اشک ہی وان عطر ہے حوران جنان کا

۲۹



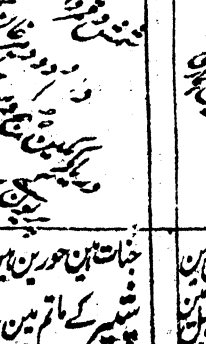
دھیان آتا ہی درد جگر شیر خدا کا
سب کرتے ہین ماتم پسر شیر خدا کا

۳۰



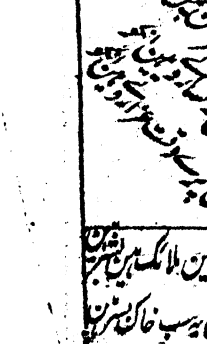
گر ہوگی تو مشکی مین تری ہوگی اسی سے
عنصے کی جو ہے کشت ہری ہوگی اسی سے

۳۱



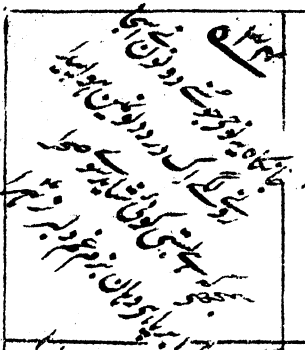
ہے عرش کو دعوی کہ مرے تاج کا در ہے
کہتے ہین ملک صاحب معراج کا در ہے

۳۲



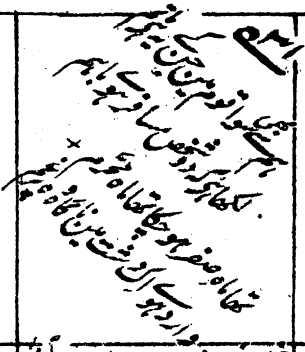
سنکر یہ صدا ہو گئے ٹکڑے جگرون کے
رونے لگے نوحہ یہ سب ان جانورون کے

۳۰



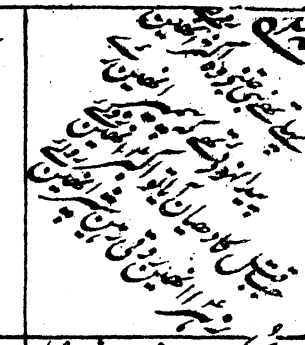
پیدا ہوئے جب اور فزون غم ہوا انکا
دنیا مین اُسی روز سے ماتم ہوا انکا

۳۱



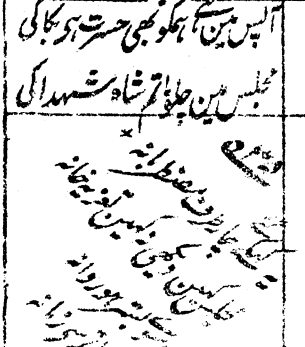
شام شب غربت جو بیابان مین آئی
اُس دشت سے ماتم کی صدا کانمین آئی

۳۲



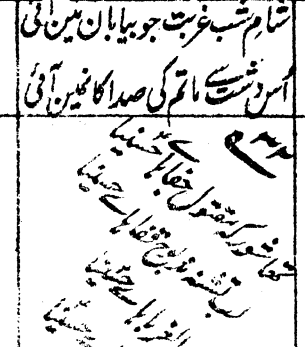
آلیس مین سب ہمکو بھی حسرت ہی بکا کی
مجلس مین چلو تم شاہ شہدا کی

۳۳



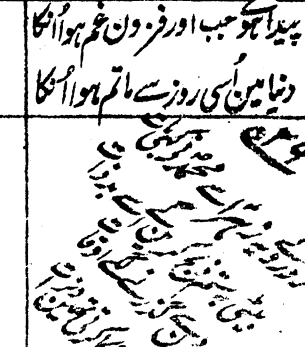
کرنے کو سب اشکو نسی بھگو دیتے بقیع
جب دفن تھی تم ماں آپ بھی رو دیتے بقیع

۳۴



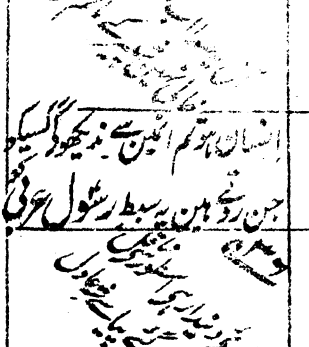
ہے ہے یہ تم جان یہ عیسی نفسونکی
ہے ہے وہ ترا جسم وہ ہاتھ مین فرسونکی

۳۵



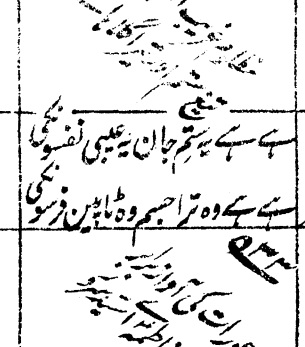
انسان ہو تم انکین ہے نہ دیکھو گی کسیکو
جن روتے ہین یہ سبط رسول عربی کو

۳۶



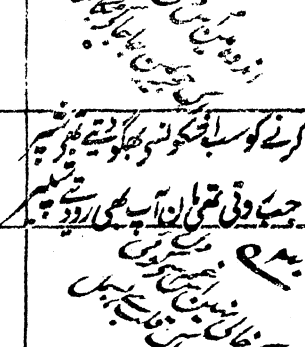
یہ اشک کسی آنکھ سے رکتے نہین دیکھا
کس سینے کو اس آگ سے پھٹتے نہین دیکھا

۳۷

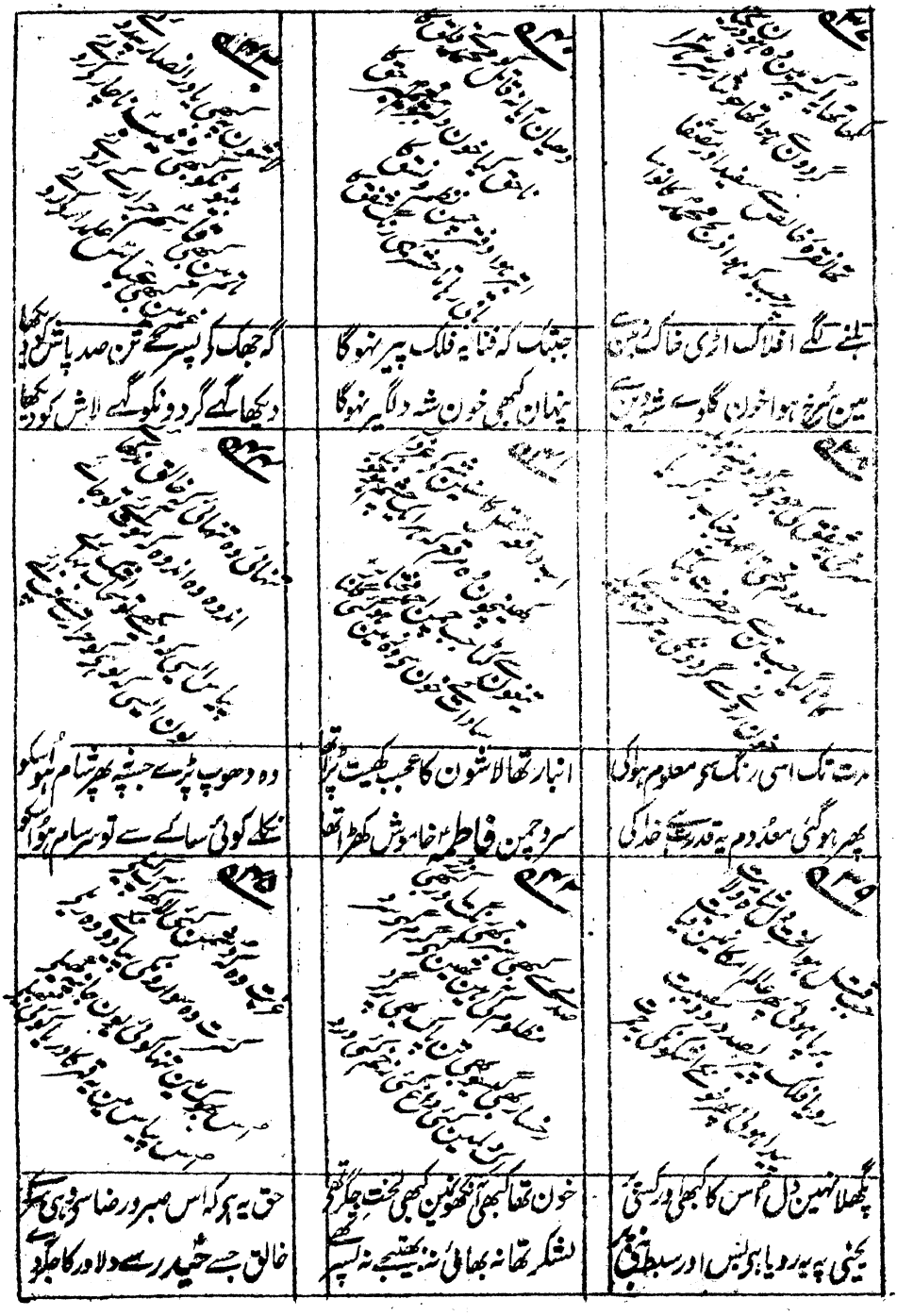


گھر جل گیا یہ آگ لگی دار محن مین
فریاد کہ زینب کے بندھے ہاتھ رسن مین

۳۸



حیرت ہوئی ظاہر رخ درویش غنی سے
وہ سبز زیادہ تھا عقیق یمنی سے



۴۹

خنجر وہ ستم کے ہیں صفِ قومِ عدو میں
ہیں جو دم معرکہ مچھلی سے لہو میں

۵۰

آفت کی گھٹا ہے کہ بڑھی آتی ہیں فوجیں
تلوار لیے ہاتھ میں چڑھی آتی ہیں فوجیں

۵۱

مولا کی غریبی پہ فدا ہوتی ہے فضہ
پردیس نکالے ہوئے پھرتی ہے فضہ

۵۲

دُوری مجھے قدسوں کی بہت شاق ہے بھائی
مظلوم بہن آپکی مشتاق ہے بھائی

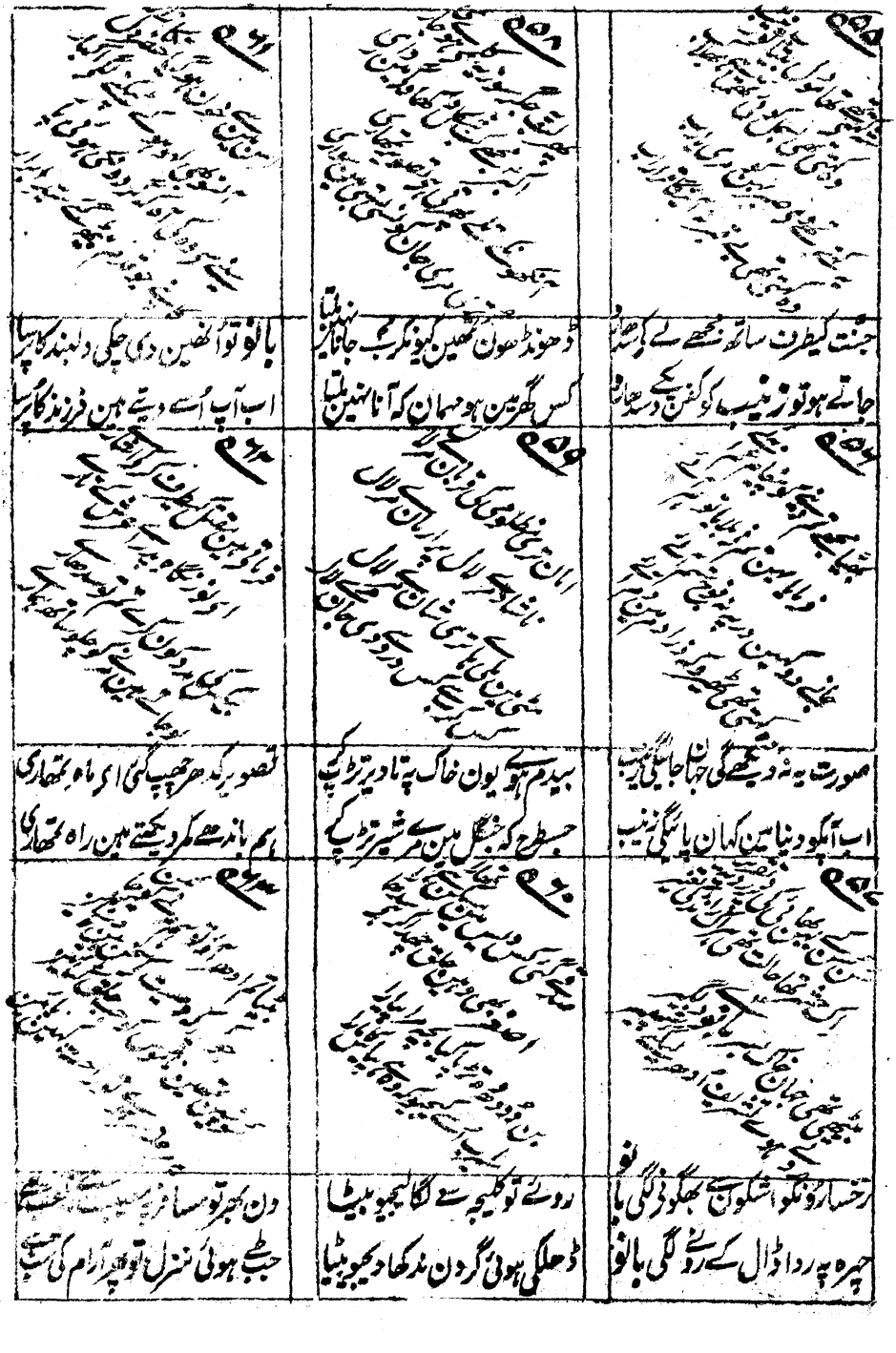
۵۳

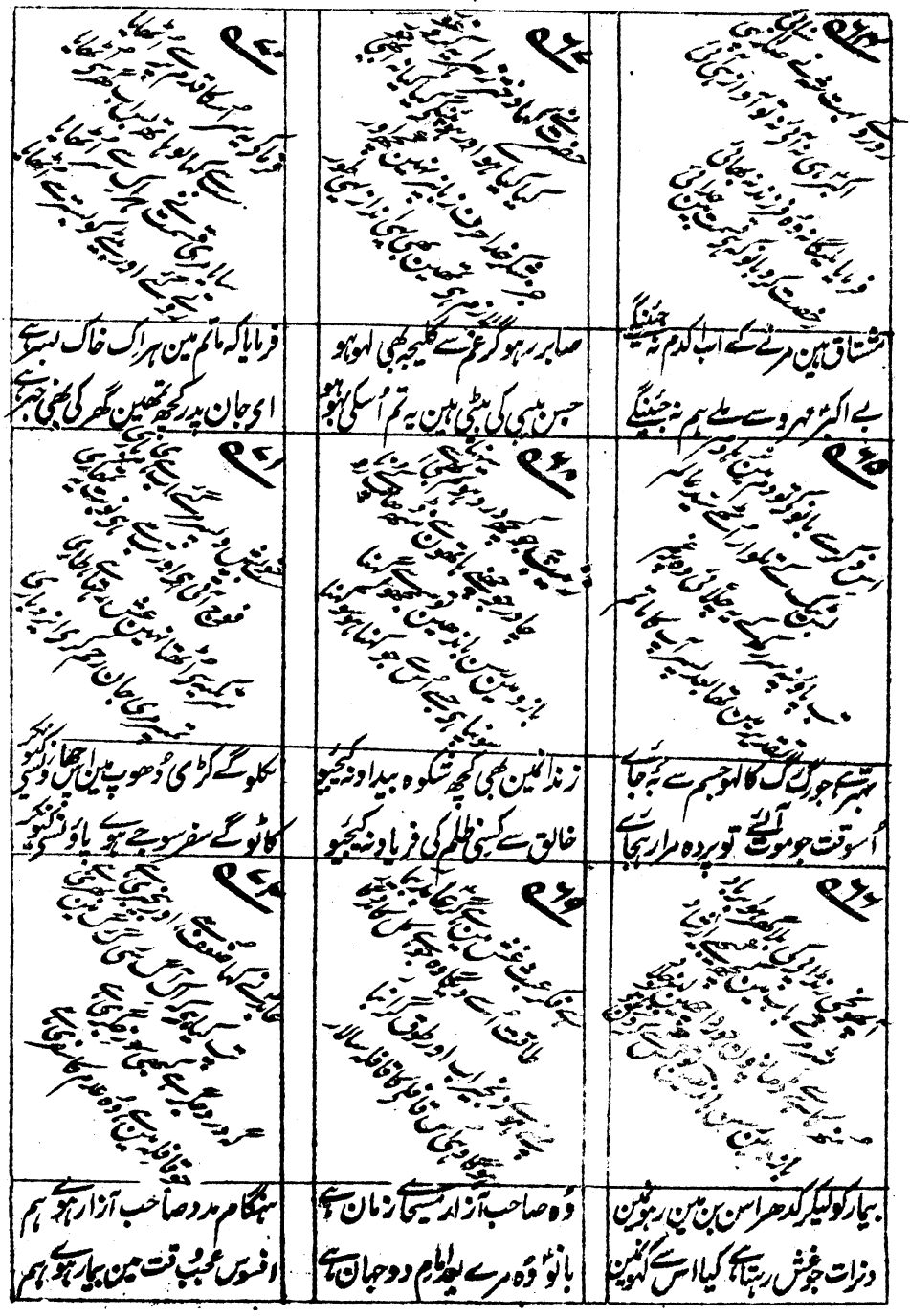
جوش آگیا رونے کا جگر رہ گئے چھل
دو ابر تھے گویا کہ برسنے لگے بادل

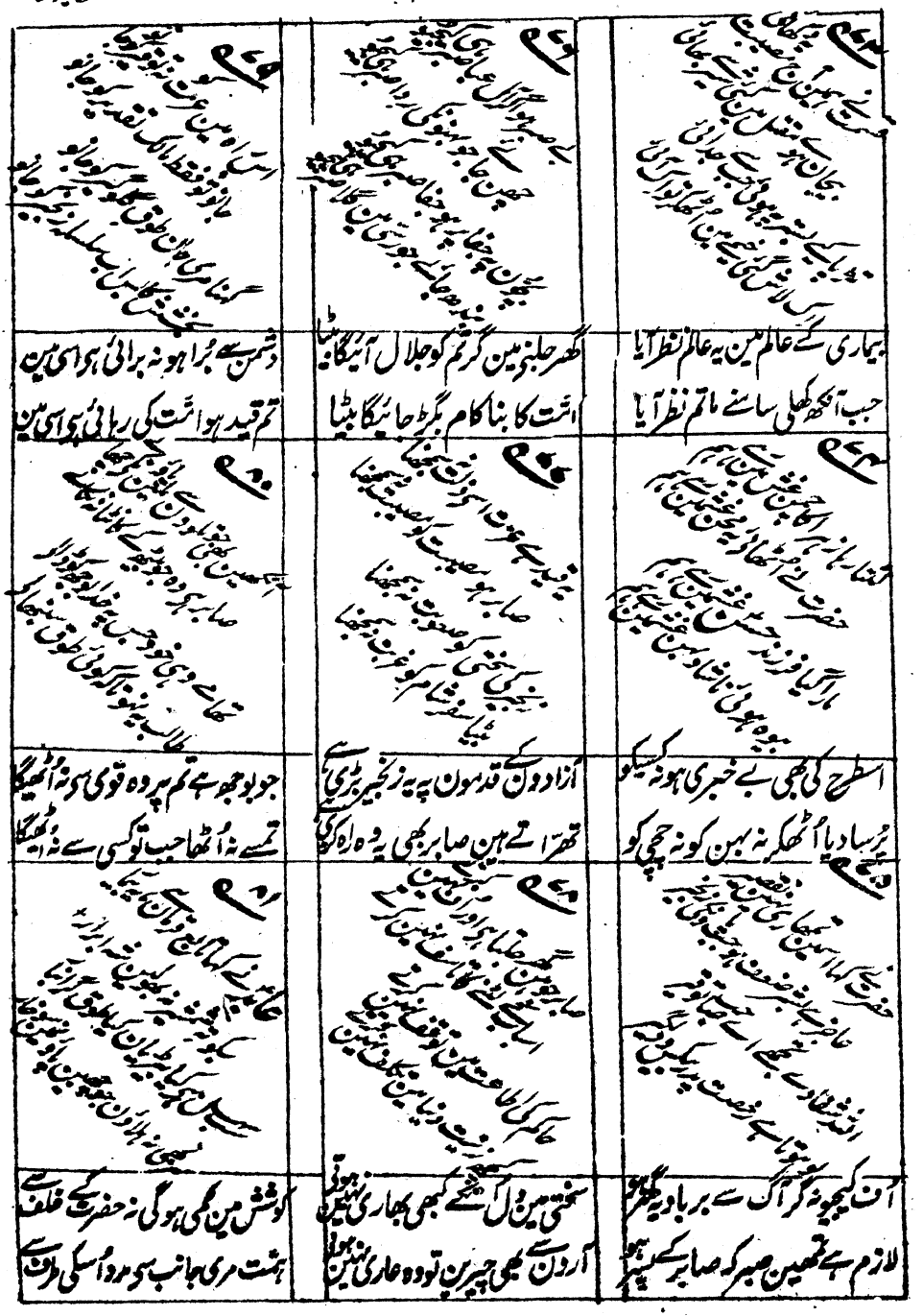
۵۴

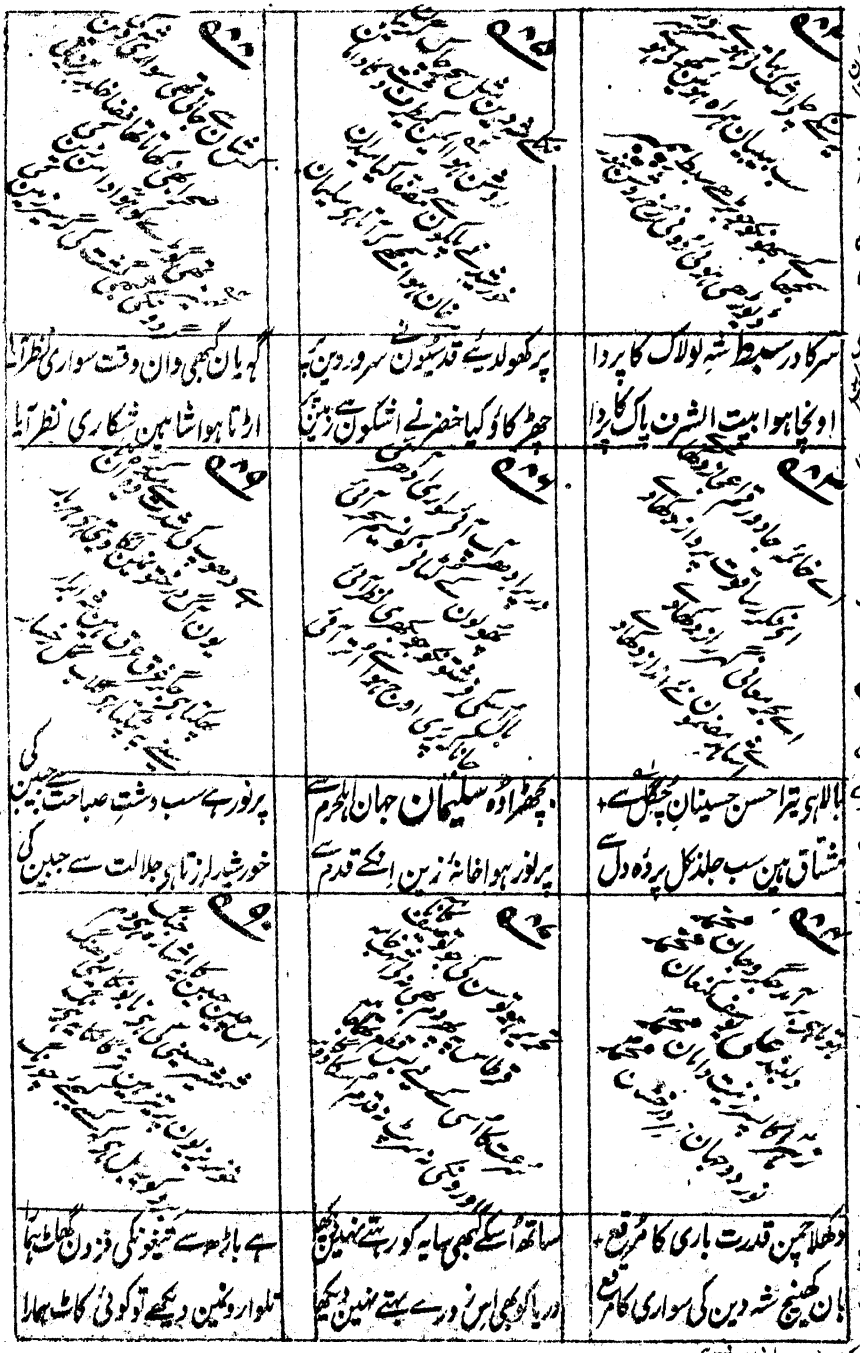
یہ کہتے تھے ہو ہو ن حبدا بنتِ علی سے
وہ کہتی تھی ہیں آج بچھڑتی ہو ن علی سے

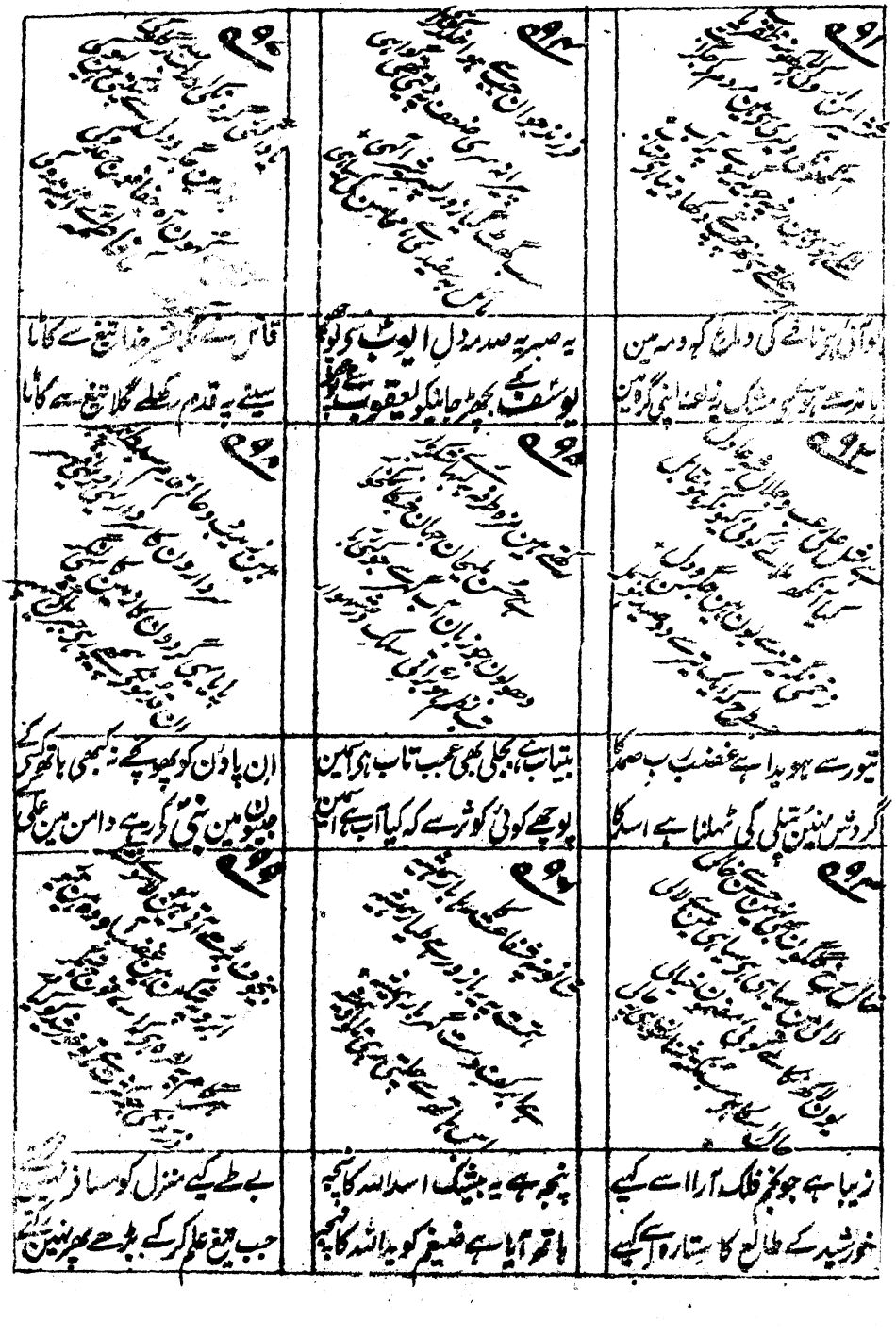
نہ میدان سے آئے تھے نہ زینب کی قسم کی



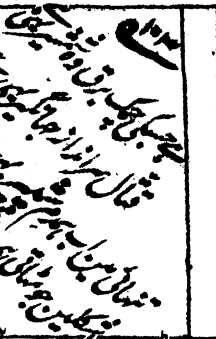








۱۰۱



ہم وہ ہین کہ جب کھیت مین گرتے ہین تو ہل کر
تینون کو چبا جاتے ہین دانتون سے کچل کر

۱۰۲

اُلٹا ورق اِک آن مین صفین دِ جَل کا
جب آئی قلم پھر گیا چہرہ پہ اجل کا

۱۰۳

روگانہ گیا شیر الٰہی کے بسر کو +
تلوار دیکھ منھ پھر گئے دم بھر مین اِدھر کو

۱۰۴

اِس ظلم کی اکدم مین سزا دیتا ہون تمکو
جلوہ حق و باطل کا دکھا دیتا ہون تمکو

۱۰۵

تلوارین لیے گھاٹ کی پہرے نظر آئے
اڑتے ہوئے علمون کے پہرے نظر آئے

۱۰۶

غصّے مین جسے کھا گئی لب چاٹ کے اُٹھی
دم لیکے لہو ہی کے گلا کاٹ کے اُٹھی

۱۰۷

یہ تیغ بلا نوش ہے کھا جائے گی تمکو
خیبر کی خبر ذر مین آ جائے گی تمکو

۱۰۸

فرق اگیا ٹھنے سے سمندون کی تگو مین
ہر تن کا لہو چھپنے لگا ڈر کر رگو مین

۱۰۹

دوزخ کیطرف بھاگتی تھی روح نکلکے
سرکش کوئی بچتا ہی طمانچے سے اجل کے

۱۰۹

گرمی سے لہو تن کا جلا دیتی تھی شمشیر
کیا دم تھا کہ لوہے کو گلا دیتی تھی شمشیر

۱۱۰

کس غول مین شمسیر جہانسوز نہین تھی
جس کھیت مین تو سن تھا نہ بجلی بھی نہ تھی

۱۱۱

چہرہ پہ تہمتن بھی پسر لے نہین سکتا
لاکھون مین جواب اُسکا کوئی دے نہین سکتا

۱۱۲

اُسکی صفتین قاف سے تا قاف ہوئی ہین
صفین کی دم بھر مین صفین صاف ہوئی ہین

۱۱۳

ڈوبا وہ مسافر جو قرین گھاٹ کے اُترا
ویانی وہ کہ اُترا تو گلا کاٹ کے اُترا

۱۱۴

یون کہتا ہے جوہر کہ مین شمشیر خدا کا
یا ہاتھ ہے شبیر کا یا شیر خدا کا

۱۱۵

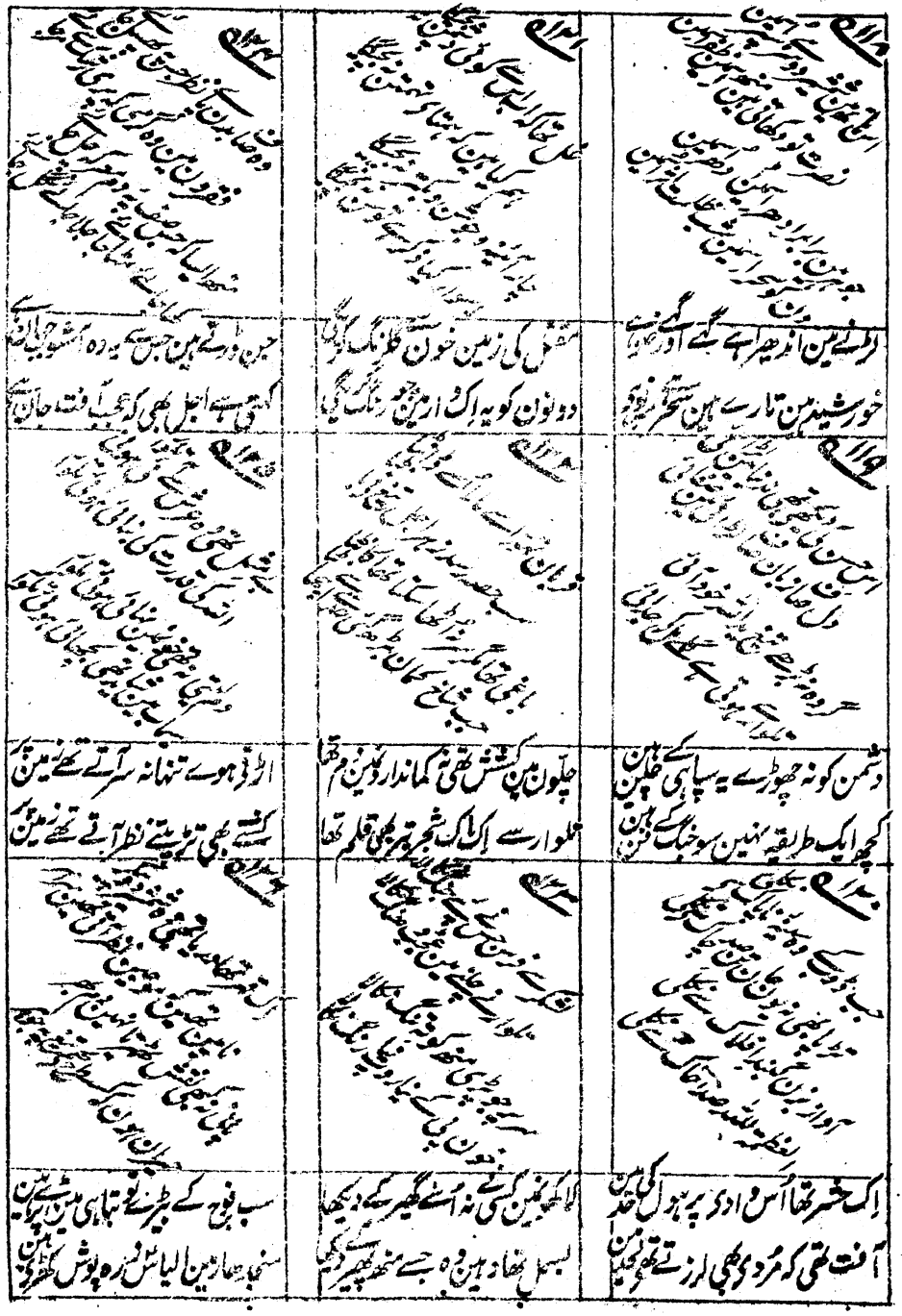
تلی کو ظفر یاب ہر اک باب مین دیکھا
پلکون نے جھپکنا نہ کبھی خواب مین دیکھا

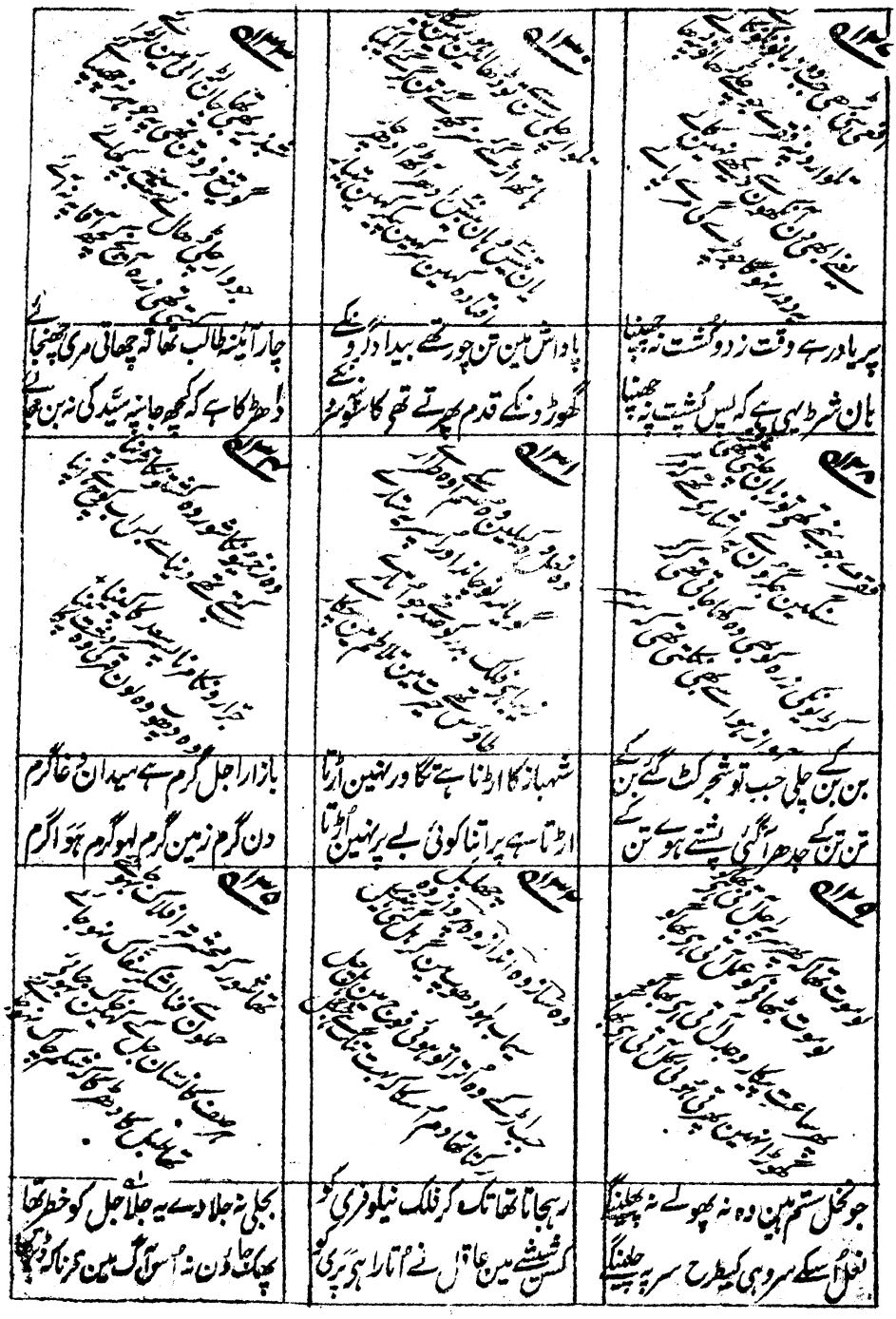
۱۱۶

بازو کی ضیا مہر کے تنویر سے پوچھو
اُس ہاتھ کے جوہر اُسی شمشیر سے پوچھو

۱۱۷

سید ہین بہادر ہین ولی ابن ولی ہین
رحمت مین محمدؐ ہین شجاعت مین علیؑ ہین





۱۲۸
سپر یا در ہے وقت زد و گشت نہ چھینا
ہان شرط یہی ہے کہ پس پشت نہ چھینا

۱۲۹
پاداش مین تن چور تھے بیداد گرو نکے
گھوڑو نکے قدم پھرتے تھے کاسنو نکے

۱۳۰
چارا ئینہ طالب تھا تہ چھاتی مری چھنجا ئے
ڈھڑکا ہے کہ کچھ جا نہ سپید کی نہ بن جا ئے

۱۳۱
بن بن کے چلی جب تو شجر کٹ گئے بن کے
تن تن کے جدھر آگئی پشتے ہوے تن کے

۱۳۲
شہباز کا اڑنا ہے تگاور نہین اڑتا
اڑتا ہے پر اتنا کوئی بے پر نہین اڑتا

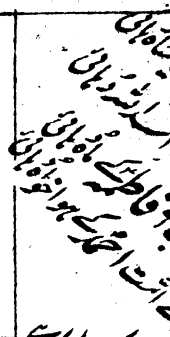
۱۳۳
بازار اجل گرم ہے میدان وغا گرم
دن گرم زمین گرم لہو گرم ہوا گرم

۱۳۴
جو نخل ستم مین وہ نہ پھولے نہ پھلینگے
نعل اُسکے سروہی کیطرح سر پہ چلینگے

۱۳۵
رہجاتا تھا تک کر فلک نیلوفری کو
کس شیشے مین عاقل نے اُتارا ہے پری کو

۱۳۶
بجلی نہ جلا دے یہ جلا جل کو خطر تھا
پھک جا ؤن نہ اُس آگ مین مرنا کہ ڈر تھا

۱۳۶



جھپکی نہ پلک ان کہ یہ پتلی میں رہائی
نکلی ہوئی آنکھ اُسکی سنان پر نظر آئی

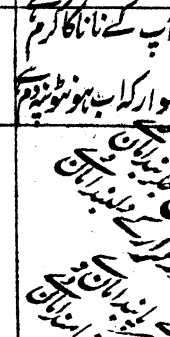
۱۳۷

مشہور جہان آپ کے نانا کا کرم ہے
بس رو کیے تلوار کہ اب ہو نہ ٹوپنے دم ہے

۱۳۸

دریا کیطرف پیاس میں آنے نہیں دیتے
قیدی نہیں اور پھر مجھے جانے نہیں دیتے

۱۳۹



زور اسد حق کا تکان شہ دین میں
ٹپکا جسے وہ گر پڑا گرتے ہی زمین میں

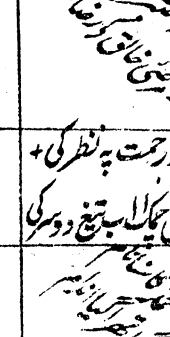
۱۴۰

جیتے نہ بچینگے جو رحمت پہ نظر کی +
دیکھی نہیں جاتی چمک اب تیغ دوسر کی

۱۴۱

تربت نہ ملی روضہ شاہ مدنی میں
لکھی تھی مری موت غریب الوطنی میں

۱۴۲



نامی جو دلاور تھے جگر ہل گئے اُنکے
سب خاک میں اقبال و حشم مل گئے اُنکے

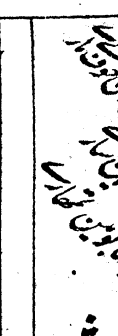
۱۴۳

رُو کے مجھے کیا منہ پسر سعد بخس کا
جد کس کا ہے یہ واسطہ تم دیتے ہو جسکا

۱۴۴

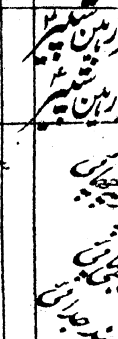
کھویا ہی تمھیں دین سے دنیا طلبی نے
کاٹو اُسے جس حلق کو چوما ہے نبی نے

۱۴۵



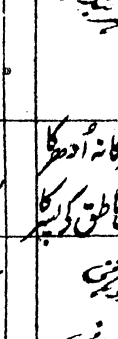
سیکس خون کو اڑا ستم و جبر کرونگا
جو منھ سے کہا بس وہ کہا صبر کرونگا

۱۴۶



اب خوف ہے نہ زیست سے بیزار ہین شبیر
لڑنے کو نہین صادق الاقرار ہین شبیر

۱۴۷



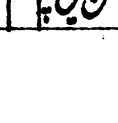
نرغے سے یہ مظلوم نکلنے نہین پاتا
بچہ مرا گھوڑے پہ سنبھلنے نہین پاتا

۱۴۸



اب شام کو زہرا و پیمبر سے ملونگا
شادی ہے کہ مرکر علی اکبر سے ملونگا

۱۴۹



قابو مین رہا ہاتھ نہ ادھر کا نہ اُدھر کا
پرزے ہوا تن مصحف ناطق کے پسر کا

۱۵۰

یہ ظلم و ستم دوش محمد کے مکین پر
کیا منھ سے نکالون کہ اگر عرش زمین پر

۱۵۱

شتاق شہادت ہوے لشکر کو بھگا کر
خود جھک گئے تلوار کو ہرنے پہ جھکا کر

۱۵۲

گردن پہ کئی زخم کئی تیر جبین پر
سر تھا کبھی سینہ پہ کبھی دامن زین پر

۱۵۳

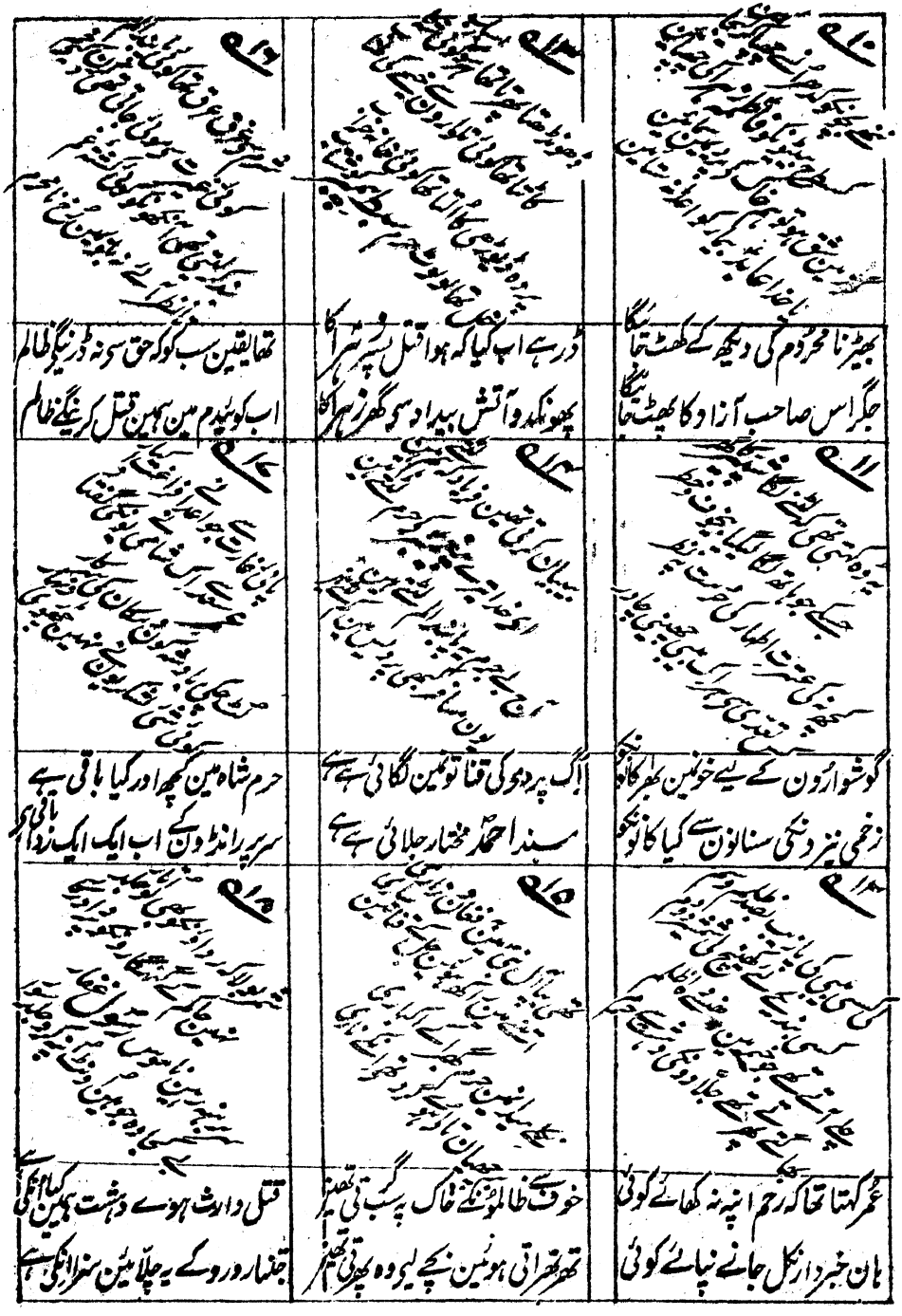
کیون پینے والون کو کمون کسکی زبان سے
شبیر ترستے گئے پانی کو جہان سے

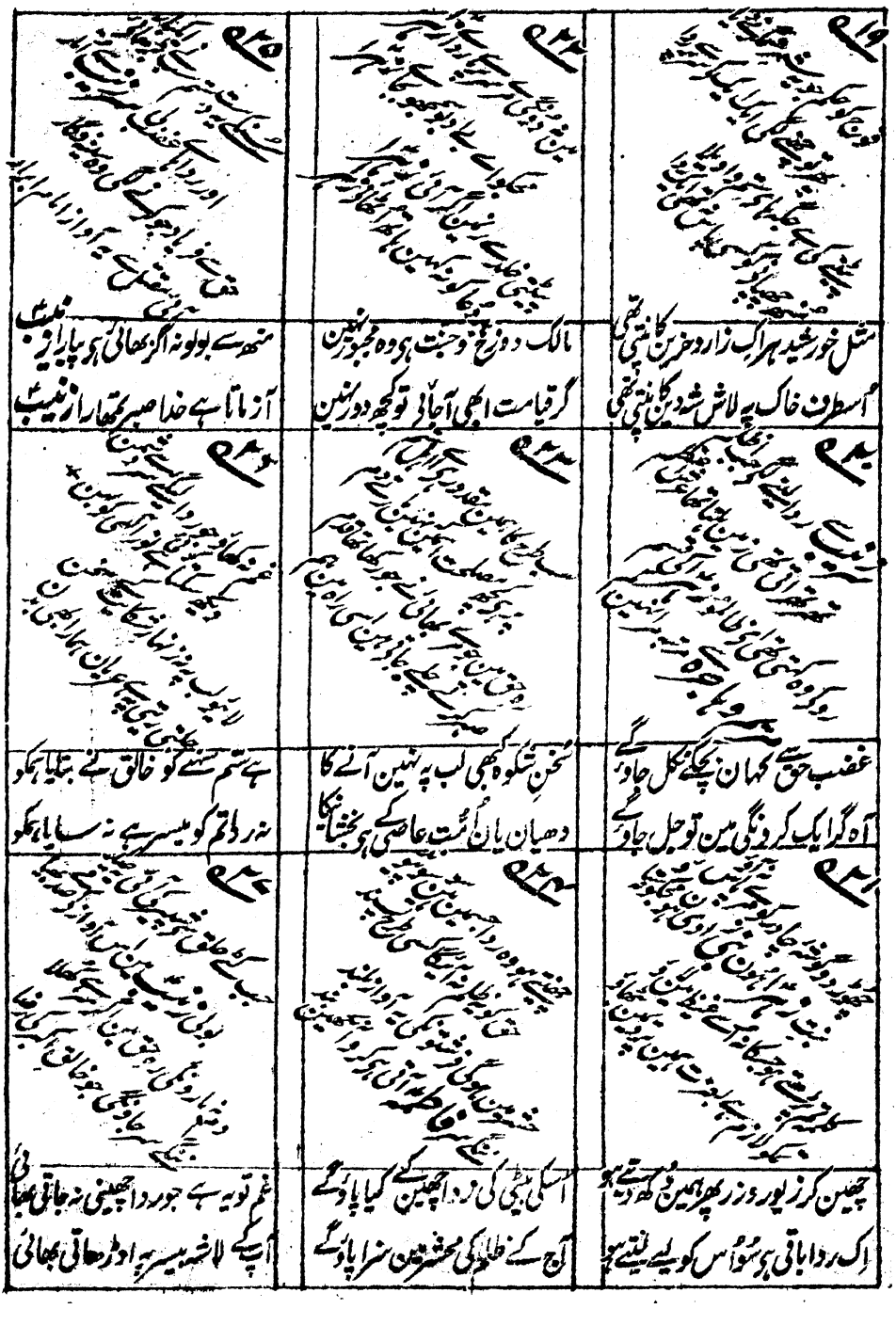
افسوس مسلمان تھے سب لشکر کین مین
گاڑا نہ محمدؐ کے نواسے کو زمین مین

واجب ہے کہ ماتم ترا برپا کرین مولا
اسوقت مین رونے کے سوا کیا کرین مولا

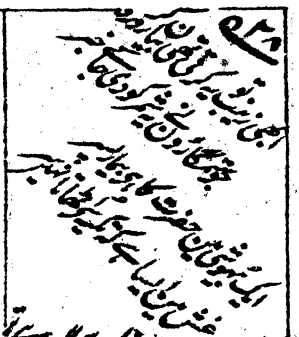
غربت کا سفر راہ نئی لوگ نئے ہین
غاصان تنہا رہتے ہوے اٹھ گئے ہین





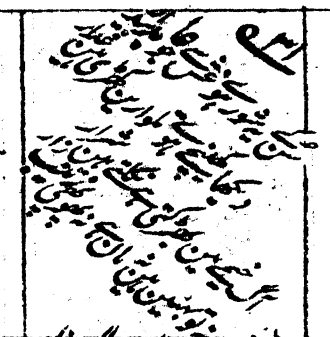


۲۹



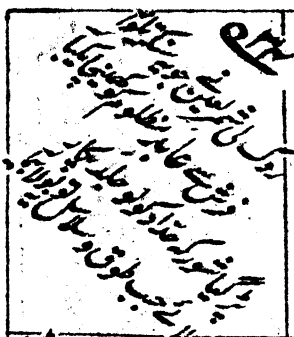
سانس لیتا ہی تو آتی ہی صدا ہاے سپر

۳۰



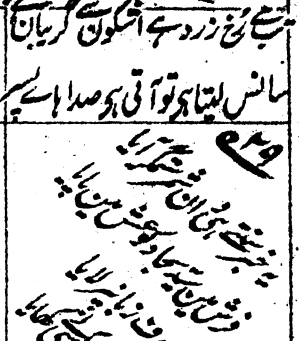
ام کلثوم سرہانے ہی مگس رانی کو

۳۱



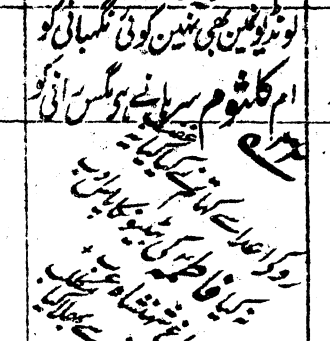
طوق منگوا کے پہنا دو تو رضامند ہوں میں

۳۲



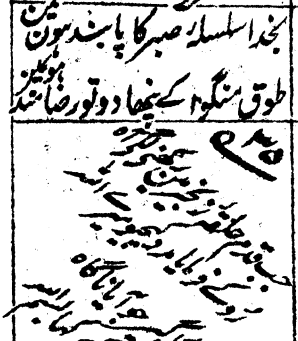
کون اب ہے کہ جو آئیگا مدد گاری کو

۳۳



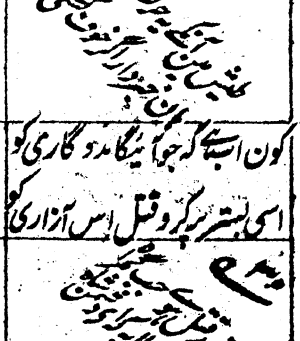
کردے راکھ خیام شہ والا تمنے

۳۴



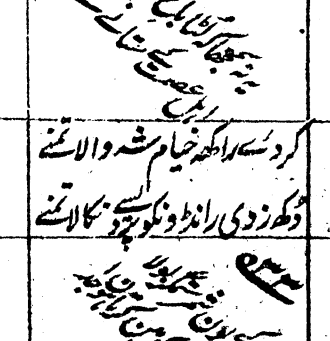
شور و غل تھا انھیں خاصان الٰہی میں

۳۵



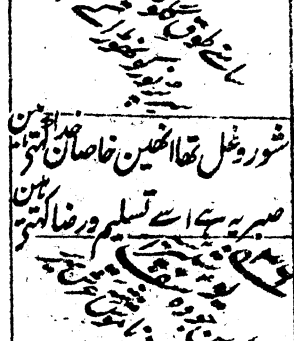
اسی بستر پہ کرو قتل اس آزاری کو

۳۶



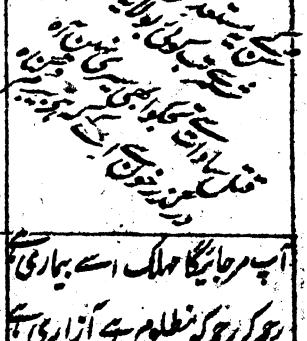
صبر یہ ہے اسے تسلیم و رضا کہتے ہیں

۳۷



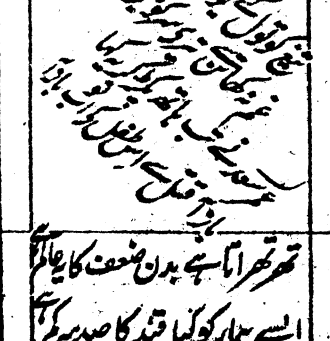
صبر کر رحم کہ مظلوم ہے آزاری ہے

۳۸



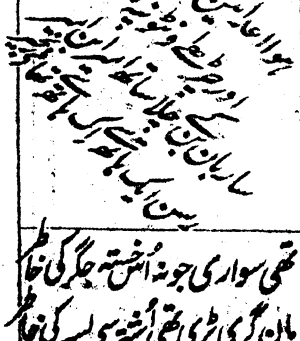
تھرتھراتا ہے بدن ضعف کا یہ عالم ہے

۳۹



ایسے بیمار کو کیا قید کا صدمہ کم ہے

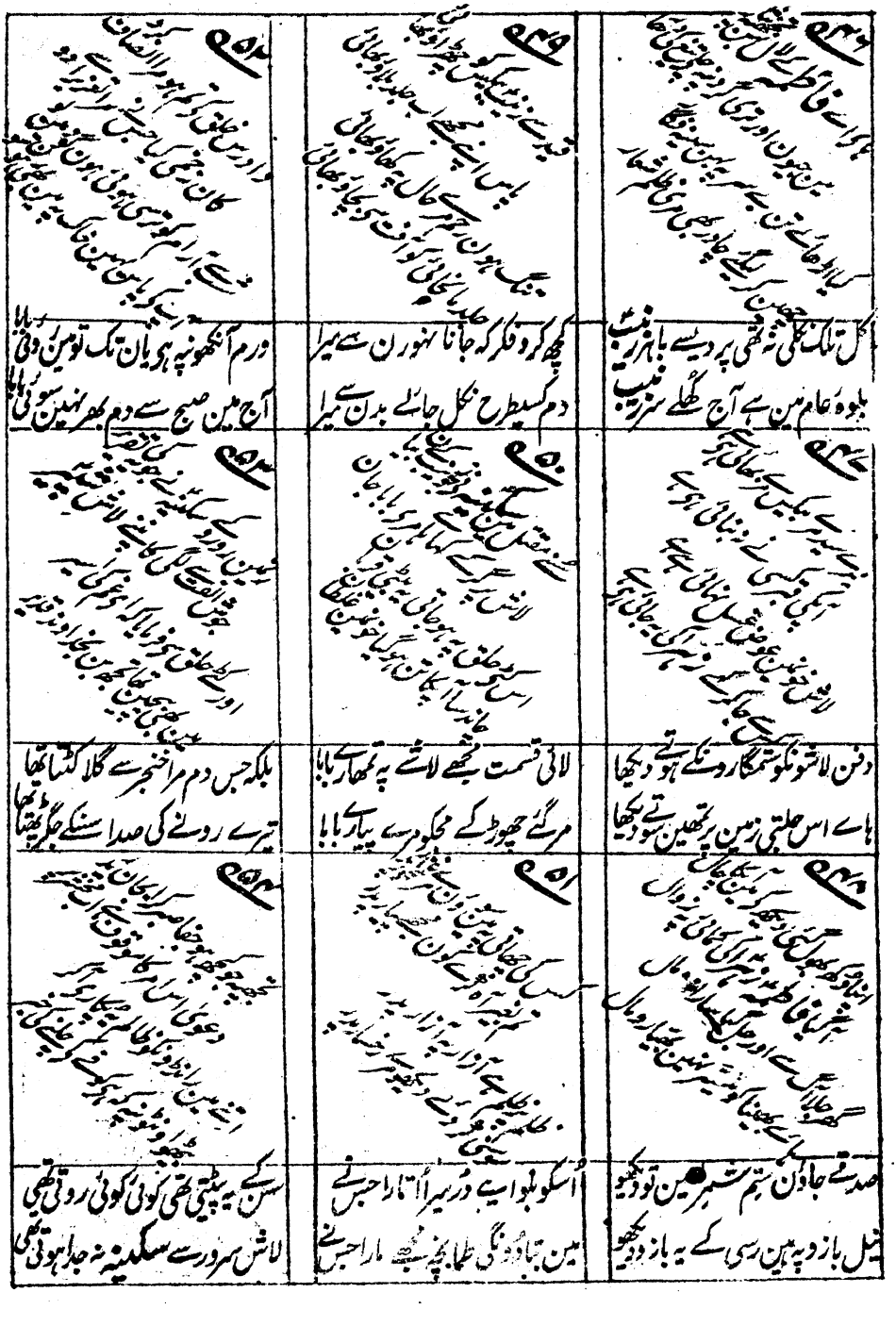
۴۰



تھی سواری جو نہ اُس خستہ جگر کی خاطر

مان گری پڑی تھی اُشتر سے پسر کی خاطر





۵۵

جب بہنا نے لگے آنسو مرے دامن پہ بکا
سر نہ تھی چھوڑ دو بی بی مجھے جانے دو ہم
اب کی لاش کو چھوڑو کبھی نہیں نہ ہٹے گا
آہیں ہو جاؤ جو گردن بھی مری جائے قلم

سب کو تم جانے دو ہمراہ مجھے رہنے دو
لاش کے پائینتی اللہ مجھے رہنے دو

۵۶

کہتی کیا کیا سی ہا روروکے بنوان وفا
بہر رخصت کسی طرح نہ آسے ناری
ہاتھ تھاما سا کہ فرشتے نے سکینہ کی ہاری
اور بھی زخم سے کلثوم کے اشک جاری

روکے چلائی کہ کیا آپ پہ صدقے ہیں ہم
دیکھو بابا یہ سکینہ یہ یتیم ہوتی ہیں

۵۷

سب بولے جانے ہیں ہم رن سے کہا دیدی
ایک ہیں قید و بلا تک نہ کسی نے روکی
جب یہ لیجانے سے حاصل نہیں کر دی ہیں
میں کوئی دم کی ہوں مہمان مگر دی ہیں

یاں بھی مر جاؤنگی واں جا کے بھی مر جاؤنگی
شام میں باپ کو لاشیکو کہاں پاؤنگی

۵۸

کہتے اس حال میں کلثوم کے بھائی سے یہ
جسطرح کوئی کہے فضل سے جا کر ہم یہ
اب دعا ہے یہ فقط بیچ میں آکر ہم یہ
کر رہیں قید میں ہم بیچ میں جا کر ہم یہ

نظر لطف شہنشاہ امم کافی ہے
مدت العمر کو بس ایک یہ غم کافی ہے

۹ سایہ میں ڈھلا جاتا ہے نیزہ کا علم سر پر ہے دوپہر
چھاؤں تلوار کی ہے سر پر ہے دھوپ میں

۱۰ شاہ زمانہ تھے گلے سے لگتے تھے کبھی سر پر ہاتھ پھیرتے تھے
کھولا دوسرا بکتر جلا کر ہاتھ سر پر اور دھوپ میں

۱۱ واہ ری جرأت کہ تنہا لاکھ سے لڑتا رہا
تین دن کا بھوکا پیاسا کیسا لڑا ہے دھوپ میں

۱۲ برق خاطف بجلی تھی وہ ذوالفقار حیدری
آگ کی چلتی تھی لو جس سے کہ جوہر دھوپ میں

۱۳ لشکر شہ خشک کی گرمی سے آبادہ خزاں
سرد پانی کا جو دریا سے کہ ساغر دھوپ میں

۱۴ سب بھوا پیاسے تھے دشمن مشک پر دشمن تھے
جانور کا کام کیا عالم سراسر دھوپ میں

۱۵ لاش فرش سایبان پر طیور ان ہما
تھے بہر سایہ فگن کھولے ہوئے پر دھوپ میں

۱۶ تھیں رواں آنکھیں بھی لاشہ تھا عجب بے جان کا
دیکھتے تھے باغ بہر گل نظر دھوپ میں

۱۷ لڑکے بیقراری سے طپنچے مارتے تھے
لے کے بچے کو اسطرح زنانے دھوپ میں

۱۸ بولے اعدا سے کہا لاؤ ہمارے اصغر کو
بولے ہم پانی کے بدلے لائے ہیں اصغر کو

۱۹ بولے پانی کے عوض لائے ہیں اصغر کو
لشکر شہ سے نکلا ہوا اصغر دھوپ میں

۲۰ جانبی ہے پیاس کی شدت سے بیتابی بہت
ہاتھ کو منہ پر ہلاتا ہے مگر دھوپ میں

۲۱ لشکر دشمن سے لڑنے کو ہوا اصغر دھوپ میں
دودھ بن سوکھی ہوئی تھی ماں کی چھاتی زرد تھی

۲۲ رکھدیا ماں نے گلے سے اٹھا کر اصغر کو
کاٹ کر لشکر سے سر پر ایک مشک آب لے

۲۳ بیکفن چھوڑا تنہا افتادہ راہ آفتاب
رہ گئی دنیا میں یادگار اک ماہ کامل دھوپ میں

۲۴ بولی افضل میں یہ زینب کے بھتیجا بھی نہیں
خاک پر ہے ہے تڑپتا ہے ہمارا اصغر دھوپ میں

۲۵ دی صدا لاشے پہ زینب نے کہ اے جرأت کے شیر
ریگ پر اکبر کا ہے بستر برہنہ سر دھوپ میں

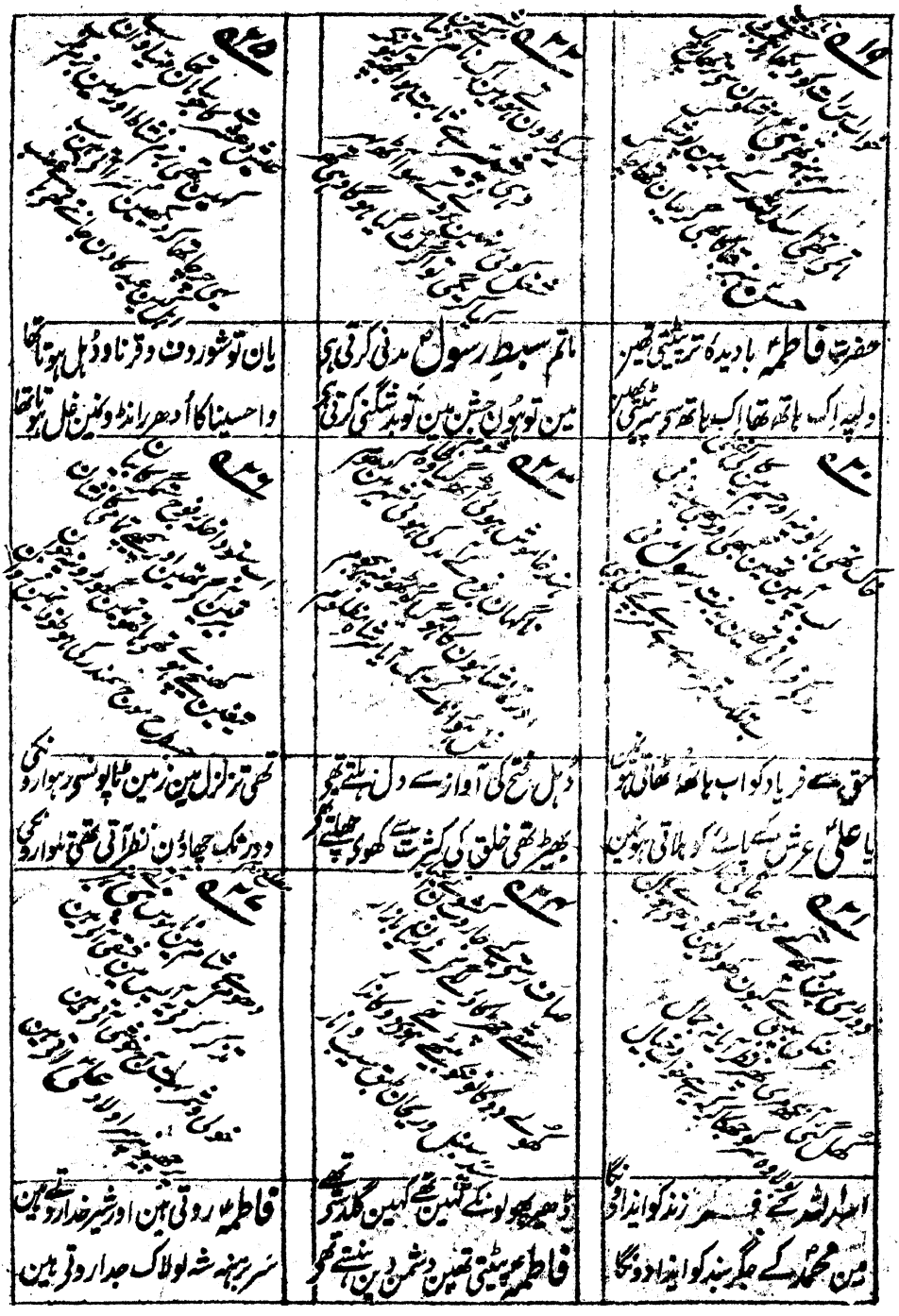
۲۶ ہے کی شدت ہوگئی ہے جذب سب رطوبت بدن کی
لے گئے اونٹوں کی زین بھی جلا کر دھوپ میں

۲۷ کیا مصیبت تھی کہ ایسے وقت میں ہمراہ تھا
آدمی میں آہ کیا ہمت تھی جو ٹھہرے دھوپ میں

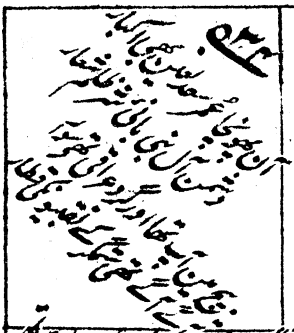
۲۸ سایہ طوبیٰ میں لیکن ہم نے دیکھے ہیں وہ پاؤں
فرش کے دن دیکھ کر ناداں نہ نکلے دھوپ میں





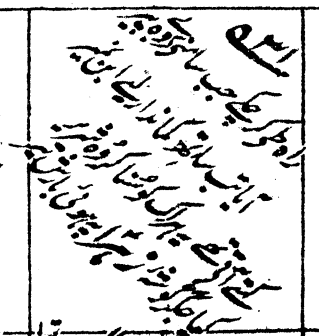


۳۰



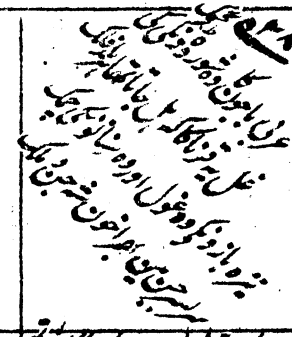
چھید کر فاطمہؑ زہرا کا جگر آتے تھے
وہی نیزے تن شبیر میں در آتے تھے

۳۱



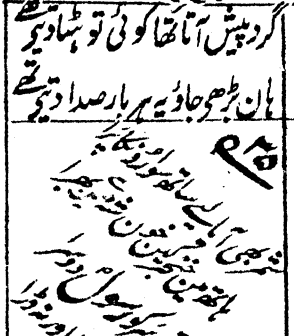
اسقدر سبط پیمبر کا جگر چھاتا تھا
گئے خیمے میں تو زینب نہ پہچانا تھا

۳۲



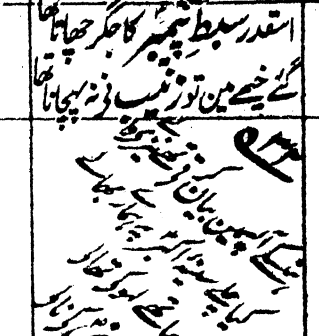
گرد پیش آتا تھا کوئی تو ہٹا دیتے تھے
ہاں بڑھو جاؤ یہ ہر بار صدا دیتے تھے

۳۳



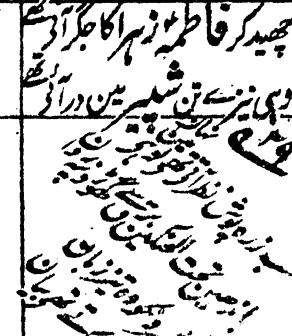
خوب مقتل میں لڑی فاطمہؑ کی پیاروں نے
قوم سادات کو مارا انھیں تلواروں نے

۳۴



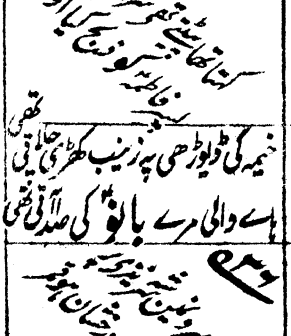
ساتھ نیزے کے کلیجہ بھی نکل آیا تھا
کیا بہادر تھا کہ تیوری پہ نہ بل آیا تھا

۳۵



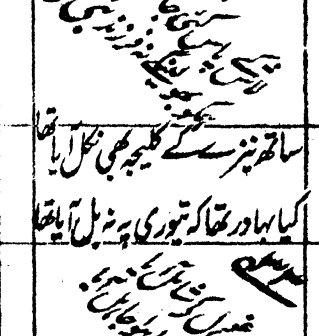
خیمہ کی ڈیوڑھی پہ زینب کھڑی جھانکتی تھیں
ہائے والی مرے بانوؑ کی صدا آتی تھی

۳۶



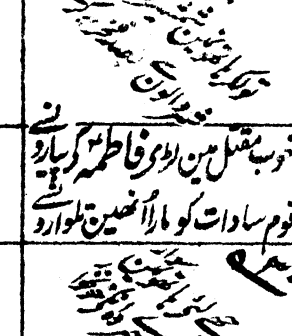
مارے تلواروں کے میدان میں غالاں کیا
لاشہ شبیر کا سر کاٹ کے پامال کیا

۳۷

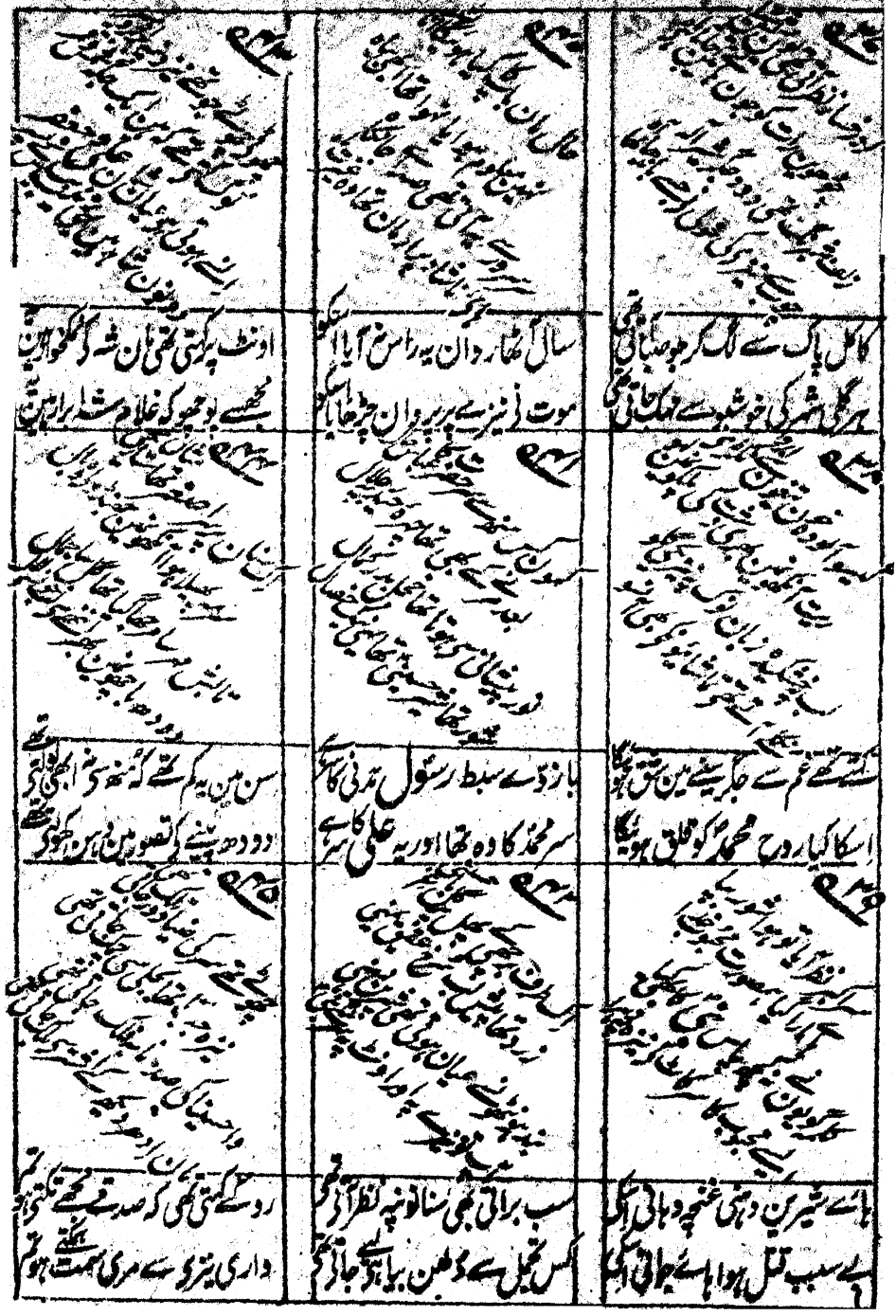


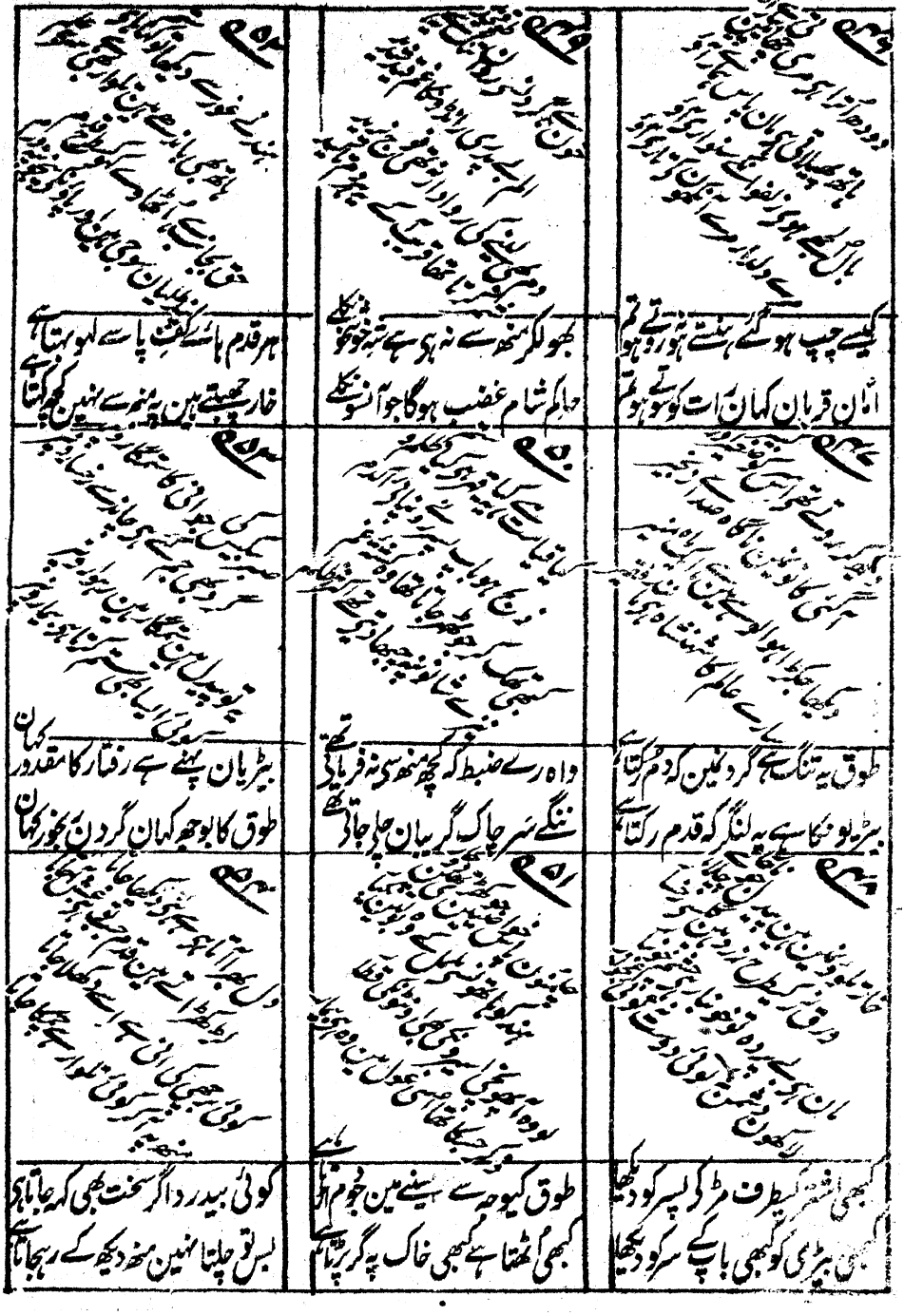
غش میں تھا پیاس میں جب تیر سہتی نے مارا
دودھ پیتے ہوئے بچہ کو اسی نے مارا

۳۸

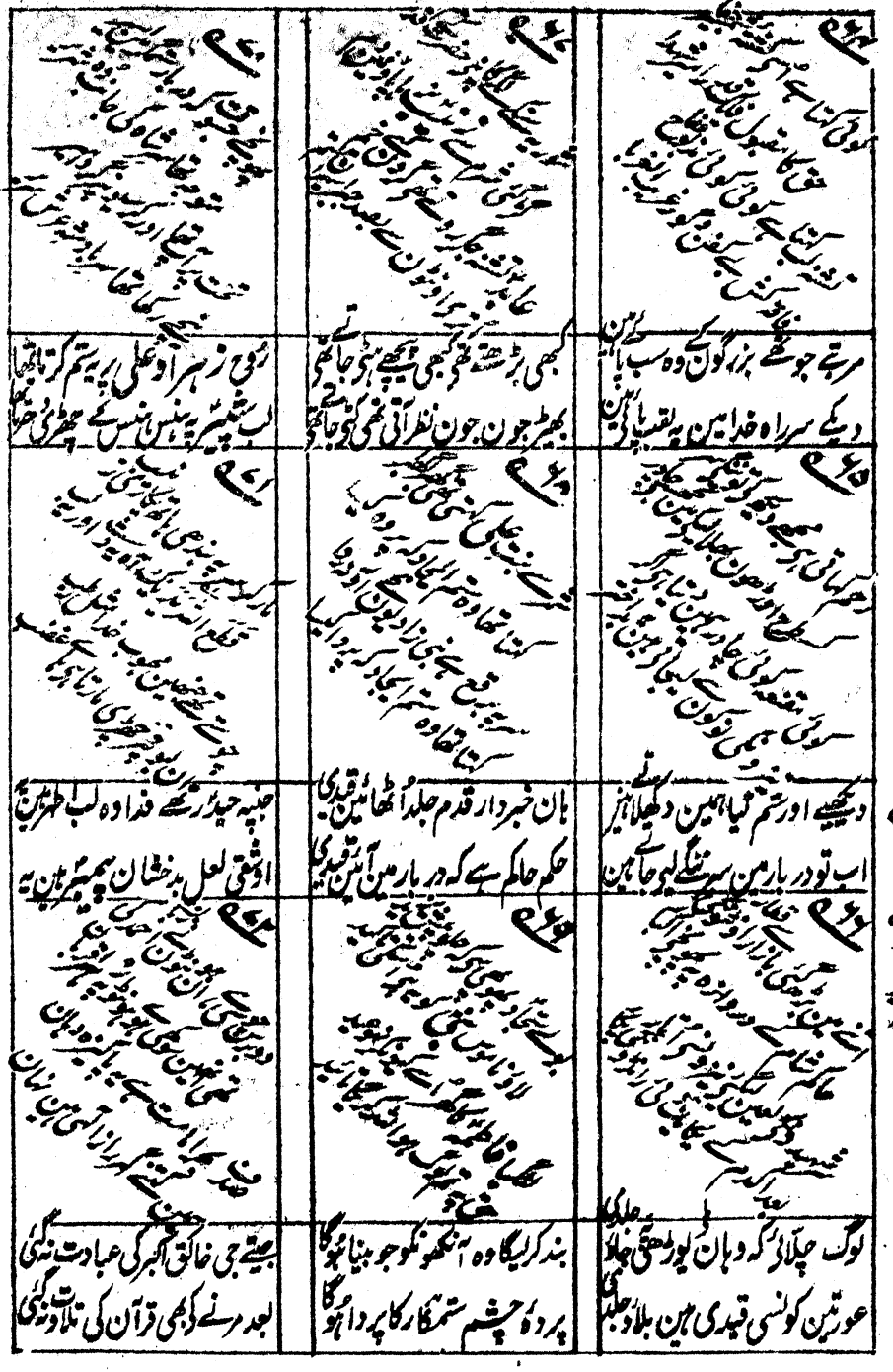


دانت وہ جنگو گھر دیکھ کے شہزادی کے
خونیں تھے لعل بدخشاں سے نظر آتے تھے



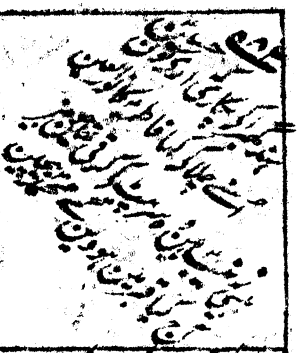






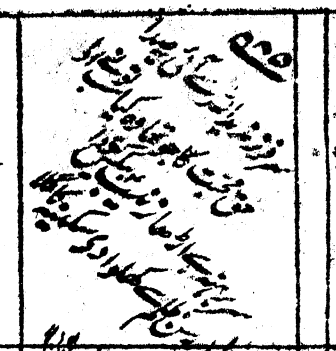


۴۵



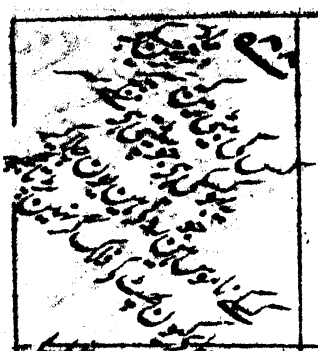
خانہ سفید لولاک مین کوئی نہ رہا
ہائے اس پنجتن پاک مین کوئی نہ رہا

۴۶



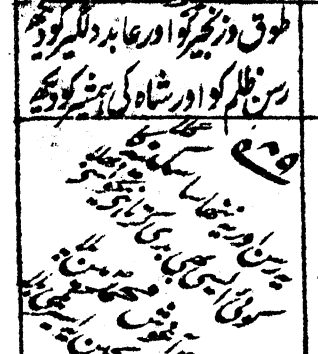
کام آئے نہ یہ بھی ترے کام الٰہی
حشر کے دن تجھے فردوس مین پہنچائی

۴۷



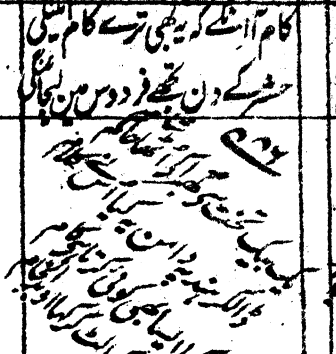
طوق و زنجیر کو اور عابد دلگیر کو دیکھ
رسن ظلم کو اور شاہ کی شمشیر کو دیکھ

۴۸



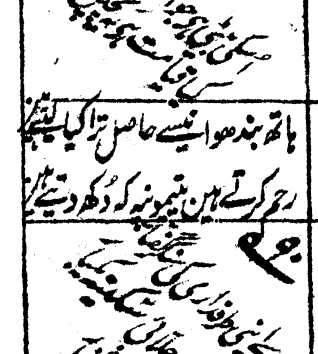
ننگے سر جاؤنگی ہے ہے مرا آقا نہ رہا
کسکا پردہ کہ بنی زادی کا پردہ نہ رہا

۴۹



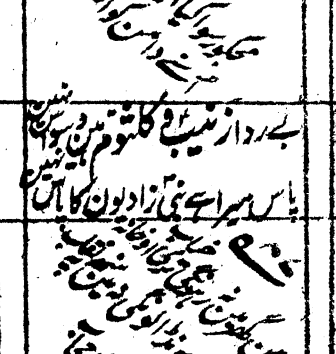
بے ردا زینب و کلثوم مدینہ نہ گئین
پاس میرا ہے بنی زادیون کا یاں نہ گئین

۵۰



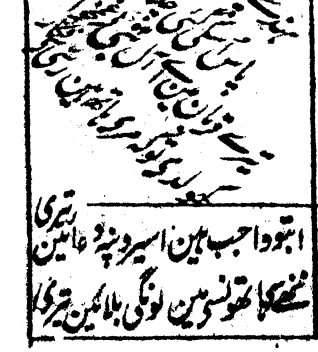
ہاتھ بندھوانیسے حاصل ترا کیا بیٹھے ہو
رحم کرتے ہین یتیمون پہ کہ دکھ دیتے ہو

۵۱



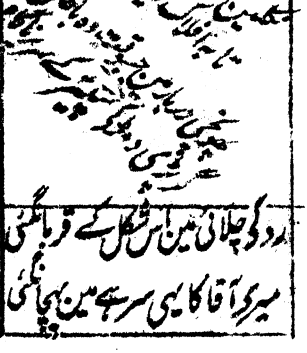
نہ سمجھنا کہ حسین ابن علی کو مارا
تونے بیجان کیا ہر نبی کو مارا

۵۲



ابتو واجب ہین اسیرون پہ دعائین تیری
نہ سکھا تو نہ سہی مین تو لونگی بلائین تیری

۵۳



رد کی چلائی مین اس شکل کے قربان گئی
میرے آقا کا یہی سر ہے مین پہچان گئی

۹۱

دیکھ لے نیل میں گا لو پہ ہمارے بیبی
شمر اظلم نے طمانچے ہمیں مارے بیبی

۹۲

کیا طلب کرتی ہو کیا چاہیے کیا لاؤں تمہیں
جو کچھ اس لونڈی سے فرماؤ سو لاؤں تمہیں

۹۳

یہ میں کہتی نہیں تو زیور و زر دے مجھکو
تیری قربان مرے باپ کا سر دے مجھکو

۹۴

اتنے روز دن مجھے صورت نہ دکھائی تم نے
صدقے ہو جاؤں یہ کیا شکل بنائی تم نے

۹۵

ماں پھوپھی روتی ہیں کیونکر انھیں سمجھاؤ گے نہیں
آؤ کرتے ہیں چھپا کر تمہیں لیجاؤ نہیں

۹۶

نہ ہمیں پاؤ گی تم اور نہ تمہیں پاؤنگے ہم
اب قیامت میں گلے تم کو لگاؤنگے ہم

۹۷

کرد عاشق ہے کہ یہ موقع بھی آسان ہووے
کربلا جانے کا اب ہند سی سامان ہووے

قطعہ

۱ سکینہ کو زمین پر بیٹھنا ہی
حرارت پاس کی ہے یا بخار ہی ہے

۲ کہیں کیا کس طرح کی بیقراری
کہ جان اس بچہ بیمار کی ہے

۳ کہیں کیا ہے پیاسا کس قدر کچھ
کہ جس دودھ کی یہ بھوکی ہے

قطعہ

۴ کہا بانو نے لو کوثر کی ہے
کلیجہ پر اس کے سکینہ ہی ہے

۵ پڑا ہے دھوپ میں اصغر کا لاشہ
وہ صورت پھول سی کمھلا رہی ہے

قطعہ

۶ وہ ہاتھ اس کا ہے سینہ پر ہے انور
صف مژگاں پلک پر نظر ہی ہے

۷ ہے زینب بال کھولے رو رہی ہے
سر نعش برادر پر کھڑی ہے

قطعہ

۸ کھلا سر پر نہ کچھ تن پر ہے کپڑا
برہنہ سر برہنہ پا چلی ہے

۹ ہلال آسا ہے لعل اس کا مکدر
بدر سے منہ پہ گرد راہ ملی ہے

۱۰ نہیں ہے ایک انگیا کے برابر
ردا سر پر جو اس کے ہے وہی ہے

۱۱ بیان اس کا ہے اس کی بیکسی کی
زبان شکوہ سے گویا بند ہی ہے

۱۲ کہا بانو نے ہے ہے بی سکینہ
ترا بابا مسافر ہو چلا ہے

۱۳ ادھر سے بولی وہ غربت کی ماری
کہاں ہے کون سا وطن ہے کدھر ہے

۱۴ عجب عالم ہوا ہے غیاس عالم
کہ ہر سو سے صدا واویلا کی ہے

۱۵ فضا میں شور ہے فریاد و فغاں ہے
فلک پر گرد ہے محشر بپا ہے

۱۶ بیان اس کا ہے اس کی بیکسی کی
زبان شکوہ سے گویا بند ہی ہے

۱۷ ہوئی ہے ظلم کی یہ انتہا آج
کہ ہر ظالم کو ہر مظلوم سے ہے

۱۸ ہوئی ہے ظلم کی یہ انتہا آج
کہ ہر ظالم کو ہر مظلوم سے ہے

۱۹ ہوئی ہے ظلم کی یہ انتہا آج
کہ ہر ظالم کو ہر مظلوم سے ہے

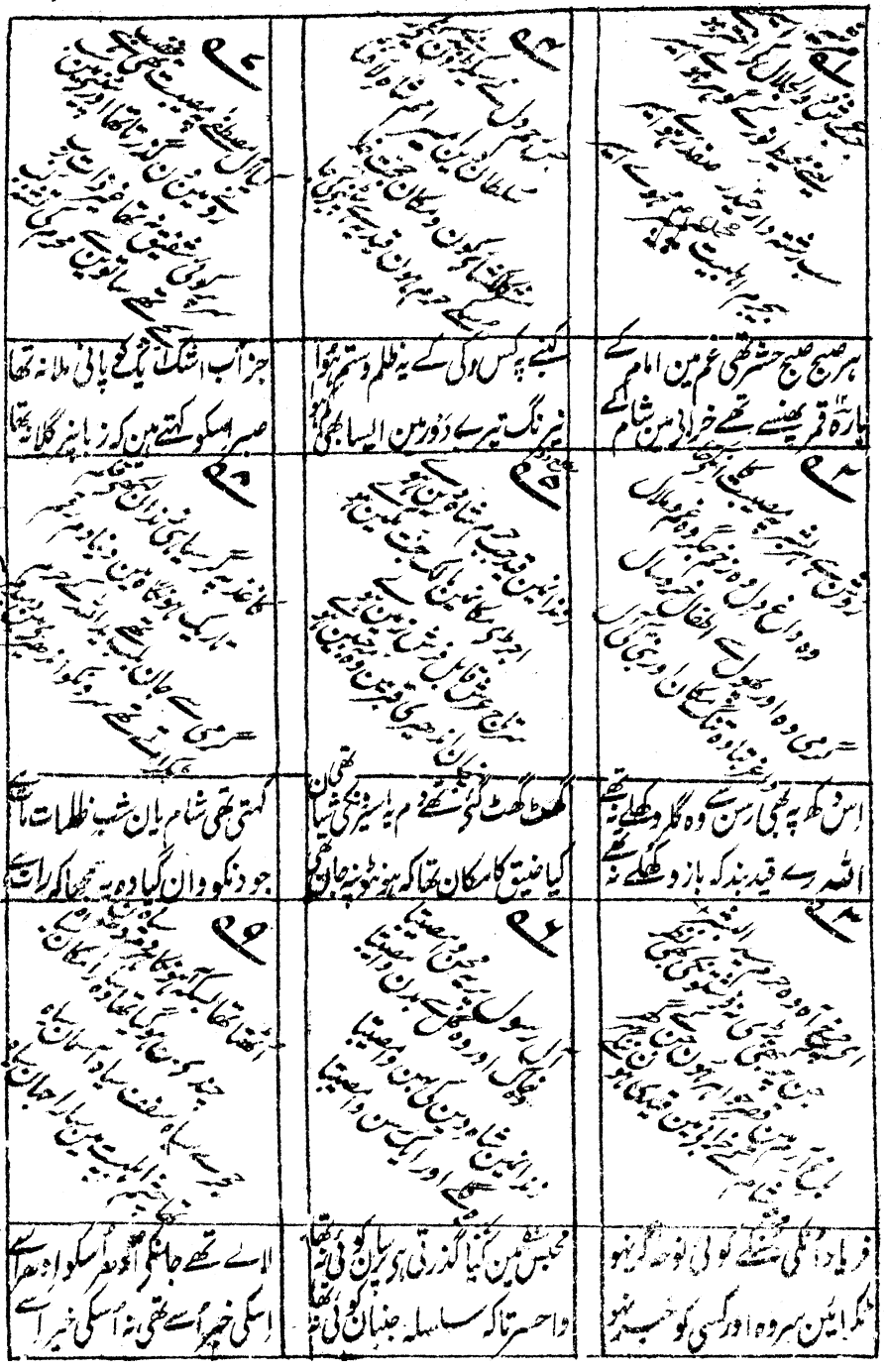
۲۰ ہوئی ہے ظلم کی یہ انتہا آج
کہ ہر ظالم کو ہر مظلوم سے ہے

۲۱ ہوئی ہے ظلم کی یہ انتہا آج
کہ ہر ظالم کو ہر مظلوم سے ہے

۲۲ ہوئی ہے ظلم کی یہ انتہا آج
کہ ہر ظالم کو ہر مظلوم سے ہے

۲۳ ہوئی ہے ظلم کی یہ انتہا آج
کہ ہر ظالم کو ہر مظلوم سے ہے

۲۴ ہوئی ہے ظلم کی یہ انتہا آج
کہ ہر ظالم کو ہر مظلوم سے ہے



۱۰

روحیں پکارتی تھیں کہ ادراک نفس ہیں ہم
نالے دلونکے تھے کہ قفس در قفس ہیں ہم

۱۱

غل تھا یہ لونڈیونمیں کہ آقا سے چھٹ گئے
بچے پکارتے تھے کہ بابا سے چھٹ گئے

۱۲

صدقے گئی خبر بھی نہ لی آنکھ موڑ کے
جنگل میں سو ذرات کی بیاہی کو چھوڑ کے

۱۳

ہر دم شریک حال جفا دکھن میں ہیں
سوونکے ساتھ اُنکے گلے بھی رسن میں ہیں

۱۴

ایسا بھی بیاہ ہوتا ہے واری نہ میں گئی
دولھا تو کر لائے جو دلھن قید خانے میں

۱۵

کیونکر چھپائیں حالتِ شہِ مشتہر تمیں کا
دیکھا ہے دشت میں سرِ پرجوش حسینؑ کا

۱۶

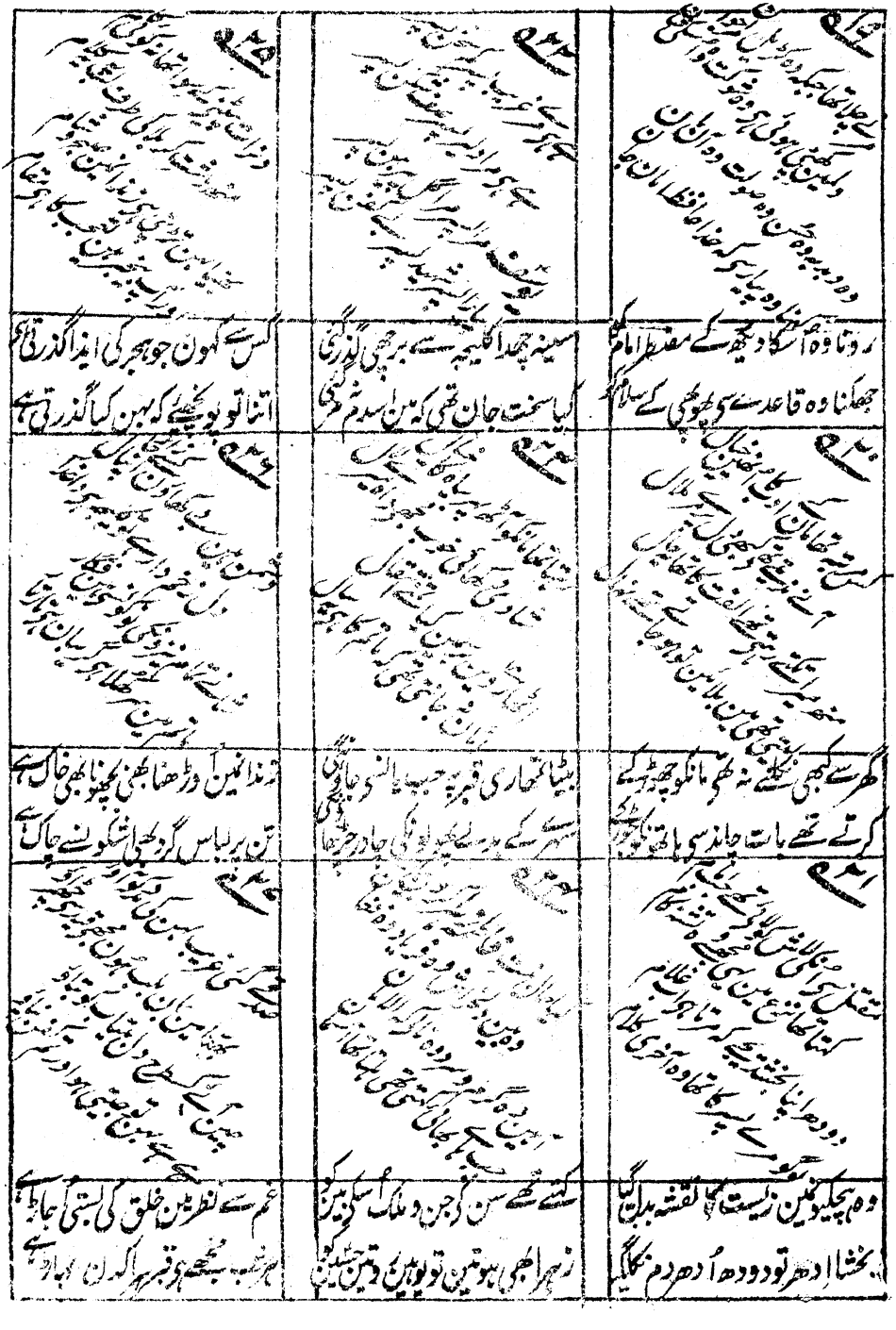
خالق نگاہبان ہے تن پاش پاش کا
کیا حال ہوگا اکبرِ مہ رو کی لاش کا

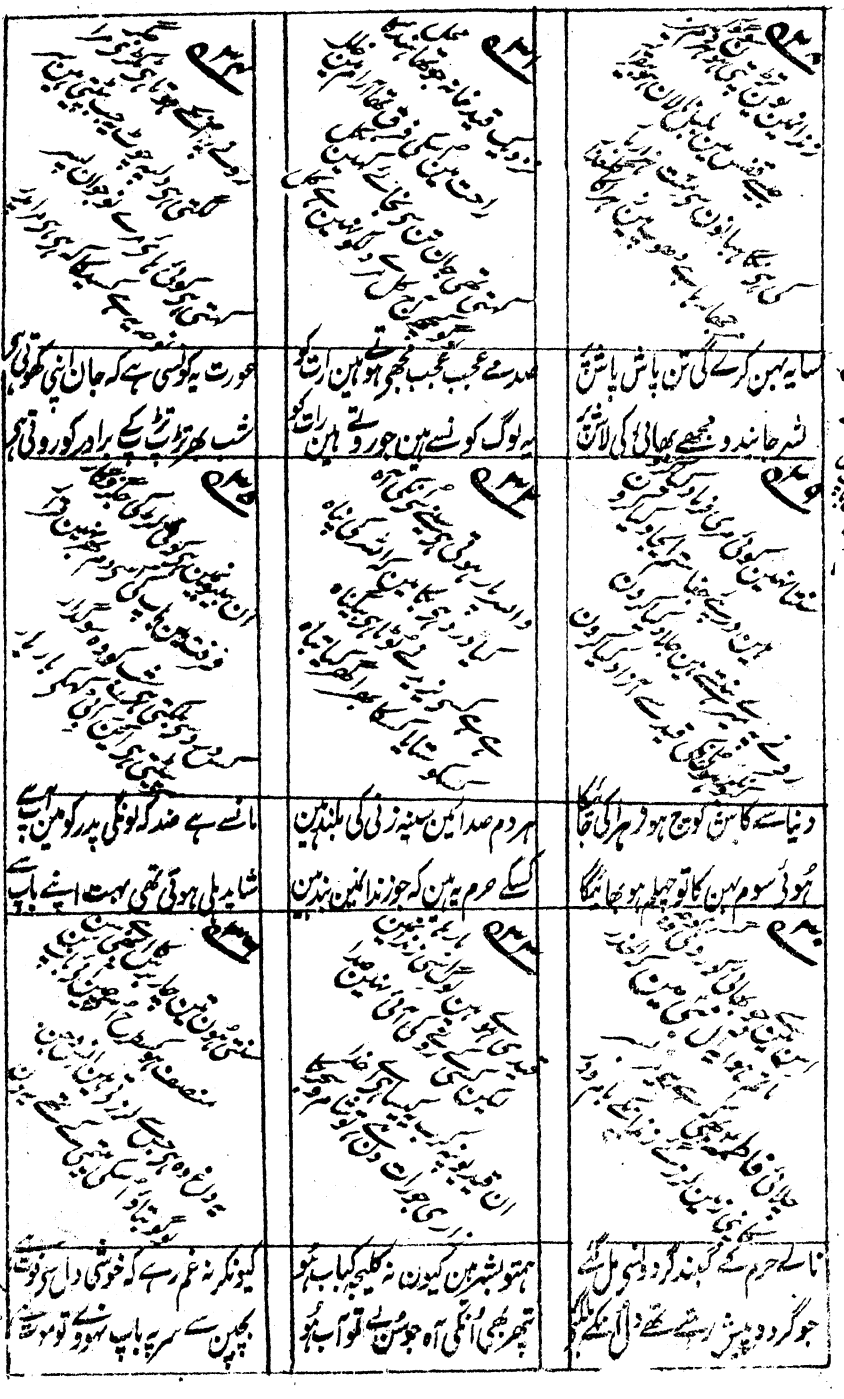
۱۷

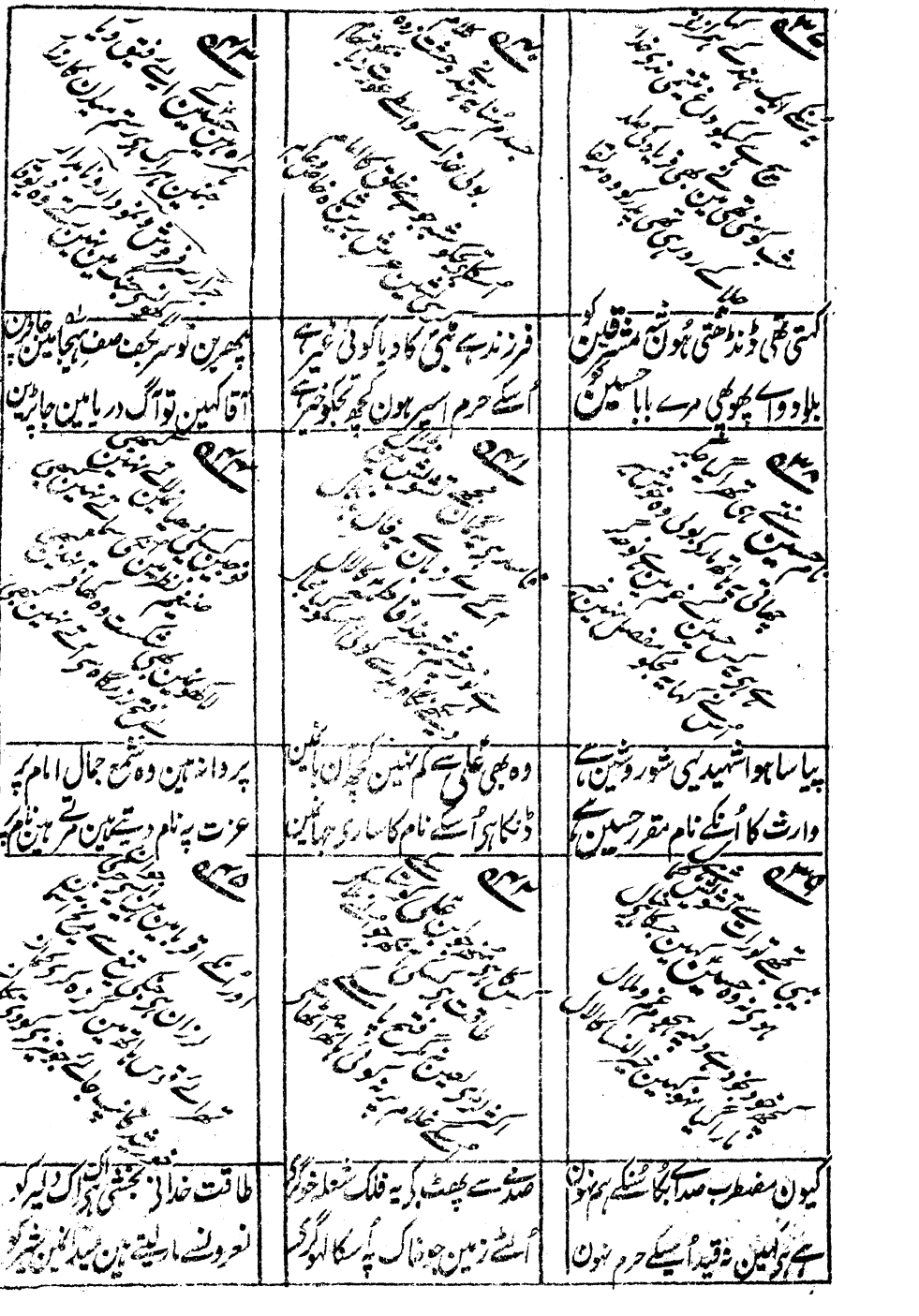
کیونکر اُٹھاؤں لاش کو دشت نبرد سے
منھ ڈھانپے سوتے ہونگے دامان گرد سے

۱۸

کیونکر نہ عاشقون کی رہیں بیقرار آنکھ
آنکھوں میں پھر رہی ہیں وہ کیسو کے کندھے

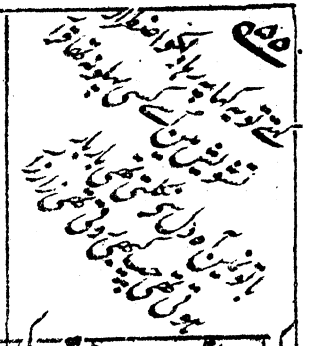






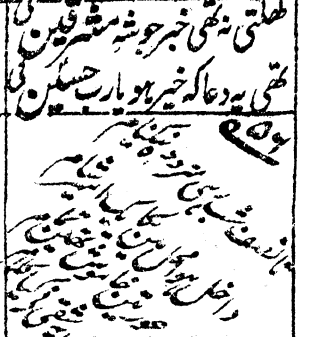


۵۵



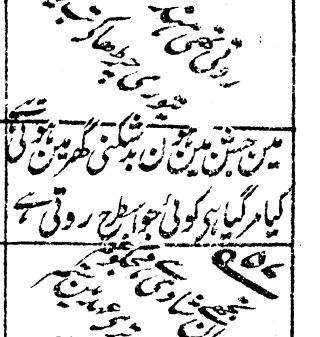
کھلتی نہ تھی خبر جو شہ مشرقین کی
تھی یہ دعا کہ خیر ہو یارب حسین کی

۵۶



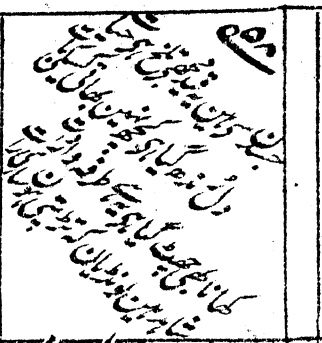
مین جس جگہ مین ہون نہ شکنی گھر مین ہوتی ہے
کیا مر گیا ہی کوئی جو اس طرح روتی ہے

۵۷



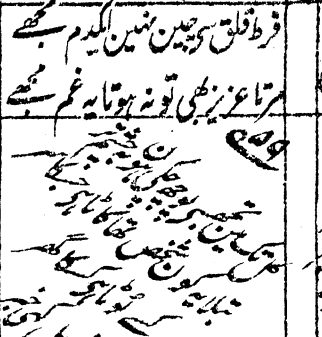
تالون سے اُنکے تیر کلیجے پہ چلتے ہین
انسان کا دل تو نرم ہی پتھر پگھلتے ہین

۵۸



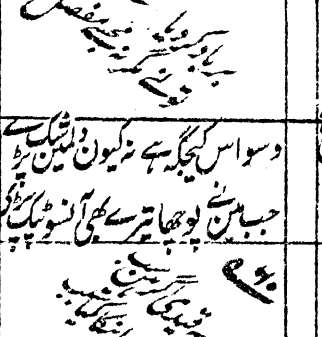
فرط قلق سے چین نہین اک دم مجھے
مرتا عزیز بھی تو نہ ہوتا یہ غم مجھے

۵۹



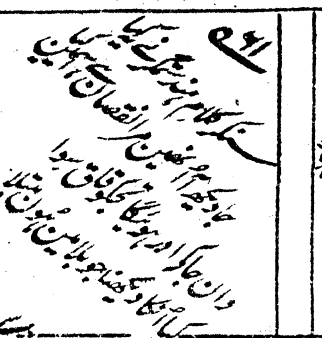
وسواس کیجگہ ہے نہ کیون دلمین شک پڑے
جب مین نے پوچھا تیرے بھی آنسو ٹپک پڑے

۶۰



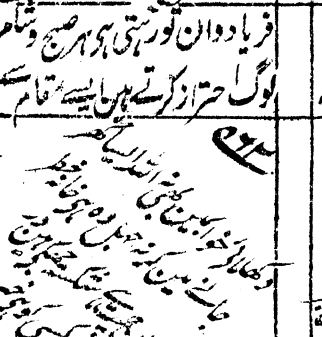
حسرت یہ ہی کہ اُنکو ذرا دیکھ آؤن مین
مرضی اگر تری ہی تو زندا نہین جاؤن مین

۶۱



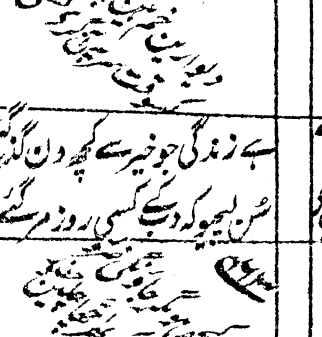
فریاد و آن تو رہتی ہی ہر صبح و شام سے
لوگ احتراز کرتے ہین ایسے مقام سے

۶۲

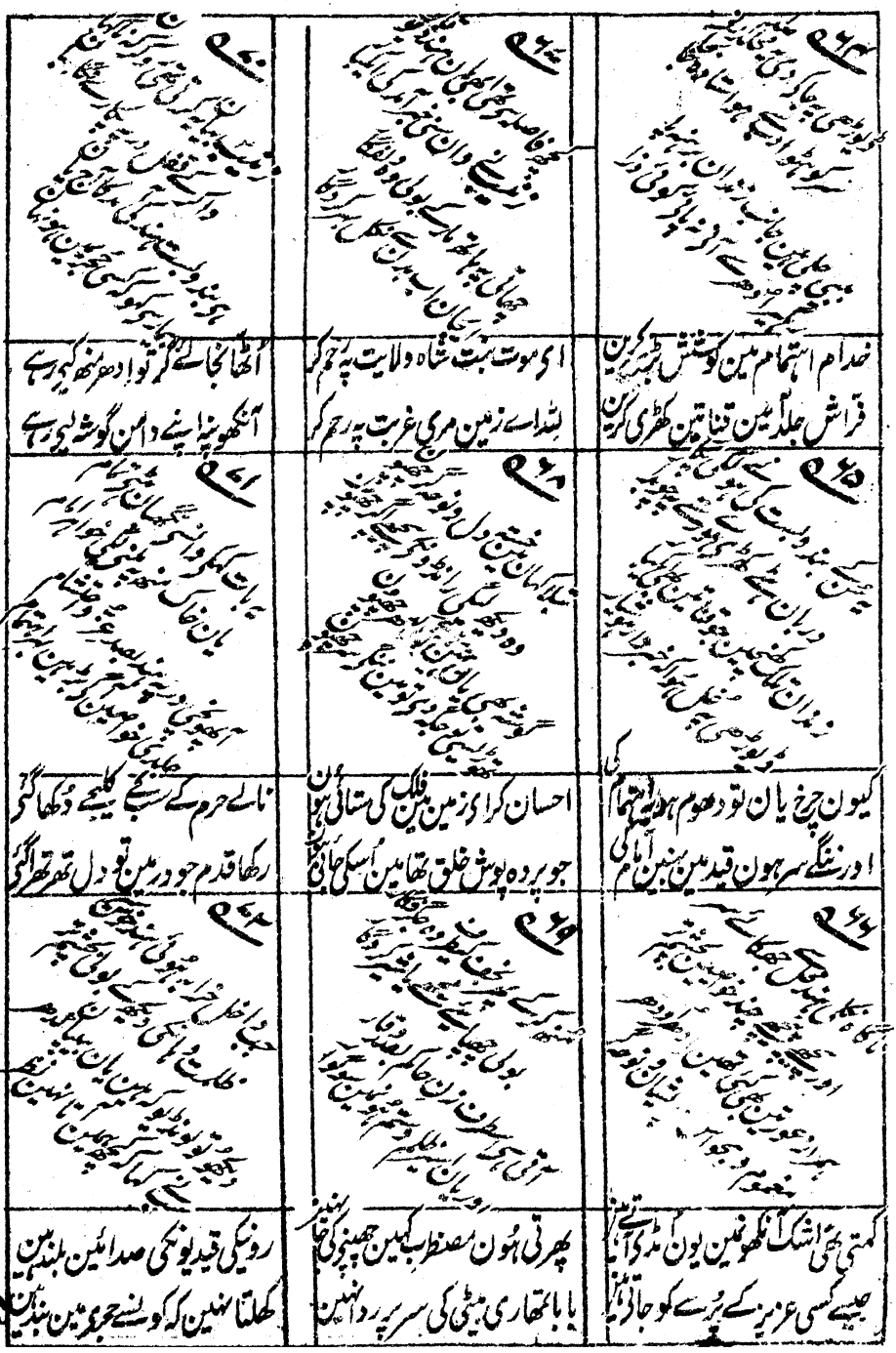


ہے زندگی جو خیر سے کچھ دن گذر گئے
سُن لیجیو کہ دب کے کسی روز مر گئے

۶۳



کچھ لونڈیان کھڑی تھین تصدق ہوے ہوے
دو رین کنول بلور کے روشن ہوے ہوے



۶۴

خدام اہتمام مین کوشش بڑھ گئی
فراش جلد آمین قنات مین کھڑی کرین

۶۵

کیون چرخ یان تو دھوم ہے اب اہتمام کی
اور ننگے سر ہون قید مین بہنین امام کی

۶۶

کہتی تھی اشک آنکھون مین یون مڈ کے آتے ہین
جیسے کسی عزیز کے بچھڑے کو جاڑے آتے ہین

۶۷

ای موت بنت شاہ ولایت پہ رحم کر
للہ اے زمین مری غربت پہ رحم کر

۶۸

احسان کر ای زمین مین فلک کی ستائی ہون
جو پردہ پوش خلق تھا مین اسکی جائی ہون

۶۹

بولی پھپھی کہ حاکم رضا و قضا
پھرتی ہون مضطرب کہین چھپنے کی جا نہین
یا بانھ ہاری بیٹی کی سر پر ردا نہین

۷۰

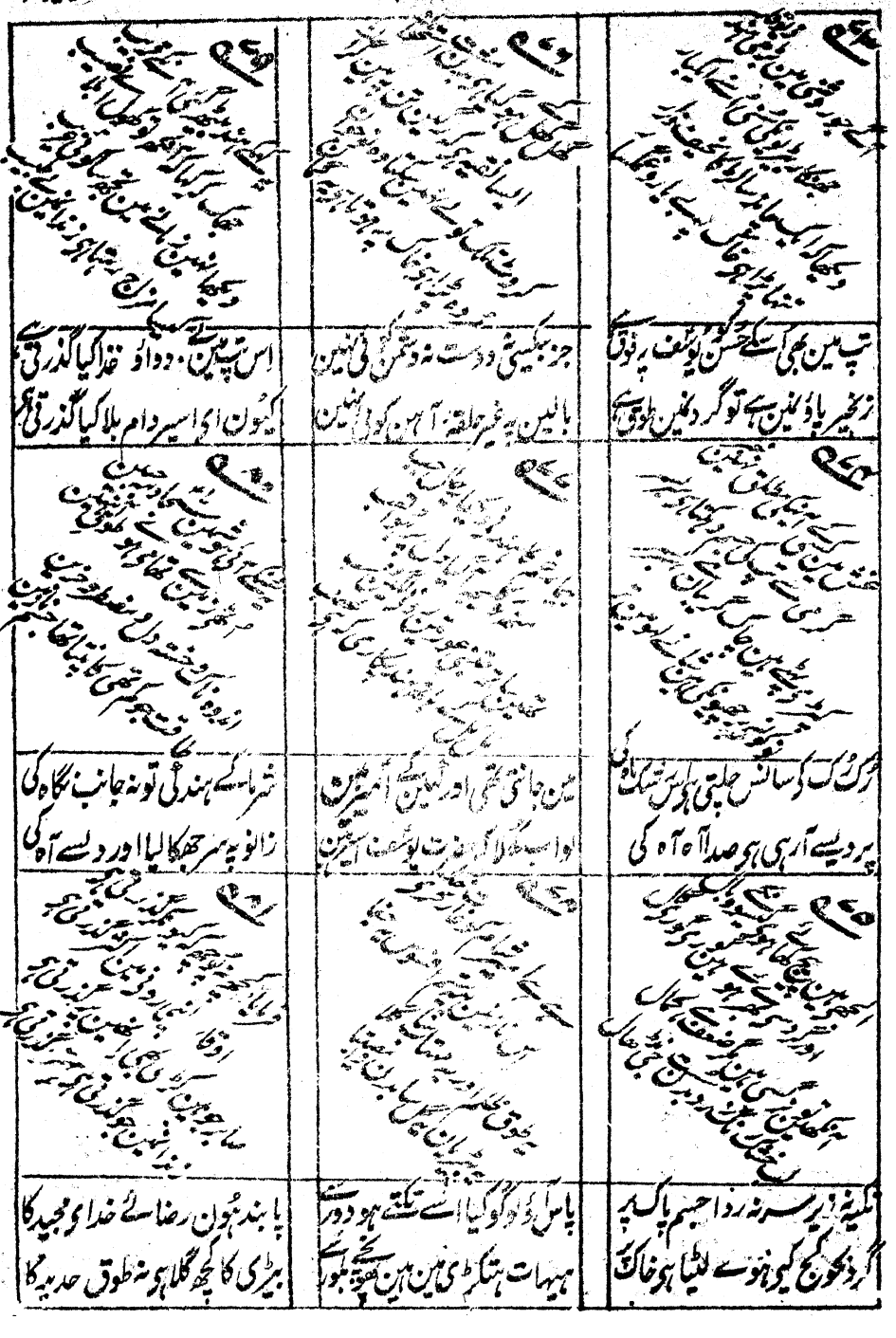
اٹھا نجائے گر تو ادھر نہ کیہ رہے
آنکھون پہ اپنے دامن گوشہ لیے رہے

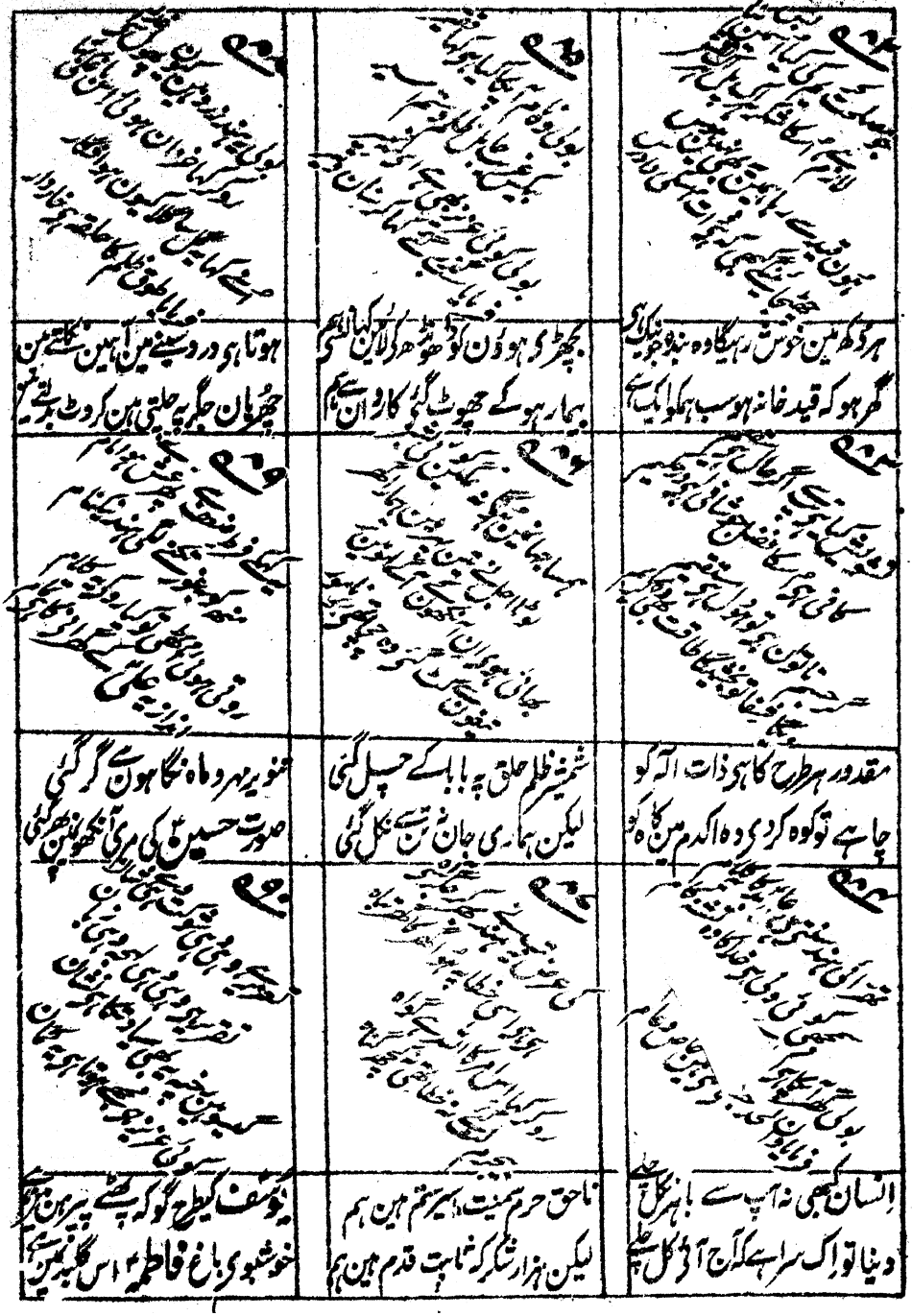
۷۱

نالے حرم کے سب کے کلیجے دکھا گئی
رکھا قدم جو در مین تو دل تھرتھرا گئی

۷۲

رونے کی قیدیون کی صدائین بلند ہین
کھلتا نہین کہ کونسے جرمی مین بند ہین





۹۱

چھائی ہی کچھ دلون سے اداسی جہا پر
رونق منوہ زمین پہ ہی نہ آسمان پر

۹۲

یان شرم سے نبی کی نواسی ہلاک تھی
چہرہ پہ بال بکھرے تھے بالوں پہ خاک تھی

۹۳

صدقے تھے ہند کے جو دل و رد خاک تھے
گر سی ہٹا کی بیٹھ گئی وہ بھی خاک تھے

۹۴

بکھرا کے بال چہرہ پہ رو پوش کیون ہوے
تم لوگ سیر کے آنے سے خاموش کیون ہوے

۹۵

کسن بن تمنے اپنی بضاعت گنوا دی ہی
بندی تمھاری کونسی بستی کی آئی ہے

۹۶

تیغ ستم گلے پہ چلی میہمان کے
ہم کربلا مین لٹ گئے کیسے سبب آن کے

۹۷

ڈوبے لہو مین پھول چمن سب اجڑ گیا
بچہ تھا ایک گود مین وہ بھی بچھڑ گیا

۹۸

توبہ سمجھ نہ دلمین کہ انکی عزیز ہون
شوہر مرا غلام تھا اور مین کنیز ہون

۹۹

ماتھا دھرا تھا زانو پہ بیبی نگاہ تھی
اصرار تھا ادھر تو ادھر لب پہ آہ تھی

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴۷۲

۴۷۳

۴۷۴

۴۷۵

۴۷۶

۴۷۷

۴۷۸

۴۷۹

۴۸۰

۴۸۱

۴۸۲

۴۸۳

۴۸۴

۴۸۵

۴۸۶

۴۸۷

۴۸۸

۴۸۹

۴۹۰

۴۹۱

۴۹۲

۴۹۳

۴۹۴

۴۹۵

۴۹۶

۴۹۷

۴۹۸

۴۹۹

۵۰۰

۵۰۱

۵۰۲

۵۰۳

۵۰۴

۵۰۵

۵۰۶

۵۰۷

۵۰۸

۵۰۹

۵۱۰

۵۱۱

۵۱۲

۵۱۳

۵۱۴

۵۱۵

۵۱۶

۵۱۷

۵۱۸

۵۱۹

۵۲۰

۵۲۱

۵۲۲

۵۲۳

۵۲۴

۵۲۵

۵۲۶

۵۲۷

۵۲۸

۵۲۹

۵۳۰

۵۳۱

۵۳۲

۵۳۳

۵۳۴

۵۳۵

۵۳۶

۵۳۷

۵۳۸

۵۳۹

۵۴۰

۵۴۱

۵۴۲

۵۴۳

۵۴۴

۵۴۵

۵۴۶

۵۴۷

۵۴۸

۵۴۹

۵۵۰

۵۵۱

۵۵۲

۵۵۳

۵۵۴

۵۵۵

۵۵۶

۵۵۷

۵۵۸

۵۵۹

۵۶۰

۵۶۱

۵۶۲

۵۶۳

۵۶۴

۵۶۵

۵۶۶

۵۶۷

۵۶۸

۵۶۹

۵۷۰

۵۷۱

۵۷۲

۵۷۳

۵۷۴

۵۷۵

۵۷۶

۵۷۷

۵۷۸

۵۷۹

۵۸۰

۵۸۱

۵۸۲

۵۸۳

۵۸۴

۵۸۵

۵۸۶

۵۸۷

۵۸۸

۵۸۹

۵۹۰

۵۹۱

۵۹۲

۵۹۳

۵۹۴

۵۹۵

۵۹۶

۵۹۷

۵۹۸

۵۹۹

۶۰۰

۶۰۱

۶۰۲

۶۰۳

۶۰۴

۶۰۵

۶۰۶

۶۰۷

۶۰۸

۶۰۹

۶۱۰

۶۱۱

۶۱۲

۶۱۳

۶۱۴

۶۱۵

۶۱۶

۶۱۷

۶۱۸

۶۱۹

۶۲۰

۶۲۱

۶۲۲

۶۲۳

۶۲۴

۶۲۵

۶۲۶

۶۲۷

۶۲۸

۶۲۹

۶۳۰

۶۳۱

۶۳۲

۶۳۳

۶۳۴

۶۳۵

۶۳۶

۶۳۷

۶۳۸

۶۳۹

۶۴۰

۶۴۱

۶۴۲

۶۴۳

۶۴۴

۶۴۵

۶۴۶

۶۴۷

۶۴۸

۶۴۹

۶۵۰

۶۵۱

۶۵۲

۶۵۳

۶۵۴

۶۵۵

۶۵۶

۶۵۷

۶۵۸

۶۵۹

۶۶۰

۶۶۱

۶۶۲

۶۶۳

۶۶۴

۶۶۵

۶۶۶

۶۶۷

۶۶۸

۶۶۹

۶۷۰

۶۷۱

۶۷۲

۶۷۳

۶۷۴

۶۷۵

۶۷۶

۶۷۷

۶۷۸

۶۷۹

۶۸۰

۶۸۱

۶۸۲

۶۸۳

۶۸۴

۶۸۵

۶۸۶

۶۸۷

۶۸۸

۶۸۹

۶۹۰

۶۹۱

۶۹۲

۶۹۳

۶۹۴

۶۹۵

۶۹۶

۶۹۷

۶۹۸

۶۹۹

۷۰۰

۷۰۱

۷۰۲

۷۰۳

۷۰۴

۷۰۵

۷۰۶

۷۰۷

۷۰۸

۷۰۹

۷۱۰

۷۱۱

۷۱۲

۷۱۳

۷۱۴

۷۱۵

۷۱۶

۷۱۷

۷۱۸

۷۱۹

۷۲۰

۷۲۱

۷۲۲

۷۲۳

۷۲۴

۷۲۵

۷۲۶

۷۲۷

۷۲۸

۷۲۹

۷۳۰

۷۳۱

۷۳۲

۷۳۳

۷۳۴

۷۳۵

۷۳۶

۷۳۷

۷۳۸

۷۳۹

۷۴۰

۷۴۱

۷۴۲

۷۴۳

۷۴۴

۷۴۵

۷۴۶

۷۴۷

۷۴۸

۷۴۹

۷۵۰

۷۵۱

۷۵۲

۷۵۳

۷۵۴

۷۵۵

۷۵۶

۷۵۷

۷۵۸

۷۵۹

۷۶۰

۷۶۱

۷۶۲

۷۶۳

۷۶۴

۷۶۵

۷۶۶

۷۶۷

۷۶۸

۷۶۹

۷۷۰

۷۷۱

۷۷۲

۷۷۳

۷۷۴

۷۷۵

۷۷۶

۷۷۷

۷۷۸

۷۷۹

۷۸۰

۷۸۱

۷۸۲

۷۸۳

۷۸۴

۷۸۵

۷۸۶

۷۸۷

۷۸۸

۷۸۹

۷۹۰

۷۹۱

۷۹۲

۷۹۳

۷۹۴

۷۹۵

۷۹۶

۷۹۷

۷۹۸

۷۹۹

۸۰۰

۸۰۱

۸۰۲

۸۰۳

۸۰۴

۸۰۵

۸۰۶

۸۰۷

۸۰۸

۸۰۹

۸۱۰

۸۱۱

۸۱۲

۸۱۳

۸۱۴

۸۱۵

۸۱۶

۸۱۷

۸۱۸

۸۱۹

۸۲۰

۸۲۱

۸۲۲

۸۲۳

۸۲۴

۸۲۵

۸۲۶

۸۲۷

۸۲۸

۸۲۹

۸۳۰

۸۳۱

۸۳۲

۸۳۳

۸۳۴

۸۳۵

۸۳۶

۸۳۷

۸۳۸

۸۳۹

۸۴۰

۸۴۱

۸۴۲

۸۴۳

۸۴۴

۸۴۵

۸۴۶

۸۴۷

۸۴۸

۸۴۹

۸۵۰

۸۵۱

۸۵۲

۸۵۳

۸۵۴

۸۵۵

۸۵۶

۸۵۷

۸۵۸

۸۵۹

۸۶۰

۸۶۱

۸۶۲

۸۶۳

۸۶۴

۸۶۵

۸۶۶

۸۶۷

۸۶۸

۸۶۹

۸۷۰

۸۷۱

۸۷۲

۸۷۳

۸۷۴

۸۷۵

۸۷۶

۸۷۷

۸۷۸

۸۷۹

۸۸۰

۸۸۱

۸۸۲

۸۸۳

۸۸۴

۸۸۵

۸۸۶

۸۸۷

۸۸۸

۸۸۹

۸۹۰

۸۹۱

۸۹۲

۸۹۳

۸۹۴

۸۹۵

۸۹۶

۸۹۷

۸۹۸

۸۹۹

۹۰۰

۹۰۱

۹۰۲

۹۰۳

۹۰۴

۹۰۵

۹۰۶

۹۰۷

۹۰۸

۹۰۹

۹۱۰

۹۱۱

۹۱۲

۹۱۳

۹۱۴

۹۱۵

۹۱۶

۹۱۷

۹۱۸

۹۱۹

۹۲۰

۹۲۱

۹۲۲

۹۲۳

۹۲۴

۹۲۵

۹۲۶

۹۲۷

۹۲۸

۹۲۹

۹۳۰

۹۳۱

۹۳۲

۹۳۳

۹۳۴

۹۳۵

۹۳۶

۹۳۷

۹۳۸

۹۳۹

۹۴۰

۹۴۱

۹۴۲

۹۴۳

۹۴۴

۹۴۵

۹۴۶

۹۴۷

۹۴۸

۹۴۹

۹۵۰

۹۵۱

۹۵۲

۹۵۳

۹۵۴

۹۵۵

۹۵۶

۹۵۷

۹۵۸

۹۵۹

۹۶۰

۹۶۱

۹۶۲

۹۶۳

۹۶۴

۹۶۵

۹۶۶

۹۶۷

۹۶۸

۹۶۹

۹۷۰

۹۷۱

۹۷۲

۹۷۳

۹۷۴

۹۷۵

۹۷۶

۹۷۷

۹۷۸

۹۷۹

۹۸۰

۹۸۱

۹۸۲

۹۸۳

۹۸۴

۹۸۵

۹۸۶

۹۸۷

۹۸۸

۹۸۹

۹۹۰

۹۹۱

۹۹۲

۹۹۳

۹۹۴

۹۹۵

۹۹۶

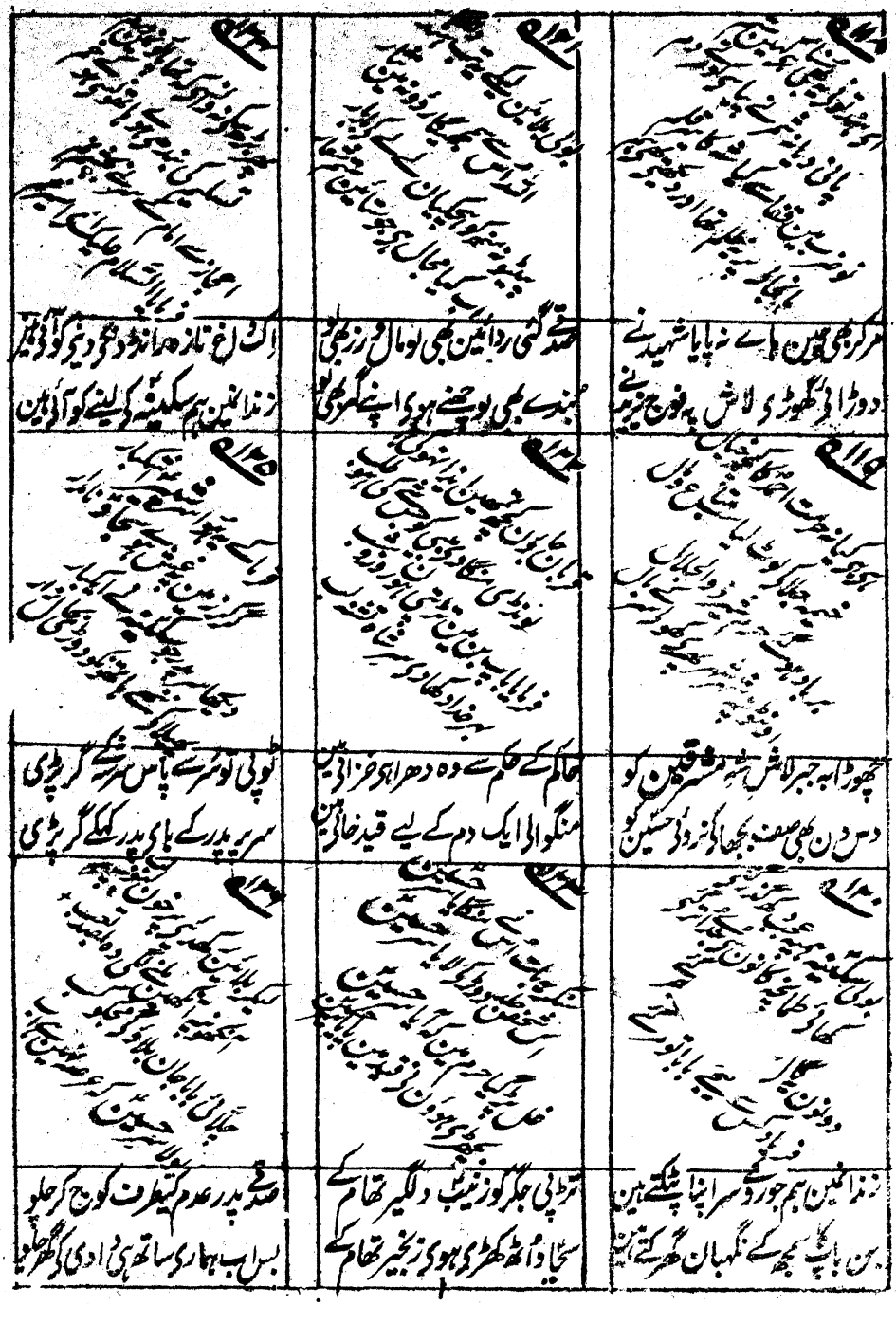
۹۹۷

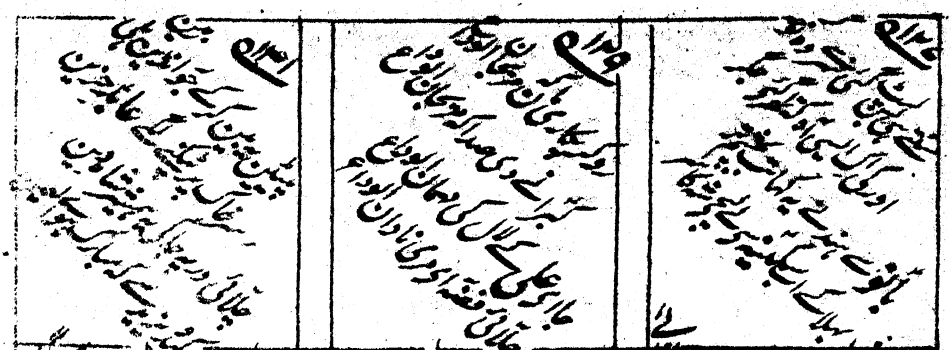
۹۹۸

۹۹۹

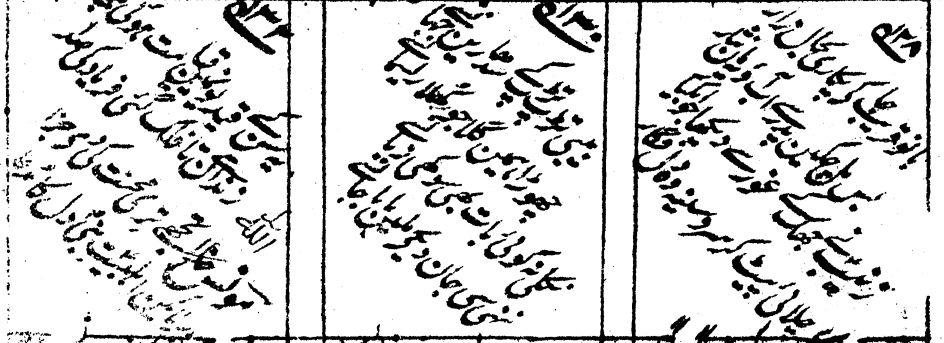
۱۰۰۰







ڈر ہے مجھے کہ زیست کا نقشہ بدل نجائے | واری امام ساتھ ہین دریا نہ راہ مین | راتو نکو رونے پیٹنے والی گذر گئی
سہمی ہوئی ہے تن سے کہین دم نکل نجائے | سونپا تمھین نبی و علی کی پناہ مین | جس سے خلل تھا نیند مین تیری وہ گئی



ہے ہے جہان باپ کی شدت گزر گئی | جنت مین چین اب سحر و شام کیجیو | روشن ہے قلب تم سے حسین رضی
کسکو پکارتی ہو سکینہ تو مر گئی | چھاتی پہ اپنے باپ کی آرام کیجیو | تیری دعا بھی اہل عزا کو ضرور ہے

خاتمۃ الطبع منجانب کارپردازان مطبع

الحمد للہ العلی العظیم و صلوٰۃ علی رسولہ الکریم و علی الہ و اصحابہ ذوی العز و التکریم ۔ للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست آمد آخر زپس پردہ تقدیر پدید ۔ جس روز سے کہ چار جلدین مرثیہ جناب مستطاب ضوان مآب جناب میر ببر علیصاحب مرحوم المتخلص بہ انیس اسکنہ اللہ بحبوحۃ الفرادیس کی مطبع فیض منبع سلطان المطابع مقبول الاصدار المدعو بادوہ اخبار کانپور مطبوع ہو کر شایع ہوئی ہین اُس روز سے تمامی اہل زمانہ خصوصاً عاشقان جناب سید الشہدا علیہ السلام اور ذاکرین مصائب

خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا کو یہ اشتیاق تھا کہ اگر کلیات افصح الفصحا ابلغ البلغا فسر الذاکرین ملک الشاعرین بلبل ہندوستان عرش آشیان ملائک مآب جناب میر نوازش صاحب المتخلص بہ مونس طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کا زیر طبع آئے دامن امید ہم لوگون کا گل مراد سے مالا مال ہو جائے فی الحقیقت کلام بلاغت نظام آن مرحوم کا ایک تلازم ضرور ہے کہ ستیاح عقل و حواس عاجز از عبور ہو یا بیدای ناپیدا کنار ہو کہ سیاح وہم و قیاس تکاپو مین معترف عجز و قصور ہے طرز نو ہر جگہ بجا دہی کلام بداعت التیام غلام خانہ زاد ہے فصاحت کا اپنے اختتام ہو یا دش بخیر جوانی کا کلام ہو نظم رنگین کے ماہر شوخی طبیعت بات بات پر ظاہر کیون نہو برادر عینی جناب میر انیس مغفور سے تربیت پائی ہو پیروی اُنکی سراسر انھین کے حصہ مین آئی ہو بلکہ ؎ کلک قدرت نے جو کھینچین دونون تصویرین بہم، نقش اول اُنکو انکو نقش ثانی کر دیا۔ آخر بایے مالک مطبع و مساعی جمیلہ منشی سید رضا حسین خلف سید بندہ حسن صاحب نہایت کوشش و عرق ریزی و صرف زر کثیر مطبع مین اور جلدون کے موافق کلیات کلام ممدوح کا ذخیرہ فراہم کیا گیا صحیح تو یہ ہو کہ اکتساب حسنات اسی مطبع کا کام ہو نظر غور سے دیکھو تو احیاء اموات اسی کا نام ہو صحت بھی مہما امکن بہت عمدہ طور سے کی گئی مگر بعض جگہ اختلاف نقول سے مجبوری ہوئی المختصر باپنجم جلد اول مرثیہ مونس مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین بسرپرستی معلی القاب عالی جناب منشی پراگ نرائن صاحب رائے بہادر مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۲ع مین جلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر مقبول انام اور حمائل خاص و عام ہوئی

تاریخ طبع از موزخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع ہذا

لکھے اسمین مونس نے وہ مرثیے ہین — کہ ہر ایک بحر محیط الم ہے
اگر فکر تاریخ ہجری ہے عاقل — تو لکھدو۔ کہ۔ دریاے امواج غم ہے

۱۳ ھ ۳۰

ایضاً

از سخن

یا ہمپایۂ سبحان مولنا محمد حامد علیخان صاحب حامد افسر عملۂ تصحیح

جنا — بوس اندرین جلد — بیان کربلا واللہ بنوشت
لپئے تاریخ طبعش کلک حامد — رہے طومار عہا آہ۔ بنوشت

۱۳ ھ ۳۰

امی زہی تذکرۂ آل نبی است

۱۹۱۲ع ۱۴

کلیات مراثی - در رباعیات وسلام از میر نواب متخلص بہ مونس کامل تین جلد مین -
جلد اول - کاغذ سفید وحنائی -
جلد دوم - کاغذ سفید -
جلد سوم - کاغذ سفید -
مرقع غم - جلد سوم مصنفہ محمد رضا خان بہادر متخلص بہ رضا - کاغذ سفید -
مجموعہ مراثی - در رباعیات وسلام از مرزا دلگیر صاحب چھ جلدون مین کامل ہی -
جلد اول - کاغذ سفید -
جلد دوم - کاغذ سفید وحنائی -
جلد سوم - کاغذ سفید وحنائی -
جلد چہارم - کاغذ سفید وحنائی -
جلد پنجم - کاغذ حنائی -
جلد ششم - کاغذ حنائی -
مرثیہ ہائے انیس - مگبرامی مصنفہ نیاز حسین
کلیات مراثی - در رباعیات وسلام از سید حسین مرزا متخلص بہ عشق کامل دو جلد مین -
جلد اول مسمی بہ گلزار غم کاغذ سفید -
جلد دوم مسمی بہ برہان غم کاغذ خانی وسفید
مجموعہ میلاد ومصطوی - شامل تین رسالہ -
۱ - وظائف المومنین -
۲ - شکریہ وزیریہ - سید وزیر حسین رضوی -
جامع مختصری - ترجمہ شرائع الاسلام ہر دو جلد ترجمہ مولوی سید عابد حسین صاحب -

کتب فقہ فارسی

زاد المعاد - با ترجمہ فارسی [illegible]
رسالہ فقہ مذہب امامیہ علامہ مجلسی -
ترجمہ شرایع اسلام - موسوم بہ جامع رضوی از مولانا عبد الغنی -
جامع عباسی بست بابی - مع رسالہ ترجمۃ الصلوٰۃ از شیخ بہاء الدین عاملی -
بناء الاسلام فی احکام الصیام - از مفتی محمد عباس صاحب -

کتب فقہ عربی

مختصر نافع - مولفہ شیخ ابو القاسم -
ہدایۃ الہدایہ للعلامہ شیخ محمد بن الحسن -
مجمع المسائل - بہ توشہ وتصحیح حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب کربلائی مؤلف نہر الصائب شرعۃ المصائب وغیرہ -

کتب اصول الفقہ عربی

معالم الاصول - از حسن بن زین الدین عاملی
النافع یوم المحشر - فی شرح باب الحادی عشر - از جمال الدین منظہر علی -

کتب تواریخ انبیاء واولیاء وغیرہ فارسی

حیات القلوب - جلد اول - یہ ایک کتاب نامور روزگار کہ سوائے کتب خانہ امراء علماء جگہا میز انا دشوار تحقیقات وتفحص انبیاء ہر دو ایا [illegible]

ملا محمد باقر بن محمد تقی المجلسی الاصفہانی کہ جو تین جلد
مین ہو منجملہ انکے اس جلد مین حضرت آدم علی نبینا
علیہ السلام سے تا حضرت عیسی علیہ السلام قصص
بہ اسانید صحیحہ مفصل موجود ہین یہ کتاب ایسی نایاب
زمانہ تھی کہ شائقین کو اکثر دستیاب نہوتی تھی اور
بلا اس بسیار اگر دستیاب بھی ہوئی تو قیمت اس درجہ
گرانی تھی کہ اشخاص عوام ایسی عمدہ اور بے بہا
کتاب کے مطالعہ سے محروم رہتے تھے اب مطبع
اودھ اخبار سے یہ گوہر بے بہا کوڑیون کے مول
لے سکتا ہے قیمت نہایت ارزان رکھی گئی ہے۔

حیات القلوب جلد دوم۔ اس جلد مین اول سے
آخر تک جناب پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے شمائل و فضائل و معراج و معجزات
وغیرہ کا مشرح بیان ہے اور ایسی جامعیت
کے ساتھ حالات لکھے ہین کہ اس رتبہ کی کتاب
دوسری بہم پہونچنا مشکل ہے اور قیمت نہایت ارزان ہے

حیات القلوب جلد سوم۔ اس جلد مین امامت
کا بیان ہے احادیث صحیحہ و نصوص قرآنیہ سے
امامت ائمہ معصومین علیہم السلام کو جناب مصنف
طاب ثراہ نے بخوبی و برہان
مسلمی ز مدہ طور سے بیان فرمایا ہے اوصاف
ان م طلح بیان نہین ہین بروقت ملاحظہ
خوبی اور رفعت معلوم ہوسکتی ہے قیمت ارزان ہے۔

کتب متفرقات دینیہ فارسی

کربلا نامہ۔ مولفہ سید مظفر علی اسیر۔

واقعات نظم کربلا۔ بطور شیعہ از ملا محمد خطا مشہور
و معروف در بیان اہل شیعہ نظم لطیف و دلچسپ
کاغذ سفید۔

مجموعہ مرثیہ ہائے۔ اساتذہ فارسی از ملا بقبل
و الفتی و ملا مخلص و ملا محتشم کاشی و ملا حسن خان
و ملا ظہوری مع نوحہ جات۔

مقصود و نجات۔ مناقب حیدریہ ارشید
ممتاز حسین۔

اوراد فتحیہ۔ مع دعائے رقاب از امیر علی
ہندانی قابل فحص۔

شرح اوراد فتحیہ۔ مع دعائے رقاب از مصنفہ
محمد جعفر علی۔

حلیۃ المتقین۔ مکارم و محاسن امور شرعیہ از
ملا محمد باقر مجلسی۔

جوشن صغیر و کبیر۔ مع درود طوسی مترجم بکمال
تصحیح مولوی سید تصدق حسین رضوی مصحح مطبع
اودھ اخبار۔

کتب حدیث فارسی

الصافی شرح اصول الکافی۔ از علامہ ملا
خلیل بتصحیح و اہتمام علمائے شیعہ از جزو اول تا جزو
سوم شرح کتاب العقل کامل بشرح ذیل۔

جلد اول از جزو اول تا جزو سوم۔

جلد دوم از جزو چہارم تا جزو ہفتم۔

۔ آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

18.8.57